UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232769
UNIVERSAL
LIBRARY

عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر و ملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان وہند وشان

باوالیان ملک وراجگان ونوابان ورؤساے اندرونی وبیرونی وحدود وملک ہند وغیرہ

جو حسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری ساتھ جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کی کیا منجملہ اوسکے

جلد ہفتم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وسندہاے متعلقہ سندہ وبلوچستان وفارس وعرب

وعرب وترکستان وخلیج فارس وسواحلان عرب وافریقہ

ہین

حسب الایماے منشی نول کشور صاحب مالک ومہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقہ راجہ

لال مادھو سنگھ بہادر مین مہی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ بستم ۱۸۴۷ء

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۸۶۹ء

1908
90/5.2
ع ـ ل

فہرست

جلد ہفتم

عہدنامجات واقرارنامجات وسندہای متعلقہ سندھ وبلوچستان وفارس وہرات وعرب وترکستان و خلیج فارس وساحلان عرب وافریقہ

نمبر	مضمون	نمبر صفحہ
	حصہ اول	
۱	پروانجات وغیرہ شاہ سندہ ۱۸۵۵ء	۱۷
۲	تین پروانجات شاہ سندہ ۱۸۶۱ء	۱۸
۳	دستخط نمتعلقان	۲۷
۴	عہدوپیمان باامرائے سندہ ۲۲ اگست ۱۸۳۹ء	۳۷
۵	عہدنامہ ایضاً ۹ نومبر ۱۸۴۳ء	۳۸
۶	عہدنامہ میر رستم خان سردار خیرپور	۳۹
۷	عہدنامہ باسرکار حیدرآباد سندہ	۴۰
۸	عہدنامجات درباب تجارت حیدرآباد سندہ	۴۳
۹	طی مراتب سوداگری باہم سرکار حیدرآباد سندہ	۴۶
۱۰	عہدنامہ باامرائے سندہ	۵۱
۱۱	عہدنامہ میر رستم خان والی خیرپور	۵۲
۱۲	اقرارنامہ دربارہ تعویق کرانچی بسمت حکومت سرکار انگریزی	۵۰
۱۳	عہدنامہ باامرائے حیدرآباد سندہ	۵۹
۱۴	عہدوپیمان امیر میر شیر محمد خان	۶۲
۱۵	مسودہ عہدنامہ باامرائے حیدرآباد سندہ	۶۵
۱۶	عہدنامہ بامیر نصیر خان سردار خلعت	۷۵
۱۷	〃 〃	۷۷
۱۸	عہدوپیمان باہم خداداد خان خان خلعت وبلوچستان	۷۹
۱۹	عہدوپیمان ساتھ جام بیلاے ۱۲ دسمبر ۱۸۶۶ء	۸۲
۲۰	عہدوپیمان باامیر محمد بزنجو	۸۵
۲۱	عہدنامہ باشیخ شاہ دوم والی لشاری	۹۸
۲۲	فرمان جعفر خان	۱۰۴
۲۳	فرمان فتح علی شاہ بادشاہ فارس	۱۰۵
۲۴	ایضاً ایضاً	۱۱۰
۲۵	دربارہ ایلچی باہم سرکار عظیم انگلستان وفارس	۱۱۵
۲۶	معاہدہ باسرکار فارس	۱۱۸

نمبر	مضمون	نمبر صفحہ
۲۷	معاہدہ باسرکار فارس	۱۲۵
۲۸	دستخط ویز عباس مرزا شاہزادۂ فارس	۱۲۹
۲۹	فرمان فتح علی شاہ بادشاہ فارس	۱۳۱
۳۰	دربارۂ آمد و رفت مال سوداگری عملداری فارس مین	〃
۳۱	عہدنامۂ سوداگری بادشاہ فارس	۱۳۲
۳۲	فرمان نسبت مغلسی یا دیوالہ	۱۳۴
۳۳	اقرارنامہ امتناع آمدنی غلامان افریقہ کی ملک فارس مین	۱۳۹
۳۴	عہدنامہ گرفتاری و تلاشی جہازان فارس	۱۴۲
۳۵	اقرارنامہ سرکار فارس دربارۂ ملک ہرات	۱۴۴
۳۶	عہد و پیمان بابا بادشاہ فارس	۱۴۹
۳۷	عہد و پیمان از جانب وزیر فارس	۱۵۶
۳۸	یادداشت چند وزیر یار محمد خان وایلچی ہرات	۱۶۱
۳۹	عہد و پیمان کمران شاہ والی ہرات	۱۶۲
	حصۂ دوم	
۴۰	ترجمہ فرمان عام مجاریہ سلیمان پیشہ	۱۶۷
۴۱	فرمان	۱۶۸
۴۲	ترجمہ شاہی اُلومان ڈپلوماکا	۱۷۰
۴۳	خط ترکستانی دربارۂ شرائط چند	۱۷۲
۴۴	ڈکری پاشا بغداد	۱۷۳
۴۵	ایضاً	۱۷۴
۴۶	خط پاشا بغداد	〃
۴۷	از جانب پاشا بغداد	۱۷۷
۴۸	فرمان شاہی دربارۂ محافظت	〃
۴۹	فرمان شاہی بنام والی بغداد	۱۷۸
۵۰	دربارہ بڑہانے تار برقی بغداد سے	۱۸۱
۵۱	قولنامہ از جانب امام مسقط	۱۹۴
۵۲	اقرارنامہ امام سرکار اومان	۱۹۵
۵۳	درخواستنا	۱۹۶

نمبر	مضمون	نمبر صفحہ
۵۴	عہدنامۂ سوداگری	۲۰۱
۵۵	دربارۂ بند کرنے تجارت غلامون کے	۲۰۸
۵۶	اقرارنامہ باسید سعید بن سلطان مسقط	۲۰۹
۵۷	قواعد دربارہ لینے محصول جہازون کے	۲۱۰
۵۸	بخشش نامہ نسبت جزائر کوریا موریا	۲۱۱
۵۹	خط بنام سید ثوابی بن سعید بن سلطان مسقط	۲۱۲
۶۰	اقرارنامہ باسلطان مسقط	۲۱۴
۶۱	عہد و پیمان صلح کا ساتھ سید سعید بن سلطان مسقطی	۲۱۵
۶۲	اقرارنامہ منجانب سیف بن جمود سردار سوہار	۲۱۷
۶۳	قولنامہ شیخ عبداللہ بن کردش	۲۲۰
۶۴	ضمیمہ عہد و پیمان سلطان بن سقر	۲۲۱
۶۵	عہدنامہ عام باقوم عرب خلیج فارس	۲۲۵
۶۶	اقرارنامہ شیخ سلطان بن سقر	۲۳۰
۶۷	ایضاً ایضاً	〃
۶۸	اقرارنامہ از جانب شیخ سلطان بن سقر	۲۳۱
۶۹	شرائط توقف جنگ دریا رسطے دس برس کے	۲۳۲
۷۰	عہد و پیمان صلح دوام باسرداران کنارۂ عرب	۲۳۴
۷۱	دربارۂ محافظت تار برقی	۲۳۵
۷۲	عہدنامہ ساتھ شیخان بحرین	۲۳۸
۷۳	اقرارنامہ شیخ محمد بن خلیفہ	〃
	حصۂ سوم	
۷۴	عہد و پیمان تجارت باسلطان احمد عبدالکریم سلطان عمدان	۲۴۷
۷۵	عہدنامہ باقوم ابدالیان	۲۵۱
۷۶	اقرارنامہ سلطان محمد حسین	۲۵۲
۷۷	ایضاً ایضاً	۲۵۳
۷۸	سند سلطان بحج	۲۵۵
۷۹	عہد و پیمان حفظ فوائد تجارت	۲۵۷
۸۰	سند سلطان احمد بن عبداللہ	۱۲۶۶

نمبر	مضمون	نمبر صفحہ
۸۱	عہد در محافظت سڑک وغیرہا	۲۶۲
۸۲	عہدنامہ سلطان حیدر بن مہدی	۲۶۳
۸۳	خط شیخ عبداللہ اکرابی	۲۶۴
۸۴	سند شیخ عبداللہ	۲۶۵
۸۵	تحریر سلطان بوبکر سردار قوم اولاد	۲۶۶
۸۶	عہدنامہ شیخ حامد بن عبداللہ ہزرمل ہزاری	۲۶۷
۸۷	اقرارنامہ شیخ ارسل بن حمیدی	۲۶۹
۸۸	اقرارنامہ شیخ محمد سید سیدی	۲۷۱
۸۹	عہد و پیمان سید محمد جعفر	۲۷۲
۹۰	اقرارنامہ باہمی شیخ جوس بن سلام انجاری و راد سکی قوم سے	۲۷۳
۹۱	اقرارنامہ صلح شیخ صدیق بن علی زیادی	۲۷۳
۹۲	ایضاً شیخ زیدی	۲۷۴
۹۳	ایضاً عون بن یوسف	۲۷۵
۹۴	عہد و پیمان سردار نام سنا سے	۲۷۶
۹۵	تحریر سید حسن محمد	۲۷۸
۹۶	عہد و پیمان [illegible]	۲۸۲
۹۷	عہد و پیمان باہمی سلطان محمد بن محمد سردار [illegible]	۲۸۵
۹۸	ایضاً سید [illegible]	۲۹۰
۹۹	عہود نسبت کارتجارتی شیخ [illegible] قوم جراول	۲۹۲
۱۰۰	عہود باہمی قوم جراول سمالی	۲۹۳

نمبر	مضمون	نمبر صفحہ
۱۰۱	خط بنام سید مجید بن سعید والی زنزوی بار	۲۹۷
۱۰۲	ترجمہ اقرارنامہ جودن سنگھ راجہ شنگ ۳۴ جولائی ۱۸۱۳ء	۳۰۲
۱۰۳	اقرارنامہ سیل سنگھ راجہ ملک ۱۹ مارچ ۱۸۱۴ء	۳۰۳
۱۰۴	اقرارنامہ سردار نگڑی	۳۰۶
۱۰۵	اقرارنامہ از جانب راجہ محکم	۳۰۹
۱۰۶	معاہدہ قوم میانگ پور	۳۱۲
۱۰۷	ایضاً معاہدہ قوم الور	۳۱۶
۱۰۸	خریطہ بنام راجہ دیپ ۹ جون ۱۸۱۴ء	۳۲۹
۱۰۹	اشتہار فارن ڈپارٹمنٹ پولیٹیکل بمقام کلکتہ	۳۳۳
۱۱۰	نقل سند بنام راجہ کوچ بہار ۱۱ مارچ	۳۳۵
۱۱۱	نقل سند بنام سردار [illegible] مخالات خراجی موتوعہ گنگ	۳۳۶
۱۱۲	عہد و پیمان ساتھ بادشاہ برہما کے	۳۳۷
۱۱۳	عہدنامہ باہمی بمقدم ریاست پہانگ و جھور	۳۴۰
۱۱۴	عہد و پیمان باوالی ممالک جھور	۳۴۲
۱۱۵	منشور نسبت عطائے جاگیر [illegible]	۳۴۴
۱۱۶	[illegible]	۳۴۶
۱۱۷	صورت اقرارنامہ بمقدمہ ٹیکا و جنگل چیتا	۳۴۸
۱۱۸	سند و لیپ سنگھ والی بکٹ	۳۵۲
۱۱۹	ترجمہ خریطہ مہاراجہ سیندیا	۳۵۳

حصہ اول در باب عہدنامجات وسند وغیرہ بہ نسبت سندہ بلوچستان فارس وہرات کے

سندہ

واضح رہے کہ قوم راجپوت کو کہ جنکی حکومت ملک سندہ مین تھی عنقریب ۷۱۱ عیسوی کے عرب کے مسلمانون نے فتح کیا اور تین سو گیارہ برس بعد یعنی قریب ایک ہزار پچیس عیسوی کے ملک مذکور کو محمود نے شامل بہ سلطنت غزنوی کے کیا اور بعد چند تغیرات حکامون کے ۱۵۹۱ء مین اکبر نے شمول بہ سلطنت دہلی کے کر لیا بعد ازان ۱۷۳۹ عیسوی مین بقبضۂ نادرشاہ کے آیا اور اونہون نے زائد از بیس لاکھ کے خراج اوسکا تعین کیا بعد قتل نادرشاہ مذکور کے سندہ بہ تحت حکومت شاہان دُرّانی قندہار کے آیا قبل از چڑہائی نادرشاہ کے کلہورس جو ایک دینی قوم تھی ملک سندہ مین ذی اختیار ہوئی اور نور محمد سردار قوم مذکور اوس صوبہ کا حاکم مقرر ہوا اور مخفی نہ ہے کہ بعہد اوسکے بھائی غلام شاہ کے سرکار انگریزی کا واسطہ تا ملک سندہ کے بذریعۂ قائم کرنے چند کارخانجات بمقام تاتا وشاہ بندر کے ۱۷۵۸ء مین شروع ہوا اور سنہ مذکور مین غلام شاہ کا حکم نہری ایک درباب قائم کرنے کارخانجات تجارت کے صادر ہوا اور سنہ ۱۷۶۱ء مین حکم ثانی یعنی نہری بمضمون حکم اولا کے نافذ ہوا چنانچہ

بعد حکومت سرفراز خان لیٹی بڑے بیٹے غلام شاہ کے اسقدر دست اندازیان کارتجارت
مین ہوئین کہ سرکار انگریزی نے اپنے کارخانجات موقوف کرنا مناسب سمجھا اور یہ وقوع
۱۷۵۵ء عیسوی مین ہوا ظلم وتعدی سرفراز خان اور اوسکے جانشینون کا کہ جنہون نے
عداوتاً قوم تال پور کے تین سردارون کو مار ڈالا باعث بربادی نسل کلورا کا ہوا تال پور
قوم بلوچ ہین اور اونکے سردار حکام سندہ کے معزز عہدون پر مامور تھے چنانچہ تال پور مذکور
بنظر لینے عوض قتل اپنے سردارون کے مستعد ہوئے اور میر فتح علیخان اونکا سرغنہ
تھا چنانچہ تال پور نے حاکم کلورا یعنی عبدالنبی کو نکال دیا یہ ماجرا ۱۷۸۳ء عیسوی مین ہوا
اور اون کارروائیون سے جو کہ فتح علیخان نے بنظر قایم کرنے اپنی حکومت کی عمل
مین لایا اوسکے یگانے سہراب اور میر تھارا خوف کھاکر بھاگ گئے اور خیرپور اور شاہ بندر
کو بقبضہ اپنے لاکر منجملہ حکومت اپنے رشتہ دار کے ہوئے واضح رہے کہ میر فتحعلیخان اپنی
حکومت کو اوپر کل صوبہ کے کبھی دراز نکر سکا اور اوسیوقت سے تین حصون متفرق مین
منقسم ہوگیا یعنی حیدرآباد کہ جسکو سندہ ترائی بھی کہتے ہین زیر حکومت فتحعلیخان اور خیرپور
بزیر حکومت میر سہراب اور میرپور بزیر حکومت میر تھارا کے رہا اور حکومت حیدرآباد کو فتحعلیخان
نے اپنے تین بھائیون یعنی غلام علی اور کرم علی اور مراد علی کو تقسیم کردیا چنانچہ اسی اتفاق
ظاہری یا باطنی کے باعث سے وہ ملقب بچار یار ہوئے ۔

۱۷۹۹ء مین سوداگری سرکاری واسطہ مابین سرکار انگریزی وسندہ کے پھر جاری ہوا اور فتحعلیخان
نے حکمنامہ نمبری ۳ مشعر مفید مطلب تجارت انگریزی کے جاری کیا چنانچہ نتیجہ تجارت ہذا
کا منافع کثیر ہوا جو کہ عہد امیرون کا ناصادق تھا اس لیے سرکار انگریزی نے مجبور ہوکر پھر
اپنا واسطہ اون لوگون سے بند کیا لہذا اختتام زور سرکار انگریزی کا ملک سندہ مین ہوا انھی تک
کہ یہ کردار گستاخانہ فاسق امرا کا باعث شکایت زمان شاہ کے اور افواہ ترقی پانے اختیار
سرکار انگریزی کا بوجہ شکست ٹیپو سلطان کے ہوا ۔

۱۸۰۱ء عیسوی مین فتحعلیخان نے وفات پائی اور نصف ملک بتحت اوسکے بھائی غلام علی کی
رہا اور باقی ملک بتحت اوسکے دوسرے دو بھائیون کے بحصۂ مساوی بشرط ادائے اخراجات

سلطنت خراج تیرہ لاکھ نشست کامل کے رہا اسی بندوبست مین فتحعلی خان کے بیٹے صوبہ دار کو کچھ حصہ اختیار کا نہ ملا ۱۸۱۱ع مین غلام علی مرگیا اور اوسکا بیٹا میر محمد بھی سلطنت سے محروم رہا اور سلطنت مذکور باہم اوسکے اور دو بھائیون یعنی کرم علی اور مراد علی مین منقسم ہو گئی ۱۸۲۳ عیسوی مین کرم علی لاولد مرگیا اور کل ملک سندہ ترائی زیر حکومت مراد علی کے رہا ۱۸۳۵ عیسوی مین مراد علی بھی دو بیٹے نور محمد اور نصیر خان کو چھوڑکر مرگیا واضح رہے کہ اوسوقت سے ۱۸۴۰ عیسوی تک سلطنت حیدرآباد کی چار یار کے چارون بیٹیون یعنی نور محمد سردار میرا اوسکا بھائی نصیر خان اور اونکے دو چچازاد بھائی یعنی صوبہ دار بیٹا فتح علی اور میر محمد بیٹا غلام علی کے تحت حکومت رہی ۱۸۴۰ع مین نور محمد اپنے دو بیٹے شداد اور حسین علی کو بحافظت اونکے چچا نصیر خان کے چھوڑکر مرا نام سرداران خاندان حیدرآباد جو بوقت شمول سندہ کے ۱۸۴۳ عیسوی مین تھے حسب تفصیل ذیل ہے یعنی نصیر خان صوبہ دار میر محمد شداد اور حسین علی واضح رہے کہ کسان مذکورۂ بالا کو نور محمد نے اپنے ملک کو برضامندی تقسیم کیا ـــــ واضح رہے کہ دوسرا حصہ سندہ کا یعنی اپر سندہ اور میرپور بلاتقسیم ایک سردار کی حکومت مین رہا کیا ۱۸۳۰ عیسوی مین میر سہراب اپنا ملک اپنے بیٹے میر رستم کو دیکر مرا اور شیر محمد بیٹا میر تھارا کا سلطنت میرپور مین بجا ے اپنے باپ میر تھارا کے ایک برس قبل اوسکے وارث ہوا اور ملک مذکور یعنی میرپور اور اپر سندہ انھین دونون سرداران مذکورۂ بالا کے تحت مین شمول رہا ـــــ مخفی نرہے کہ واسطہ سرکار انگریزی کا خاندان حیدرآباد کے اون سردارون سے کہ جنکی حکومت دریاے سندہ کی ترائی کی تھی بہ نسبت حاکمان خیرپور و میرپور کے کہ جو قرابت داران دور سے تھے زیادہ تر تھا اور غلام علی نے بعد جلوس فرمانے کے ۱۸۳۳ عیسوی مین ایک کارندہ کو بسمت بمبئی بنظر کرنے معذرت بنسبت اس حرکت بیجا کے یعنی اوٹھا دینے ایجنٹ انگریزی کو جو اوسکے بھائی متوفے نے کیا تھا بھیجا لیکن بوجہ لیت ولعل در بارۂ دینے زر ہرچہ جو سرکار انگریزی نے دعوے کیا دفعۃً دوستی بھی قائم ہوئی ۱۸۳۸ عیسوی مین جسوقت کہ سرکار انگریزی سامان کرنے چڑہائی اوپر قندہار اور فارس کے براہ افغانستان کے کر رہے تھے [illegible]

چھوڑ دینا مناسب سمجھا چنانچہ کپتان سٹن صاحب کو سرکار بمبئی نے اپنی طرف سے ملک سندہ کو بطور ایلچی کے بھیجا اور صاحب موصوف نے غلام شاہ کے ساتھ ایک عہدنامہ ناقص سات دفعہ کا کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے قائم کیا۔

ترجمۂ عہدنامہ جو میر غلام علی حاکم سندہ نے بدستخط اپنے ۱۸ جولائی ۱۸۱۸ عیسوی کو کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب سے مقام حیدرآباد مین کیا

واضح رہے کہ عہدنامۂ مذکورۂ بالا بوجہ جانے کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب بمقام حیدرآباد از جانب آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب بہادر گورنر بمبئی کے بنظر قائم کرنے ایک عہد مستحکم باہم سرکار سندہ اور سرکار انگریزی اور گورنر مذکورۂ بالا کے قرار پایا۔

دفعہ ۱۔ باہم دونون سرکارون کے یہ عہد و پیمان ہوتا ہے کہ ہم آپس مین دوست ہین اور ایک سرکار کا دوست دوسرے کا بھی دوست ہے اور ایک سرکار کا مخالف دوسری سرکار کا بھی مخالف متصور ہوگا اور یہ پیمان ہمیشہ ادام کے لیے ہے۔

دفعہ ۲۔ جب منجملہ دونون سرکارون کے کسی سرکار کو ضرورت مدد فوج کی ہوگی تو عند الطلب ایک دوسرے کو دینگے۔

دفعہ ۳۔ بدخواہ ایک سرکار کا دوسری سرکار مین پناہ نہین پاویگا۔

دفعہ ۴۔ جب کوئی ملازم سرکار سندہ کا کسی لشکر کا دموقوعۂ ملک سرکار کمپنی مین کوئی جنس سامان لڑائی کا خرید کرنا چاہے تو اوسکو سرکار کمپنی خرید کرنے دیگی بلکہ اوسکے خرید کرنے مین مدد اپنی طرف سے بھی دیگی اور بشرط ادائے قیمت بلامزاحمت چلے جانے پاوین گے۔

دفعہ ۵۔ سرکار کمپنی کی طرف سے ایک کارندہ بنظر ترقی دوستی اور خیرخواہی کے دربار میر سندہ مین رہیگا۔

دفعہ ۶۔ دعوی نقصان جو بعہد کرد صاحب کے سابق مین ہوا سو موقوف ہے۔

دفعہ ۷۔ فقط مقام تاتا مین ایک کارخانہ انگریزی اوسیطور پہ جیسا کہ بعہد کاری کے تھا حسب رضامندی و اجازت سرکار ہذا کے قائم ہوگا فقط ——— بفضل الٰہی اس عہد و پیمان مستحکم مین کسیطرح کا فرق نہوگا۔ محررۂ ۲۴ جولائی ۱۸۱۸ع بموجب پہلی جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ

چنانچہ سوا پرم گورنمنٹ نے عہدوپیمان مذکورہ بالا کو بوجہ اسکے کہ اسمین سندھ سے نہایت ہی ربط اتحاد ہے انکار کیا اور مسٹر این ایچ اسمتھ صاحب کو اپنی طرف سے بطور ایلچی کے واسطے قائم کرنے عہدوپیمان جدید کے بھیجا چنانچہ ۱۲- اگست ۱۸۰۹ء مین کونسل حیدرآباد کے مابقی بھائیون کے ساتھ ایک عہدوپیمان نمبری ۴- چار دفعون مین قرار پایا اور یہ عہدوپیمان بمضمون نکال دینے قوم فرانسیس کو از ملک سندھ وآمد و رفت وکلاے ہر دو سرکار یعنی سرکار انگریزی وسندھ کے ہوا ۱۸۲۰ء مین دوسرا عہدنامہ نمبری ۵ ساتھ کرم علی و مراد علی باقی دو بھائیون کے ہوا کہ جس سے وہ قوم یورپ کو اپنے ملک سے نکالنے اور روکنے جملہ عملداری سرکار مین متفق ہوئے —

واضح رہے کہ ہر دو سرکار کی رعایا کو ایک دوسری کی عملداری مین رہنے کی اجازت بھی بشرطیکہ نیک چلنی اور صلح سے رہین —

۴- اپریل ۱۸۳۲ء کو پہلا عہدنامہ نمبری ۶ خاندان تالپور سے قرار پایا اور بیشتر وہ متضمن کاروبار تجارت کے تھا میر رستم* دریاے سندھ کے تنگرگاہ کو اوسی شرط پر کہ جو حیدرآباد کی امیرون سے قرار پاوے جاری کرنے مین راضی ہوئے ۲۰ و ۲۳- اپریل ۱۸۳۲ء کو عہدوپیمان نمبری ۷ ساتھ امراے حیدرآباد کے قرار پایا اور ازروے اوسکے تجار کو اجازت آمد و رفت ازراہ خشکی و تری ملک سندھ مین بشرط ادائے محصول معینہ اور نیز باین شرط کہ ہتیار یا سامان لڑائی نہ لیجاوین اور نہ تجار انگریزی ملک سندھ مین زیادہ قیام کرین بلکہ بعد ختم کرنے اپنی لین دین کے ملک مذکور سے فوراً چلے جایا کرین ہوئی —

۱۸۳۴ء مین عہدوپیمان مذکور تبدیل ہوکر بجاے اوسکے عہدنامہ نمبری ۸ قرار پایا کہ جسکے رو سے بعوض محصول کہ جو مال پر تعین ہوا تھا یہ قرار پایا کہ درمیان سمندر اور روپور کے حاصلہ بطور چونگی کے معین ہو اور منجملہ اوسکے ۱۱ لاکھ امراے سندھ کو دیا جاے اور باقی بھاولپور و رنجیت سنگھ کو مگر اثنا راہ مین کوئی اسباب فروخت ہو تو اوسپر دین

نوٹ: بہ نسبت تجارت دریاے سندھ کے عہدنامجات مندرجۂ جلد دوم صفحات ۲۳۱ و ۳۵۵ کو کہ ساتھ رنجیت سنگھ و نواب بھاولپور کے قرار پایا- دیکھو —

جس سرکار کے عملداری مین فروختگی عمل مین آوے وہ مستوجب پانے محصول معینہ کا ہوگا
عہدنامجات اخیر جو باہم امرا و سندہ کے ہوئے انتظام ملک سے نسبت رکھتے تھے اور
اون طریقون پر جو سرکار انگریزی نے نبظر قائم کرنے ازسرنو شاہ شجاع کو ملک کابل
سے کہ جسکا بیان کرنا مخصوص ہے مبنی تھے ۔

۱۸۳۶ء مین رنجیت سنگھ نے دعوی ۹ لاکھہ روپیہ خراج کا ملک سندہ سے کیا اور
شکارپور پر چڑھائی کرنے کی دھمکی دی مگر سرکار انگریزی نے رنجیت سنگھ مذکور کو مخالفت
سے باز آنے کی ترغیب دی اور امیران سندہ سے تصفیہ کروا دینے دعوے رنجیت سنگھ کا
باین شرط کہ دریاے سندہ کی تجارت کے بہ نسبت چند امور مفید مطلب اونکے قائم کرین
اور نیز ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد مین رہے اور جملہ معاملات ساتہ لاہور کے
معرفت سرکار انگریزی کے ہون وعدہ کیا چنانچہ براے جاری کرنے تجارت دریاے
سندہ پر و نیز مقام رہنے ایک کارندہ انگریزی بمقام شکارپور کے ایک عہدنامہ جدید نمبری
۹ ساتہ امراے حیدرآباد کے قرار پایا مگر بہ نسبت مقیم کرنے ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد
مین بڑا اعتراض پایا گیا اور نور محمد خان نے دربارہ اسکے یہ بیان کیا کہ ہم ایسے امر کو
کہ جو خلاف رضامندی ہمارے خاندان و نیز کل قوم تال پور کے ہے منظور نہین کر سکتے
مگر چونکہ یہ شرط مقدم واسطے درمیانی ہونے سرکار انگریزی براے تصفیہ ساتہ رنجیت سنگھ کی
تھی اسلیے اخیر کو رضامند ہوا اور ۲۰ اپریل ۱۸۳۸ء کو نور محمد کے ساتہ ایک عہدنامہ نمبری ۱۰
قرار پایا اور اسی مضمون کا علیحدہ اقرارنامجات حسب درخواست نور محمد امداد نگر یعنی صوبہ دار خان
و نصیر خان کی نبظر محفوظ رکھنے نور محمد کو اوپر عہدہ سرداری خاندان حیدرآباد کے دیا
واضح رہے کہ ازروے ضمن چوتھا عہدنامہ مندرجۂ حصۂ دوم صفحہ ۲۵۱ جو باہم سرکار انگریزی
و رنجیت سنگھ و شاہ شجاع کے قرار پایا تھا شاہ شجاع کو جسطرح پر سرکار انگریزی بہ نسبت
شکارپور اور ملک سندہ کے اون ملکون کے جو دریاے سندہ کے داہنے جانب کو ہین
بندوبست کرے اوسیطور پر قائم رہنا فرض تھا اور ضمن ۱۶ کا مضمون یہ تھا کہ شاہ شجاع
اپنے دعوے سے بہ نسبت بقیہ خراج اور سرداری سے اوپر ملک سندہ کے بشرطیکہ امراے سندہ

اوسیقدر زر نقد کو کہ جو سرکار انگریزی تجویز کرے کہ منجملہ جسکے پندرہ لاکھ روپیہ بخیت سنگھ کو دیا جاوے شاہ شجاع کو دینا قبول کرین بازآوین گے اور بلحاظ فوائد کہ جو امرا سندہ کو بوجہ اوکی مخلصی از تابعداری کابل و نیز دعوے خراج کے ہوئی سرکار انگریزی ذیہ اوپر فرض کیا کہ فوج انگریزی جو افغانستان کو جاتی ہے مدد پاوے اور شکارپور اور دیگر ملک مین بقدر حاجت تھوڑے روز تک فوج رہنے پاوے واسطے لڑائی مذکورہ بالا کی جس سی لڑائی کی نسبت روک ٹوک نہو اور عہدنامہ ۱۸۳۲ع کی وہ دفعہ کہ جو بنسبت امتناع لیجانے اسباب لڑائی از طرف سندہ کے ہے منسوخ ہو جاوے اور اوس سی یہ بھی کہا گیا کہ کاش کوئی عہد و پیمان مابین اونکے اور شاہ فارس کے ہو تو اوسکو سرکار انگریزی نسبت اپنے عداوت متصور کرے گی اور رزیڈنٹ سندہ مجاز اس امر کے ہین کہ در حالتیکہ اُمرا انتظام انگریزی مین مخل ہون کسی ایسے شخص کو اوسی خاندان سے کہ جس سے لوگ راضی ہون اور ساعی ہون واسطے انتظام کے سردار مقرر کرین باستثنا رصوبہ دار خان کو جملہ امرا حیدرآباد نے شرائط مندرجۂ بالا سے نہایت اپنی نارضامندی ظاہر کی۔

واضح رہے کہ اس سے تیر پور کے خاندان کو کچھ چندان قباحت نہین ہے اور سہارکر خان اور اوسکے مصاحبین اپنے قرابت مندان حیدرآباد کے مشورہ کے باسدار تھے مگر میر رستم علی خان کہ جسنے مدت پیشتر سے التجا عہد و پیمان کی ساتھ سرکار انگریزی کے منظور ہونے آزاد امرا حیدرآباد سے کی تھی بخوشی در رضامندی انتظام انگریزی کو قبول کیا چنانچہ ایک عہد و پیمان نمبری ۱۱ مثل اوس عہد کے کہ جو ساتھ نواب بہاولپور کے حسب مندرجۂ جلد دوم صفحہ ۳۶۷ کے اوسی سال مین ہوا تھا ۲۴ دسمبر ۱۸۳۹ع مین قرار پایا کہ جسکے روسے اوسکا ملک بحافظت سرکار انگریزی کے آیا اور اُسنے سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کی اور اقرار کیا کہ اور کسی صوبہ سے تعلق بہ نسبت انتظام ملک کے نہین ہوگا اور ملک کا منتظم آزاد قرار پایا اور نیز یہ کہ سرکار انگریزی کی فوج جو ہمارے ملک سے جاویگی ہمسے مدد پاویگی اور قلعہ بکر کا تھوڑے روز کے لیے واسطے جمعیت ہونے

خزانہ مین لڑائی کے دیدیوین گے بد اور امرا دیگر خاندان جیتپور یعنی مبارک خان و محمد خان و حکیم داد خان کو بھی اقرارنامجات دیے گئے اولاً تو ان انتظام سے مبارک خان کو بوجہ اوسکے انحراف کرنے سرکار انگریزی سے خارج کر دینے کا ارادہ کیا مگر حسب الدرخواست رستم خان کے مبارک خان کو بھی مثل دیگر امرا کے ایک اقرارنامہ دیا اس عرصہ مین رزیڈنٹ حیدرآباد نے انواع قسم کا مقابلہ و مخالفت از جانب امرا کے حیدرابادمین دیکھا یعنی امرا نے زر متدعویہ شاہ شجاع کو دینے سے اپنی نارضامندی ظاہر کی اور بیان کیا کہ شاہ مذکور نے کل خراج حسب اقرارنامہ مندرجۂ ذیل کے معاف کر دیا اور اوسکی مہر قرآن پر کر دی —

ترجمہ اقرارنامہ متذکرۂ بالا جو باہم شجاع الملک
مراد علی خان کے ہوا

چونکہ خادمان اینجانب واسطے لڑائی ایران و خراسان کے جانے والے ہین اسلیے ہم ازروے حلف خدا اور قرآن کو ضامن دیکر چند کلمہ مندرجۂ ذیل بطریق اقرارنامہ کے لکھدیتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اسکے بموجب کاربند ہونگے یعنی مقام شکارپور مین پچاس دن سے زائد مقیم نہونگے اور باغ شاہی مین فروکش ہونگے بعد انقضاے میعاد متذکرۂ بالا خادمان اینجانب قندہار کو جاوینگے اور ہم ملک سندہ و شکارپور اور ممالک ماتحت اونکے کو تمکو اور تمہارے وارثان اور جانشینان کو اسیطرح پر عطا کرتا ہون جیسے وہ اب تمہارے قبضہ مین ہین اور وہ ہر نوع تمہارا ملک اور تمہاری جاگیر متصور ہوگی اور اوسمین کسیطرح کی مزاحمت نہین ہوگی اور ماورا اسکے جو کچھ رعایت تمہارے ساتھ کیجاوے گی کہ تمام خلقت پر روشن ہو اور بنا بر تمہاری دلجمعی کے اسکی مہر قرآن شریف پر کر دیگئی

محررہ ۔ محرم سنہ ۱۲ ہجری دستخط

مہر بادشاہی

کیفیت ذیل بادشاہ نے بقلم خود لکھی —

واضح رہے کہ عہدنامہ کی مہر قرآن پر ہوئی اور خادمان بادشاہی نے میر مراد علیخان کو ملک سندہ اور شکارپور کا بخوشی و رضامندی اپنی بطور جاگیر کے عطا کیا —

واضح رہے کہ صوبہ دار خان برابر متفق و دوستانہ رہا مگر امرا دیگر علی الخصوص نور محمد اور مراد خان نے زیاکاری کو راہ دی یعنی ظاہر تو اشتیاقی دوستی سرکار انگریزی و باطن مین اتحاد سرکار فارس کے کیا اور شاہ شجاع کی آمد رفت کے روکنے کی گستاخانہ دبکی دی رزیدنٹ کو بذلت تمام سنگسار کروا دیا اور خفیاً احکام بنا بر ندیے کسیطرح مدد فوج سرکار انگریزی کو جو بمبئی سے آوے جاری کیا اور نواب بھاولپور کو بھی عہدنامہ قرار دادہ باہم نواب مذکور و سرکار انگریزی سے منحرف ہونے کے لیے ورغلانا بوجہ اسکے کہ لڑائی افغانستان کے واسطے سامان لڑائی کا بعجلت تمام کرنا ایک نہایت کار عظیم تھا بغیر کار انگریزی اپنے دعوے کو باین شرط کم کر دینا مناسب سمجھا کہ آمد رفت فوج مین مزاحمت نکیجاوے غرض کہ رزیدنٹ نے امرا سے مذکورہ بالا کو ایک اقرارنامہ باین مضمون دیا کہ ہر ایک اون مین سے مطلق آزاد رہین مگر ایک فوج سرکاری اونکے ملک مین واسطے مدد کے رہیگی اور نیز صوبہ دار خان خرچہ فوج سی بری رہیگا مگر امرا نے عہدنامہ ہذا بھی بالکل انکار کیا اور ہر طرح کی مخالفت علانیہ ظاہر کی چنانچہ سامان واسطے حملہ کرنے اوپر اد

نوشتہ شاہ شجاع الملک بنام امیر نور محمد و نظر محمد کے بمضمون ذیل ہے

مین اور سے قران شریف اور خدا کے اقرارنامہ ہذا کو کہ جسکے رو سے مین نے ملک سندہ او شکارپور کا بملحقات ماتحت اونکی کے بطور جاگیر کے تمکو نسلاً بعد نسلاً عطا کیا قائم کرتا ہون اور ملک مذکور آیندہ کو بقبضہ تمہارے رہیگا اور کسیطرح کی دست اندازی عمداً یا حرکتاً نہین کیجاوے گی دوست اور دشمن بادشاہ کے تمہارے دوست و دشمن متصور ہونگے اور درحالیکہ بہ نسبت سندہ او شکارپور کے تمکو حاجت کمک فوج کی ہو تو اوسصورت مین فوج شاہی کی تمکو حسب درخواست تمہارے مدد دیجاویگی خادمان شاہی بہ نسبت سندہ اور شکارپور مذکور اور علاقجات ماتحت اونکی کے کسیطرح کا مطالبہ نہین رکھتی اور نہ آیندہ کو کرینگے عہدنامہ کہ جسکو خادمان خوشنصیب نے بقلم شاہی مہر قران مجید مین بنام مراد علیخان کے کیا تھا از سر نو قائم ہوا اور اوسمین ایک سر مو بھی فرق نہین ہوگا۔

اور مخفی نرہے کہ بہ نسبت دیگر خوانین شاہی کے تمپر زیادہ عنایت و شفقت ظاہر کیجاوے گی۔

دستخط بادشاہی بخط سرخی

ورا خلافت کے ہوا تب امرا مجور اکر نے مطالبہ پر راضی ہوکر عہدنامہ پر دستخط کیا مگر بطور تنبیہ اونکی مخالفت کے واسطے قائم کرنے ایک شرط جدید بمضمون ذیل کے سرکار انگریزی نے ضد کیا یعنی یہ کہ سوائے صوبہ دار خان کے اور دیگر امرائے حیدرآباد بقدر سات سات لاکھہ روپیہ کے اپنے اپنے پاس سے یعنی ہمگین اکیس لاکھہ روپیہ شاہ شجاع کو دین تو البتہ آئندہ کو اونسے اور کچھہ دعوی نہین کیا جائیگا۔

ہنوز یہ مباحثہ بتمام حیدرآباد کے درپیش تھا کہ فوج بمبئی بر جو کہ راہ مین تھی بروقت پہونچنے کراچی کے فیر کیا اور اونکے جہازسے اوترنے کے مزاحم ہوئے انجام کار قلعہ پر کہ جو از جانب سمندر مین دور تھا گولہ پھینکنے لگا آخرالامر قلعہ فتح ہوا اور حاکم بمقام اوس قصبہ کو بذریعہ نامہ نمبری ۱۲ کے لکھا گیا کہ وہ اوسے یعنی قصبہ کو سرکار انگریزی کے حوالہ کردے۔

واضح رہے کہ اوس عہدنامہ پر جو باہم رزیڈنٹ اور امرا کے قرار پایا تھا ہنوز منظوری سرکار انگریزی کی بخوبی نہین ہوئی تھی کہ اوس مین چند تغیر و تبدل مضمون ہوکر ۲۳ دفعہ سے ۴۲ دفعہ قائم کی گئی اور عہدنامہ مبدل نمبری ۱۳ پر نواب عالی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر کے دستخط کرکے واسطے منظوری چارون امرا کے صحلدہ علیحدہ روانہ کیا اور امرا مذکور نے بعد چندے پس و پیش کے دستخط کیا۔

پوشیدہ نرہے کہ فوائد صوبہ دار خان کا جو کہ اونکو بسبب ریاضت سابقہ کے سرکار انگریزی کے ہوا تھا باعث دستخط امرایان مذکور کا ہوا۔

اس اثنا مین شیر محمد خان والی میسور نے بھی التجا درباب کرنے عہد و پیمان سابقہ سرکار انگریزی کے باین عرض کیا کہ جو شرائط درمیان صوبہ دار خان اور سرکار انگریزی کے قرار پائے ہین یعنی اخراجات فوج سے بری رہین لاکن سرکار انگریزی نے اس شرط کو منظور نہین کیا اور تعدادی مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ امیر مذکور سے طلب کیا چنانچہ امیر مذکور نے دینا مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا تسلیم کیا اور عہدنامہ نمبری ۱۴ سابقہ اوسکے ماہ جون سنہ ۱۸۴۱ع مین تحریر ہوا۔

جبکہ امرا لوگون سے وصول کرنے زر خراج مین قباحت اور توقف ظہور مین آیا تب

لارڈ الن بیرو صاحب بہادر نے ریاست ہندوستانی سے مطالبہ خراج کو باعث فساد دائمی تصور کرکے حتی الامکان لینا اراضی بالعوض زر نقد کے منظر اس انتظام کے بہ نسبت چھوڑ دینے ملک شکارپور کے بالعوض خراج مذکور الصدر کے اقرارنامہ تحریر کروایا۔

چنانچہ میر نصیر خان والی حیدرآباد اپنا خاص حصہ شکارپور اور نیز حصہ اپنے متوفی بھائی نور محمد کا فوراً باین شرط دینے سے راضی ہوا کہ نام بادشاہی اوسکے خاندان سے بحال رہے قریب تھا کہ یہ معاملہ طے ہوجاوے کہ اس اثنا مین افواہ فساد ملک کابل کا پہونچا کہ جسکے باعث سے جملہ امرا کی طبیعت مبدل ہوگئی اور اس افواہ کے باعث سر دے آمادہ واسطے توڑنے قول وقرار کے ہوئے میر رستم علی والی خیرپور اور نصیر خان والی حیدرآباد بھی دربارہ نکال دینے فوج انگریزی کے ملک سندہ سے سازش کرنے لگے پس اونکو صاف بہ نسبت اس امر کے از جانب سرکار انگریزی نمایش کی گئی کہ اونکو واضح رہے کہ جسوقت اونکے جانب سے کسیطرح کی نمک حرامی ثبوت ہوگی فورا اونکا ملک اونسے واگذاشت کرلیا جائیگا۔

اگست ۱۸۴۳ء مین سر چارلس نپیر صاحب ملک بلوچستان اور سندہ کے فوج پر سپہ سالار مقرر ہوئے اور صاحب موصوف کو جملہ حکام ملکی وغیرہ متعینہ اوس ملک کے اوپر اختیار دیا گیا علاوہ اشتباہ نمکحرامی امرا کے اختلاف راے بہی اوس عہدنامہ کے اون دفعات پر جو درباب پیشہ تجارت کے تھے قابل تبدیلی کے تھے وجہ نفاق کا ہوا چنانچہ مباحثہ عظیم بہ نسبت دفعہ ۱۱ کے تھا اور امرا لوگ اس بات پر پر بضد تھے کہ دریاے سندہ مین از روے دفعہ مذکورہ بالا صرف اون کشتیون پر محصول معاف ہے جو غیر ملک سے آوین مگر سرکار انگریزی کا قول یہ تھا کہ سندہ وغیرہ کی بہی کشتیون کا محصول معاف ہے۔

مخفی نرہے کہ امرا سے عہد وپیمان جدید تحریر کروانے مین سرکار کی صرف یہی غرض تہی کہ دریاے سندہ پر آمد ورفت کشتی کی بلا محصول ہو اور بعوض خراج زر نقد کے ملک لین اور ملک سندہ مین یکسان بندوبست رہے اور نیز بعوض نمک حلالی جواز جانب نواب بہاولپور بوقت ہنگامہ افغانستان کے ظہور مین آئی اوسکو ملک چھوڑ دینے پر مضمون مذکورہ بالا ایک مسنونہ عہدنامہ

قریب الاختتام ۱۸۴۲ء کے پاس امرا کے بھیجا گیا لیکن بہت سی رد و قدح اون شرطون کے قبول کرنے پر جسکے لیے سرکار انگریزی نے اونکو دبانے چاہا تھا ہوئی غرض کہ کوئی اچھا بندوبست ہونے کی صورت نظر نہین آتی تھی چنانچہ فوج انگریزی واسطے جبراً قبول کروانے اپنے مطالبہ کے جاتی تھی کہ اس عرصہ مین تاریخ نوین فروری ۱۸۴۳ء کے امرا نے اپنی رضامندی دربارہ دستخط کرنے عہدنامۂ مذکور پر باین شرط کہ رستم علیخان والی خیرپور اپنے حقوق پر کہ جس سے اوسکے چھوٹے بھائی علیمراد نے اوسکو محروم کیا بحال کیا جاوے ظاہر کیا —

واضح رہے کہ ۱۸۱۱ء مین میر سہراب والی خیرپور نے جان بحق تسلیم کیا اور میر رستم علی اپنے بیٹے کو وارث چھوڑ گیا مگر از روے وراثت نامہ جو ۱۸۲۹ء مین ہوا تھا میر سہراب نے اپنے ملک کو اپنے چار بیٹون مین تقسیم کر دیا تھا منجملہ جسکے دو حصہ میر رستم کو کہ جو جاے نشین مگر ئی یعنی حکومت تھا ملا اور مبارک علی اور علیمراد کو ایک ایک حصہ ملا علیمراد کو کہ بروقت وفات اپنے باپ کی نابالغ اور سپردگی مبارک علی کے تھا ہمیشہ ہی یقین تھا کہ اوسکا محافظ یعنی مبارک علی اوسکو فریب دیتا ہے خیر ۱۸۳۶ء مین ایک علحدہ اقرارنامہ جسکا ذکر صفحہ ۷ مین ہے بہ نسبت حصہ مقبوضہ جو خیرپور مین واقع تھا از جانب سرکار انگریزی کے عطا ہوا ۱۸۳۹ء مین مبارک علی مرگیا اور یہ قصبہ اوسکے بیٹے نصیرخان کے ساتھ جاری رہا اور رستم علی اوسکا طرفدار ہوا آخر کار انجام اوسکا یہ ہوا کہ ستمبر ۱۸۴۲ء مین دونون بھائیون مین جنگ ہوئی رستم علی اور نصیرخان نے شکست کھا کر عہد و پیمان اونہا کہ جسکا ترجمہ مندرج حاشیہ ہے اور جسکے رو سے اونھون نے ۹ موضع علیمراد کو دیے کہ منجملہ جسکے معہ میر رستم کا اور دو نصیرخان کا تھا دستخط کیا —

ترجمہ عہدنامہ جو باہم میر رستم خان تال پورا اور میر علیمراد خان تالپور کے قرار پایا معرفت علیمراد ۱۸۴۲ء مین پیش ہوا کہ جسکی صداقت کی واسطے مزید ثبوت کے مہر ثبت ہوئی حسب ذیل ہے۔

میر صاحب میر رستم خان تال پور مصالحہ کر کے میر علیمراد خان تال پور سے یہ اقرار کرتے ہین کہ جو کہ باہم میر علیمراد خان اور میر نصیرخان کے دربارۂ سرحد سندربیلی کے نزاع ہوئی تھی کہ جسمین سراسر دست درازی

جب سر چارلس نیپیر صاحب بہاولپور پہونچے تب علیمراد نے فریاد بہ نسبت اس امر کے کیا کہ اوسکا بھائی رستم بہ نسبت امربات کے پیروی کر رہا ہے کہ مگری حکومت کی اپنے ایک بیٹے کو بغرض ضرر پہونچانے اوپر حق علی مراد کے دی اسپر سر چارلس نیپیر صاحب نے جواب دیا کہ ازروے عہدنامہ کے سرداری مین حیات میر رستم کی ہے اور بعد اوسکی وفات کے علی مراد کو اس جواب سے علیمراد کو تسکین ہوئی اور اوس روز سے وہ خواستگاری فوائد سرکار انگریزی مین مستقل رہا۔

واضح رہے کہ جب فوج انگریزی اپنے مطالبہ مندرجۂ مسودۂ عہدنامہ کو قبول کروانی کے واسطے جاتی تھی اوسوقت مین میر رستم نے سر چارلس نیپیر صاحب کے خیمہ گاہ مین آکر پناہ لینے کی التجا کی چنانچہ صاحب موصوف نے اوسکو ہدایت دربارہ لینے پناہ

نصیرخان کی ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے لکھو کھا روپیہ خرچ کرکے میر نصیرخان کے ساتھ جنگ کیا اسلئے ہمنے بنظر رفع فساد و نیز بنظر صرف نقد و جاگیر جو علیمراد خان کو اس لڑائی کے باعث سے ہوا بخوشی و رضامندی اپنے و نصیرخان کے مواضعات کھنوانہن ابیانی بچہ دیری گھرکنا زیا پلیجا علیمراد خان کو بخش دیا کہ علیمراد خان مذکور ۱۲۵۳ فصلخریف سے مواضعات مذکور کو اپنے تصرف مین لاوے اور مین میر رستم عہد پیمان ہذا کو بذریعہ اپنے وکیل کے حکام سرکار انگریزی کے پاس واسطے منظوری کے بھیجونگا اور مین خواہ میرے وارث اور نصیرخان خواہ اوسکے وارث کسیطرح کا فساد یا دست اندازی بہ نسبت مواضعات مذکور کے نہین کرینگے اور اگر کرین تو باطل متصور ہو اور بہ نسبت مواضعات پیرلوئی اوبری شاہ بیلا نو اوباگ صلاتی کہ جو باوجود ہونے حقوق میر علیمراد کے بقبضۂ میر مبارک خان کے تھے کہ جسکو میر علیمراد نے بہ بذریعہ سرکار انگریزی کے واپس پایا نصیرخان کو خواہ اوسکے وارثان کو پھر واپس پانیکا خواہ دینے درخواست بنظر واپسی سرکار انگریزی کو اختیار نہین کاش وہ ایسا کرین تو باطل متصور ہو اور معاملہ حق پر ہم مع اپنے بیٹون کے علیمراد کیطرف ہونگے اور بہ نسبت سرحد سندریلی کے جسطرح پر امرا لوگ تصفیہ کردیوین ہم میر علیمراد کو دخل دینگے اور ہم خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ ہذا مین کسیطرح کا فرق نہوگا اور نہ ہے۔

میر نصیرخان تالپور کے پنجہ کا نشان — میر علی اکبر خان تالپور — تالپور ستم فقیر

محررہ ۹ شعبان ۱۲۵۳ ہجری

علیمراد کے کیا اور اوسنے بھی ایسا ہی کیا اور چندے بعد یہ خبر ہوئی کہ اوسنے خود پگڑی سرداری سے مستعفی ہوکر اپنے چھوٹی بھائی پر رکھا اور استعفا لکھکر قرآن پر مہر کردیا چنانچہ ترجمہ اوسکا درج حاشیہ ہے۔

انتخاب ترجمہ عہدنامہ نونہار کہ جو قرآن شریف سے منتخب ہوا ہے

میر صاحب میر رستم خان تالپور نے مصالحہ کرکے میر علیمراد خان تالپور سے یہ اقرار کیا کہ جو کہ درباڑہ سرحد سندھ بیلی کے باہم علیمراد خان و نظیر خان کے نزاع ہوئی اور اوسمین دست درازی میر نظیر خان کی سر ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے لکھو کھا روپیہ صرف کرکے میر نظیر خان سے جنگ کیا اس اثنا مین بنظر رفع شر و فساد کے وبخیال صرف نقد و جنس جو کہ مراد علیخان کا اس لڑائی مین ہوا مینے مواضعات کھنواہن الخالی بچھ دیری کھرگنا زیبا پلیجا برضامندی اپنے اور موضع دولو اور پرگنہ مہلا برضامندی اپنے اور میر نصیر خان کے علیمراد خان کو بخش دیا۔

ترجمہ استعفا جو میر رستم نے دیکر میر علیمراد پر پگڑی سرداری کی رکھی حسب ذیل ہے

ہم [illegible] خان اس ایام حکومت سرکار انگریزی مین شروع فصل خریف ۱۲۵۳ فصلی سے بخوشی و رضامندی اپنے بموجب قاعدہ اور دستور سرداران حیدرآباد کے میر علیمراد خان کو جو قابل سرداری کے ہے پگڑی سرداری دیگانگت کی مع حکومت اپنی کل ریاست کے یعنی حاصلات محصول وغیرہ سرشماری اور میر بحر یعنی محصول دریا اور جھیا یعنی بیگار قسم کے جملہ محصول اور جو سوائے قوم اسلام کے اور لوگون سے لیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی آمدنی پر سپرد کیا اور لکھدیا کہ حین حیات ہمارے گدی سرداری پر بیٹھکر دیا ست مندرجۂ ذیل کو بالکل اپنے قبضہ مین لاوے اور میرا بیٹا خواہ میرا بھتیجا کسیطرح پر اوس ملک اور پگڑی مین آوے جسکو مین بخوشی و رضامندی اپنے عطا کیا دست اندازی نہین کرسکتے ہین اور اگر کوئی کسیطرح کا دعوے کرے تو بالکل باطل متصور ہووے۔

واضح رہے کہ جملہ انتظام حکومت فوج و معاملات باہم سرکار انگریزی کا بالکل دار و مدار اوپر مرضی میر علیمراد کے ہوگا اور خدا اور قرآن شریف کو درمیان دیکر قسم کھاتا ہون کہ اسمین سرمو کا بھی فرق نہ پڑیگا۔

تحریر ۱۷ ذالحجہ ۱۲۵۳ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۸۳۸ء

واضح رہے کہ قبل ازدینے استعفا کے میر رستم نے بنظر پرورش اپنی ذات خود اپنے لڑکوں اور بھتیجون کے علی مراد سے ایک اقرارنامہ کہ جسکا ترجمہ حاشیہ مین ہے تحریر کروالیا

تفصیل ریاستہاے مذکورۂ بالا

کھولیرا اچھورہ الیریا دھنسرا	پرگنہ نوشیر یا پرانہ	برگنہ گندبارامع خیرپور و لہاری	پرگنہ سدکوکن	
پرگنہ میرپور پہنلاس وکنور کی	ریگستان رین اور نارہ	قلعہ شاہ گڈہ سردار اس گڈہ دیگر قلعہ	پرگنہ اوبراکمیر پور	
پرگنہ اماموا	پرگنہ بھونک اور برا	سیرل اور پرگنہ مرکاکا	پرگنہ شکارپور مورالی	پرگنہ روپا
پرگنہ بل بدکا	پرگنہ چک مرزگا	چک گسمور	ایک ثلث	

مین میر مراد علی تالپور نے میر رستم علی سے بباعث اسکے کہ وہ ضعیف اور کمزور ہے اس امر کا استدعا کیا کہ پگڑی سرداری اور تمام ملک ہمکو کھدے اور ہم سرکار انگریزی کے ہر طرح پر جواب دہ اور ذمہ دار رہین گے چنانچہ میر صاحب موصوف امر مذکورۂ بالا پر یعنی بہ نسبت دیدینے پگڑی سرداری و نیز تمام ریاست و قلعہ ہاے وغیرہ کے راضی ہوے اور مجسے قبل ازسپرد کردینے پگڑی سرداری اور تمام ملک کے چاہا کہ ایک اقرارنامہ متضمن چار دفعات پر کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے دستخط کروون چنانچہ مین نے ویسا ہی کیا۔

دفعہ ۱ کہ بموجب اشتہار کے ملک سمت اوترا ورئی کے سرکار انگریزی کا ہے۔

دفعہ ۲ فلان فلان ملک بقبضہ میر مبارک خان۔

دفعہ ۳ ایسا بقبضہ میر رستم خان۔

دفعہ ۴ میرا یعنی خرچ وانی میر رستم خان۔

چنانچہ مین دفعات متذکرۂ بالا پر راضی ہوا اور کل ذمہ داری اپنے سر لیا اور اسبات کا اقرار کرتا ہون لکھدیتا ہون کہ اگر سرکار انگریزی نسبت اس امر کے شکایت خواہ مطالبہ کرین کہ ملک سمت اوترا ورئی کے تمنے علیحدا کو کیون دیا تو اسکا جواب دہ مین ہونگا اور سرکار انگریزی کو راضی کرونگا کاش وہ دعوی ملک کا کرین تو ہم فوراً چھوڑ دینگے اور میر رستم خان پر کسیطرح بیرنوبت خفگی نہ ہونے دینگے پسران میر رستم خان کو کہ جنکو مین اپنا بھائی خاص سمجھتا ہون اونکی جاگیر بحال کرونگا اور اوسمین کسیطرح کا فرق نہین ہوگا اور اونکی جاگیر سوا ایک بانشت زمین کا لینا جی واہنین ہے اونکی جاگیر پر ہمارا کچھ دعوے نہین یہ اونکا حق ہے اور اونکو ملنا چاہیے جاگیر پسران میر مبارک خان کو بھی ہم نہین لین گے کاش سرکار انگریزی لے لے اس نظر سے

جب سر چارلس نیپیر نے خبر اس استعفا کی سنی اوسنے میر رستم کی ملاقات چاہا مگر امیر موصوف اوسکی انتظاری نکر کے سمت جنگل کے بھاگ گیا اور سر چارلس نیپیر صاحب نے علی مراد کو سرداری خیرپور کی عطا کی ــــ

واضح رہے کہ بحالی میر رستم کی اوپر اون حقوق کے کہ جنسے وہ لاچاری سے محروم ہوا تھا دربارہ دستخط کرنے اقرارنامہ بتجویز شدہ کے ایک شرط خاص تھی جسکو امیرون نے ٹھہرایا تھا میجر اوٹرم صاحب کمشنر انگریزی بمجاز بھیر بحث کرنے اوپر اس معاملہ کے نہ تھے آخر کار ۱۴۔ فروری کو جملہ اُمرا سوائے نصیر خان والی خیرپور کے عہدنامہ نمبری ۱۵ پر دستخط کیا اور حقوق میر رستم کو تحقیقات آیندہ پر چھوڑ دیا دوسرے روز اُمرا کی فوج کے آٹھ ہزار آدمیون نے میجر اوٹرم صاحب کے مسکن پر حملہ کیا خیر بعد مقابلہ کے اپنی فوج مین آئے واضح رہے کہ میالی اور دبا کی لڑائیون کے باعث سے تمام ملک سندہ سوائے ملک متقبوضہ علیمراد کے کہ سردار خیرپور بجاے میر رستم کے بلحاظ حق وراثت دیگری حکومت کے تھا اور جو اراضی کہ اوسکا حق تھا اور اوسپر بوقت لڑائی کے قابض تھا بہ تحت حکومت سرکار انگریزی کے آگیا ــ

جو کہ تمام ملک سندہ کو سوائے حصہ علیمراد کے سرکار انگریزی نے ضبط کر لیا اسلیے خواہ مخواہ

سر دست ہم اپنے قبضہ مین لاتے ہین بعد ازان پھر اونکو واپس کر دینگے ہمکو اونکے ملک پر کچھ دعوی نہین اور اونکے ملک کی ایک بالشت زمین بھی ہمارے لیے ناجائز ہے اور اونکا حق ہے اسلیے اونکو پانا چاہیے میر رستم خان کی اور اوسکے خاندان نوکر غلام وغیرہ سب کی پرورش کرونگا خواہ زر نقد دونگا خواہ اراضی غرضکہ کسی بات کی کمی نہین ہوگی اور ہم اوسکی خدمت حسب مرضی اوسکے کرینگے اسلیے یہ چند کلمہ بطریق اقرارنامہ کے لکھدیا کہ وقت پر کام آوے اور خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اسمین کسیطرح کا فرق نہوگا محررہ ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۹۔ دسمبر ۱۸۴۲ء

تتمہ

میر رستم خان تعلقہ خیرپور پر حین حیات اپنے قابض رہین ــــ مرقومہ تاریخ مذکور الصدر منظور کیا۔

مہر علیمراد

علیمراد کو

علیمراد کو فائدہ بہ نسبت اس امر کے ہوا کہ ملک خیرپور مین جسقدر چاہین اپنا حق بڑہالین چنانچہ اس نظر سے اوسنے ارادہ تبدیل کر دینے اوس عبارت عہدنامہ نوہار کا کہ جسکے رو سے دو گانون نصیرخان کے اوسکو ملے تھے کیا اور بجاے اون چھوٹے چھوٹے گانون کے بھاری بھاری نام کرنے چاہا لیکن وہ صفحہ قران شریف کا کہ جسپر وہ عہدنامہ لکھا تھا خراب ہو گیا بعدازان عہدنامہ دوسرے ورق پر حسب مطلب سفید مراد علیخان کے لکھا گیا اور وہ ورق نکال لیا گیا الا یہ جعلسازی ظاہر ہو گئی اور ۱۸۵۰ء مین اُسکی تصحیفات ہوئی اور علی مراد کو سزا دی گئی یعنی عہدۂ ریاست خیرپور سے معزول ہوا اور کل علاقہ سوائے اون علاقون کے کہ جو اوسکے باپ نے اوسے بذریعہ وراثت نامہ کے دیے تھے چھین لیے گئے۔

واضح رہے کہ اب علیمراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا علاقہ ہے اوسکی بسر اچھی طرح ہوتی ہے یعنی اختیار اوسکا بھاری بھاری مقدمات فیصل کرنے اور سزا دینے سوائے قوم انگریزون کے اور دیگر مجرمان کے ہے۔

بعد فتحیابی کے امراے معزول شدہ سندہ سے نکالدیے گئے اور سرکار انگریزی کے جانب سے وثیقے مقرر ہو گئے۔

واضح رہے کہ سوائے شیر محمد والی میرپور کے کل اور اُمرا مر گئے مگر اونکے خاندان کو خوب وثیقہ ملتا ہے۔

مخفی نرہے کہ خاندان تالپور مین اکثرون کو اجازت واپس آنے سندہ کی ملی تعداد کنبہ وثیقہ جواب اونکو ملتا ہے حسب ذیل ہے یعنی خاندان حیدرآباد

خیرپور	میرپور	جملہ
کنبہ مالک	مالک	مالک
تعداد		

نمبر ۱

پروانجات وغیرہ شاہ سندہ جو ۱۷۵۶ء مین جاری ہوئی

نمبر ۱۔ نقل پروانہ غلام شاہ عباسی مرقومہ ۲۲ ستمبر ۱۷۵۶ء دستخطی قاضی محمد ہاشم

جملہ افسران فوج وملکی وفقراو کاشتکاران وباشندگان دورات لاری بندر اور نگا بندر
گرانچہ درا جا جوانرہ ماسوتک نکاس برہندی گالا بجار اگر گوزیرراجہ گنتہ
جوہی بار سرکار چاگوم چرکارہلو ناسی پور ہول کانڈی سرکار سوو لیسٹن کو دایچ
سرکار نوہری ابی وغیرہ مواضع ہاے عملداری سرکار پر واضح رہے کہ سمپٹن صاحب
گماشتہ سرکار کمپنی انگریزی نے آج ہمکو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دیا کہ جملہ اسباب
جو صاحب موصوف واسطے سرکار کمپنی موصوف کے خریدکر کے بمبئی کو روانہ کرتے ہین نرخ بازار
ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ دستوری نہین دیتے چنانچہ ہم اوسکو منظور کر کے حکم دیتے
ہین کہ صاحب موصوف سے سواے رقم معمولی کے زیادہ ایک حبہ نہ لیا جاوے
مگر اون اسباب ولایتی پر کہ جو بمبئی سے کو دایچ دلاری وملٹن وغیرہ کو روانہ ہوتے
ہین اوس سے کہ جو تجار ملٹن دیتے ہین نصف محصول دوان ٹوف کنا وغیرہ لیا جاوے
کاش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ملٹنی کبھی نہین لیجاتے اوسکی دستوری وغیرہ معلوم
نہین ہوسکتی تو ایسی صورت مین انگریزون سے صرف نصف اوسقدر کا لینا چاہیے کہ جو
بہاری تجار اوس قسم کی جنس پر دیتے ہون مگر احتیاط اس امر کی رہے کہ اونسے اوس سے
زیادہ نہ طلب کیا جاوے اور نیل وغیرہ پر بھی کہ جسکو وہ کبھی پیشتر نہین لائے بشرح
متذکرۂ بالا دینا ہوگا اور اگر وے خود خواہ کوئی اور واسطے اونکے شورہ عملداری سرکار
مین یا اور کسی مقام مین خریدکرین اوایسی صورت مین بھی بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کی دینا ہوگا مگر
خوب خیال بہ نسبت اس امر کے رہے کہ کوئی عہدہ دار خواہ کاشتکار وغیرہ کسی حالت
مین شرح متذکرۂ بالا سے زیادہ طلب نکرین اور کسیطرح کی مزاحمت اونکے کار تجارت
مین نہ کرین اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ کاش بوجہ عدم فروختگی کے کوئی جنس واپس لیجانی
چاہین تو اوسمین کسیطرح کا محصول نہین پڑیگا اور نہ کوئی جنس از قسم کھانے پر جو ہمپٹن صاحب
اپنے جہاز پر کسی مقام سے روانہ کرین محصول پڑیگا اور اونکی باغ کے لیے بھی کچھ مطالبہ
نہ کرین اور نہ کوئی باغبان کشتی یا جہاز وغیرہ پر کسیطرح کی مزاحمت کرین خواہ اونکو کسی
کارسرکار پر بھیجین اور یہ بھی حکم ہوتا ہے کہ اونکے کپڑے کی صندوق بھی کسیطرح چیز نہ کھلین

اور نہ اونکی آمد ورفت مین کسیطرح کی دست اندازی ہو کیونکہ خلاف قاعدہ ہے اور بعد چندے کوئی نیا محصول اونپر نہ لگایا جاوے اور نہ کسیطرح کی دقت اونکو خواہ اونکے لوگون کو ہووے اونکو اختیار ہے کہ وہ کوئی جنس از قسم غلہ اور کوئی جنس انگریزی جس شرح سے چاہین بیچین اور گھی اور تیل وغیرہ کے کپون پر اور نیز اجناس کے صندوقون اور برتنون پر محصول بموجب وزن برتنون وغیرہ کے لگایا جائیگا اور دوبارہ پھر وزن نہین ہوگا اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی کے ہوگا اور کاشس سمپٹن صاحب کوئی مکان اور نگابندر خواہ ٹانا مین خرید کرین یا بناوین تو ایسی صورت مین ہمارے نائب کو چاہیے کہ جہانتک ممکن ہو صاحب موصوف کو مدد دیوین تاکہ عمارت مطلوبہ مین زیادہ صرف نہو غرض کہ ہر طرح کی دلجوئی اور دلاسا صاحب موصوف کو اونکے کار تجارت مین کہ جس سے نہایت بہبودی سرکار کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر کوئی دیگر انگریز کو مکان وغیرہ نہین دینا چاہیے اور چونکہ انگریزون کو خوش رکھنا اور اونکی دلجوئی کرنا ہر طرح سے مناسب ہے اسلیے حکم یہ ہے کہ کارروائی حسکنامہ کی بلا انتظاری ایک حکم جدید ہر سال کے بجوبی ہوا کرے ۔

نمبر ۲ ترجمہ پروانہ غلام شاہ والی سندہ مشعر محصول وغیرہ بہ سرکار کمپنی بمقام سندہ مرقومہ ۲۲ ستمبر ۱۷۵۸ع ۔

جملہ فقرا یعنی جملہ کسان از قوم شاہی باشندگان اپرسندہ زمیندارن متصدیان جو کہ اب محکمہ جوگیون مین موجود ہین خواہ آیندہ آوین خواہ بہ تحت سرکار خواہ ہیٹکہ ورتہ لاری بندر اور نگابندر کرانچی وراچا چوانڑہ مسوٹی نکاس باربندی گلایجر خواہ مکان محصول غلہ یعنی اگر گزرا بہ گنٹہ جوہی بار سرکار کچلن چارکارہو سرکار ناسی پور ہولکانڈی سرکار سودیسٹن کوڈابچ روری اور جملہ مقامات تحت سلطنت ہمارے کو واضح رہے کہ صاحب دولت صاحب صداقت صاحب ایمان مشفق مہربان سمپٹن صاحب کارندۂ سرکار کمپنی نے یہ درخواست کی ہے کہ سرکار موصوف بمبئی اور ہندوستان کی

جملہ اشیاے سوداگری آمدنی خواہ رفتنی خرید خواہ فروخت پر بموجب اصل قیمت اول مقام کے ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ محصول لیا جاوے چنانچہ ہمنے اوسکو منظور کیا ماورا اسکے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوتی ہے کہ گماشتۂ موصوف کو جملہ اشیاے پر جو وہ ادہر اودہر سے لاکر کوڈا بادروری وملتن وغیرہ کو روانہ کرتے ہین ایک پٹہ یعنی اجازت نامہ ملنا چاہیے اور جو اسباب کہ وہان پر وہ خرید کرین اوسپر بھی شرح متذکرۂ بالا سے زیادہ نہ لیا جاوے اور اجناس مندرجۂ پٹہ پر لو وشٹہ یعنی محصول راہ پر اجناس از قسم راوداری دیرہ داری شنکٹ نٹ فرہت نگنا دستیوہاے دوانہ موتا جو بمقام کوداباد کرکاواری دولی مین ہوتی ہین ودیگر شل نوسم کالسی دوانہ پسچاری جواب خانہ وغیرہ پر نصف اوسقدر کا لیا جاوے جو سوداگران ملٹن کے دیتے ہین اور واضح رہے کہ اسپر خوب احتیاط چاہیے اور جس مقام پر کہ کوئی شرح معینہ واسطے سوداگران ملٹن کے نہو تو ایسی صورت مین اوسکا نصف لینا چاہیے جو اور بڑے بڑے سوداگرون سے لیا جاتا ہے اور کسیطرح پر اون سے زیادہ نہ طلب کیا جاوے اور کاشش کارندہ موصوف کوئی جنس مثلاً از قسم ہنگ یا نیل وغیرہ تلنا سے لے آوے یا لے جاوے کہ جسکو وہ پیشتر کبھی نہ لایا ہو اور نہ لے گیا ہو اور نہ جسکے لیے کوئی شرح معین ہو تو ایسی صورت مین مہتمم محصول دوانہ وغیرہ کو بموجب شرح متذکرۂ بالا کے لینا چاہیے ماورا اسکے اگر گماشتہ موصوف کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین شورہ بناوین یا کسی دوسرے سے خرید کرین کو ایسی صورت مین اوپر اصل قیمت مقام خریدنے کے ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ محصول لینا چاہیے ہمارے متصدیان و مہتمم محصول دیرہ دار رداور گذربان وغیرہ جملہ ملازمان مجاز تحصیل کرنے محصول کشتیون مرلسیر یا جیٹ وغیرہ اور محصول معمولی کسیطرح سری دیگر کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین نہین ہے اور نہ کسیطرح کی مزاحمت کرین اور گماشتہ موصوف بہرحال اپنی تجارت وکاروبار بلا روک ٹوک حسب دلخواہ اپنے کرے اور اجناس متذکرۂ بالا سواے صاحب موصوف اور کوئی نہ لیجانے پاوے اور جو اسباب بہانہ

علم فروختگی کے صاحب موصوف واپس لیجاوین تو اوسکو کسیطرح کی مزاحمت نکیجاے اور نہ اونسے محصول طلب کیا جاوے —

اور بروقت پہونچنے جہاز کسی بندرگاہ ہماری کے اگر صاحب موصوف کوئی جنس واسطے آسایش ہمراہیان جہاز از قسم بیل گاے بھیڑی بکری وغیرہ کی از مقام تاتا اور کہین خرید کرکے جہاز مین لیجاوین تو اون سے اوسپر محصول نہین طلب کرنا چاہیے اور نہ باغ وغیرہ پر جو بنظر آرام اونکے کے ہے محصول لیا جاوے اور اونکے باغبانون کو کسیطرح کی تکلیف ندیجاوے —

تمکو واضح رہے کہ ہمنے اونکو ان سب باتون سے بری کیا اور اونکے پہننے کے کپڑے کی صندوق وغیرہ جو وہ لیجاوین تو کسیطرح پر کھولی نجاوین اور نہ کسیطرح کا دعوی واسطے دیکھنے اونکے کیا جاوے — اور نہ موری ومصری وغیرہ پر جو وہ لیجاویں محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکے ملازمان اور زیرپناہ اونکے سے بھی کسیطرح کا محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکو کسیطرح کی تکلیف بسبب کسی محصول کے جو ہمارے حکم سے لیا جاتا ہو یا بموجب دستور جدید کے آیندہ کو لیا جاوے دیجاے اور نزگانہ یعنی محصول چاور جو مقام تاتا مین یا نیگانہ مین فروخت ہوتا ہے اور نہ روئی پر جو ادہر اودہر سے لاتے ہین کسیطرح کا محصول طلب کیا جاوے — اور تشتیل یا گھی کے لیے بشرح معین واسطے فی کپہ کے حسب معمول حساب کرکے محصول لیا جاوے اور خواہ کپہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو فی کپہ آٹھ من قائم ہونا چاہیے اور لوہا شند یعنی ٹکڑے ہاتھی دانت پر بشرح لعہ ر سیکڑا اوپر قیمت خرید کے لیا جاوے اور اس سے زیادہ نہ لیا جاوے اور کاش گماشتہ موصوف بمقام تاتا یا اور نگا بندر مین کوئی مکان واسطے کارخانہ اپنے کے بنایا چاہین تو ایسی صورت مین بہ تعمیر اوس مکان کے تم لوگون کو بخوبی مدد دینا چاہیے تاکہ مکان بکفایت تمام تیار ہو کہ جس سے ہمارے ملک مین خوب جمکر کار تجارت کا حسب دلخواہ اپنے کرین کہ جس سے ترقی مالگذاری اور بہبودی ملک ہمارے کی متصور ہے اور واضح رہے کہ کسی دوسرے انگریز کے ساتہ ایسی عنایت

نہ کیجاے اور نہ اونسے حسب رضامندی اونکی محصول اونکے کارخانجات کا لیا جاے
چونکہ حضور کو رکھنا دوستی انگریزون کے ساتھ منظور ہے اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ سند ہذا
پر بخوبی لحاظ رہے اور اسناد جدید کی کچھ حاجت نہین ہے ۔
محررہ ۱۸ محرم ۱۲۵۳ھ یعنی ۲۲ ستمبر ۱۸۳۷ء بمقام احمد آباد ملک سندھ ۔

چٹھی مرسلہ غلام شاہ صوبہ سندھ بنام مسٹر رابرٹ سمپٹن صاحب کارندہ سرکار
انگریزی نمبری ۳ مرقومہ ۱۱ دسمبر ۱۸۳۸ء مضمون ذیل بھیجی گئی ۔
واضح رہے کہ ہمنے اپنے جملہ ملازمان مقیمان شاہ بندر کو بہ نسبت اس امر کے ہدایت
کیا ہے کہ کسی اسباب پر جو تجار بادشاہی شاہ بندر کو لے آوین کچھ محصول نہ لیا جاوے
بجز اوسکے کہ جو وہ یہان سے لیجاوین کہ جسپر ہمی بموجب شرح سقیدہ کے لیا جاوے
اسلیے ہم آپکو اطلاع دیتے ہین کہ آپ بدلجمعی تمام شوق سے جو اسباب یہان سے
چاہیے خرید لاکر یہان تجارت کیجیے اور امید ہے کہ آپ کسی شخص کو واسطے پسند کرنے
کوئی مقام بنا بر طیاری مکان واسطے کارخانہ کے بھیجیے گا ۔

حکمنامہ نمبری ۴ مرسلہ غلام شاہ صوبہ سندھ بنام متاد کتم داس مرقومہ ۱۸ دسمبر
۱۸۳۸ء مہر کردہ قاضی صاحب مضمون ذیل ہے ۔
تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ سمپٹن صاحب سے کسی اسباب پر جو باہر سے لے آوین محصول
نہ طلب کرو اور نیز جس مقام پر صاحب موصوف واسطے بنانے مکان کارخانہ کے
تجویز کرین بنانے دو اور طیاری مکان مذکورین بخوبی مدد دو اور صاحب موصوف سے
یگانگت حاصل کرو تاکہ وہ بآسایش تمام اسباب سوداگری کا لاوین کہ جس سے
بہتری لنگرگاہ کی متصور ہے ۔

نمبر ۸ نقل پروانہ غلام شاہ عباسی محررہ ۱۸ محرم یعنی ۲۲ ستمبر ۱۸۳۸ عیسوی

مہری قاضی محمد یحیی —

جملہ کمانیران و افسران و باشندگان مقامات دورات لاری بندر اورنگا بندر گرانچیرو راجا چاوترا مسوئی نکاس بربندی گلابچر گذر راجہ گنتہ جوہی بار سرکار چکلپن چارکارہو سرکار ناسی پور ہلکا انڈی سرکار سوستن کودابیج سرکار پورا وغیرہ اور جملہ مقامات متعلق سرکار کو واضح رہے کہ مسٹر سمیتھن صاحب گماشتۂ سرکار انگریزی نے از جانب گورنر سرکار موصوف ملک ہندوستان و بمبئی کے اطلاع بنسبت اس امر کے کیا ہے کہ جملہ اشیاے پرچو صاحب موصوف از جانب سرکار ممدوحہ کے خرید یا فروخت کرین تو حسب نرخ بازار بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کی محصول دیتے ہین چنانچہ ہم اوسکو منظور کرکے لکھتے ہین کہ شرح مذکورہ بالا سے یعنی جو صاحب موصوف دیا کرتے ہین اوس سے زیادہ محصول نلیا جاوے اور اون اجناس ولایتی پر جو بمبئی سے اسطرف کو آتی ہین اور یہان سے کودابچ اور لاری و ملتن وغیرہ کو بھیجی جاتی ہین یا وہان سے آتی ہین اوسقدر کا نصف لینا چاہیے کہ جو تجار ملتن سے بہ نسبت محصول لاہی لگاہی اور دوان ٹوف اور کنا اور چوکی وغیرہ کے جو لیا جاتا ہے —

اور کاش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ملتن کبھی نہ لائے ہون اور جسکی شرح دریافت کرنا ممکن نہو تو ایسی صورت مین انگریزون سے نصف اوسقدر کا لینا چاہیے جو عموماً اور تجار عظیم اس قسم کے اجناس پر دیتے ہون مگر کسیحالت مین اوس سے زیادہ مطالبہ نہ کیا جاوے اور ہینگ ونیل وغیرہ پر بھی جو ہنوز کبھی پیشتر نہین آیا بشرح مذکورہ بالا کی محصول لیا جاوے اور شورہ پر بھی جو وہ خود لاوین یا اونکے لیے اور کوئی دوسرا عملداری سرکار یا اور کہین سے لاوے بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے محصول لیا جائیگا اور کوئی شخص اوس سے زیادہ نہ طلب کرے اور اونکے کار تجارت مین کسیطرح کا مخل نہو —

اور واضح رہے کہ اجناس مذکورۂ بالا کے خرید کرنے کا کوئی شخص مجاز نرہے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ کوئی چیز جو باعث عدم فروختگی کے واپس لیجاوین واجب المحصول نہوگی اور نہ کسی چیز از قسم کھانڈ وغیرہ پر جو تانا وغیرہ سے لیجاوین منظر آسایش اپنی کے محصول

عائد ہو گا اور اونکے باغ یا باغبانان وغیرہ سے کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیے۔
اور اونکی کشتی باربرداری وغیرہ سے کسی طرح کی مزاحمت نہین کرنا چاہیے اور نہ اونسے
کام سرکار ہذا کا لینا چاہیے اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اونکے صندوق ہاے محمولہ کپڑا
وغیرہ کھولی نجاوین اور نہ اونکی آمد و رفت مین کسیطرح کی دست اندازی کیجاے کیونکہ
یہ بات خلاف قواعد سرکار ہذا کے ہے اور کوئی طریقہ جدید مضر اونکے بجز شرح ہاے
اور قواعد سابق کے اختیار نکیا جاوے۔

مخفی نرہے کہ اونکو اختیار ہے کہ کوئی چیز از قسم غلہ خواہ اور کوئی جنس ولایتی جس شرح پر
چاہین فروخت کرین۔

اور محصول برتن محمولہ گھی اور تیل وغیرہ پر و نیز صندوق و دیگر ظروف ہاے محمولہ جنس پر
بموجب وزن ظروف کے محصول لیا جاوے گا اور حاجت وزن کرنے دوبارہ کی نہین
ہے اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی بشرح مجوزہ شاہ محمد مراد کی لیا جاویگا
کاش گورنر موصوف کوئی مکان واسطے کارخانہ مقام اورنگابندر یا تانا بندر کے خرید کرین
یا تعمیر کرین تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان ممالک مذکورہ بالا کو مدد دینا صاحب موصوف
کو چاہیے تاکہ سرانجام تعمیر مکان بہ کفایت تمام ہو اور صاحب موصوف کو ہر طرح دلجمعی
بیچ کارروائی تجارت کے کہ جس سے بہتری سرکار ہذا کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر اور
کسی قوم کلاہ پوش کو اسطرح کی اجازت حاصل نہین اور چونکہ ہمکو سرکار انگریزی کو خوش
کرنا ضرور ہے اسلیے حکم ہوتا ہے کہ پروانہ ہذا کی بلا انتظاری حکم ثانی کے تعمیل
بخوبی عمل مین آوے۔

نمبر ۲

تین پروانجات شاہ سندہ جو ۱۷۶۱ء مین جاری ہوئے۔

ترجمہ پروانۂ اول — جو غلام شاہ شاہ سندہ نے ۲۲- اپریل ۱۷۶۱ عیسوی کو ارقام
فرمایا حسب ذیل ہے۔

جملہ فقرا و حاکمان خواہ دیگر عہدہ داران موجودۂ حال اور نیز جو آیندہ محکمۂ محصول

تاتا شاہ بندر اور نگا بندر کراچھی یا وراچا ونیز علگان محکمہ محصول مویشی وغیرہ یعنی لکاسر ونیز غلہ وچرسا وغیرہ وگاٹ چوایر سرکار کچھ چہ کار ہلو سرکار ناسی پور وغیرہ ہلکا مذکور سرکار سوو لمسٹن کودا بادروری وجملہ مقامات بیچ قلمرو سرکار ہذا کو واضح رہے کہ مسترارسکن صاحب آیر رزیڈنٹ سرکار انگریزی مقام سندہ دیار ہمارے مین آکر واسطے مستحکم کرنے کار تجارت اپنے افسران اعلی کے درخواست کیا چنانچہ بہ نظر مہانیت دوستی باہم سرکا ہذا وآنریبل کمپنی کے درخواست مذکورہ کو ہمنے منظور کیا اور حکم دیتے ہین کہ سوائے انگریز کے اور کوئی قوم ولایتی اجناس سوداگری ملک سندہ یا صوبہ اور بچور مین خواہ اور کسی بندرگاہ متعلق سرکار ہذا مین لے آنے خواہ لے جانے کا مجاز نہ ہووے گا۔

واضح رہے کہ کوئی اسباب سوداگری متعلقہ کمپنی مذکورہ بالا خواہ کسی رعایا کمپنی موصوف کا کہ جو کسی بندرگاہ موقوعہ ملک ہمارے سے روانہ ہو تو مستوجب ادای محصول حسب الاجازت نامہ سابق نہوگا ورنہ اون سے کسیطرح کا مطالبہ کیا جاویگا اور جو اسباب کسی بندرگاہ سے بعد دینے محصول بشرح سابق کے مقام تاتا مین لے آوین تو ایسی صورت مین اونکو سارٹیفکٹ دینا چاہیے اور کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیے تاکہ کار تجارت اپنا اطمینان اور آسایش سے کرین اور جو اجناس کہ کسی بندرگاہ سے اور کہین لیجاوین تو اوس صورت مین حسب مضمون پروانہ سابق بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑا محصول لیا جاوے اور درحالیکہ اجناس تاتا سے خرید ہوکر روانہ کیجاوین تو اسصورت مین بجز شرح قرارداد سابق کے اور زیادہ محصول کا مطالبہ نکیا جاوے اور مخفی نرہے کہ سوائے صاحب رزیڈنٹ موصوف کے اور کسی سوداگر کو اختیار خریدگی وروانگی شورہ جو مقام سندی یا اور کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین پیدا ہوتا ہے حاصل نہین اور اگر کوئی سوداگر ایسا کرے یعنی خرید کرکے روانہ کرے تو اوسکی سزا ایسی کیجاے گی کہ آیندہ کو ایسی دست اندازی سے باز آوے اور جو شورہ رزیڈنٹ کمپنی موصوف کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین لیجاے خواہ کسی سوداگر سے خرید کرکے

تو ایسی صورت مین اشخاص محکمہ محصول بشرح قرارداد سابق کے محصول لین تاکہ اہالیان کمپنی موصوف اپنا کار تجارت بدلجمعی تمام کرین اور اونکی ڈونگی وکشتی وغیرہ کو بعد حاصل کرنے اجازت کے کسیطرح کی ٹروک ٹوک نہو اونکو اونکے جہاز سوداگری کہ شاہ گڈہ ہوکے جاوین جہازان گارڈنر وکین غرض کہ کسیطرح کی دقت واقع نہونے پاوے۔ خدانخواستہ کوئی جہاز وکشتی وغیرہ اونکی ریت پر آجاوے خواہ کسیطرح پر ہماری سرحد پر شکست ہوجاوے تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان سرکار کو لازم ہے کہ بخوبی مدد دین اور جو کچھ اسباب وغیرہ متعلق ایسے جہاز کا بچ جاوے تو وہ فوراً سپرد رزیڈنٹ مذکور کردیا جاوی اور صاحب موصوف واسطے جانفشانی اور محنت کے کہ جو بیچ بچانے جہاز کے ظہور مین آئی ہو انعام معقول دینگے کاش رزیڈنٹ موصوف ارادہ تعمیر کسی مکان پختہ خواہ بانجہ کا مقام شاہ بندر مین کرین صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ جو مقام پسند کرین وہان تعمیر مکان مطلوبہ کی کرین اور اہالیان سرکار ہذا کو لازم ہے کہ صاحب موصوف کی مدد کرین تاکہ تعمیر مکان کی جلد ہوجاوے اور واضح رہے کہ اسناد سابق کسیطرح پر باطل نہین متصور ہین اونکی کارروائی بلاعذر ہوتی رہے جو کہ ہمارا منشار راضی رکھنے سرکار انگریزی کو ہے نظربران حکم ہوا کہ تعمیل مضمون پروانہ ہذا کی بخوبی احتیاط رہے اور پروانجات جدید کی انتظاری نرہے محررہ ۱۶ رمضان ۱۱۷۴ ہجری یعنی ۲۲ اپریل ۱۷۶۱ ع۔

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندہ محررہ ۲۳ اپریل ۱۷۶۱ ع۔

جملہ اہالیان محکمہ محصول خواہ ٹھیکہ داران مالگذاری مقام شاہ بندر وکچہالی کو واضح رہے کہ مسٹر ارسکن صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی سندہ فی آج بہ نسبت اس امر کے درخواست کی کہ وعدہ جو فی جہاز پر موری سابق مین امام کو دیا جاتا تھا بہ نسبت اونکے جہازون کے معاف کیا جاوے بنابرین بہ نسبت درخواست مذکورہ بالا منظور کرکے روپیہ محصول موری تعدادی مذکورہ بالا کا معاف کرکے تحمو لکھتے ہین کہ اونسے مطالبہ موری کا

نکرو اور واضح رہے کہ کاش سابق مین ۵۰ سے زیادہ فی جہاز کے لیے دیا گیا ہو تو ایسی صورت مین جسقدر زیادہ دیا گیا ہو پھر واپس کیا جاے تاکید مزید جانو مورخہ ۱۷- رمضان ۱۱۷۴ھ مطابق ۲۳-اپریل ۱۷۶۱ع

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندہ مرقومہ ۲۲-اپریل ۱۷۶۱ عیسوی کا ترجمہ حسب ذیل ہے جملہ فقرا حاکمان و دیگر عہدہ داران کو جو سررشتہ تحصیل محصول خواہ ٹھیکہ محصول سمندر سے مقام رادی تک یا اور مقامات اور عملداری سرکار ہذا مین تعینات ہین یا آیندہ کو ہون واضح رہے کہ ارسکن صاحب رزیڈنٹ انربیل کمپنی سرکار ملک سندہ و توابعین صاحب موصوف کی کشتیان و شتر محمولہ اسباب سوداگری ہماری سلطنت مین روانہ کرتے ہین اسلیے تمکو لکھا جاتا ہے کہ بفور ورود پروانہ ہذا محصول معمولی موری و مصری یا گذربانی یا سونکا اونسے نہ لو اور نہ کسیطرح پر اونسے اپنا کام کرو اور نہ کوئی ہمارے توابعین اونکو کسیطرح پر ایذا پہونچاے خواہ اونکی کشتیان یا شتر وغیرہ سے کسیطرح پر مزاحمت کرے تاکہ وہ اپنا کاروبار بآسایش تمام کرین کہ جس سے ترقی آمدنی محصول کی متصور ہے تاکید مزید جانو اور اسمین کسیطرح کا اعتراض نہو۔

محررہ ۱۶- رمضان ۱۱۷۴ھ یعنی ۲۲-اپریل ۱۷۶۱ع

نمبر ۳

دستخط پرائیوٹ سکرٹری		دستخط پبلک سکرٹری
دستخط منشی	دستخط میر فتحعلیخان	دستخط اکونٹنٹ

کلکٹران و ٹھیکہ داران موجودہ حال و آیندہ مقام کراچی کو واضح رہے کہ آج ان کرو صاحب انگریز وکیل آنربیل جانتن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و بصورت از جانب سرکار ملکہ معظمہ انگلیڈ کمپنی بہادر نے یہان بہونچکر درخواست مشعر قائم کرنے کارخانہ تجارت بمقام کراچی کے

ونیز تعین کرنے شرح محصول اوپر جملہ اشیاے سوداگری آمدنی وروانگی عملداری ہماری
خواہ بیرونجات وخرید وفروخت عملداری سندہ وآمدنی وروانگی کے کیا اسلیے بلحاظ دوستی
مابین سرکار ہذا وانرہیل کمپنی موصوف کے حکم دیا جاتا ہے کہ جملہ اشیاے سوداگری سرکار
انگریزی پر محصول معمولی جو اور سوداگرون سے لیا جاتا ہے اوسکا یک ثلث لیا جاے گا
تاکہ سوداگر انگریزی باطمینان تمام اپنے کار سوداگری ونیز آمدنی محصول کی ترقی کرنی مین
مشغول ہون اور احتیاط بنسبت اس امر کے رہے کہ رزیڈنٹ صاحب کے اسباب
کی صندوق کے دیکھنے کے لیے یا کسی اسباب کے وزن کرنے کے لیے کسیطرح
کی مزاحمت نکیجاے بلکہ صرف زبان اور بیجک صاحب موصوف پر اعتبار کرنا چاہیے
مخفی نرہے کہ اجناس خورد ونوش جو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہون ونیز محصول بنسبت
اونکے سواے جہاز ڈونگی وغیرہ بشرح مروجہ جو سوداگران دیگر سے لیا جاتا ہے حساب
کیا جاوے گا کاش کسی اتفاق ناگہانی سے کوئی جہاز یا ڈونگی انگریزی جو سندہ سے
لدی ہوئی جاتی ہو حد کراچی مین ڈوب جائے یا شکست ہو تو ایسی صورت مین ہمارے
تو ابعین متعینہ کراچی کو اوسکی بحالی اور برآمد کرنے مین نہایت مدد کرنا چاہیے اور بعد
برآمد ہونے کے فورًا اونکے حوالہ کر دینا چاہیے اور جو کچھ صرف اوس امداد مین ہوگا
صاحب رزیڈنٹ موصوف دینگے اور یہ بھی واضح رہے کہ تو ابعین صاحب رزیڈنٹ
موصوف سے کوئی کام سرکار ہذا کا بزبردستی نہ لیا جاوے اور نہ اون سے کوئی
اسباب متعلقہ سرکار ہذا کا بزبردستی خرید کرایا جاوے رزیڈنٹ صاحب موصوف کو
ایک چک زمین واسطے تعمیر مکان کارخانہ انگریزی ونیز قلعہ بیگہ زمین باہر قلعہ کراچی
واسطے باغیچہ کے بالکان دیا گیا اور یہ حکم ہوتا ہے کہ جہان کہین صاحب موصوف
پسند کرین بشرطیکہ وہ آباد نہوا ور نہ کوئی شخص دعویدار قبضہ کا ہوا راضی دیکھا جاوے
اوتکو چاہیے کہ بہ تعمیر مکان مطلوبہ کے بخوبی مدد دو جو تصرف صاحب رزیڈنٹ موصوف
کے ہوگا مستر سچانند کلکٹر حال کو لازم ہے کہ جملہ اشیاے سوداگری انگریزی پر اور نیز
اونکے جہاز وغیرہ پر حسب مضمون پروانہ ہذا کے باستثناے باغ مذکورہ بالا کے وصول کیا نیز

اور واضح رہے کہ پروانۂ ہذا ناطق ہے مورخہ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۸ اگست سنہ ۱۷۹۹ عیسوی

مکرر یہ کہ جملہ محصول و فیس وغیرہ بشرح معینہ کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے لیا جاوے شرح جملہ اشیاے آمدنی و روانگی بذریعہ جہاز کے ہے۔ سیکڑہ شرح محصول قیمت بازار اوپر اشیاے آمدنی و دو روپیہ سیکڑہ اوپر اشیاے روانگی بنجملہ اوسکے صرف ایک ثلث بابت چونگی کے منہائی کیا جاے۔

اور فی صندوق اسباب روانگی از مقام تاتا پر بشرح ۱۰ لوازمہ کہرئی موری اوپر جہاز ہر قسم محمولہ اسباب کے آمدنی پر ۲ عکر روانگی پر ۲ عکر خروارہ اوپر گندم چاول و جوار کے ۲ عکر رہنوار جو و دھان پر ۱ عہ رہنوار دیگر اجناس از قسم غلہ ۱ عہ

یہ تفصیل دستوری کی ہے

فیس — زر دستوری پر فی روپیہ ایک پیسا موا جدوریہ

قیمت خرید پر ۲ عکر روپیہ سیکڑہ موجداری روپیہ

دستوری و محصول جملہ اشیاے آمدنی و روانگی

از راہ خشکی دستوری و فیس جو تجاران ٹٹن

سے کیا جاتا ہے۔

دستوری

قیمت فروختگی و خریدگی پر بحساب ۲ سیکڑہ

فیس

قیمت فروختگی و خریدگی پر ۱ سیکڑہ براتن روپیہ

دستوری فی روپیہ ایک پیسا موا جدوریہ

نٹ فی اونٹ ڈھائی پیسا

دستوری مقام کراچی اوپر جملہ اشیاے آمدنی بشرح

۱ عہ سیکڑہ۔

اوپر اشیاے آمدنی کے اگر للعہ سے زیادہ قیمت ہو تو فی روپیہ تین پیسا
اور اگر اس سے کم ہو تو بموجب قیمت بازار اشیاے روانگی پر عہ سیکڑہ
واضح رہے کہ جملہ اشیاے پر بجز غلہ کے اسی شرح سے لینا چاہیے ۔

فیس

جملہ اشیاے آمدنی خواہ روانگی پر بموجب قیمت بازار ایک روپیہ سیکڑہ
براتن روپیہ لینا چاہیے ۔
ہر شتر غلہ آمدنی یا روانگی پر ۱ رنٹ لینا چاہیے ۔
ڈہائی پیسا فی شتر دیگر اجناس روانگی خواہ آمدنی پر ۔
اور ایک پیسا مواجد دریہ فی روپیہ دستوری پر ۔
دُنبہ تو یا ڈیرہ سیر اور ۲ رمھریے رہنوار غلہ پر بشرطیکہ کسی اور جگہ سے
آوے اور فوراً کشتی پر لد جاوے ۔ ۲۴ ۔ چونگی فی رہنوار پر بشرح مذکور بالا

شرح

نیل کی فی شتر بڑے پر ۱۵ اور چھوٹے پر پندرہ جو خراسان سے واسطے روانگی
کے آوے ۔
اسافیدہ پر جو خراسان سے واسطے روانگی کے آوے اوسن فی
آٹھ منی للعہ ۔
علاوہ اسکے جملہ اشیاے پر جو اطراف سے آتی ہین اور فوراً روانہ
کی جاتی ہین عہ سیکڑہ ۔

فیس

شیشہ اور توتیا جو کراچی مین خرید ہوتے ہین فیس کلکٹر عہ من
اوپر شیشہ کے ۔
اور ۸ رمن لوہے پر ۔ فقط

دستخط

دستخط
برائی وٹ سکرٹری

دستخط
پبلک سکرٹری

دستخط
میر فتحعلیخان

دستخط
منشی

دستخط
اکونٹنٹ

جملہ جاگیرداران صاحبان جسٹریٹ اور کلکٹر وٹھیکہ داران وغیرہ متعینہ شہر تا شاہ بندر موقوعہ ملک سندہ ولار کو جو عملداری سرکار ہذا کی ہے واضح رہے کہ آج ان کرو صاحب وکیل عالی مرتبت صاحب عقل آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و صورت نے از جانب سرکار کمپنی معظمہ بہادر کے حضور مین اگر درخواست مشعر تصفیہ ہونے معاملات کا تجارت واسطے اپنے رفا ہاے کے گذرانا اسلیے بنظر قائم رکھنے دوستی ساتھ کمپنی معظمہ ممدوحہ کے ہمنے ایک ہدایت نسبت محصول جملہ اشیاے سوداگری آمدنی وروانگی ممالک بیرونجات ونیز خرید وفروخت ممالک سندہ عملداری سرکار ہذا کے جاری کیا ہے اور حکم دیتے ہین کہ تحصیل محصول جملہ اشیاے تجارت آمدنی وروانگی نیز خرید وفروخت کے بشرح مندرجہ جیسا کہ بعہد غلام شاہ رائھورہ متوفے کے ہوتی تھی ہوا کرے اوس مین کسیطرح کی تبدیلی واقع نہو اور سواے رزیڈنٹ کمپنی موصوف کے دیگر کوئی دوسرا شخص از قوم یورپ مجاز نے آنے پاے جانے اشیاے تجارت کا نہوگا واضح رہے کہ جنس شورہ قلمی وآبی کو اگر انگریز عملداری ہذا مین بنایا چاہین تو اوسکا محصول بھی اوسیطرح سے لیا جاویگا جو بعہد میر غلام شاہ رائھورہ کے لیا جاتا تھا اور للہ بیگہ اراضی بلالگان صاحب موصوف کو واسطے تیاری باغ کے دی گئی اور نسبت اس امر کے بخوبی احتیاط رہے کہ صاحب موصوف کے دلال مودی دھوبی پنہار بڑھئی اینٹ پز اور صراف وغیرہ یعنی جملہ ملازمان گودام سے کوئی کام سرکار ہذا کا نہ لیا جاے بلکہ اونکو اوسیقدر رعایت کا مستحق سمجھنا چاہیے جو کہ بعہد شاہ مذکور کے تھا اور نہ واسطے خریدنے کسی اسباب کے اونسے زبردستی کیجاے تاکہ کارندگان انگریز باطمینان تمام واعتبار تمام

کے تبرقی اپنے کارتجارت و آمدنی محصول سرکار ہذا بدل مشغول ہون اور اس امر کی بھی احتیاط رہے کہ بنظر معاینہ صندوقہائے محمولہ کپتان رزیڈنٹ صاحب خواہ وزن کرنے کسی کے کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نہ کیجاوے بلکہ صرف بیجک اور بات پر صاحب موصوف کے کاربند ہونا چاہیے۔

بہ تعمیر کسی مکان واسطے کارخانہ کہ جو بصرف زر سرکار انگریزی کے ہوگا ہمارے توابین کو لازم ہے کہ کارندہ انگریز متعینہ کو بخوبی مدد دین اور نسبت مطالبہ محصول اوپر اجناس از قسم کھانا وغیرہ جو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہو و نیز محصول توری جہاز و کشتی وغیرہ کی نسبت وہی قواعد جاری رہین گے کہ جو میر غلام شاہ کے عہد مین تھے۔

کاش باتفاق ناگہانی کوئی جہاز کشتی یا ڈونگی انگریزی بوقت آنے یا جانے ملک سندہ سے مع اسباب کے سمندر یا دریا مین شکست ہو جاوے یا ڈوب جاوے تو ایسی صورت مین جہانتک ممکن ہو اوسکے بچانے مین مدد دینا چاہیے کہ جسکا صرف رزیڈنٹ انگریزی کے طرف سے ہے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ جو اسباب بباعث عدم فروختگی کے واپس جاوے تو اوسمین طریقہ مجوزہ بعہد غلام شاہ راٹھور پر کاربند ہونا چاہیے اور اوسمین کسیطرح کا فرق نہوگا۔

واضح رہے کہ جملہ اشیائے تاتا پر محصول بشرح مجوزۂ میر غلام شاہ راٹھور احسب رپورٹ دستخطی شیخ بیگ محمد اور ابسردا س کلکٹران سابق کے لینا چاہیے۔

از من سے ۴ من تک اسباب پر جو شاہ بندر سے تاتا گھاٹ کو آوے اوسپر یکصد شش درم تاتا لینا چاہیے۔

اور ۴ سے ۱۰ من تک ۱۰ ل۔

اور ۱۰ سے ۱۰۰ من تک ۲۵۔

اور ۱۰۰ من سے کم بشرح ۵ درمن۔

واضح رہے کہ یہ شرح واسطے اون اشیائے کے ہے جو براہ تری کے آوین اور ۲ درمن واسطے اون اسباب کے جو براہ خشکی کے آوے اور کوٹ اسافیٹڈہ شال وغیرہ دیگر اشیاء

شمالی پر روانگی اور آمدنی کے لیے اوپر اصل قیمت مقام تاتا کے ڈیڑھ روپیہ فی صدی لیا جائیگا اور اونی کپڑا جو شاہ بندر سے آتا ہے اوسپر بشرح آٹھ آنے من کے لینا چاہیے اور بہ نسبت اون اشیاے کے جو تاتا سے شاہ بندر کو یا اور کسی شہر موقوعہ ملک سندھ مین بھیجی جاتی ہین شرح مجوزہ غلام شاہ ٹھورا یا تحصیل شیخ حسین راہدار مرعی متصور ہے اور شخص اونکی بموجب دستور دیگر سوداگران کے کیجاے اور محصول اوپر مہر کرنے پیسون کے چھ روپیہ من فی صدی روپیہ لینا چاہیے قیمت ہاتھی دانت پر شخص خریدکنندہ سے بہ شرح لعہ فی صدی فی سیکڑہ تاتا روپیہ لیا جاویگا۔

اوپر غلہ قسم اول بشرح ۱۲ سر فی رہنوار اور واقع لکاری فی ۳۰۰ رہنوار پر ۱۲ سر اور قسم دوم پر ۶ سر فی رہنوار اور واقع لکاری ۱۲ سر فی ۳۰۰ رہنوار — واضح رہے کہ جو غلہ تاتا سے خرید ہو کر روانہ ہوا اوسپر فی رہنوار سے تاتا محصول اور فیس صندوق وغیرہ بحکم اور جنگی فی رہنوار ۳ ٹوگا —

واضح رہے کہ اجازت نامہ براے خریدگی غلہ اور روانگی شاہ بندر کے لیے قسم اول فی رہنوار بشرح بہر تاتا کے اور قسم دوم پر بشرح ۱۲ سر فی رہنوار کے لینا چاہیے —

فیس جہی سلامتی اور بندرلانہ آمد رفت جہاز کا اوسی شرح سے لیا جائیگا جو اور سوداگرون مین مروج ہے —

اور چھوٹے چھوٹے غلہ پر جو شاہ بندر سے روانہ ہوتے ہین اصل قیمت پر لعہ فی سیکڑہ کے لیا جائے گا —

واضح رہے کہ اون اسباب پر جو باہر آوین انگریزون سے بشرح ڈیڑھ روپیہ فی صدی کے اوپر قیمت کے دستوری لینا چاہیے اور شورہ قلمی و آبی پر بشرح بہر تاتا کے اوپر کل قیمت کے لینا چاہیے —

اور کشتیان محمولہ اسباب پر جو اور جگہ سے تاتا مین آوین ایک روپیہ اور ۳۰ پیسا لینا چاہیے کرایہ کی کشتیون پر مالکان کشتی سے بشرح رائج الملک کے مودی لینا چاہیے اور کشتی انگریزی پر ایک روپیہ تاتا —

شتر اور گھوڑے اور بیل اور دیگر مویشیان پر بشرح ۱۲½ اوپر کل قیمت کے جملہ
لینا چاہیے ۔

اور اجناس از قسم خوانچہ یا صندوق وغیرہ پر اصل قیمت پر بمبر سیکڑہ تاتا لینا چاہیے
پھل و ترکاری وغیرہ پر اوسی شرح سے دینا چاہیے جو اور رعایا ملک سے لیا جاتا ہے
گھاس خشک پر جو خرید کیجاے بشرح ایک روپیہ ٹیٹنی فی ۱۶ گٹھہ کے لیا جاے ۔

سرتی پر بشرح ایک روپیہ فی چھہ من کے لیا جاے اور ۲ من پھونکے ہوئے چونہ پر
جو بطور بخ طیار کیے جاتے ہین لیا جاے ۔

گوند پر جو باغ مین پیدا ہو کر زکی دار کے ہاتہ فروخت کیا جاتا ہے اوسی شرح سے
لینا چاہیے جیسا کہ کسان سے لیا جاتا ہے اور لکڑی وغیرہ پر جو تعمیل عمارت مستعمل ہوتی
ہے بقدر نصف اوسکے لینا چاہیے جو پیشتر سے معین ہے اور واضح رہے کہ جنس جو پر
اور رسی بنی بشرح ایک روپیہ تاتا فی کشتی لدی ہوئی آمدنی ورفتنی پر لیا جائیگا اور فی
کشتی کرایہ پر سوری بشرح نہ نہ کے لیا جائیگا ۔

۲ دوم تانونگو اوپر جملہ اشیاے جو از راہ تری کے جاتے ہین بشرح ذیل ہے یعنی
۱۵ من سے ۲۰۰۰ من تک ۱ روپیہ تاتا ۔

۳۰۰ من سے ۵۰۰ من تک ۲ ۔

۱۰۰ من سے ۳۰۰ من تک ۴ ۔ اور ٹھوکا برنبڈی و چوبار بموجب شرح رائج الوقت
غلام شاہ کے قائم رہنا متصور کرنا چاہیے اور پر کل تعداد کم از ۱۰۰ روپیہ کے تین پیسا ٹیٹنی
فی روپیہ گذر سو بھی لینا چاہیے افسوس ہے کہ محرر جو اسکے بارہ مین زیادہ تفصیل بیان
کر سکتا تھا مر گیا اور واضح رہے کہ دستوری میر غلام شاہ ٹھورا کی بھی تحصیل کرنا چاہیے
اور زر معینہ جو سابق مین نکیس بعد کلکٹری چندی رام کے گودام انگریزی سے بطور خیرات
کے پاتے تھے وہ اب شمول بہ مالگذاری سرکار ہو گیا اور اوس کا صرف حسب
تجویز سرکار کے ہوگا ۔

ضمنی نرخ ہے کہ حساب آمدنی محصول شاہ بندر موقوعہ پر گنہ رکاہی کے اوسیطر جیرونا چاہیے

(۱۰۰)

جیسا کہ بعہد غلام شاہ رکھورا بموجب نقل شرح معینہ دستخطی و مہری شیخ بیگ محمد وانسرداران
زکی داران سابق کے ہوتا تھا۔

واضح رہے کہ جس اشیائے آمدنی سمندر پر محمد مراد الجان نے محصول معین کیا تھا اوبعد ازاں
میر غلام علیشاہ نے معاف کر دیا تھا وہ ابھی معاف متصور ہونگے۔

جو اجناس کہ تاتا سے شاہ بندر کو روانہ ہوتے ہین اونپر بموجب اصل قیمت خرید سندر جہ بجک
کے سارے سات آنی تاتانی سیکڑہ پیشگی پر لیا جاگا غلہ اور گھی پر چو پر گنہ رکرا تا سے خریہ ہو کر روا
ہوتا ہے بشرح عہ ر سیکڑہ تاتا روپیہ لینا چاہیے اجناس جو اور ملک سے تاتا ہو کر جائین
اونپر بموجب تعداد معینہ اوس مقام کے بشرح عہ ر سیکڑہ تاتا کے بوقت روانگی لینا چاہیے
لوازمہ پیمانی پر بشرح ایک تریافی رہنوار کے لینا چاہیے ابونت ہاتھی دانت پر ۸۰ رہنوار
پہ ۱۲ ر لینا چاہیے ابونت مسلمانی پر ۱۲ ر تاتانی رہنوار لینا چاہیے اور فی گٹھر جیسی پر جو روانہ ہوتی ہین ۱۱ ر تاتا
لینا چاہیے لوازمہ پیشگی فی ۱۰۰ من چونیار روانگی پر ایک مد لینا چاہیے اور فروختنی ہاتھی دانت پر ۱۲ ر سیکڑہ اصل قیمت تاتا روپیہ پیشگی

تفصیل محصول اون اجناس کا جو گودام سے براہ خشکی یا تری تاتا کو بھیجی جائین۔

کشتیان محمولہ اسباب بتعداد زاندازہ ۱۰۰ من پر لہ عہ تاتا اور ۲ ر من اوپر اسباب محمولہ گاڑی
اور غلہ پر جو رکرا تا سے خرید ہو کر تاتا کو روانہ کیا جاے اوسپر اول قسم پر ۲ پیسا فی رہنوار
اور قسم دوم ۵ پیسا اور پیمانی ایک تریافی رہنوار کے لینا چاہیے۔

محصول زمیداری شاہ بندر کا حسب متذکرہ بالا بموجب قاعدہ مجاریۃ العہد خام وسیر
کے قائم رہے۔

اور واضح رہے کہ جملہ اشیائے روانگی پر بموجب چالان انگریزی سوار روپیہ سیکڑہ اور اشیائے
آمدنی پر ۱۲ ر سیکڑہ لیا جاے۔

لوازمہ منزلانہ فی کشتی کل عہ تاتا لیا جاے اور فی من ار بار برداری خشکی پر لیا جاے۔
اور ہاتھی دانت پر جو نصیر پور اور ہتی کانڈی کو روانہ ہوتا ہے اوپر اصل قیمت کے
بشرح ۱۰ ر سیکڑہ تاتا روپیہ کے لیا جاے اور رسوم قانونگو رکرالا کا بموجب شرح
رائج الوقت کے قائم رہے۔

لوازمہ ہاتھی دانت روانگی و آمدنی پر ۸۰ رہنوار پر ہر تاتا لینا چاہیے بشرطیکہ وزن مین آٹھ من ہو ورنہ بموجب قیمت فی ۱۰۰ رہنوار کے لینا چاہیے۔

لوازمہ مسلمانی پر بشرح ۱۰ فی رہنوار کے لینا چاہیے۔

چونکہ کل شرح معینہ عہد میر غلام شاہ رحمہ اسکے دستیاب نہین ہو سکتی اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ تحصیل محصول جملہ مقامات موقوفہ سندہ و فارعداری سرکار مین بموجب مضمون نقل پروانہ زمانہ سابق کے کہ جو پاس انگریزون کے موجود ہے کیجاوے یعنی تاتا روپیہ ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ محصول اور فیس ہاے معمولی کا نصف اون سے لیا جاے پس چاہیے کہ مین ترچندی اہتمام محصول تاتا و شاہ بندر و فارعمل و نان عمل کلکٹران سندہ اور تارہ بموجب اسکے بلا اعتراض کاربند ہون۔

تحریرہ ۲۱ ربیع الاول ۱۲۵۶ھ مطابق ۲۳ اگست سنہ ۴۰ء۔

بموجب حکم شاہی کے لکھا جاتا ہے کہ تعمیل مضمون سند ہذا کی از تاریخ مندرجہ ہو

مہر شاہ میر فتحعلیخان

مہر مجرد شاہ مذکور

کلکٹران و ٹھیکہ داران موجودہ و آیندہ مقام کراچی کو واضح ہو کہ آج مسٹر کرو صاحب وکیل عالی القاب اہل فراست آنریبل جانٹن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و سورت از جانب معظمہ سرکار انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر دربار ہذا مین تشریف لاے جو کہ صاحب گورنر موصوف نے دربارہ قائم کرنے دوستی مابین دونون سرکارون کے از بس سرگرمی و توجہی ظاہر کی اسلیے ہمنے بنظر آسایش و خوشی کمپنی موصوف کے تجویز کیا کہ اونسے منجملہ فیس فوجداری کے ایک ثلث یعنی ڈیڑھ روپیہ سیکڑا اوپر کل قیمت اشیاے سوداگری کے معاف کرین اور فیس سواجدو یہ کا تمام و کمال معاف کر دیا اور نیز دو کمپنی جہاز محمولہ اسباب اور ملک سے آوے سال مین دو کمپنی کا سوری کل کشتیون و جہاز وغیرہ کا معاف کر دیا

اسلیے بذریعہ پروانہ ہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بموجب اسکے تاریخ مندرجہ سے کاربند ہو اور دو ثلث فیس فوجداری اور دو ثلث محصول بموجب مضمون سند سابق کے وصول کرکے جمع خرچ کیا کرو۔

محررہ ۱۷- ذیقعدہ سنہ ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۲- اپریل سنہ ۱۸۰۰ع۔

پروانہ مجاریٔہ حضور

مہر شاہ میر فتحعلی

جو کہ ہم مستر کرو صاحب کو منجملہ اپنے دوستان خیر خواہ کے تصور کرتے ہین اسلیے بنظر مزید صاحب موصوف اور اونکے آقا رکے تم قلعداران اور افسران متعینہ قصبۂ کرانچی کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ اگر صاحب موصوف اندر خواہ باہر قلعہ کے پھاٹک ہو کر مسلحہ جائین تو کسیطرح پر صاحب موصوف سے روک ٹوک نہ کرو بلکہ نہایت محبت اور اخلاق کے ساتھ پیش آؤ تاکید جانو۔ مورخہ ۱۹- ذیقعدہ یعنی ۱۴- اپریل سنہ ۱۸۰۰ع

نمبر ۴

عہد و پیمان جو باہم سرکار انگریزی اور امراسندہ کے بتاریخ ۲۲- اگست سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کو قرار پایا۔

مہر غلام علی شاہ

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی و سرکارسندہ یعنی میر غلام علی و میر کریم علی و میر مراد علی کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

ضمن ۲

مابین دونون سرکارون کے کبھی نفاق نہین ہوگا۔

ضمن ۳

آمدورفت وکلاے ہردو سرکار یعنی سرکار انگریزی و سرکارسندہ کے ہمیشہ جاری رہیگی ؛۔

ضمن ۴

سرکار سندہ قوم فرانسیس کو ملک سندہ مین قیام نہین کرنے دینگے فقط محررہ ۱۰- رجب المرجب سنہ ۱۲۲۴ھ یعنی ۲۲- اگست سنہ ۱۸۰۹ع -

واضح رہے کہ تصدیق عہدنامۂ مذکورۂ بالا کی رایٹ انریبل گورنر جنرل نے بمقام فورٹ جارج سے تاریخ ۱۶- نومبر سنہ ۱۸۰۹ع کو کیا -

دستخط ان بی ایڈنسٹن
سکرٹر

مہر

نمبر ۵

عہدنامہ جو مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امرای سندہ کے تاریخ ۹- نومبر سنہ ۱۸۳۲ عیسوی کے قرار پایا -

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کے قضیہ باہم سرکار انگریزی و سرکار سندہ کے و نیز مستحکم کرنے دوستی باہم دونون سرکارہاے موصوف کے میر اسمعیل شاہ واسطے کرنے عہد و پیمان از جانب سرکار سندہ ساتہ انریبل گورنر بمبئی کے مجاز کیے گئے ہین اور ضمیمہاے مندرجۂ ذیل بالاتفاق ہر دو فریق کے قائم کیے گئے ہین -

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی ایکطرف اور میر کریم علی میر مراد علی طرف ثانی کے ہمیشہ دوستی قائم رہیگی

ضمن ۲

آمد و رفت ہر دو سرکار کی بذریعہ وکلاے فریقین آپس مین قائم رہے گی -

ضمن ۳

امرار سندہ کسی اہل یورپ یا امریکہ کو اپنی سلطنت مین قیام نکرنے دینگے

اور کاشکہ کوئی رعایا منجملۂ ہر دو سرکار کا ایک سرکار کو چھوڑکر دوسری سرکار کی عملداری مین جاوے تو ایسی صورت مین بشرطیکہ آدمی نیک چلن ہو اوس عملداری مین رہسکیگا

اور اگر شخص مقرور کسی بلوہ وغیرہ کا مجرم ہو تو ایسی صورت مین اوس سرکار کو کہ جسکی عملداری مین جاکر بسے نکالے لازم کہ مجرم کو گرفتار کرکے سزا دے اور اپنے ملک سے نکال دے۔

ضمن ۴

امراء سندہ کو لازم ہے کہ قوم خساس کی غارتگری کو و دیگر اقوام کو اپنی سرحد مین روکین اور نیز حکومت انگریزی مین کوئی چڑھائی نہونے دین۔

مہر ایسٹ انڈیا کمپنی

مرقومہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۳۲ء دستخط ایم الفنسٹن

واضح رہی

کہ عہد و پیمان ہذا باہم میرے یعنی میر اسمعیل شاہ وکیل میر کریم علی خان رکن الدولہ و میر شاہ مراد علیخان امیر الدولہ ایکطرف و مسٹر الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے بروز پنجشنبہ ۵ ماہ صفر سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین قرار پایا انشاء اللہ تعالے اسمین کسیطرح کا فرق نہین ہوگا۔

مہر اسمعیل شاہ

واضح رہے کہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کو سپریم گورنمنٹ نے ۱۰ فروری سنہ ۱۸۳۲ء کو منظور فرمایا

نمبر ۶

عہدنامہ ساتھ میر رستم خان سردار خیرپور کی۔

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ متضمن ۱۴ دفعات باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر رستم خان تالپور سردار خیرپور کے معرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب وکیل از جانب سرکار انگریزی کہ خطاب رائٹ آنریبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنک صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ دوسری ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۷ھ یعنی ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۳۲ء کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹ جون سنہ ۱۸۳۲ء کو بمقام شملہ زبان انگریزی و فارسی مین بمضمون ذیل کے تحریر ہوا۔

دفعہ اول باہم ہر دو سرکار دوستی دوامی رہیگی

دفعہ ۲ ہر دو سرکار اقرار اس بات کی کرتے ہین کہ پشت در پشت ایکدوسرے کی حکومت اور اختیار پر طمع نہین کرین —

دفعہ ۳ حسب الدرخواست سرکار انگریزی مشعر جاری رکھنے دینے راہ دریاے سندہ اور دیگر راستہ ہاے سندہ واسطے سوداگران ہندوستان وغیرہ کے سرکار خیرپور اپنی سرحد مین مراتب درخواست کردہ کو اون شرطون کو کہ جو سرکار حیدرآباد دینی میر مراد علیخان تالپور کے ساتھ طے پاوے منظور کرتی ہے —

دفعہ ۴ سرکار خیرپور ایک نوشتہ نقشہ دربارہ ٹھیک اور واجبی محصول بہ نسبت جملہ اشیاے کے کہ جوازروے عہد و پیمان ہذا کے آیا جایا کرے سرکار انگریزی کو دینا قبول کرتی ہے اور بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتی ہے کہ کسی تاجر پر کسیطرح کی روک ٹوک دربارہ اونکے کارخانجات کے نہین ہوگا —

دستخط ڈبلیو نیپئر

مہر ایسٹ انڈیا کمپنی

مہر گورنر جنرل

نمبر ۷

عہد و پیمان جو ساتھ سرکار حیدرآباد کے سندہ مین ہوا —

واضح رہے کہ ایک عہد نامہ متضمن بہ دفعات ۷ باہم انڈیا ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مراد علیخان تالپور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی از جانب سرکار انگریزی کہ جنکو رائٹ انڈیبل لارڈ ولیم کیونڈس نیپئر صاحب بہادر جی سی نے اور جی سی بی گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ ۱۸ ذیقعدہ مطابق ۲۰ اپریل ۱۸۳۲ء کو قرار پایا اور عہد نامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ء کو بمقام شملہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا —

دفعہ ۱

ہر دو سرکار مندرجہ عہد نامجات سابق بیزوال رہے گی بلکہ عہد نامہ مذکور مین بوجہ درمیانی ہونے لفٹنٹ کرنیل پاٹنجر صاحب ایلچی کے چند باتین مفید باین نظر شامل کی گئی ہیں

کہ دوستی باہم ہر دو سرکار مذکورۂ بالا کے میر مراد علی کے خاندان مین نسلاً بعد نسلٍ قائم رہے

دفعہ ۲

ایک سرکار دوسرے سرکار کے ملک کو نظر طمع سے نہ دیکھے۔

دفعہ ۳

سرکار انگریزی نے دربارۂ آمدرفت تجاران ہندوستان ازراہ خشکی وتری سندہ کے ونیز آمدرفت جملہ اشیاے سوداگری کے ایک ملک سے دوسرے ملک کو سرکار حیدرآباد سے درخواست کیا اور سرکار موصوف نے درخواست مذکور کو بشرائط ذیل منظور کیا۔

شرط اول کوئی شخص راستہا اور دریای مذکورۂ بالا سے کوئی اسباب لڑائی کا نہ لیجاے۔

شرط دوم کوئی جہاز یا کشتی مسلح دریاے مذکور سے نجاے۔

شرط سوم کوئی سوداگر انگریزی ملک سندہ مین قیام نہ کرنے پاوے گا مگر اونکو اختیار ہے کہ بوقت ضرورت آوین اور بعد فارغ ہونے اپنے کام سے ہندوستان کو واپس چلے جاوین۔ فقط

دفعہ ۴

جب کسی سوداگر کا ارادہ آنے ملک سندہ مین ہو تو اوسکو سرکار انگریزی سے ایک نوشتہ حاصل کرنا چاہیے اور اوس نوشتہ کی اطلاع سرکار حیدرآباد کو بذریعہ رزیڈنٹ متعینہ کچھ یا اور کسی عہدہ دار سرکار انگریزی کے ہونا چاہیے۔

دفعہ ۵

سرکار حیدرآباد نے جملہ اشیاے سوداگری پر جو اوس راستہ سے آیا جایا کرین ایک شرح محصول کا معین کیا ہے کہ جس شرح معینہ مین کسیطرح کی کمی یا بیشی نہین ہوگی تاکہ کسی طرح کا ہرج یا روک ٹوک بیچ کار تجارت کے نہو اور نیز جملہ افسران محصول و مالگذاری سرکار سندہ کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہو کہ وے بحیلۂ انتظاری دربارۂ صدور احکام جدید واسطے تحصیل محصول کے کسیطرح پر سوداگران کو روک نہ رکھین اور سرکار موصوف ایک فہرست یعنی مارف محصول کے جو ہر قسم کی شے پر معین ہو سرکار انگریزی کو دین فقط۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ عہدنامجات سابق کے وے اجزا جو کسیطرح پر عہدنامجات جدید مین تبدیل نہین ہوئے ہین اور نیز شرائط قرارداد حال بلا زوال اور مرعی متصور ہین اور انشاء اللہ تعالی اسمین کسیطرح کا فرق واقع نہوگا —

دفعہ ۷

واضح رہے کہ آمد و رفت وکلاے ہر دو فریق کی درحالیکہ بنظر کارروائی کسی حقانیہ ترقی دوستی کے اونکا بھیجا جانا مصلحت معلوم ہوا کریگی —

مہر ازبیل کمپنی — دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ — مہر گورنر جنرل

تتمۂ عہدنامہ جو ساتھ گورنمنٹ حیدرآباد کے ملک سندہ مین ہوا —

واضح رہے کہ دفعات مندرجۂ ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق محررۂ ۲۰ اپریل ۱۸۳۲ء کے باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مراد علیخان تالپور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹننٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی از جانب سرکار انگریزی کے کہ خطبکو رزیڈنٹ آنریبل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنگ صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہندنی اختیار دیا تاریخ ۲۲ اپریل ۱۸۳۲ء کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے تاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ عیسوی کو بمقام شکلہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا

دفعہ ۱

واضح رہے کہ عہدنامۂ سابق کی پانچوین دفعہ مین لکھا ہے کہ سرکار حیدرآباد سرکار انگریز کو ایک فہرست بہ نسبت محصول کے دی گئی کہ جس فہرست کو سرکار انگریز کے عہدہ داران متعلق کار تجارت وغیرہ جانچین گے درحالیکہ فہرست مذکور بدانست افسران مذکورۂ بالا صحیح اور مناسب معلوم ہوگی تو بعد منظوری کے جاری ہوگی اور اگر شرح اوسکی زیادہ معلوم ہو تو ویسی صورت مین میر مراد علیخان بعد مطلع ہونے بذریعہ کرنیل پاٹنجر صاحب

شرح مندرجۂ فہرست مذکور کو تخفیف کرینگے۔

دفعہ ۲

جو کہ یہ امر شمل روشنی چاند کے روشن ہے کہ انسداد غارتگری پارکر و تھل وغیرہ کے و نیز تنبیہ اونکی کسی سرکار واحد سے دشوار ہے اور جو کہ ہر دو سرکار کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کی خوشی و محافظت مین کوشش اور مدد کری اسلیے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ شروع سال بارش مین کہ جسکی اطلاع میر مراد علیخان بروقت دینگے سرکار انگریز سرکار سندھ جو پور متفق ہوکر غارتگران مذکورۂ بالا پر بمراد مذکور الصدر حملہ کرین۔

دفعہ ۳

جو کہ ایک عہدنامہ قرارداد سابق مین ہر دو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار خیرپور یعنی میر رستم نے عہد و پیمان بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ جو کچھ انتظام بہ نسبت جاری کرنے راستہ دریاے سندھ کا حیدرآباد مین ہووے اوسپر ہر دو فریق کاربند ہوین گے اسلیے لازم ہے کہ نقول عہدنامہ کو از جانب ہر دو سرکار یعنی سرکار انگریز و حیدرآباد کے پاس میر رستم خان کے واسطے ہدایت و رضامندی کے بھیجی جائین۔

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

مہر آنریبل کمپنی — مہر گورنر جنرل

نمبر ۹

عہدنامجات درباب کارتجارت جو باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار حیدرآباد کے ملک سندھ مین بتاریخ ۲- جولائی ۱۸۳۴ء کو قرار پایا۔

جو کہ تتمۂ عہدنامۂ قرارداد باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار حیدرآباد بتاریخ ۲۲- اپریل ۱۸۳۲ء مطابق ۲۰- ذیقعدہ ۱۲۴۷ھ کے دفع اول مین مندرج ہے کہ سرکار حیدرآباد سرکار انگریز کو ایک نقشہ دربارۂ شرح محصول وغیرہ کے دیگی کہ جو نقشہ بشرط ہونے صحیح اور واجب بدانست حکام سرکار انگریزی منظور ہوکر جاری کیا جائیگا اور کاش بدانست افسران مذکورۂ بالا شرح مندرجۂ نقشۂ مطلوبہ کے زیادہ ہوگی تو ایسی صورت مین میر مراد علیخان بعد

مطلع ہوئے از جانب سرکار انگریز معرفت کرنیل پاٹنجر صاحب کے شرح مذکور کو کم کردینگے اسلیے بعد طے کرنے جملہ مراتب تحقیقات ہر دو سرکار اقرارنامہ متضمن بدفعات ذیل پر راضی و متفق ہوتے ہین۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ بعوض محصول مندرجۂ دفعہ ۵ عہدنامہ سابق بہ نسبت اون اشیاے کے کہ جنکی آمدرفت دریاے سندہ سے ہوتی ہے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ درمیان سمندر اور روپور کے ہر کشتیون پر بشرح لوعہ تا فی تاتا خرار کے لیا جاویگا اور منجملہ اوسکے سرکار حیدرآباد اور خیرپور لینگے اور لوعہ سرکار ہاے دیگر کہ جنکی سرحد مین دریا واقع ہے یعنی بھاول خان و مہاراجہ رنجیت سنگھ اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی لیا کرینگے۔

دفعہ ۲

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کی دقت یا تردد بروقت آمدورفت سوداگران اور نیز رفع کرنے شبہہ اور قضیہ کہ جسکی باعث سے توقف اور ہرج آمدورفت مین واقع ہو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شرح مذکورۂ بالا بمقدار کشتیان ۳۰ تاتا خرار پہ معین کیا گیا ہے اور خواہ کشتی چھوٹی ہو یا بڑی ہو خواہ پانچ خرار ہو یا سو خرار ہو مگر شمار اوس کا تیس ہی خرار مین کیا جاویگا اور محصول بھی اوسی شرح سے لیا جاویگا۔

دفعہ ۳

واضح رہے کہ شرح مذکورۂ بالا ملک سندہ مین کہ جو زتاتا مین تعدادی مارلوعہ فی کشتی کی ہوگا اوس مقام بندر پر وصول کیا جاویگا کہ جہان سے اسباب کشتی پر لادا جاوے اور بعد ازان سرکار ہاے مذکورۂ بالا مین حسب راے سرکار ہاے حیدرآباد و خیرپور کے تقسیم ہووے۔

دفعہ ۴

بنظر مدد دہی دربارۂ وصول محصول کے و نیز واسطے رفع قضیہ وغیرہ جو سوداگردن و ملاحون وغیرہ سے دربارۂ تحصیل کرنے زر محصول اور حفظ رکھنے دوستی باہم سرکار ہاے مذکورۂ بالا

کے یہ تجویز ہوا کہ ایک کارندہ از جانب سرکار انگریزی کے لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہند کی ماتحتی مین واسطے امورات سندہ کے مقرر کیا جاوے اور وہ از قوم یورپ نہو اور کارندہ مذکور کا قیام اوس مقام بندر مین ہوگا کہ جہان سے اسباب ایک کشتی سے دوسری کشتی پر منتقل کیا جاتا ہے اور سرکار انگریز اس امر کا عہد کرتی ہے کہ کارندہ مذکور نہ کار تجارت کریگا اور نہ کسیطرح کے دیگر معاملات ملکی سرکار سندہ مین دست اندازی کریگا اور کاش کوئی ضرورت واقع ہو تو ایسی صورت مین ایجنٹ گورنر جنرل اس امر کے مجاز ہونگے کہ واسطے تصفیہ کرنے کسیطرح کی حجت کے جو واقع ہوئی ہو اپنے کسی ماتحت کو بندر مذکورہ بالا مین بھیجدے کہ جو بھیجنے کرنے حجت موقوعہ کے متعلق کو واپس آویگا۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ بخط تکمیل عہدنامۂ ہذا کے یہ امر بھی صاف صاف مندرج کیا جاتا ہے کہ کاش کوئی اسباب سوداگری یا جنس دوسری کشتی سے اوترکر واسطے فروخت کے خشکی مین لایا جاوے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای زر محصول مروج الوقت اوس سرکار کے ہوگا کہ جسمین یہ امر واقع ہوا اور شرح معینہ کشتی کا دیگر محصول ہا کو جو سرکار ہاے متفرق مین معاف ہین مسترد نہین کرسکتی بلکہ بوجہ ادای محصول کے ہر طرح کی حفاظت ضروری اونکی کیجاویگی مخفی نرہے کہ اس دفعہ پانچ سے صرف یہ غرض نہین ہے کہ صرف محصول معینہ کشتی کا مطالبہ کیا جاویگا بلکہ یہ غرض ہے کہ علاوہ اوس مطالبہ کے اون اشیاے پر محصول لیا جاوگا کہ جو کشتی سے اوترکے خشکی مین اکثر فروخت کی جاتی ہین بلا لحاظ تعداد کے۔

محررہ ۲۰ جولائی ۱۸۳۲ء مطابق ۲۴ صفر ۱۲۴۸ھ

دستخط ڈبلیو ہی بنٹنک

فریڈرک اڈم

ڈبلیو مارسن

ایڈ آئی رائڈ

واضح رہے کہ عہدنامۂ مذکور کو جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے بتاریخ ۲ ستمبر ۱۸۳۲ء کو

بمقام اوکامنڈ کے منظور فرمایا۔

دستخط ڈبلیو ایچ گسٹن صاحب
سکرٹر گورنمنٹ ہند۔

نمبر ۹

مراتب امور سوداگری جو باہم سرکار حیدرآباد ملک سندہ کے اور کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل امورات سندہ حسب الاختیار عطیہ رائٹ انریبل لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند کے باجلاس کونسل طے ہوئی حسب ذیل ہے

امر اول

جو کہ ترائی سندہ اونچی نہیں ہے اور نہ اس مین کوئی پہاڑی وغیرہ واقع ہے جس سے ایسی سہیبت ہے کہ بعض وقت جہاز دریا مین چلنے کا راستہ نہین ملتا ہے اس امر کے مطالب سے ہے کہ پانی مین لنگر وغیرہ نیز دیگر شے جو بطور علامت راستہ کے خاص مقامون پر ڈالدیے جاتے ہین اور وہ علامت بروقت واقعی ہونے کے کوئی تبدیل نہ کیے جاوین

جواب اول

منظور نشانیان کنارہ دریا پر بنائی جاوین اور پانی مین لنگر ڈالا جاوے اور ضرورت تبدیل کیا جاوے۔

امر دوم

بعض وقت ایسا ہو جایا کرے گا کہ باعث تندی ہوا جہاز وغیرہ دریا مین نہ آسکین گے تو ایسی صورت مین حاجت پڑنے پناہ کی کسی لنگرگاہ مین ہوگی اسلیے جملہ لنگرگاہ دریا مقام کیے اور سندہ کے بندرگاہ سے

جواب دوم

منظور اور عند الدرخواست ایک کشتی اور کشتی مطلوبہ دیے جاوین۔

کرانچی تک کہ معائنہ کیے جانے کا حکم ہوا ہے
اسلیے درخواست یہ ہے کہ حضور سے تو البعین
کو ہدایت اِس مضمون کی کر دیوین اور
واضح رہے کہ جہاز لڑائی کے مصروف اس
کام مین نہ کیے جاوین اور جب لنگر گاہ کرانچی
کا معاینہ کیا جاے کہ جسکا معاینہ از وقت
اسمہ صاحب یعنی ۱۲۲۰ ہجری سے نہین ہوا
ہے افسر تعینہ معرفت اجنٹ کے مشعر حال
کرنے ایک پروانہ بنام نواب کرانچی دربارہ
مرحمت ہونے ایک چھوٹی کشتی و دو تین
کسان واقف کار کے واسطے مدد ہی کے
درخواست کرینگے ۔ فقط

امر سوم

جو کہ محصول کشتیان یعنی مہوری کشتیان
لنگر پر بموجب قدا ونکے کے تبدیل و تغیر
ہوا کرے گا اسلیے بنظر رفع کرنے قضیہ
و نیز بڑہانے حوصلہ سوداگران اوس بندر
و نیز بندر ہاے دیگر کا دربارہ آمد رفت
سوداگران کے اس امر کی سفارش
کیجاتی ہے کہ محصول مذکور تخفیف ہوکر محدود
کیجاوے تاکہ اسکی اطلاع سوداگران
متعلق کو کیجاے ۔

جواب سوم

تصفیہ اس امر کا منحصر اوپر راے کرنیل
پاٹنجر صاحب کے ہے اور افسران سرکار
ہذا یعنی حیدرآباد کو حکم دربارہ تحصیل کرنے
محصول بشرح معینہ کرنیل صاحب موصوف
کے دیا جاویگا ۔

امر چہارم

کرنیل پاٹنجر صاحب نے یہ تصفیہ کیا علاوہ
شرح معینہ اوپر کشتی کے کہ جس کا بیان
اوپر ہو چکا ہے فی کشتی سے نصف روپیہ
ادا کیا جاوے ۔

جواب چہارم

جو کہ سید عظیم الدین حسین از جانب گورنر بمبئی واسطے رہنے لندرگاہون کے نیٹو ایجنٹ مقرر ہو کر ہمارے ساتھ آئے ہین اور اوس مقام متعینہ کو روانہ ہونگے اسلیے حضور سے یہ درخواست ہے کہ اپنے تو البعیز کو حکم بہ نسبت اس امر کے دیجیے کہ سید مذکور کے ساتھ بہ توجہ نہایت پیش آوین اور بروقت واقع ہونے کسیطرح کا قصہ درباب محصول کشتیان یا دیگر امورات مندرجہ عہدنامہ کے اینٹ مذکور سے اطلاع کرین اور سوائے محصول مندرجہ عہدنامہ اور کسیطرح کا مطالبہ ممنوع رہے۔

منظور افسران سرکار ہذا یعنی حیدرآباد کو تنبیہ بہ نسبت اس امر کے کیجاوے۔

امر پنجم

جو کہ اچھی فصل واسطے پہنچنے اشیای کے راہ تری سے ایسے وقت مین واقع ہوتی ہے کہ جسوقت مین اونکی آمدنی ازراہ سمندر نہین ہوسکتی اسلیے اس بارہ مین بھی کوئی بندوبست کرنا ضرور ہے نظر بران یہ تجویز ہے کہ جملہ اشیا جو واسطے روانگی ازراستہ دریا کے آتی ہین مقام تاتا یا گگڑا مین اوتار کر مکان کارخانہ مین بہ مہر نیٹو ایجنٹ تا آنے فصل روانگی ازراستہ دریا کے رکھی جاویں اور واضح رہے کہ اگر کوئی جزو اوس اشیا کا

جواب پنجم

منظور اجناس حسب تجویز صاحب موصوف کے گگڑا یا تاتا کے گودام مین رکھا جاوے

کسی

کسیوقت مین فروخت ہوجاویگا تو محصول
معینہ ازروے عہدنامۂ سابق کے واجب
ہوگا اور بلا اجازت نیو اجنٹ مذکور کے
کوئی گٹھہ اسباب کا کھولا یا روانہ کیا جاویگا
ورنہ پورا محصول دینا پڑیگا فقط۔

امر ششم

جواب ششم

صاحب گورنر جنرل کی یہ مرضی ہے کہ ایک
سالانہ میلہ مقرر ہو کہ جسمین ہر قوم کے
سوداگر اپنا اسباب لیکر فروخت کرین یا
تبدیل کرین اور اسطرح پر سوداگران عجم
و بخارا ترکستان و کابل وغیرہ کی اپنے
ملک کی پیداوار چیزون کو لاکر یورپ
اور ہندوستان وغیرہ کی چیزون سے
جو کہ سوداگران سندہ اور ہندوستان
کے اوین گے بدلین گے اور سرکار
سندہ اس امر مین مدد دے اور ایک میلہ
اپنے ملک مین بھی معین کرے تو ترقی
دولت رعایا و آمدنی سرکار کی ہوگی اسلیے
یہ تجویز ہوتا ہے کہ ایک میلہ بہ تحت مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے بہ مقام مٹن کوٹ کے
یا اور کسی مقام متصل مین ہوا کرے اور
اگر امر اسندہ منظور کرین تو ایک میلہ اوسی
قسم کا ہر سال تاتا مین ہوا کرے۔ فقط

منظور ایک میلہ تاتا یا کنگڑ مین ہوا کرے

امر ہفتم

حسب الہدایت گورنر جنرل بہادر ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ... مزاریون کا اوپر ہر طرح کی روکاوٹ کرتے ہیں گو ... تدبیر سو تحقیقین آتی کاش ہماری صلحت مطلوب ہو تو ہم طیار ہین —

جواب ہفتم

تنبیہ دنیا اور چشم نمائی کو نا مزاریون کا بخصر اوپر اختیار سرکار ہذا یعنی حیدرآباد ہے اور بعد نکل جانے فوج سکنہ کے، مزاریون کے مخل ہونے کشتیان روکنے ملک ہذا مین خواہ روکنے اونکے مین کیا مجال غیر اسکی ذمہ دار سرکار ہذا ہے — فقط

امر ہشتم

سرکار حیدرآباد مخالف صادق کہنے کہ آیا وہ بہ نسبت جملہ مراتب دریا وغیرہ کے جواب ملے ہوا ہے واسطے آمد و رفت امیر کے جواب دو ... یا نہین کہو اگر نہو تو اونسے صلحدہ عہد و پیمان کیے جاوین کی جواب تک بابت ... کے نہین کیا گیا —

جواب ہشتم

سرکار ہذا یعنی حیدرآباد جواب دہ اس امر کی ہے —

امر نہم

واضح رہے کہ منجملہ ان چھوٹے انتظامون کے امیر صاحب کی منظوری دریا کنارہ کا ... جنگل کنارہ دریا جہان پر بغرض آسانیٔ روانی کشتیان کی ضرورت معلوم ہو طلب ہے —

جواب نہم

منظور باستثنائے اون حصہ کنارہ دریا کی کہ جسمین امیر کا شکارگاہ ہے اور جسکے درخت وجنگل کٹ جانے سے حرج متصور ہے اور جملہ درختہا جو پانی مین ہین اور جسکے باعث سے حرج آمد و رفت کشتی کی ہے ... ملازمان سرکار ہذا کے کٹوا دیئے جاوین مگر سرکار ہذا اسکی ... کٹوائی سے بری رہیگی فقط

امر دہم

بدانست گورنر جنرل و نیز کرنیل پاٹنجر صاحب کے بنظر مستحکم کرنے دوستی مدد اور ملاپ باہم سرکار انگریز اور سندہ کے اور نیز انعقاد قضیہ وغیرہ اور رکھنے نوشت و خواند کی ایک افسر انگریز کا مقرر ہونا بطور سپرنٹنڈنٹ کے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ فقط

جواب دہم

اس امر کا تصفیہ عہدنامہ سابق مین ہوچکا ہے اسلیے ایک انگریز حسب ضرورت مقرر ہوکر آوے اور دو تین مہینے ٹھہرے اسمین کسیطرح کا عذر نہین ہوگا فقط۔

امر یازدہم

واضح رہے کہ سرکارہاے مذکورۂ بالا انتظام قرارداد کے شروع کرنے مین کسیطرح پر بوجہ کسی دشواری ظاہر کے باز نہ آوے کیونکہ آغاز ہر امر عظیم کا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر بعد چندے کوشش و پیروی سے کل مشکلات رفع ہوجاتی ہین فقط۔

جواب یازدہم

دو دل یک شود بشکند کوہ را — پراگندگی آرد انبوہ را — یعنی جہان پر دوستی سچی ہوتی ہے وہان پر کسیطرح کی مشکل نہین ہوسکتی۔

محرہ ۱۸ شعبان ۱۲۵۲ ہجری مطابق
۲۸ نومبر ۱۸۳۶ع مقام حیدرآباد فقط

نمبر ۱۰

عہدنامہ جو باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امراے سندہ معرفت کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل واسطے امورات سندہ ایک طرف اور میر نور محمد خان اور میر نصیر محمد خان طرف ثانی کے بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۸۳۶ع کے قرار پایا۔ بمضمون ذیل ہے۔

دفعہ

بلحاظ دوستی قدیمہ جو باہم امراے سندہ اور سرکار انگریزی کی چلی آتی ہے گورنر جنرل کا ارادہ بابت اس امر کے ہے کہ اوس نفاق کو جو باہم امراے سندہ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے

چلاآتا ہے بدل وجان کوشش تمام رفع کرین تاکہ مابین ہر دو سرکارہاے کی دوستی اور صلح قرار پاوے ۔

دفعہ ۳

بنظر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی سرکار سندہ اور سرکار انگریز کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک معتمد وزیر از جانب انگریزی کے دربار حیدرآباد مین رہیگا اور اُمراے سندھ کو بھی اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریز مین بھیج دین اور وزیر متعینہ از جانب سرکار کو وقتاً فوقتاً عند المناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جاے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ مین ایک گارد تبعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہیگا

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر بتاریخ ۲۰ - اپریل ۱۸۳۸ء مقام شکارپور مین منظوری ایڈ انریبل گورنر جنرل صاحب بہادر کی ہوئی ۔

دستخط اکلینڈ صاحب

نمبر ۱۱

عہدنامہ پیمان جو مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان تا پور اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے دوستی نسلاً بعد نسل رہے گی اور ایک فریق کا دوست اور دشمن دوسرے فریق کا دوست اور دشمن متصور ہوگا ۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ دارالسلطنت اور ملک خیرپور کو ہمیشہ محفوظ رکھیگی

دفعہ ۳

میر رستم خان اور اوسکے ورثا اور جانشین باتفاق راے سرکار انگریزی سے کام کرینگے اور سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کرینگے اور کسی دوسری سرکار یا سردار سے تعلق نہین رکھینگے

دفعہ ۴

امیر مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان بلا وقفیت اور منظوری سرکار انگریز کے کسی دوسری سرکار یا سردار سے کسیطرح کا عہد و پیمان نہ کرینگے لیکن نوشت و خواند و دوستان اور قرابت مندان کی جاری رہے گی ۔

دفعہ ۵

امیر اور اوسکے ورثا اور جانشینان کسی پر ظلم نہ کرینگے اگر باتفاق ناگہانی کسی سے کوئی قضیہ ہو تو انفصال اوسکا سرکار انگریزی کریگی ۔

دفعہ ۶

عند الضرورت امیر سرکار انگریز کو فوج واسطے مدد کسی لڑائی کے اور نیز ہر طرح کی کوشش دربارہ رکھنے امن اون ملکون مین جو سندہ کے اوس پار ہین کہ جسمین خوف فساد ہی دینگی لیکن سرکار انگریزی دامی باد دہی ملک مقبوضہ امیر اور اوسکے ورثا پر اور نہ قلعہ ہاے موقوصہ اسطرف یا اوسطرف دریاے سندہ کے کسیطرح کی لالچ کرے گی

دفعہ ۷

امیر اور اوسکے ورثا اور جانشینان حاکم مطلق اپنے ملک کے رہین گے اور اونکے ملک مین حکم احکام سرکار انگریزی کی مداخلت نہین ہوگی اور کسیطرح کی تالش جواز جانب خادمان تو ابعین قرابت مندان یا رعایا امیر کے بہ نسبت امیر موصوف کی ہونی جاوے گی

دفعہ ۸

بنظر ترقی آمد و رفت سوداگران از راستہ دریاے سندہ کے میر رستم خان وعدہ کرتے ہین کہ ہر طرح پر صلاح و مشورت کرکے فکر اور کوشش دربارہ پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت از راہ سندہ کے کیجاویگی ۔

دفعہ ۹

بنظر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی باہم سرکار خیرپور اور سرکار انگریز کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک معتبر وزیر از جانب سرکار انگریزی کے دربار خیرپور مین رہے گا اور امیر کو بھی

اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریزی کو بھیجدیوین اور وزیر متعینہ از جانب سرکار کو وقتاً فوقتاً عندالمناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جاے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ بین ایک گارد تبعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہے گا

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا متضمن بدفعات ۹ دستخطی اور مہری لفٹنٹ کرنیل سر امی برنس نایٹ صاحب ایجی از جانب رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر رستم خان سردار خیرپور از جانب خود طرف دیگر کے قرار پایا اور اندر ۴۵ روز تاریخ ہذا سے منظوری رایٹ انریبل گورنر جنرل کی ہوگی فقط محررہ ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ء مطابق ۶ شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور۔

دستخط الگزنڈر برنس ایجی خلعت
منظور شدہ از جانب انریبل گورنر جنرل
ہند تبتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۳۹ء مقام
لشکرگاہ بھاگا پرانا دستخط ایچ ٹارنس
قایمقام سکریٹری گورنمنٹ ہند ہمراہی
لشکر گورنر جنرل۔

ضمیمہ عہدنامہ

جوکہ سرکار انگریزی نے دربارہ حفظ رکھنے سرکار خیرپور کو ہمہ دشمنان موجودہ وآیندہ سے اپنی ذمہ داری کی ہے ونیز اقرار کیا ہے کہ اوسکے قبضہ خواہ قلعجات موقوعہ اسطرف دریا سندھ یا طرف دیگر کے کسیطرح کی طمع نہین کریگی اسلیے میر رستم خان اور اوسکے ورثا اور جانشینان یہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت لڑائی کے اگر گورنر جنرل صاحب بہادر قلعہ بکر کو واسطے رکھنے خزانہ اور میگزین کے اپنے قبضہ مین رکھنے چاہین تو امیر کو کسی طرح عذر نہین ہوگا۔

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا پر دستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ ایجی از جانب

رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند اور میر رستم خان سردار خیرپور کے ازجانب خود ثبت کی گئی اور منظوری اسپر رایٹ انریبل گورنر صاحب کی از تاریخ تحریر اندر ۴۵ روز کے ہوگی — محررہ ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ عیسوی مطابق ۶ شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور —

دستخط لے برنس صاحب ایلچی خیرپور

نامہ گورنر جنرل بنام میر رستم خان والی خیرپور جو از مقام بھاگا بورانا بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۳۹ء لکھا گیا مضمون ذیل ہے —

واضح رہے کہ بفضل الٰہی بباعث عمدہ درمیانی تمہارے دوست سر لے ۷ برنس صاحب جو کہ ایک صاحب قدردان اور ذی لیاقت ایجنٹ سرکار ہذا کے ہین اور بالفعل آپکے ہمراہ ہین باہم سرکار ہذا اور آپ کے دوستی قائم ہوکر عہدنامہ بشرایط مستحکم اور پایدار قرار پایا۔ یقین ہے کہ بباعث اوس ذمہ داری کے جو سرکار انگریزی نے بحق آپ کے کیا ہے آپکو بہت مدد ہو کہ جس سے تقویت آیندہ کی اور بفضل الٰہی بہبودی ملک آپ کی ہمیشہ کے لیے متصور ہے اور ہم بھی بباعث اون فوائد کے جنکی تمہاری دوستی سے اور بمدد اوس لڑائی کے جو عنقریب ہونے والی ہے ہونیکی امید ہے نہایت خوش ہین —

جو کہ عہد و پیمان ساتھ آپ کے اور سرکار ہذا کے صدق دلی اور ایمانداری کے ساتھ قرار پایا ہے پس اوسوقت ہمکو ملال ہوگا جب کوئی جانشین ہمارے یا آپ کو یہ خیال ہوگا کہ عہدنامہ کسی مطلب خاص کے لیے بارادہ کینہ یا فریب کے تحریر ہوا ہے —

ظاہر ہے کہ اوسقدر عبارت عہدنامہ سابق کی جو دربارہ اس امر کے ہے کہ انگریز لوگ گاہ گاہ سندہ مین واسطے چند روز کے دخیل رہین گے اوس خیال ناپسند کے پیدا کرنے والی معلوم ہوتی ہے —

اسلیے بنظر رفع شک جو ہمارے صدق ارادون مین پیدا ہوتا ہے اوس عبارت کو کاٹکر ہم آپکو دوستانہ اوس اقرار علیحدہ کی عبارت صاف صاف لکھتے ہین یعنی صرف بروقت لڑائی وسامان لڑائی مثل حال کی قطعہ بکر بہ ملکیت اونکے دوست میر خیرپور بقبضہ انگریز

اب امید ہے کہ اس اطمینان دوبارہ سے آپ کا اطمینان بخوبی ہو جاویگا اور بباعث دینے آپکو ایک اقرارنامہ تحریری بمضمون مذکور کے آپ مطمئن اور خاطر جمع ہو جائین گے اور دستاویز مذکور آپکے دفتر مین بطور ثبوت صداقت سرکار انگریزی کے رہیگی ۔

دستخط اکلینڈ صاحب

اقرارنامہ جو ساتھ میر مبارک خان والی خیرپور

کے ہوا بمضمون ذیل ہے ۔

جو کہ باہم انزبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار خیرپور موقوعہ سندہ کے عہدنامجات دربارہ دوستی مستحکم اور صدق دلی کے تحریر ہوئی ہین اسلیے حسب الدرخواست میر رستم خان تالپور اور واسطے اطمینان میر مبارک خان تالپور کے یہ چند کلمہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے بطریق تتمہ اقرارنامہ کے معرفت لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ صاحب ایلچی از جانب گورنر جنرل کہ بخطاب نایٹ انزبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے پورا اختیار دیا ہے قرار پایا ۔

سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سندہ مین میر مبارک خان کے قبضہ کی مالگذاری مین سے ایک حبہ کی بھی طمع نہین کریگی اور نہ کسیطرح پر اوس کے انتظام مین دخل دیگی ۔

سرکار موصوف یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ میر مبارک خان ممدوح اور اوسکی نسل پر اوسیقدر دوستی رکھیگی کہ جیسا از روے شرائط اوس عہدنامہ کے جو میر رستم خان کے ساتھ قرار پایا ہے میر رستم خان موصوف سے رکھتی ہے ۔

محررہ ۲۸ دسمبر ۱۸۳۹ء مطابق ۱۰ شوال ۱۲۵۵ھ مقام خیرپور

دستخط لے برنس

منظوری گورنر جنرل ہند

مرقومہ ۱۶ جنوری ۱۸۴۹ء

بمقام لشکرگاہ دنولہ

دستخط

دستخط ایچ ایم رنسٹ قائمقام سکریٹر گورنمنٹ ہند ہمراہی لشکر گورنر جنرل

واضح رہے کہ نامجات بنام میر محمد خان اور میر علی داد خان کے ہے بمضمون بالا تحریر ہوئے ہین فقط۔

نمبر ۱۲

اقرارنامہ دربارہ تفویض کرنے کراچی بہ تحت حکومت سرکار انگریزی کے جو بتاریخ ۲۷ فروری ۱۸۳۹ع کے تحریر ہوا ہے بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ آج بتاریخ ۳ فروری ۱۸۳۹ع کو حاصل بن بچہ خان صوبہ دار گورنر قلعہ اور قصبہ کراچی و نیز کمانیر سابق قلعہ موقوعہ مہانہ بندر کا از جانب گورنر موصوف یعنی خیر محمد او پر کشتی انگریزی ملقب ولیسلی پر ہمراہ سینا خان ملازم میر نور محمد کے کہ جسکو علے رکھنے نے اوسی کام کے لیے بھیجا تھا سوار ہو کر از جانب سرکار واسطے تفویض کرنے قلعہ موصوف اور قصبہ کراچی کے بہ تحت حکومت حکام انگریزی کے جانب سرکار ہذا روانہ کیا گیا تھا۔

آج باہم حاصل بن بچہ خان و سینا خان مذکور الصدر از جانب ہر دو گورنران مذکورہ بالا ایکطرف اور عالی القاب صاحب خطاب سر فریڈرک لیوس مٹلینڈ صاحب کمانڈر چیف افواج سرکاری ایسٹ انڈیا اور بریگڈیر ٹامس ولینٹ صاحب کے ایچ کمانڈر فوج انگریزی مقام سندہ از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے طرف دیگر اقرارنامہ بمضمون ذیل تحریر ہوا۔

دفعہ ۱

آج گورنر موصوف نے قلعہ اور قصبہ کراچی کو افواج انگریزی کے تحت حکومت کر دیا۔

دفعہ ۲

آج یا مابعد یعنی جسوقت بریگڈیر صاحب کو منظور ہو فوج انگریزی مقیمۂ سابق کہ جو بہ تحت بریگڈیر ولینٹ صاحب موصوف کے تھی قریب قصبہ مذکور کے خیمہ زن ہو اور جسقدر کشتی وشتم وغیرہ دیگر بار برداری کی فوج انگریزی مین ضرورت ہوگی وہ از جانب سرکار ہذا بشرط ادائے زر کرایہ وغیرہ مہیا کر دی جاوے گی اور جسقدر رسد وغیرہ کی ضرورت واسطے فوج مذکور کے

ہوگی وہ بھی بشرط ادائے زرقیمت بموجب شرح مروج الملک کے بہم پہونچا دینگے۔

واضح رہے کہ بوجہ پوری ہونے ان شرائط کے حکام انگریز مذکورہ بالا از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقرار کرتے ہین کہ باشندگان قلعہ اور کراچی کے کل اسباب بطور امانت کے ہے یعنی ہلوگ اوسمین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور باشندگان مذکور کو اختیار ہو کہ مثل سابق کے اپنے کاروبار مین مصروف رہین اور اونکے جہاز سوداگری بندرگاہ مین آنی پاؤنگے غرض کہ اونکے کاروبار معمولی مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہوگا اور ملکی کام قصبۂ کراچی کا حکام مقیمۂ قصبۂ مذکور کیا کرینگے۔

اسلیے یہ عبارت بشہادت اسکے آج بتاریخ ۳۰ فروری ۱۸۳۹ء کے جہاز سرکار انگریزی ملقب ویسلی پر بمقام کراچی کے تحریر کیا ہے۔

دستخط فریڈرک لیوس مٹلینڈ صاحب

ریر انڈیرال اور کمانڈر ان چیف

افواج جہازی سرکار انگریز مقیمۂ ہندوستان

دستخط ٹی ڈولیٹ صاحب بریگیڈیر کینیر

فوج رزرو مقیم ہندوستان

علامت + حاصل بن یحیی

علامت + سیتا خان

واضح رہے کہ ہم امور تصفیہ کردہ اپنے ملازمان کو تسلیم کرتے ہین اور اوسپر اپنی رضامندی قرار دیتے ہین۔

علامت + خیر محمد

علامت + ملے رکھے

گواہ مرقومۂ ۳۰ فروری ۱۸۳۹ء

دستخط جی گری افسر

متعینہ ویسٹوین رجمنٹ

دستخط فی پوسٹن

لفٹننٹ اور مترجم زرد فوج

نمبر ۱۳

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریز و امرا حیدرآباد یعنی میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان کے ۱۸۳۹ء مین قرار پایا۔ بمضمون ذیل ہے۔

جوکہ وقتاً فوقتاً عہدنامجات دوستی اور رفاقت کے باہم سرکار انگریزی و امرائے سندھ کے قرار پائے ہین اور حال مین چند امور ایسے واقع ہوئے ہین کہ جس سے عہدنامجات سابق کو تصحیح کرنا ضرورت معلوم ہوتا ہے اور ایک عہدنامہ علیحدہ باہم سرکار انگریزی و میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پاچکا ہے اسلیے ہم اقرارنامہ ہذا متضمن بدفعات مذکورہ ذیل کو قائم کرتے ہین۔

دفعہ اول

مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان امرا حیدرآباد کے ایک دوستی اور ملاپ مستحکم قائم رہے گا۔

دفعہ ۲

ملک سندھ مین ایک فوج انگریزی بمقام تاتا یا اور کسی مقام موقوعہ جانب غروب از دریاے سندھ کے جہانتک کہ گورنر جنرل ہند پسند فرماوین مقیم رہے گی اور تعداد اوس فوج کی حسب تجویز گورنر جنرل کے تعین ہوگی اور پانچہزار کسان جنگی سے زیادہ نہین ہونگے۔

دفعہ ۳

میر محمد خان اور میر نصیر محمد خان اور میر پیر محمد خان وعدہ کرتے ہین کہ فی کس ایک ایک لاکھ روپیہ یعنی ہگمین تین لاکھ روپیہ سکہ کمپنی یعنی بکرو یا تیموری کا واسطے خرچ فوج انگریزی کے سالانہ دیا کرینگے اور میر صوبہ دار خان اخراجات فوج سے بری ہے۔

دفعہ ۴

سرکار انگریزی اس امر کی ذمہ داری اوپر اپنے لیتی ہے کہ ملک متصوفہ امرائے حیدرآباد کو

چڑھائی یا حملہ بیرونجات سے محفوظ رکھے گی۔

دفعہ ۵

چار امرا مندرجۂ عہدنامہ ہذا اپنے اپنے ملک کے حاکم مطلق رہین گے اور اونکے ملک میں مداخلت یکسر سرکار انگریزی کی نہین ہوگی اور نہ افسران سرکار موصوف کسیطرح کی شکایت یا نالش جواز جانب رعایاے امرا یحق اونکے ہوسنین گی۔

دفعہ ۶

جو کہ از روے دفعہ ماقبل کے چار و امرا اپنے اپنے قبضۂ موجودہ پر مستحکم ہوئے اسلیے بروقت واقع ہونے کسیطرح کے فساد یا تہ ایک دوسرے کے رزیڈنٹ سندہ کو اطلاع دینا چاہیے اور رزیڈنٹ موصوف بمنظوری گورنر جنرل کے اونکا درمیانی ہوکر نفاق موقوعہ کا تصفیہ کرنے کا پیرو کار ہوگا۔

دفعہ ۷

درحالیکہ ایک امیر کی رعایا دوسرے امیر کے ملک پر کسیطرح کی طمع کرے اور وہ امیر کہ جسکی رعایا ظلم کرتی ہے باعث اسکے کہ اشخاص مجرم اوسکی بغاوت مین ہے انسداد ظلم کا نہین کرسکتا تو ایسی صورت مین اس امر کی کیفیت بذریعہ صاحب رزیڈنٹ کے صاحب گورنر جنرل پر ظاہر کرنا چاہیے اور صاحب موصوف کو اگر مناسب معلوم ہوگا تو واسطے مدد دہی دربارہ سرکرنے مجرمان کے حکم صادر فرماوینگے۔

دفعہ ۸

امراے سندہ کسی غیر سردار یا سرکار کے ساتھ بلا واقفیت و منظوری سرکار انگریزی کے کسیطرح کا عہد و پیمان نہین کرینگے اور نوشت و خواند اونکے دوستداران اور رشتہ داران کی جاری رہے گی۔

دفعہ ۹

واسطے امن و امان کے امراے سندہ بصلاح سرکار انگریزی کے کاربند رہین گے اور عند الضرورت واسطے کام سرکار انگریز کے فوج تعدادی تین ہزار پیدل و سوار کی امراے سندہ دینگے اور یہ فوج اندر حکم افسر کمانیر افواج انگریزی سرکار کے رہے گی اور جب فوج مذکور باہر

سندہ کے جاویگی تو اوسحالت مین اوسکا خرچ خزانۂ سرکار انگریزی سے ملیگا۔

دفعہ ۱۰

جو کہ سکہ تکر و یا تیموری رائج الملک سندہ اور سکہ آنریبل کمپنی بالقیمت برابر ہی اسلیے ملک سندہ مین سکہ سرکاری کا چلن ہو اور کاش افسران سرکار انگریزی ملک امرا ہی مندرجۂ عہدنامۂ ہذا مین ایک ٹکسال معین کرین کہ جسمین سکہ تکر و یا تیموری بنا وین تو اوسصورت مین بعد اختتام لڑائی افغانستان کے امرا مستحق پانے رسوم سکہ زدی بموجب رواج ملک کے ہونگے۔

دفعہ ۱۱

اون کشتیون پر جو سمندر موقوعہ از جانب شمال دریاے سندہ سے دریا مذکور ہو کر ملک امرا حیدرآباد مین آتی جاتی ہین محصول نہین لیا جاویگا۔

دفعہ ۱۲

مگر کوئی اسباب سوداگری جو اثناے راہ مین اوسی کشتی سے اوتر کر بکے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای محصول معمولی کے ہوگا مگر اس امر کا لحاظ ہے کہ اجناس فروخت شدہ لشکرگاہ سرکاری یا بارہ تیھر مین مستوجب ادای محصول نہونگی۔

دفعہ ۱۳

ہر قسم کی اجناس جو سوداگران دریای مہانۂ سندہ یعنی گورہ باری پر فصل معقول مین لی آوین اور وہ اسباب تا آنے فصل قابل روانگی از راستہ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان پر مکان کارخانہ مین رکھے جاوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین باستثناے بارہ تیھر سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب ادای زر محصول کے ہونگے۔

دفعہ ۱۴

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامۂ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہند یکطرفہ اور امرا میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اوپر جملہ جانشینان سرکار ہذا اور ورثا و جانشینان امرا مذکور کے جاری رہے گا مخفی نرہے کہ

عہد نامجات سابق کہ جو بمنشاء عہد نامہ ہذا کے منسوخ نہین ہوئی ہین جاری رہین گے
واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا متضمن بدفعات ۴ پر چار پرت نقل ہوکر رایٹ آنریبل جارج
لارڈ اکلنڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ء کو بمقام بسی کے
دستخط کیا اور یہ چارون پرت منجملہ چار روان امیر مندرجہ عہد نامہ ہذا کے فی کس ایک
ایک بدست معرفت کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد میانجی
عہد نامجات کے بعد دینے ایک اقرار نامہ مہری اور دستخطی اپنا رزیڈنٹ انگریزی
تعینہ سندہ کے تقسیم کیی جاوین گے ــــ

دستخط اکلنڈ صاحب محررہ ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ء

نمبر ۱۴

عہد و پیمان متضمن بدفعات ۴ جو باہم سرکار انگریزی و امیر مندبور یعنی میر شیر محمد خان
کے قرار پایا

مضمون ذیل ہے

جو کہ عہد نامجات مشعر دوستی و رفاقت مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امراے
حیدرآباد کے قرار پائے ہین اسلیے اوسی مضمون کا ایک علیحدہ اقرار نامہ
مضمون مندرجہ دفعات ذیل برضامندی ہر دو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی اور میر شیر محمد خان والی مزبور کے قرار پایا ہے ــ

دفعہ ۱ مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر شیر محمد خان امیر مذکور کے دوستی
اور رفاقت مدام رہی گی ــــ

دفعہ ۲ ہر سال بتاریخ یکم فروری میر شیر محمد خان سرکار انگریز کو واسطے خرچ
فوج مقیمہ سندہ کی پچاس ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینے کا وعدہ کرتے ہین ــ

دفعہ ۳ سرکار انگریزی دوبارہ محفوظ رکھنے ملک مقبوضہ امیر
مزبور کی جملہ بیرونجات سے اپنی ذمہ داری کرتی ہے ــــ

دفعہ ۴ میر شیر محمد خان اپنے ملک کا حاکم مطلق رہیگا اور اوسکے ملک مین مداخلت سرکار انگریزی

کی نہین ہوگی اور نہ افسران سرکار موصوف کی کسی طرحکی شکایت یا نالش از جانب رعایا امرا بحق اوسکی ہوسکی گی —

دفعہ ۵ جو کہ از روی دفعہ ماقبل کے امیر مذکور اپنے قبضہ موجودہ پر مستحکم ہوا اسلیے بروقت واقع ہونی کسیطرح کا فساد ساتہ ایک دوسرے کے رزیڈنٹ سندہ کو اطلاع دینا چاہیے اور رزیڈنٹ موصوف بمنظوری گورنر چیف کے اوسکا درمیانی ہوکر نفاق متوقعہ کا تصفیہ کردیگا فقط

دفعہ ۶ — تصفیہ اون ملکون کا کہ جسکے بہ نسبت باہم میر شیر محمد خان اور امرا حیدرآباد کے بالفعل تنازع واقع ہے منحصر اوپر فیصلہ پنچان قرار دادہ از جانب فریقین و ثالث قرار دادہ از صاحب رزیڈنٹ پر منحصر ہے —

دفعہ ۷ — درحالیکہ ایک امرکار رعایا دوسرے امیر کے ملک پر کسیطرحکا ظلم کرے اور وہ امیر کہ جسکا رعایا ظلم کرتا ہے باعث اسکے کہ اشخاص مجرم اوسکے بغاوت مین ہین انسداد ظلم کا نہین کرسکتا تو ایسی صورت مین اُس امیر کی کیفیت بذریعہ صاحب رزیڈنٹ کے صاحب گورنر چیف پر ظاہر کرنا چاہیے اور صاحب موصوف کو اگر مناسب معلوم ہوگا تو واسطے مدد دہی دربارہ سزا کرنے مجرمان کے حکم صادر فرماوین گے —

دفعہ ۸ — امیر مذکور کسی غیر سردار یا سرکار کے ساتہ بلا وقفیت و منظوری سرکار انگریز کے کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کرے گا اور نوشت و خواند اوسکی رشتہ داران اور دوستداران کا جاری رہے —

دفعہ ۹ — امیر مذکور واسطے امن و امان کے بصلاح سرکار انگریز کے کاربند رہیگا اور عند الضرورت واسطے کام سرکار انگریز کے کسی قدر فوج بطور کمک کے اوسوقت دیا کرے گا جب دیگر امرا دین گے اور یہہ فوج اندر حکم افسر کمانیر افواج سرکاری کے رہی گی اور جب فوج امیر کی باہر سرحد سندہ کے

جاوے گی اور اوسکا خرچ حصہ سرکار انگریزی سے ملیگا۔

دفعہ ۱۰

جو سکہ کلدار و یا تیموری رائج الحال ملک سندھ کا قیمت مین سکہ انریبل کمپنی سے برابر ہی اسلیے سکہ کمپنی موصوف کا امیر مذکور کے ملک مین چلن پاوے۔

دفعہ ۱۱

اون کشتیون پر جو سمندر سو قوصہ از جانب شمال دریا سندھ سے دریای مذکور ہو کر امیر مذکور کی ملک مین آتی جاتی ہین محصول نہین پڑیگا۔

دفعہ ۱۲

اگر کوئی اسباب سوداگری جو اثنای راہ مین اوسی کشتی سے اوترکے بکے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادا ے زر معولی کا ہوگا مگر اس امر کا لحاظ ہے کہ اجناس فروخت شدہ لشکرگاہ سرکاری یا بارہ تپھر مین مستوجب ادا ے محصول نہونگی۔

دفعہ ۱۳

ہر قسم کی اجناس جو سوداگران بے ہمانہ سندہ یعنی گورہ باری پر فصل معقول مین لے آوین اور وہ اسباب تا تئے فصل قابل روانگی از راستہ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان ہی مکان کارخانہ مین رکھے باوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین علاوہ بارہ تپھر سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب ادا ے زر محصول کے ہونگے فقط۔

دفعہ ۱۴

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامہ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر فیر محمد خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اوپر جملہ جانشینان سرکار ہند اور ورثا و جانشینان امیر مذکور کے جاری رہیگا۔

دستخط اکلینڈ

محررہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۸ جون ۱۸۴۱ء۔

۱۶- اگست ۱۸۰۸ء کو عہدنامہ مذکورہ بالا پر منظوری اور دستخط رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند بمقام فورٹ ولیم یعنی بمبئی کے ہوئی۔

دستخط ٹی ایچ مٹیک جنا
سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۵

مسودہ ایک عہدنامہ جو باہم امرائے حیدرآباد اور سرکار انگریزی کے قرار پایا مضمون ذیل ہے

دفعہ ۱

امرا حیدرآباد دون جملہ خرچ کے فینے سے بری کیے جاتے ہین جو بموجب اقرارنامجات موجودہ کے ۱۲ جنوری ۱۸۰۳ء کے بعد سرکار انگریزی کو پانا چاہیے۔

دفعہ ۲

واضح رہے کہ پہلی جنوری ۱۸۰۵ء سے ممالک امرائے حیدرآباد مین صرف سکہ کمپنی اور وہ سکہ کہ جسکا ذکر پیچھے سے کیا جائیگا چلے گا۔

دفعہ ۳

جو سکہ کہ سرکار انگریزی واسطے امرائے حیدرآباد کے وقتاً فوقتاً عندالضرورت کے بنائے گی اوسپر ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ حسب تجویز سرکار انگریزی کے رہیگا اور طرف دیگر سرنامہ یا عبارت حسب تجویز امرا کے رہیگا۔

دفعہ ۴

واضح رہے کہ ان سکون کے کہ جو واسطے امرا کے بنائے جاوینگے وزن اور صفت مین چاندی برابر سکہ کمپنی کے رہیگی اور امرا افسر معہ کسال تعینہ از جانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر جسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرینگے افسر متعینہ تاریخ یا قبل چاندی یا بل مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امرا کے کردیا کریگا اور اوسپر کسیطرح کا خرچ دربارہ سکہ زدی کے امرا سے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی خود گوارا کرے گی۔

دفعہ ۵

بلحاظ عہدنامۂ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑ کر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامۂ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرین گے۔

دفعہ ۶

بنظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دھوان کش جو دریای سندہ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امرا کے ملک مین دریای سندہ کے ہردو جوانب کے ستوستہ گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینے کی مجاز ہوگی مگر جو کہ سرکار انگریز کو ایسا امر کرنا منظور نہین کہ جو ناگوار خاطر امرا کے ہو اسلیے تاوقتیکہ امرا اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانیکے دیدیا کرین تو سرکار انگریزی اس مداخلت سے باز آویگی۔

دفعہ ۷

مقامات ذیل یعنی کراچی اور تاتا سرکار انگریزی کو ہمیشہ کے لیے اون شرائط پر دیے گئے جو بہ تجویز میجر جنرل سر چارلس نیپیر صاحب کی ضرور معلوم ہوا اور نیز حق آمد و رفت بلا محصول اور ممالک امرا موقوعہ مابین کراچی اور تاتا کے اور نیز اوسکی سرحد مین جہان میجر جنرل موصوف تجویز کرین اور اوس حد مین صرف حکومت افسران سرکار انگریزی کی رہیگی۔

دفعہ ۸

جملہ حقوق اور قواعد امرا یا امیر کے جو سبزلی کوٹ و نیز کل ملک موقوعہ مابین سرحد حال بھاولپور اور روری کے ہے واسطے دوام کے نواب بھاول پور کو جو خیرخواہ اور دوست قدیم سرکار انگریز کا ہے عطا کیے گئے۔

دفعہ ۹

واضح ہے کہ میر صوبہ دار خان کو کہ جو ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہا بعوض اوس تاوان کے کہ جو اوسکو باعث انتقال کراچی کے بتحت حکومت سرکار انگریزی کے ہوگا اور نیز بہ جلدوے خیرخواہی کے ملک جاگیر جس سے روپیہ مالگذاری کے عطا کیے جاتے ہیں۔

دفعہ ۱۰

صاحب کمشنر کہ جسنے میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب واسطے تکمیل اس عہدنامہ کے متعین کرینگے بعد استفسار چند امرا سے بہ نسبت اس امر کے تصفیہ کرین کہ تبا ید مندرجہ مضمون دفعہ ماقبل کے کون سی اراضی میر صوبہ دار خان کو جاگیر مین دیجاویگی۔

دفعہ ۱۱

جو کہ املاک جسے امرا نے از روی منشا رعہدنامہ ہذا کے دیدی ہے بجمع متفرق ہے اور تعداد خراج بھی جواب امرا کر دینا پڑتی ہے یکسان نہین ہے اسلیے کمشنر متعینہ بعد استفسار ازامرا درباب جمع سالانہ اراضی عطیہ کے یہ امر ظاہر کریگا کہ کسقدر زر نقد یا اراضی بعوض اوسکے امرا دین گے اور مخفی نرہے کہ بعوض اراضی بیش قیمت کی اراضی کم قیمت کی نہین لیجاوے گی تاکہ قیمت اراضی جسکو سوے امیر صوبہ دار خان کے اور امرا نے چھوڑ دیا ہے قریب تعداد خراج کے کہ قبل اسکے ہر امیر دیا کرتے تھے ہو۔

دفعہ ۱۲

باقی خراج جواب دیدیجاتی ہین کہ جسکا معاوضہ اسطرح پر یعنی دیدینے اراضی بقیمت برابر اوسکی کے نہین کیا جائیگا اسلیے اسکا تصفیہ باختیار سرکار انگریزی کے ہوگا اور اسمین سرکار مزدرہ بھی واسطے اپنے نہین رکھے گی۔

مقام شملہ مورخہ ۴۔ نومبر ۱۸۴۶ء۔

مسودہ عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی وامرا خیرپور کے قرار پایا ہے۔ بمضمون ذیل ہر

دفعہ ۱

واضح رہے کہ پرگنہ بھونگ بہارہ اور ایک ثلث ضلع سبزل کوٹ کا وموضع گوٹکی وملاہی وچونگا وداودلہ وعزیزپور ودیگر مواضعات امرا خیرپور کے جو مابین حکومت حال نواب بھاولپور اور قصبۂ ضلع روری کے واقع ہین ہمیشہ کے لیے نواب ممدوح کو عطا کیے گئے۔

دفعہ ۲

قصبۂ سکر بپابندی شرائط جو میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب کی دانست مین ضرور ہوا ور جزیرہ بکر ودیگر جزیرہ ہاے متصل سکھر اور قصبہ روری کا بشرائط مذکورۂ بالا ہمیشہ کے لیے

سرکار انگریزی کو عطا کیے گئے۔

دفعہ ۳

کمشنر جو از جانب میجر جنرل سر چارلس نیپئر صاحب کی واسطے تکمیل اس عہد پیمان کے مقرر ہوا اوس عہد نامہ کے کہ جو باہم امرا حیدرآباد کے قرار پاویگا تعین ہوا ہے تحت خراج کو کہ جسکی ازروے اوس عہد نامہ کے امرا حیدرآباد بری ہونگے خواہ بعوض اوسکے اراضی بقدر قیمت ضروری کے دیوین گے اول تو بچاؤ اون امرا خیرپور کا ہے کہ جو سوائے میر رستم خان اور میر نصیر خان کے ازروے عہد نامہ ملک دین اور بعد اسکے باعث مقدار قیمت سالانہ اراضی واگذاشت گذشتہ کے کہ جو اونھون نے ازروی عہد و پیمان ہذا کے کیا ہے فائدہ میر رستم خان و میر نصیر خان کا بھی متصور ہے خرچ کرین گے۔

دفعہ ۴

جو کہ امرا خیرپور نے ازروی عہد نامہ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۳۸ء کے دربارہ مشورہ کرنے دیگر حاکمان سے بنظر پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت اور آمد و رفت جہاز از راستہ سندہ کی اور نیز امرا حیدرآباد نے ازروے عہد نامہ قرار دادہ ۱۸۳۹ء کے دربارہ نہ لینے محصول اوپر اون کشتیون کے جو دریاے سندہ مین اوس سمندر سے جو از جانب شمال دریا موصوف سے اندر ملک اونکے کے آتی جاتی ہین باستثناے لیے جانے محصول اون اشیاے سوداگری جو اون کشتیون سے اوترکر سوائے خیمہ گاہ سرکاری یا کنونمنٹ یعنی بارہ تیھر کہ جو بری الادا محصول سے ہونگے اقرار کیا ہے لیلے امرا خیرپور بھی مضمون مذکورہ بالا پر قائم ہوکر اقرار کرتے ہین کہ جملہ مراتب مندرجہ اوس عہد نامہ کے جو ۱۸۳۹ء مین قرار پایا قبول ہین۔

دفعہ ۵

یکم جنوری ۱۸۴۵ء سے حکومت امرا خیرپور مین صرف سکہ کمپنی کا اور نیز وہ سکہ کہ جسکا ذکر پیچھے سے ہوگا جاری رہیگا۔

دفعہ ۶

سرکار انگریزی واسطے امرا خیرپور کے وقتاً فوقتاً بعد او مطلوبہ کے سکہ بناکر اور اوس سکہ پر

ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ جو سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً تجویز کرے اور طرف دیگر سرنامہ یا تعنہ حسب تجویز امرا کے رہیگا۔

دفعہ ۷

واضح رہے کہ ان سکون کے کہ جو واسطے امرا کے بنائے جاوینگے وزن اور صفت مین چاندی مثل سکہ کمپنی کے رہیگی اور امرا افسر مہتمم یکسال تعینہ از جانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر کو جسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرین اور افسر تعینہ تاریخ یا قتنی چاندی یا مال مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امرا کے کردیا کریگا اور اوسپر کسیطرح کا خرچ دربارہ سکہ زدی کے امرا سے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی اوسکو خود گوارا کریگی۔

دفعہ ۸

بلحاظ عہدنامہ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑکر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرینگے۔

دفعہ ۹

بنظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دہوان کش جو دریای سندہ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امرا کے ملک مین دریای سندہ کے ہردو جوانب تا سو گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینے کے مستحق تھے مگر چونکہ سرکار انگریز کو ایسا امر کہ جو ناگوار خاطر امرا کے ہو کرنا منظور نہین ہے اسلیے تا وقتیکہ امرا اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانے کے دیدیا کرین تو سرکار انگریزی اس مداخلت سے باز آویگی۔

دفعہ ۱۰

سرکار انگریزا اون مطالبون سے جو انبک میر مبارک خان متوفے اور اوسکے بیٹے میر نصیر خان خواہ دیگر از نسل میر مبارک خان متوفی سے دربارہ نذرانہ بحق شاہ شجاع متوفے کے سالانہ خراج لیا جاتا تھا مع سود اور بقایا کے باز آئے۔

محررہ ۴ نومبر ۱۸۳۸ء مقام شملہ۔

خلعت

واضح رہے کہ ملک برہوئی خانہای خلعت کا کنارہ مکران سے قریب چار سو میل تک بجانب شمال ہے اور قریب اوسیقدر تفاوت کے بجانب غروب صوبہ پنجگور و کیچ کے سرحد سے ہے مخفی نرہے کہ خان کے بیرونجات کے صوبہ مین اطاعت برائے نام ہے کیونکہ اونکی سردار اپنے ارادہ کے قائم کرنے مین موقع پاکر دریغ نہین کرتے تھے۔

عبداللہ خان پہلا خان تھا کہ جو خانون مین مشہور تھا کہ جسنے ابتداے ۱۷۴۸ء مین سلطنت دہلی سے آزاد ہوکر کئی صوبون کو بہ تحت حکومت اپنے کرلیا اور اوسکے بیٹے نہال خان کے عہد مین نادرشاہ نے ہندوستان پر چڑہائی کرکے بالکل ملک موقوعہ بجانب غروب دریای سندہ کے اپنی سلطنت مین ملالیا اور بعد وفات نادرشاہ کے یعنی بروقت متفرق ہونے سلطنت فارس کے خلعت ایک جزاون ملکون کا ہوگیا کہ جسمین احمدشاہ دُرانی نے اپنی حکومت قائم کی محابت خان کہ جو اپنے سرداران پر مہربانی سے پیش نہین آتا تھا احمدشاہ نے حکومت سے نکال دیا اور بجاے اوسکے اوسکے چھوٹے بھائی نصیر خان کو مقرر کیا۔

واضح رہے کہ اوسیوقت سے تا وقتیکہ وہ عزم موقوفانہ جو سرکار انگریز نے بنظر تبدیل کرنے سلسلہ تخت نشینی کے بعد لڑائی افغانستان کے کیا حکومت خاندان چھوٹے مین رہی۔

منجملہ خاندان خلعت کے نصیر خان نہایت مشہور آدمی تھا اور اوسکی حکومت زور آور تھی اور اوسکی تدبیر نے جو اوسنے دربارہ ملانے قوم بلوچ کے کی اسقدر اوسکی حکومت کو مضبوط کیا کہ اوسنے اپنے کو قابل کرنے بغاوت سانہ احمدشاہ کے کہ جنہون نے اضلاع سال اور ٹنک کو اوسے چھوڑ دیا کافی اور قوی پایا۔

واضح رہے کہ باعث فتحیابی پنجگور اور کیچ کے اوسکی حکومت جانب غروب کو بڑہ گئی ۱۷۹۵ء مین اوسکا بیٹا محمود خان اوسکا جانشین ہوا اور ۱۸۱۹ء مین نواب خان بیٹا محمود خان کا جانشین ہوا اور اوسکی وقت مین سرکار انگریزی اور خلعت کے ساتھ ملاپ شروع ہوا۔

نصیر خان کے عہد سے سرداران خلعت فرمانبرداری کابل مین باایمانداری ثابت ہے اپنی حکومت ملکی مین وے کاربند بمشورت سرداران سراون و جلاون کے کہ جو شیر کار موروثی

تھے رہے۔

واضح رہے کہ عہدہ وزارت کا بھی موروثی تھا محراب خان باوجودیکہ ہوشیار تھا لیکن کار حکومت مین کمزور تھا مخفی نرہے کہ باعث دینے زیادہ رسوخ داؤد محمد کو اپنی حکومت مین کہ جو ایک شخص ازنسل ذلیل تھا کہ جسکے لیے اوسنے فتح محمد وزیر موروثی کو قربان کیا تھا اوسکے سر دوانے برہم ہوے مگر فتح محمد خان کے بیٹے نائب ملاحسین نے داؤد محمد مذکور کو مار کر پھر اپنے عہدہ وزارت موروثی پہ بحال ہوا مگر صدمہ جو اوسکے باپ نے اوٹھایا اس شخص کے خیال سے ہرگز نہین بھولا اور جسقدر افتین بعد ازان محراب خان پر لاحق ہوئین وہ بہ باعث بدلہ فریبانہ جو ملاحسین نے لیا متصور ہین۔

واضح رہے کہ بروقت عدم کامیابی پہلے حملہ کے جو شاہ شجاع نے اپنی حکومت واپس کرنے کے لیے ۱۸۳۳ء مین کیا بادشاہ نے برائے چندے قبل ازواپس آنے مقام لودہیانے مین بطور جلاوطن کے خلعت مین پناہ لی جب عزم لڑائی واسطے بچانے حکومت شاہ کے ۱۸۳۸ء مین ہوا اوسوقت ایک افسر انگریزی لفٹنٹ لیچ صاحب نامے مقام خلعت کو واسطے کرنے مشورہ ساتھ محراب خان کے کہ جسکے ملک مین ہوکر فوج جانے والی تھی بھیجا لیکن ملاحسین نے باہم خان اور لفٹنٹ لیچ صاحب موصوف کے نفاق پیدا کرنے کی فکر کی چنانچہ لفٹنٹ صاحب مذکور بلاحصول مراد مطلوبہ کے واپس آئے اور اس دغاباز کو یہ بھی معلوم ہوا کہ خان نے واسطے فوج سرکار انگریزی کے غلہ جمع کروایا تب اوسنے احکام ازجانب خان بلاواقفیت اوسکی رعایا پر اس مضمون کا جاری کیا کہ بروقت روانگی فوج سرکار انگریزی کے اونکو تکلیف دیویز اور لڑین اونسے سر الگزنڈر برنس صاحب واسطے ٹھنڈہی کرنے مخالفت خان کے و نیز قائم کرنے ایک عہد و پیمان جسکا ذکر حاشیہ مین ہے ساتھ اوسکے مقام خلعت کو بھیجے گیے*

---

* بابہ عہد و پیمان قرار دہ باہم سرکار انگریز اور
محراب خان سردار خلعت کے حسب ذیل ہے

چونکہ ایک عہد نامہ برائے قائم رکھنے دوستی کے باہم سرکار انگریزی اور شاہ شجاع الملک کے قرار پایا ہے اور محراب خان سردار خلعت اور اوسکے متقدمان نے ہمیشہ تابعداری خاندان بادشاہت صدوزبون کے

مقام خلعت

واضح رہے کہ عہد وپیمان ہذا پر دستخط خلاف مرضی باطنی ملاحسین کے ہوا ورخان نے مقام کوئیٹہ کو واسطے ملاقات شاہ شجاع کے جانا چاہا چنانچہ سو اسے برنس صاحب قبل اسکی روانہ ہوئے

کیا ہے اسلیے حسب رائے اور رضامندی شاہ کے نواب خان اور اوسکی اولاد نسلاً بعد نسلٍ عہد وپیمان متضمن بدفعات ذیل کو قبول کرتے ہین اور جب تک کہ خان خیر خواہ رہین گے دفعات ذیل کی تکمیل اور لحاظ بخوبی ہوگی۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ نصیر خان اور اوسکی اولاد اور اوسکی قوم اور فرزند جسطرح پر بعہد احمد شاہ درانی کے ملک خلعت کچی کھورستان بیکران کیچ بیلا اور لنگرگاہ سوہیانی پر قابض رہی اوسیطرح پر آیندہ کو بھی رہین گے۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی معاملات خان اوسکی رعایا اور توابعین مین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور خارج کرکے شاہ نواز فتح خان اور نسل خاندان حیثیتی کو مدد نہین دین گے بلکہ سرکار موصوف بقدر پے رفع کرنے برائی اوسکے خاندان کے رہیگی درحالیکہ شاہ صاحب خان خلعت سے ناخوش ہون گے تو ایسی صورت مین سرکار انگریزی یہ تدبیر مناسب اور پسندیدہ شاہ و مطابق حقوق خان کے اوس نارضامندی کے رفع کرنے کے درپے ہوگی۔

دفعہ ۳

جبتک کہ فوج سرکاری ملک خراسان مین مقیم رہیگی اوسوقت تک سرکار انگریزی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سکہ کمپنی تاریخ تحریر اس اقرارنامہ سے بہ قسط ششماہی محراب خان کو دیا کرینگے۔

دفعہ ۴

اور چونکہ خان شاہ کے فرمانبردار اور انگریز کے دوست ہین اسلیے بعوض اوس روپیہ کے ہر طرح کی کوشش دوبارہ مہیا کرنے رسد وباربرداری اور تعینات کرنے پہرہ واسطے حفاظت رسد وغلہ وغیرہ جو شکارپور سے کچلک کو ایک سرحد سے دوسری سرحد تک ازراہ روزن دادر بولن کے شمال ہوکر آئین کرنیکو قبول کرتے ہین

دفعہ ۵

جو رسد وباربرداری وغیرہ معرفت خان کے دستیاب ہوا اوسکی قیمت فورا دیجاوی۔

اور اتنا سے راہی چند کسان کہ جسکو ملاحسین نے تعینات کیا تھا حملہ کرکے مسودۂ عہدنامہ دستخطی خان کو چھین لیا اور سرکار انگریز کے دل مین اس امر کا بخوبی یقین ہوگیا کہ یہ واقعہ حسب اشارہ خان کے ہوا ہے اور ملاحسین نے خان کو کوئٹہ کے جانے سے باز رکھا اور اسکو یہ خوف دیا کہ سرکار انگریز کا ارادہ اوسے قید کرنے کا ہے پس واضح رہے کہ مخالفت خان کی نسبت اب بدلائل مکمل ظاہر ہوئی اور سرکار انگریز نے عندالموقع اوسکی سزادہی کا ارادہ کیا۔

چنانچہ جسوقت کہ جنرل ولٹب شاہ صاحب کا لشکر ۱۸۳۹ء مین کابل سے واپس آیا تھا اوسوقت ایک گروہ خلعت واسطے سزادہی خان کے روانہ کیا گیا اور ۱۳ نومبر کو قصبہ پر حملہ کیا محراب خان مارا گیا اور اوسکا بیٹا حسین خان بھاگ گیا بعدازان اون کاغذات کے جو کہ قلعہ سے برآمد ہوئے تھے ملاحسین کی نمک حرامی بخوبی ثابت ہوئی اسلیے وہ قید ہوگیا واضح رہے کہ ہمراہ فوج انگریزی کے شاہ نواز خان نامے ایک شخص کہ جو تخمیناً سولہ برس کی عمر کا تھا اور یکے از نسل محابت خان کہ جسکو احمد شاہ نے نکال دیا تھا اور اس جوان اور اوسکے بھائی فتح خان کو محراب خان نے قید کیا تھا مگر یہ کسی حکمت عملی سے بھاگ گئے تھے موجود تھا چنانچہ سرکار انگریزی نے شاہ نواز خان مذکور کو خان خلعت کا مقرر کیا مگر صوبہ ہرات اور کچھ اور گنڈاوا شمول سلطنت شاہ کابل کے ہوگئے چندے بعد جلوس شاہ نواز خان کے

وفقہٗ اسبات پہ بخوبی اعتبار اور یقین کرنا چاہیے کہ محراب خان نے جسقدر دوستی بباعث خیرخواہی اور اطاعت صدوزی خاندان کے سرکار انگریز کے نزدیک ظاہر کی تھی اوسیقدر ترقی دوستی باہم اوسکے اور سرکار انگریزی کے ہوگی۔

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا اقرار پاکر دستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر الے برنس نائٹ صاحب ایلچی از جانب آنریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند اور محراب خان والی خلعت کی از جانب خود اور نیز اوسپر منظوری رائٹ آنریبل گورنر جنرل کی ہوگی۔

محررہ ۲۰ مارچ ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲ محرم ۱۲۵۵ھ

دستخط اے برنس ایلچی خلعت

ایک بلوہ ہوا کہ جسکا سرغنہ نصیر خان نامے بیٹا محراب خان کا تھا اور اسنجا اوس بلوہ کا یہ ہوا کہ شاہ نواز حکومت سے نکال دیا گیا اور وکیل سرکار انگریزی متعینہ تعاقب خلعت مارا گیا غرض کہ باہم نصیر خان اور سرکار انگریز کے علانیہ لڑائی ٹھنی جو کہ سرکار انگریز نے ملک کا چھوڑ دینا ہی صرف موجب انصاف اور یادگاری بحق بیچارہ محراب خان مقتول کے مناسب سمجھا اس نظر سے انتظام موجودہ کو رد کر نصیر خان کو حاکم خلعت کا مقرر کیا اور اضلاع شمولۂ سلطنت کابل کو پھر اوسکی حکومت مین قائم کیا اور بعد ازان ۱۰ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو ایک عہدنامہ ساتھ اوسکے قرار پایا۔

واضح ہے کہ بعد واپس جانے فوج انگریزی کے ملک کابل سے عہد و پیمان ہذا کہ جسکے رو سے خلعت کابل کا ملک قرار دیا گیا تھا بطور ایک خط لاوارثی کے ہو گیا غرضکہ ۱۸۵۳ء مین ایک تتمۂ عہدنامہ باین مضمون کہ بعوض مدد فوج کے زر نقد لیا جاوے گا کیا گیا مگر اوسکی تکمیل نہین ہوئی ۱۸۵۴ء مین جب خوف جنگ باہم انگلستان اور روس کے ہوا تو اوسوقت مین زور سرکار انگریزی کا سرحد مغربی پر مضبوط کرنا پڑا چنانچہ ایک عہدنامہ جدید نمبری ۱۷ کہ جس سے عہدنامہ سابق ۱۸۵۱ء کا منسوخ ہوا ساتھ خان کے قرار پایا اور اقرارنامہ ہذا مین شرائط کہ جو دربارۂ مقابلہ کرنے خان کے جملہ دشمنان سرکار انگریزی سے و نیز باطاعت سرکار انگریزی کے کاربند ہونے کے اور نہ کرنے عہد و پیمان کسی دوسری سرکار سے بلا مرضی سرکار انگریزی کے اور نیز عند الضرورت فوج سرکاری اپنے ملک مین رہنے دینے کے نسبت سے از سر نو قائم ہوئے مخفی نرہے کہ از روے عہد و پیمان ہذا کے سرکار انگریزی نے خان کو ۵۰۰۰۰۰ روپیہ باین شرط دینے کو قبول کیا کہ خان اپنی رعایا کو کرنے ظلم و بدعت اندر ملک زیر حکومت سرکار انگریز یا قریب حکومت اوسکے کے مانع ہووے نیز حفاظت سوداگران کی کرے اور محصول معینہ سے کسیطرح زائد نہ لینے دین۔

۱۸۵۵ء مین نصیر خان نے جان بحق تسلیم کی اور بعد ازان یہ معلوم ہوا کہ اوسکو کسی نے زہر دیا سلطنت کے تین شخص دعویدار ہوئے یعنی اعظم خان بھائی محراب خان اور اوسکا لڑکا اوسی نام کا اور خداداد خان سوتیلا بھائی سردار متوفی کا خداداد خان کو کہ شخص بیعقل تھا سرداران نے واسطے سلطنت کے پسند کیا چنانچہ جلد اوسنے سرداران کے ساتھ فساد کیا مخفی نرہے کہ اوسکو فتح خان بھائی شاہ نواز خان کہ جسکی مدد آزاد خان والی خاندان فی وی تھی

لڑائی کرتا تھا مگر بباعث مدد سرکار انگریزی کے وہ اپنے اختیار حکومت پر قائم نرہ سکا بابت نومبر ۱۸۵۹ء مین سرکار انگریز نے خان کو پچاس ہزار روپیہ از روی عہدنامہ قرارداد کے برائے اخراجات باغیان مرہٹہ کے جو سرکار انگریزی پر ہنگامہ کر رہے تھے سرکرنے مین صرف ہو دیا اور یہ روپیہ چار برس تک برابر دیا گیا مگر چندان فائدہ نہین ظاہر ہوا بعدازان سرداران خلعت نے خداداد خان کے خلاف بندش کرکے ۱۷- مارچ ۱۸۶۳ عیسوی کو اوسکے چچازاد بھائی شیر دل خان کو اپنا حاکم مقرر کیا چنانچہ قصبہ اور قلعہ خلعت کا باغیون کے ہاتہ مین پڑا اور ظاہر اکوئی صورت بچاؤ کی نہین معلوم ہوتی تہی ۱۸۶۳ء مین شیر دل خان مارا گیا اور خداداد خان پھر سردار سلطنت کا مقرر ہوا خداداد خان مذکور کو سرکار انگریز نے بہی خان خلعت کا قرار دیکر دینا اوس خراج تعدادی ۵۰۰۰۰ روپیہ کا جو ازروے عہدنامہ قرارداد ۱۸۵۴ء کے تعین ہوا تھا اور جسکا دیا جانا بباعث فساد ملک کے ملتوی ہوگیا تھا پھر جاری ہوا ۱۸۶۴ء مین ایک عہد وپیمان نمبری ۱۸- ساتہ خداداد خان کے قرار پایا کہ ازروے جسکے خان مذکور نے بشرط اداے تعدادی ۵۰۰۰۰ روپیہ سرداران کوہکن کی تاربرقی موقوعہ عملداری سرداران جھگڑالو کے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا اور سرکار انگریزی کو مجاز کرنے انتظام بطور خود واسطے برقرار رکھنے اوسکے سرکشان کو کیا واضح رہے کہ کارروائی عہدنامہ ہذا کی اوسوقت مین جاری ہوئی کہ جب ملک خلعت مین گڑبڑ واقع ہوئی۔

نمبر ۱۶

عہدنامہ مابین گورنمنٹ ہند اور میر نصیر خان سردار خلعت — بمضمون ذیل ہر

جوکہ میر نصیر خان بیٹا محراب خان متوفے نے اطاعت اور فرمانبرداری کی ہے اسلیے سرکار انگریزی مہاد شاہ شجاع الملک نے نصیر خان مذکور اور اوسکے خاندان کو خلعت نصیبہ حسب شرائط مندرجۂ ذیل کے سردار مقرر کیا۔

دفعہ ۱

نصیر خان اور اوسکی نسل اپنے کو شاہ کابل کی رعیت اوسیطرح پر قرار دیتے ہین جسطرح سے کہ اونکے بزرگان شاہ کابل کی رعیت تھے۔

دفعہ ۲

واضح ہے کہ بجملہ اون قصبون کے جو محراب خان کے وفات پانے کے بعد نکال لیے گئے تھے یعنی کچی مشتنگ وشال کے یعنی کچی اور مشتنگ بعنایت شاہ شجاع الملک کے پھر نصیر خان کو ملین گے۔

دفعہ ۳

کاش کسی فوج سرکار انگریز کمپنی یا شاہ شجاع الملک کے ملک خلعت کے کسی مقام مین رہنی کی ضرورت معلوم ہو تو ایسی حالت مین جہان اونکا رہنا مناسب معلوم ہو رہ سکتے ہین۔

دفعہ ۴

افسر سرکار انگریزی متعینہ دربار میر نصیر خان ہمیشہ میر نصیر خان اور اوسکے ورثا و جانشینان کو ہدایت کیا کرین گے۔

دفعہ ۵

راستہ آمد رفت سوداگران افغانستان ہین دریاے سندھ سے لنگر گاہ سومیانی تک کی حفاظت میر نصیر خان بخوبی کرین گے اور کسی آدمی پر لوٹ پاٹ ہونے دیوینگے اور نہ سواے اوس محصول معینہ کے جو باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان کے تعین ہو زیادہ محصول لیا جاوے گا۔

دفعہ ۶

میر نصیر خان اقرار کرتا ہے کہ وہ خود اور اوسکے ورثا اور جانشینان بلا رضامندی سرکار انگریز اور شاہ شجاع الملک کے کسی صوبہ یا سرکار ایجنٹ سے کسیطرح کا عہد و پیمان نہین کریگا اور ہر حال میز پابند اوپر راے سرکار انگریزی اور شاہ موصوف کے رہے گا مگر نوشت و خواند مابین دوستان و قرابت مندان کے جاری رہیگی۔

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی غنیم میر نصیر خان پر حملہ کرے یا کسی طرح کی مخالفت مابین اوس کے اور کسی صوبہ ایجنٹ کے پیدا ہو تو اوس حالت مین سرکار انگریزی حسب مناسب وقت کی دریافت کرکے اور صوبہ کے اوکی مدد بجا لاوینگے۔

دفعہ ۸

میر نصیر خان شاہ نواز خاں کی خورد و نوش کے لیے خواہ کچھ وثیقہ کہ جو معرفت سرکار انگریزی کے شبط رہنے اوسکے ملک انگریزی مین دیا جایا کرے مقرر کرینگے یا کچھ جاگیر ملک خراج مین جیسا کہ سرکار انگریزی بعد اوسکے تجویز کرے دینگے۔

محررہ ۶۔ اکتوبر ۱۸۴۱ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۲۵۷ھ

دستخط اکلینڈ (مہر) دستخط میر نصیر خان (مہر)

واضح رہے کہ آج تاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۴۲ء اقرارنامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل بمبئی کے ہوئی۔

دستخط ٹی ایچ ہنڈلک سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۷

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و نصیر خان سردار خلعت کے معرفت میجر جان جیکب صاحب سی بی از جانب سرکار انگریز کہ جسکو عالی مرتبت موسٹ نوبل مارکس ول ہوسی کے ٹی گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا ایک طرف اور میر نصیر خان سردار خلعت طرف دیگر کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے۔

چونکہ بنظر مناسب ایک عہدنامہ جدید باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان سردار خلعت کے قائم ہونا چاہیے اسلیے ہر دو سرکارہاے مذکورۂ بالا کے مابین عہد و پیمان مندرجۂ دفعات ذیل قائم ہوا۔

دفعہ ۱

ازروے عہد و پیمان ہذا کے وہ عہدنامہ جو باہم میر نصیر خان اور سرکار انگریز کے ۱۸ اکتوبر ۱۸۳۹ء کو معرفت میجر اوٹرم صاحب کے قرار پایا تھا منسوخ متصور ہو۔

دفعہ ۲

باہم سرکار انگریز اور میر نصیر خان سردار خلعت اوس کے ورثا اور جانشینان کے ہمیشہ دوستی رہے گی۔

دفعہ ۳

میر نصیر خان اور اُسکے ورثا و جانشینان دشمنان سرکار انگریز سے مقابلہ کرینگے اور ہمیشہ سرکار موصوف کی راے پر کاربند ہونگے اور بلا رضامندی سرکار موصوف کسی دوسری سرکار کے ساتھ کسیطرح کا عہد و پیمان نہین کرینگے۔

دفعہ ۴

کاسٹ خلعت کے کسی ملک مین سرکار انگریزی کو اپنی فوج رکھنا مناسب معلوم ہو تو ایسی صورت مین سرکار موصوف حسب تجویز اپنی جس مقام پر مناسب جانے اپنی فوج رکھے۔

دفعہ ۵

میر نصیر خان وعدہ کرتے ہین کہ ہم خود اور ہمارے ورثا اور جانشینان اپنی رعایا کو کرنے غارتگری بیچ ملک سرکار انگریز خواہ قریب اوسکے سے باز رکھینگے اور نیز آمد و رفت سوداگران کی مابین حکومت سرکار انگریز و افغانستان کے براہ شکارپور یا لنگرگاہ و سوہیانی یا اور کسی لنگرگاہ بلکہ اُسکے ہو حفاظت کرینگے اور علاوہ اوس محصول کے جو باہم سرکار انگریز اور میر نصیر خان کے تعین ہو کر درج عہدنامہ ہذا ہوا اور کچھ زیادہ نہین لینگے۔

دفعہ ۶

بنظر ردد ہی و بارہ تکمیل شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کے بشرط کاربند رہنے ساتھ ایمانداری کے سرکار انگریز میر نصیر خان اور اُسکے ورثا اور جانشینان کو ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینا قبول کرتے ہین۔

دفعہ ۷

اگر کسی سال مین از جانب میر نصیر خان مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان کے تعمیل شرائط مندرجہ کی بایمانداری تمام نہو تو ایسی صورت مین ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ مذکورہ بالا سرکار انگریز نہین دینگے۔ محررہ ۴ مئی ۱۸۵۴ء مقام مسٹونگ

دستخط جان جیکب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمانیر ایر سندہ۔

بابت ضمیمہ بابت شرح محصول اشیاے سوداگری جنکی آمد و رفت براہ ملک خان خلعت کے ہوتی ہے کہ جسکا ذکر

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر دستخط اور مہر میجر جان جیکب صاحب سی بی کی از جانب سرکار انگریز ایکطرف اور میر نصیر خان کے از جانب خود طرف دیگر ۱۴ مئی ۱۸۵۴ء مطابق ۱۶ شعبان ۱۲۷۰ھ کے مقام مسٹونگ مین ہوا اور ایک نقل اوسکی منظور شدہ بدست میر نصیر خان موصوف کے تاریخ حال سے اندر دو ماہ کے مرسل ہوگی۔

دستخط دار ہوسی

جی ڈارن ۲ جی لوجی

۳ پی گرانٹ ۴ بی پی کاک

۲۔ جون ۱۸۵۴ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوئی۔

دستخط جی ایف ایڈمسٹن

سکریٹری کو نسل ہند

نمبر ۱۸

عہد و پیمان جو باہم خداداد خان خان خلعت اور بلوچیان اور سرکار انگریزی کے درباره پھیلانے تار برقی اپنی عملداری کرن مین درمیان سرحد غربی حکومت جام بیلا اور یورپ سرحد ملک گوادر کے قرار پایا۔ مضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱

خان خلعت تار برقی موقوعہ مابین سرحد مغرب حکومت جام بیلا اور سرحد مشرقی ملک گوادر کے اور نیز ملازمان متعینۂ طیاری اوسکی کی بخوبی حفاظت کرین گے۔

دفعہ ۵ عہدنامہ ہذا مین مندرج ہے۔

فی اونٹ جو سرحد شمالی سے سمندر کراچی یا اور بندرگاہ کو جاتے ہین بلا لحاظ قیمت چھ روپیہ سکہ کمپنی لیا جاویگا

فی ؍؍ جو سرحد شمالی سے شکارپور کو جاتے ہین ۵ ؍؍ لیا جاویگا۔

اور یہی محصول اون اشیاے سوداگری پر بھی فرض کرنا چاہیے جو اور اطراف سمندر سے خواہ سندہ سے ملک خلعت کو آتے جاتے ہین۔

دستخط جان جیکب میجر پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمانڈر متعینہ سرحد ایرسندہ۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اون مقامات پر جہان اونکو موقع معلوم ہو چوکیا یعنی اسٹیشن تار برقی کے مقرر کرنے کے مجاز ہین۔

دفعہ ۳

لوازمہ تار برقی کا جس لنگر گاہ موقرعہ ملک خان مین آسایش معلوم ہو بلا مطالبہ محصول کے اوترا کرے۔

دفعہ ۴

قیمت اسباب برقی اور مزدوری اور اوترائی ورسد وغیرہ کا صرف بذمہ سرکار انگریز کے ہوگا اور سرکار انگریز درباره اپنی رسد وغیرہ کے انتظام معقول حسب تجویز اپنے کرینگے اور خان وعدہ کرتے ہین کہ کسیطرح کی روک ٹوک راستہ مین نہین کیجاے گی بلکہ از جانب خان کے ہر طرح مدد اور حفاظت کی جاوے گی۔

دفعہ ۵

واسطے حفاظت تار برقی مذکور اور اوسکے ملازمان کے سرکار انگریز سے صد ۵۰۰ ہزار روپیہ سالانہ ملا کریگا اور سوا سے زر مذکور کے اور زیادہ صرف از جانب خان خلعت کے نہین ہوگا۔

دفعہ ۶

بذریعہ رزیڈنٹ سرکار انگریز کے خان نسبت اس امر کے اطلاع دینگے کہ کس کسقدر روپیہ مندرجہ زر مذکور کے کن کن سرداران متفرق کو کہ جنکی تحت حفاظت مین تار برقی کے دینا چاہیے مخفی نرہے کہ یہ روپیہ اونہین سرداران کو دیا جاویگا کہ جنکے ملک مین ہو کر تار برقی جاتی ہے اور بروقت ملنے اجازت خان کے زر مذکور بمعرفت رزیڈنٹ سرکار انگریزی کے اشخاص مندرجہ کو تقسیم کر دیا جاوے گا۔

دفعہ ۷

واضح رہے کہ زر سالانہ مذکور کا دینا اوسوقت سے شروع ہوگا کہ جب افسران متعینہ طیار کنندگان تار برقی بہ نسبت اس امر کے اطلاع کرینگے کہ پچاس میل تک طیار ہو گئی ہے اور اوس پچاس میل تک

کے لیے بندوبست کافی کیا گیا ہے۔

دفعہ ۸

اگر باہم افسران تاربرقی اور رعایا خان خلعت کی کسیطرح کا تنازعہ ہو کہ جسکا تصفیہ بخوبی معرفت ایجنٹ خان مذکور کے نہو سکے تو ایسی صورت مین اس امر کی اطلاع صاحب ریذیڈنٹ قیمہ خلعت کو دیجاوے گا۔

دفعہ ۹

بوجہ مزاحمت یا کسیطرح کے نقصان تاربرقی کے اقرارنامہ ہذا از جانب سرکار کسیوقت باطل ہو سکتا ہے۔ مورخہ ۳۰۔ فروری ۱۸۶۳ء

دستخط ام گرین میجر
قائمقام ریذیڈنٹ متعینہ دربار
خان خلعت مقام کشمور۔

تتمہ دفعہ ۱۰ ایک عہدنامہ کا

جو باہم خان خلعت اور سرکار انگریزی کے دربارۂ تاربرقی کے جو اوسکے ملک مکران مین ہو کر جاتی ہی قرار پایا بمضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱۰

خان خلعت بنظر جلد طیار ہونے تاربرقی کے نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریز کو اختیار ہے رعایا مکران سے اپنے طور پر بندوبست کرے

چونکہ ملک خلعت مین کسی مقام پر بلا خان کی رضامندی تاربرقی نہین قائم ہوگی اسلیے جہان کہین ملک مذکور مین مکانات واسطے تاربرقی کے تعمیر ہونگے وہ عملداری سرکار خلعت مین منظور ہو کر تعمیر کیے جائین گے۔

از جانب سرکار انگریز
دستخط ام گرین میجر
ریذیڈنٹ متعینہ خلعت

دستخط خداداد خان حاکم خلعت (مہر) مقام جکوبابا دموقوعہ اپر سندہ

تاریخ ۲۳- مارچ ۱۸۶۳ء

بیلا یعنی بس

واضح رہے کہ صوبہ بس کا کسی بزرگ جام ہیلا کو بجلدوے خیر خواہی لڑائی کے از جانب عبداللہ خان والی خلعت کی عطا ہوا تھا اور شرائط اوسکے یہ تھے کہ جام اطاعت خان کی قبول کرے اور کچھ فوج اس نظر سے رکھے کہ بروقت ضرورت کے کام آوے اور بعد وفات عبداللہ خان کے مہابت خان نے جام علی کو کہ جسکی نسل سے جام میر خان سردار موجودہ حال ہے اوس عطاے کو مستحکم کیا۔

۱۸۳۱ء مین جام حال۔ نے اپنے باپ جام میر علی کی جانشینی کی سابق مین اونھون نے اطاعت خان سے منحرف ہونے کی اور اپنے کو آزاد کرنے کی کوشش کی اوسکے ملک کی آبادی تخمیناً ۲۵۰ ہزار آدمی کی ہے اور قریب ۲۵۰ ہزار یعنی ۲۵۰ ہزار روپیہ محصول سمندر اور ۲۵۰ ہزار اراضی کاشتکاری کی آمدنی ہے۔

دربارہ حفاظت کرنے اوس جزتار برقی مکران کے جو بس ہوکر جاتی ہے ایک عہدنامہ نمبری ۱۹ دسمبر ۱۸۶۱ء مین ساتہ جام میر خان کے قرار پایا اور ۲۵۰ ہزار روپیہ سالانہ اوسکو دینا واسطے اس حفاظت کے تعین کیا گیا اور بعد ازان ۲۵۰ ہزار روپیہ اور بیشی کرکے ۲۵۰ ہزار روپیہ تعین ہوا فقط۔

نمبر ۱۹

ترجمہ عہد و پیمان کا جو ساتہ جام ہیلا کے

بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۶۱ء عیسوی کے

قرار پایا ——— مضمون ذیل ہے

جو کہ اب نوشت و خواند دربارہ قائم کرنے تار برقی کانسٹنٹی نوپل اور بغداد سے کراچی تک ازراہ فارس اور بلوچستان کے مابین سرکار انگریزی اور دیگر سرکارہاے عظیم یورپ اور ایشیا کے

شروع ہوا اور بنظر تکمیل اسطلب مفید کے تدبیر حفاظت تار برقی مذکور کی ضرور متصور ہے اسلیے سرکار بمبئی نے میجر ایف جی گولڈ اسمتھ صاحب کو خاص کر واسطے کرنے عہد و پیمان سات اون سرداران کے کہ جنکی علداری مابین کراچی اور گوادر کے ہو بھیجا۔

جو کہ دریاے ہب سے گھوش کلت یا قریب اوسکے یک پہ تفاوت ۱۵ میل کے اندر بلک جام بیل خان سردار لس بیلا کے واقع ہے اسلیے میجر ایف جی گولڈ اسمتھ صاحب حسب نمائندی خداداد خان حاکم شاہ خلعت جود وست و محب سرکار انگریزی کا ہے از جانب سرکار موصوف کے جام بیل خان مذکور کے ساتھ واسطے طیاری اور حفاظت تار برقی موقوفہ مقامات مذکور کے عہد پیمان بمضمون ذیل کرتے ہین۔

دفعہ ۱

اشیاے طیاری تار برقی مذکور کا جس جگہ سرکار چاہین مابین دریاے ہب اور گھوش کلت کے اوتر سکتے ہین اور درباب اوسکی حفاظت اور آسایش طیاری کے بخوبی مدد دیجاویگی بشرطیکہ زر تصرف اور قیمت اون اشیا کی جو خرید ہون سے۔

دفعہ ۲

اسٹیشن تیلی گراف کے واسطے دفتر کے ایک بمقام سومیالی اور دوسرا بمقام اورماڑا کے تعمیل ہوگا

دفعہ ۳

اون اشخاص کی جو واسطے طیاری کے متعین ہین بیچ طیاری اور جاری کرنے اوسکے مین و تنز حفاظت کرنے مین بخوبی مدد دیجاویگی تاکہ اونکی کارروائی مین کسیطرح کا حرج واقع نہو اور اجرت وغیرہ از جانب سرکار انگریز دیجاویگی۔

دفعہ ۴

بروقت یہ معلوم ہونے کے کہ جام بیلا نے اسقدر آدمی بشرح اسقدر ماہواری کے واسطے حفاظت اور نیز مدد دہی کے جو وقتاً فوقتاً افسران تار برقی مقیمہ اوس سرحد کو مطلوب ہوے ہزار روپیہ سالانہ معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے جام بیلا کو دیا جاویگا۔ *

* یہ امر واضح رہے کہ دین زر سالانہ کا منحصر اوپر ضرورت کے ہے اسلیے اوسکی تشخیص آیندہ پر موقوف رہی مگر بدانست کمپنی

دفعہ ۵

واضح رہے کہ اگر کسیوقت بین بہ نسبت اس امر کے اطلاع صحیح ہو کہ استقدر ملازم خود بیلا نے تعینات کیا ہے کافی نہین ہے اور استقدر ضرر تار برقی کو پہونچا کہ جس سے عدم تندہی کا دربارہ محافظت از جانب جام بیلا کے گمان ہو تو ایسی صورت مین صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلعت مجاز اس امر کے ہونگے کہ جام بیلا سے اوسقدر روپیہ اوڈلین کہ جو کل قعدار مقررہ سے زائد نہو۔

دفعہ ۶

دین سالانہ جام مذکور کو اوسوقت سے شروع ہو کا جب کہ یہ معلوم ہوے کہ سہ میل تک تار برقی درست ہوگئی اور دین جزویات بموجب اجرت و قیمت اشیاے خریدشدہ حسب مندرجہ بالا کے ہوا کرے گا۔

دفعہ ۷

نالش وغیرہ جو بہ نسبت کسی اشخاص متعینہ تار برقی کے ہو لیاقتی کہ جسکا تعین حسب دلخواہ نہو سکے تو اوسکی اطلاع رزیڈنٹ متعینہ خلعت کو کیجاوے گی مقدمات ضروری خواہ از قسم نالش ہو یا اور کسیطرح کی شکایت نسبت اون شخصون کے ہو وہ پاس مجسٹریٹ یعنی کمانیر پولیس متعینہ کراچی کے دائر ہوا کرین گے۔

دفعہ ۸

مخفی نرہے کہ سرکار موصوف درصورتیکہ کسیطرح کی روک ٹوک یا حرج طیاری تار برقی مذکور مین ہو کسیوقت مجاز منسوخ کر دینے اقرارنامہ ہذا کی ہے۔

عہد و پیمان ہذا اوسوقت مین واجب التعمیل متصور ہوگا کہ جب سرکار بمبئی کی منظوری اوسپر ہو جاوے واضح ۵ اگست ۱۸۶۲ء کو اقرارنامہ مذکور پر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کی ہوئی۔

بیان کیچ

نوٹ تنخواہ محافظ مندرجہ سے دوچند ہوگا مثلاً تنخواہ محافظ تعدادی نائک ماہواری یعنی ۱۵ سالانہ کی ہے

نوٹ ۲ کانہ چیز بمحصول درآمد ہوا غرض کہ تخمیناً ۱۵ سے زیادہ بیہ ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ منجملہ صوبہ ہاے خراج دہندۂ خلعت کے مغربی صوبہ ہے حالانکہ بباعث بارہا ویران کیے جانے افواج خلعت سے اسکی اطاعت صرف براے نام باقی رہگئی بالفعل فقیر نور محمد نامے یکے از قوم بزنجو نائب کچھ کا ہے ۱۸۶۲ء مین ایک عہد و پیمان نمبری ۲۰ اوسکے ساتھ کہ جسمین اوسنے بشرط پانے کچھ زر سالانہ کے تار برقی مکران کو جو اوسکی عملداری مین ہو کر جاتی ہے حفاظت کرنے کو قبول کیا چنانچہ سمت ۶۰۰۰ ہزار روپیہ کہ منجملہ اسکے ایکہزار سردار سپنی کو مقرر ہے از جانب سرکار انگریزی کے تعین ہوا۔

نمبر ۲۰

خلاصہ ترجمہ عہد و پیمان کا کہ جو فقیر محمد بزنجو نائب کچھ نے میجر اف جی گولڈ اسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ سے بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۲ء کو کیا۔ بمضمون ذیل ہے۔

حسب الہدایت خان خلعت کے فقیر محمد بزنجی نے روبرو میجر اف جی گولڈ اسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ کے حاضر ہو کر جملہ انتظام جو دربارۂ طیاری تار برقی کے قرار پایا سنا اور بمقابلہ افسر مذکور اور رئیس رحمت اللہ خان اجنٹ خان مذکور کے یہ اقرار کرتا ہے کہ اگر سرکار انگریز کا ارادہ ترائی مکران مین تار برقی بنانے کا ہو تو اوس صورت مین ہم بدل و جان مقام کلمت بندر سے گوادر بندر تک اوسکی حفاظت کے اور نیز بہم پہونچانے مزدوران وغیرہ کے کوشش کرینگے اور اس کام کے لیے حسب منظوری خان کے جسقدر روپیہ سرکار موصوف تجویز کرے معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے فقیر نور محمد خان کو ملا کریگا اور فقیر نور محمد خان مذکور دربارۂ حفاظت لوازمہ وغیرہ تار برقی کے اسطرح پر مدد دیگا کہ جسمین حرج کار واقع نہو مخفی نرہے کہ جملہ اشیاے کی قیمت جو کسان متعینہ تار برقی خرید کرین از جانب خریدکنندہ کے دیا جایا کریگا۔

واضح رہے کہ ذمہ داری مذکور صرف بوجہ اوسکے عہدۂ نیابت کچھ کی اوسپر فرض ہے۔

بعد تحریر امور مذکورۂ بالا کے روبرو میجر اف جی گولڈ اسمہ اسسٹنٹ کمشنر سندہ اور رئیس رحمت اللہ اجنٹ خان کے بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۲ء کے دستخط فقیر نور محمد خان کے ہوئے۔

مگر چند عبارت روبرو فقیر محمد خان نائب کچھ کے لکھی گئی کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے اور اوسپر دستخط رئیس رحمت اللہ خان کے بتاریخ یکم فروری ۱۸۶۲ء کے ہوئے۔

لفظ گواور بندر سے جملہ علاقہ موقوعہ اندر سرحد گوادر کے متصور ہے۔

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہذا پر ۱۹۔ اگست ۱۸۶۳ عیسوی کو منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوئی۔

بیان فارس

ابتداے سنہ ۱۷ صدی یعنی بہنگام حکومت شاہ عباس کے انگریزون نے پہلے کارتجارت کا فارس مین مقرر کیا پہلے دو دلیر انگریز یعنی رابرٹ شیرلی صاحب مع اپنے بھائی اور چند ہمراہیان دربار کے فارس کو گئے اور وہان لوگ اون سے بہت اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور بعد ازان سر انتھنی صاحب موصوف از جانب شاہ عباس کے واسطے کرانے عہد و پیمان ساتھ بادشاہان یورپ کے نسبت پامال کرنے قوم برک کو واجازت ملنے سوداگران انگریز کو واسطے کرنے کارتجارت ساتھ فارس کے بطور ایلچی واپس گئے۔

چنانچہ شاہ عباس کی عنایت سے قوم انگریز فرانسس اور ڈنمارک کے کارخانجات مقام گون ٹرون مین کہ جسکا نام بادشاہ فارس نے بعد ازان بندر عباس کہ جو ابتک مشہور ہے رکھا تعین ہوئے۔

واضح رہے کہ شاہ عباس کی اجازت بہ نسبت پوگیز کے جنہون نے سنہ ۱۵۰۷ء مین تمامتی الیو قرقی کے جزیرہ ہرمز موقوعہ مہابہ خلیج فارس کو کہ جو مقام گون ٹرون سے چندان فاصلہ پر نہین ہے فتح کر کے دخل کر لیا تھا کمتر تھے اور اونکے نکال دینے کا ارادہ کیا اور اس عزم مین انگریز جو اوندنون مین مشغول لڑائی ساتھ پوگل کے تھے شریک شاہ عباس کے ہوئے اور سنہ ۱۶۲۲ء مین شاہ عباس موصوف نے ایک اقرار نامہ مندرجہ حاشیہ درباب دینے نصف مال لوٹ جزیرہ مذکور کا و نیز نصف محاصل آیندہ گون ٹرون اور ہرمز کے ساتھ انگریز کے قرار دیا چنانچہ قوم پوگیز نکال دیے گئے اور وعدہ شاہ فارس کا وفا نہوا۔

مضمون اقرار نامہ مذکورۂ بالا کا کہ جو مندرج بالا ہے مین ہے حسب ذیل ہے۔

اول

یہ کہ جب تک قوم انگریز خوش معولیہ ین سپاہیان فارس کسی قسم کی لوٹ مین یعنی جواہر اور سونا و چاندی وغیرہ بہمور

واضح ہے کہ کارخانہ گون بردون کا ۱۷۶۱ء تک بہ تردد اور نقصان تمام جاری رہا آخر کار بباعث ظلم گورنر لار کے اوٹھہ گیا ۔

واضح رہے کہ وفات شاہ عباس سے کہ جو ۱۶۲۹ء مین واقع ہوئی جلد تر خاندان شفادین کو پایہ اختتام کو پہونچایا چار بادشاہان کمزور اوس خاندان کے متواتر تخت نشین ہوئے اور اونکے عہد حکومت مین ترکون نے سلطنت فارس کے عمدہ عمدہ صوبہ غربی کو الگ کر لیا حاکم عرب متعینہ مسکٹ نے جزیرہ ہاے موقوعہ خلیج فارس کو بقبضہ اپنے کیا اور افغانان از قوم ابدالی نے اپنے کو برات اور جلجس موقوعہ قندہار مین ارادہ قرار دیا ۱۷۲۲ء مین یعنی اندر ایک صد سال بعد وفات شاہ عباس کے محمود والی قندہار نے اصفہان کو گھیر لیا اور شاہ حسین نے اپنا تاج اوسکو چھوڑ دیا ۔

واضح رہے کہ خاندان افغان تھوڑے روز تک رہا ۱۷۳۰ء مین محمود فتحقانی ہوکر مر گیا اور ۱۷۳۱ء مین اوسکا بھتیجا بروقت بھاگنے نادر قلی خان یعنی مشہور نادر شاہ کے قبضہ مین ماریگیا اور جانشین اشرف چھوڑ دینے تاج شاہ حسین کے اوسکا بیٹا تاماسک نے خطاب شاہی کا پایا اور ہمیشہ کرنے کوشش ناتوان دربارہ پھر حاصل کرنے تاج سے باز نہین آتا تھا چنانچہ اوسنے بادشاہ روس سے ایک عہد و پیمان متضمن دیدینے کل علاقہ فارس موقوعہ کاسپین سمندر پر شبرطانکال دینے قوم افغانان کے اوسکے ملک سے اور پھر ملنے تاج اوسکے کے قائم کیا

دوم

آمدنی بندر عباسی سالانہ یعنی گون تومن سے نصف انگریز کو تقسیم ہو جایا کریگی اور جو جہاز انگریزی بندرگاہ سے ہوکر جاوے اوسپر خراج معاف ہے

سوم

ہر سال بیس راس اسپ کہ منجملہ جنکے دو مادین ہون گے اونکے پاس بھیجے جاوین ۔

شرط اول کہ دو مرد مان سپاہی ہمیشہ واسطے حفاظت خلیج کے تعینات رہین ۔

دوم انگریز قلعہ ہاے پورتگل کو شاہ فارس کے قبضہ مین دیدین کہ جس سے انگریز شاہ فارس کے دوست شمار کیے جاوینگے

شرط اخیر شاہ مذکور کو اول چوکی اجلاس کونسل مین ملا کرے اور اونکے توابعنون کے مرتبہ کا لحاظ رہے فقط ۔

اور اوسی مراد سے اوسنے ایک عہد نامہ سانہ ترکون کے بھی جنکی سلطنت سمت مغرب و شمال کو بڑھتی جاتی تھی کیا اور بلا چندے غور بخاطر تمسپ کے دربار ہاے سنٹ پیرس برگ اور کانسٹنٹی نوپل نے ایک عہد نامہ کہ جسکے رو سے ملک فارس کو آپس مین تقسیم کر دیا ۱۷۲۴ عیسوی مین قرار دیا۔

مخفی نرہے کہ صرف بوجہ لیاقت اور کارگذاری نادر قلی خان کے کہ جنہون نے اپنی جوانمردی اور دلیری کے لیے بڑی شہرت پائی تھی نصیب تمسپ کا پھر چمکا ۱۷۲۶ء مین نادر قلی تمسپ کی چھوٹی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور تمام خراسان سے شاہ حسین کے بیٹے کو قبضل کروایا اور آخر ۱۷۲۷ء مین حاکمان افغان ملک فارس سے نکال دیے گئے اور اونکے بہت سے ہمراہیان تلوار سے مارے گیے غرضکہ ایک مرتبہ اور بباعث شاہ تمسپ کے تخت خاندان شفادین مین آیا شاہ تمسپ بعوض خیر خواہی کے نادر قلی کو ملک خراسان مازن وڑان سیستان اور کرمن کا دیدیا۔

تمسپ شاہ نے صرف برائے نام دو برس تک سلطنت کیا اور بعد اوسکے نادر قلی نے اوسکو تخت سے اوتار کر پنج کمال تمام تاج قبول کیا بعد نادر شاہ سلطنت فارس کی چند روز تک اپنے جلال سابق پر پہونچ گئی تھی اور واضح رہے کہ نادر شاہ نے نہ صرف اون ملکون کو کہ جسکو ترکون اور روس والون نے فتح کیا تھا لے لیا ملک سندہ قندہار کابل بلخ اور تمام ملک موقوعہ مابین اکشس اور سمندر کسپین تابع کر کے اپنی فوج دہلی کو لایا اور مغلون کی دارالخلافت مین قتل اور لوٹ کرا کر شاہ دہلی سے تمام ممالک موقوعہ جانب غروب دریاے سندہ اپنے لیے چھوڑ دیا ۱۷۴۷ء مین نادر شاہ مارا گیا اور اندر چند روز بعد اوسکی وفات کے وہ قوت سلطنت کہ جو اوسنے از سر نو پیدا کی تھی پراگندہ ہوگئی اور احمد خان ابدالی نے اپنے کو افغان کا بادشاہ قرار دیکر قندہار اور ہرات کو لے لیا اور بنیاد ایک سلطنت کی جو بباعث اوسکی فتوحات کے کہ نادر شاہ سے زیادہ تیز تھی بڑھ گئی تھی ڈالا اور شاہ رخ اندہا پوتا نادر شاہ کو صرف صوبہ خراسان کا ملا تھا اور صوبہ مذکور کو احمد خان نے اوسکو بطور قبضۂ ارادیہ کے عطا کیا تھا مگر جلد بعد بہت سے قصبہ اوسمین قائم کیے گئے دکھن اور پچھم صوبہ لار کے فارس اور عراق اردبجن اور سیرن و میان کو کریم خان کہ یکے از قوم زند تھا فتح کیا اور شاہ اسمعیل نامے ایک شاہزادہ خاندان شفادیان کا جو شاہ حسین کا ہمشیرزادہ تھا بھانجا بادشاہ مقرر ہوا واضح رہے کہ وہ صرف بطور ایک تپالہ کے تھا اور اخیر کو

قید ہوگیا اور باگ حکومت سلطنت کی بدست کریم خان کے رہی کریم خان ایک حاکم عادل اور مقتدر تھا چنانچہ اوسنے دربارہ پھیلانے اور ترقی دینے کارتجارت کے بڑی جانفشانی کی اور اوسکی عہد مین انگریزون نے کہ جنہون نے کہ سابق مین گون برون کو چھوڑ دیا تھا ایک فرمان نمبری ۲۱ مشعر قائم کرنے کارخانہ تجارت بمقام شیراز اور خلیج فارس کے ۱۷۶۳ء مین حاصل کیا۔

۱۷۷۹ء مین کریم خان بعد حکومت قوی ۲۶ برس کے مرگیا واضح ہو کہ اسکی تنواون بیون جیدیگر کہ حسین ظلم شدید ہوئے اور حسین کریم خان کے چار دن بیٹون کے ہاتہ پاؤن ظلم سے کاٹ لیے گئے یہی علامت تھی اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ آغا محمد خان یکے از قوم کجر دبانی خاندان حال کا تھا اوپر تخت فارس کے ۱۷۹۵ء یعنی بروقت اختتام بلود کے بیٹھا۔

۱۷۸۸ء مین جعفر خان بھتیجا کریم خان کا جو خاندان رند سے سب سے پچھلا تھا عہد حکومت مین مختصر انگریزون نے کہ جو بلوی مسطورہ بالا مین مبتلا چند قبوحات۔ کے ہوئی تہی معرفت اونکے سردار مقیمہ بصرہ کے دوسرا فرمان نمبری ۲۲ دربارہ جاری رہنے کارتجارت ملک فارس مین بلا روک ٹوک کے حاصل کیا۔

واضح رہے کہ آغا محمد خان جو بہت روز تک بادشاہت فارس مین ایک صوبہ عظیم کا حاکم تھا مگر ۱۷۹۵ء تک آزاد نہین قرار دیا گیا تھا بروقت لڑائی روس کے بمشکل تمام اپنی قوت اصلی کو پہونچا ہرا کلیس ولی گورگیانی پریشانی ملک فارس کو اپنا موقع غنیمت اور مفید متصور کرکے ۱۷۸۳ء مین تابعداری فارس سے نکل کر کٹھرائین ثانی کی اطاعت قبول کی اور کٹھرائین موصوف نے اوسکو اپنی پناہ مین لیکر اوسکے ملک پر اوسکو بحال رکھا ۱۷۹۵ء مین آغا محمد خان نے عزم سزادہی قوم گورگیان کی بباعث اونکے فرمانبرداری کے کیا اور بوجہ اضطراب کوچ کر ولی مذکور کو ملک روس سے مدد نہ مل سکی چنانچہ سوائے کسان نوجوان اور خوبصورت کے کہ جنکو وہ قید کرلایا باقی جملہ باشندگان پر قتل عام کا حکم دیا بعد ازان فارس نوا ایک روسی فوج نے حملہ کیا اور فتح کرکے طہران کو جاتی تھی مگر بباعث وفات شاہزادہ کے جو ۱۷۹۶ء مین واقع ہوئی وے اس کام سے باز رہ کر واپس آئی سال آئندہ مین آغا محمد خان جو نہایت شوخ اور قتال منجملہ بادشاہان فارس کے تھا مارا گیا اور اوسکا بھتیجا فتحعلیخان اوسکا جانشین ہوا اور اوسکے عہد مین

زیادہ تر دوستی باہم انگریز اور فارس کے باعث خوف لڑائی افغان کے اوپر ہندوستان کے
و عزم لڑائی فرانسس کے اوپر ممالک یورپ عملداری انگریز کے و بغرض قوی کرنے زور انگریزون
کے طہران مین شروع ہوئی ۔

واضح ہے کہ اوس فتح کے باعث سے کہ جو ہندوستان پر بباعث چڑہائی نادرشاہ اور احمدشاہ
ابدالی کے ہوئی بہ نسبت اس امر کے یقین ہوگیا کہ ہندوستان پر وقت ملنے موقع کے کسی
حاکم افغانستان کی چڑہائی ہوگی ۔

۱۷۹۶ء مین جمال شاہ پوتا احمد شاہ ابدالی برارادہ رہا کرنے خاندان تیمور کو اطاعت مرہٹون
سے اور بحال کرنے اونکو اوپر حکومت اونکی کے لاہور کو چلا مگر بباعث فساد موقوعہ خود اوسکی
عملداری کے اوسکو دوسرے سال مین واپس آنا پڑا مگر سامان لڑائی ہذا اور لڑائی فرانسیسیون
کا اوپر ہندوستان کے اور فرستادگی خفیہ ایک ایلچی کا از جانب نپولین کے بغرض تعین کرنی
اپنا زور اوپر ملک طہران کے انگریزون کو بہ نسبت کرنے تدبیر دربارہ حفظ رکھنے اپنی حکومت
ہندوستان کو مجبور کیا چنانچہ کپتان ملکم صاحب از جانب انگریز بطور ایلچی کے ملک فارس مین
واسطے کرنے عہد و پیمان دوستی اور تجارت کے روانہ ہوئے اور اونھون نے سنہ ۱۸۰۱ء مین وزیر
فارس سے دو عہد و پیمان کہ جنکی منظوری بادشاہ کے بذریعہ فرمان کے ہوئی قائم کی اور اردے
مضمون شرائط عہد نامہ نمبری ۲۳ کے بادشاہ فارس نے وعدہ دربارہ خراب وخستہ کردینے
ملک افغانستان کے درصورت اونکی چڑہائی اوپر ملک ہندوستان کے اور نیز قیام نہ پکڑنی دینی
قوم فرانسیس کو ملک فارس مین کیا اور درصورت واقع ہونے لڑائی مابین فارس اور فرانسیس
خواہ افغان کے انگریز بادشاہ کی مدد مع سامان لڑائی کے کرین گے مخفی نرہے کہ عہد نامہ نمبری
۲۴ کی رو سے جو دربارہ کار تجارت کے تھا جملہ حقوق کارخانجات تجارت سابق کے
بحال ہوئے بلکہ اور چند امور ایزاد کیے گئے اور محصول جو خریدکنندگان سے لیا جاتا تھا تخفیف
ہوکر ایک روپیہ سیکڑا تعین پایا ۔

سنہ ۱۸۰۴ء مین یعنی ہنگام لڑائی باہم فارس اور روس کے کہ جسکا آغاز چڑہائی جارجیا سے ہوا
بادشاہ فارس بعد اوٹھانی بہت سی انقلاب اور بخوف لیے جانے بدلا قتل سپہ سالار روسیون کا

جواز جانب روسیون کے ہونے والا تھا اپنے کو نپولیون کے پناہ مین کہ جو اوسوقت نہایت زبردست تھے لیا اور اونسے درباره ملاپ فرانسیس کے التجا کی۔

واضح رہے کہ اوسکو مطلب عہدنامہ سنہ ۱۸۱۴ء کا جو از جانب انگریز ہوا تھا اور اونکے انکار درباب دینے مدد بمقابلہ روس کے کہ جسکا از روے عہدنامہ مذکور کہ وہ وعویدار تھا اور بخیال جسکے اوسنے معرفت اپنے ایلچی آغا محمد نبی خان کے دوستی فرانس کی چھوڑ دینے کا اقرار کیا تھا بہت ملال ہوا فرانسیسون کا ارادہ یہ تھا کہ روسیون سے اون صوبون کو جو فارس سے چھین لیے گئے تھے پھر بحال کرادین اور نیز یہ کہ بادشاہ کو ایشیا ے لڑائی اور افسران لڑائی واسطے درست کرنے فوج بطریقہ انگریزی کے دین تاکہ ہندوستان ہوکر افغانستان پر چڑھائی کرے اور فوج فرانسیس اپنے ملک ہوکر ہندوستان پر چڑھائی کرے چنانچہ یہ عہدنامہ ساتہ صلح کے باہم نپولین اور بادشاہ سکندر کے بمقام تلسٹ کے قرار پایا لیکن اسکے باعث سے انگریزون نے کوشش درباره پھر صلح کرنے رسوخ دربار طہران مین اور نیز بچانے اپنی حکومت ہندوستان کو بذریعہ کرنے سلسلہ دوستی جملہ سرکارہاے سرحد مغربی کے کیا چنانچہ امرای سندہ رنجیت سنگہ اور سرکار کابل کے پاس پیغام بھیجے گئے اور سر جان ملکم صاحب موصوف بطور ایلچی کے ملک فارس مین بھیجے گئے ناگاہ سر ہارفورجونس صاحب ازطرف بادشاہ انگلستان کے بلا مشورہ سرکار ہندوستان کے اور بلا وقعیت تدبیرات قرارداده کے بطور وکیل مطلق کے بھیجے گئے چنانچہ یہ ماجرہ آخر کو بڑا پیچدار ہوگیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ ہردو سرکار کی ہنسی فارس والون کے نزدیک ہوئی سر جان ملکم کو بہنگام پہونچنے سر ہارفورجونس صاحب کے بمقام بمبئی کے جو فارس کو جاتے تھے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ وہ بنظر قائم کرنے دوستی ساتہ پاچا اور دیگر سرداران خرد عرب کے بغداد کو بطور ایلچی کے جاوین اور سر ہارفورجونس صاحب مذکور کو واسطے کرنے عہد پیمان کے طہران مین چھوڑ دیوین مگر بسبب اور سب امورات کے فارس کا جانا مقدم تھا نظر بران اوسکا جانا ملک فارس مین بلا توقف پر ضرور تھا چنانچہ سر جان موصوف ملک فارس مین پہونچے اور بادشاہ کو بہنوز یقین وفا ہونے اوس وعدہ کا کہ جو فرانسیسون نے دل کھولکر کیا تھا کہ جس سے اوسکا دل خوش تھا لیکن مرتبہ سرکار انگریزی کو باعث پیغام سابقہ فرانس کے

ذلیل سمجھکر چاہا کہ حضور شاہی سے نکال کر ساتھ تو اہلیان متعینۂ سرار کے عہد و پیمان قرار پاوے
کہ جس سے سرجان موصوف کو امید دوستی کی نظر نہ آئی نظر بران اونہون نے یکایک ملک فارس
کو چھوڑکر روانہ کلکتہ کے ہوئے اور لارڈ منٹو صاحب کو واسطے کرنے تیاری برائے دخل کر لینے
جزیرۂ خزک کو کہ جو خلیج فارس مین ہے کہ جس مقام سے عہد پیمان اور لڑائی ہر دو امر از جانب
ہر دو سرکار ہو سکتا تھا آمادہ کیا اور سر ہارفورد جونس صاحب کو ہدایت دربارہ رہنے مقیم بمقام بمبئی
کے تا معلوم کرنے نتیجۂ پیغام جان ملکیم صاحب کی ہوئی تھی مگر بعد ازان یہ ہدایت ہوئی کہ جسوقت
ملکیم صاحب خواہ بلا حصول مطلب یا بعد قائم کرنے عہد و پیمان کے واپس آوین یعنی سر ہارفورد جونس
صاحب فوراً فارس کو جاوین اسلیے بروقت واپس آنے سرجان ملکیم صاحب کے وہ فوراً
طہران کو روانہ ہووے اور ہدایت دربارہ ملتوی کرنے پیغام کے اونکے پاس بعد بہت عرصہ کے
پہونچی چنانچہ وہ طہران مین اوسوقت پہونچا کہ جب بادشاہ کو بالکل اعتبار قول فرانسیسون کا
جو باعث صلح ساتھ فارس کے اور عداوت انگریز کے پورا نہ کر سکے جاتا رہا تب اوسکو دربارہ قائم
کرنے عہدنامہ کے کچھ دشواری نظر نہ آئی چنانچہ ایک عہدنامہ نمبری ۲۵ قرار پایا اور از روے
اوس عہدنامہ کے جو ۱۲ مارچ اور بعد ازان کچھ تبدیل ہو کر ۱۵ مارچ ۱۸۰۹ء کو قرار پایا تھا
جملہ عہدنامجات جو سابق مین ساتھ بادشاہ اور حاکمان یورپ کے ہوئے تھے منسوخ ہو گئے اور
یہ اقرار کیا کہ فوج یورپ کو اپنے ملک ہو کر ہندوستان کیطرف نہین جانے دینگے اور
انگریزون نے دربارہ کرنے مدد فوج کے اوسحالت مین کہ جب فارس پر کوئی فوج یورپ
کی چڑہائی کرے وعدہ کیا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ درصورت واقع ہونے کوئی لڑائی مابین فارس
اور افغانستان کے سوائے کرنے بیچ بچاؤ کے اور کسیطرح کی طرفداری نہین کرینگے اور عہدنامہ
ہذا کو بشرط اون تغیرات کے جو مابعد مناسب معلوم ہون لارڈ منٹو صاحب نے منظور کر کے
سر ہارفورد جونس کو ہدایت دربارہ واپس آنے از ملک فارس کے کی اور بعد ازان سرجان
ملکیم صاحب کو بطور ایلچی کے دربارہ کرنے اور انتظام کے بادشاہ کے پاس بھیجا اس اثنا مین
سر ہارفورد جونس کو حکم بنسبت اس امر کے انگلستان سے آیا کہ تا پہونچنے دوسرے وکیل مطلق
یعنی سر گور اوسلی صاحب کے کہ جسکی رسائی سر ہارفورد جونس اور سر جی ملکیم دونون سے زیادہ تھی

وہ ملک طہران مین رہے چنانچہ ۱۴ مارچ ۱۸۱۴ء کو ایک عہدنامہ نمبری ۲۶ از جانب سر گور اوسلی صاحب کے بربناء عہدنامۂ قرارداد ۱۸۱۲ء کے قرار پایا مگر انگلستان مین چند تبدیلیات کر عہدنامہ مین ہوئین غرض کہ ۱۸۱۴ء مین عہدنامہ نمبری ۳۰ قرار پایا۔

واضح رہے کہ بعہد حکومت فتح علیشاہ کے ملک فارس گروشون سے محفوظ رہا مگر باعث لڑائی روسیون کے بڑی سختی رہی صوبہ جارجیا میگریلیا داغستان سروان وکاراباغ اور تالش کے اوسمین سے نکل گئے اور سرکار انگریز کی جس کارروائی سے فوج روسیون کی آگے نہ بڑہ سکی اکتوبر ۱۸۱۳ء مین گلستان مین صلح ہوئی اور ایک عہدنامہ دربارہ قائم کرنے سرحد مابین سلطنت روس اور فارس کے کہ جسکا ٹھیک تصفیہ منحصر اوپر فیصلہ کمشنران کے رہا قائم ہوا واضح رہے کہ کچہ روز تک براے نام صلح رہی مگر دربارۂ سرحد کے اکثر نزاع اور قباحت ہوئی روسیون نے گوکچا کو کہ جسے فارس والے اپنا قرار دیتے تھے اپنے قبضہ مین کرکے اوسکے چھوڑنے سے منکر ہوئے غرض کہ ۱۸۲۶ء مین پھر مخالفت شروع ہوئی اور پہلا حملہ از جانب عباس مرزا شاہزادۂ فارس کے ہوا بروقت شروع ہونے لڑائی کے فارس والون نے ازروے شرط مندرجۂ دفعہ ۴ عہدنامۂ ۱۸۱۴ء کے سرکار انگریز سے مدد زر نقد یا فوج کی طلب کی مگر بعد چندے تحقیقات انگریزون نے دینے مدد سے اس بنیاد پر انکار کیا کہ مخالفت پہلے از جانب فارس کے شروع ہوئی اور اسکا تصفیہ بذریعۂ عہدنامہ کے ہوجانا چنانچہ یہ تصفیہ سرکار انگریز کا بادشاہ فارس کو کہ جسکو یہ خیال ہوگیا تھا کہ روسیون کا گوکچا پر قابض ہونا ہماری سلطنت پر ظلم کرنا متصور ہے ناگوار ہوا واضح رہے کہ اس لڑائی مین فارس والون کا بہت نقصان ہوا لیکن آخرش کو باعث بیچ بچاؤ ایلچی انگریزی کے ایک عہدنامہ صلح کا ۲۲ فروری ۱۸۲۸ء کو بمقام ترکومنچائی کہ جسکے رو سے فارس والون نے صوبہ ارمی وان اور نقشی وان کا روس والون کو چھوڑ دیا اور نیز اخراجات لڑائی کے دینے کو قبول کیا قرار پایا اور شاہ روس نے عباس مرزا ولیعہد کو وارث اور جانشین تخت فارس کا مقرر کرنے کا اقرار کیا۔

واضح رہے کہ عہدوپیمان مذکورۂ بالا کے قائم ہونے پر ایلچی انگریز کو موقع [illegible] خرید کرلینے منسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامۂ قرارداد ۱۸۱۴ء کا بدین رو کہ روپیہ کہ تومان یعنی خراج

ایکدیگر کا مذبذبہ قائم کرنی ایک عہدنامہ جدید نمبری ۸ کا ملا کیونکہ دفعات مذکور بہت سخت اور تردد پیدا کرنیوالی تھین بلکہ سابقہ سرکار فارس کے مقابلہ کی باعث تھین دفعات سوم و چہارم کی منسوخی کی باعث سے دفعات ۶ و ۷ بھی منسوخ ہوئین —

اکتوبر ۱۸۳۴ء مین فتح علی شاہ مرگیا اور اوسکا بیٹا مرزا عباس بھی ایکسال پیشتر مرگیا تھا بزور روس اور انگلستان کے محمد شاہ بیٹا مرزا عباس کا باوجود مقابلہ چند شاہزادگان خاندان شاہی کے تخت نشین ہوا اب ملاپ یورپ کے ۱۸۳۵ء مین اور نیز رفع ہو جانے اون خطرون کے کہ جنسے دوستی فارس کو مبالغہ کر دیا تھا کوئی تدبیر دربارہ قائم رکھنے رسائی کونسل ہاے فارس کے کہ جنکو انگریزون نے بذریعہ عہد و پیمان ۱۸۱۴ء کے جو بمقام طہران کے قرار پایا محفوظ رکھا تھا نہین کر گئی بلکہ خلاف اسکے بہت سی باتین منظر دشکنی کرنے شاہ کے اور نیز اس امر کا خیال دلوانے اوسکے دل مین کہ انگلستان کو ہماری سلطنت کا مامن رہنا ناگوار ہے کی گئین واضح رہے کہ انقلاب انتظام یعنی بھیجدیا جانا قرابت سندان فارس کا گورنمنٹ ہند کو اور بجاے اونکے بھیجا جانا ایک ایلچی گورنر جنرل کا بطور وکیل مطلق کے جو ۱۸۲۳ء مین واقع ہوا باعث رنج کا ہوا اور شاہ نے کہ جسکو یہ گمان ہوا کہ اس انقلاب کے باعث سے نہ صرف زوال ہمارے مرتبہ کا ہے بلکہ خطرہ ہماری حکومت کا بھی ہے بہت افسوس سے اوس تغیر کو قبول کیا مخفی نرہے کہ اوس لڑائی نے جو دربارہ پیغام ۱۸۰۹ء کے باہم تاج اور سرکار ہندوستانی کے ہوئی تھی اوسکی عزت کو بنظر سرکار ہندوستانی کے بھی کر دیا تھا اور اوسکو یہ بھی یقین ہوا کہ اون کارروائیون کی باعث سے جو سرکار ہندوستانی نے بمقابلہ ڈاکوان ساحل خلیج فارس کے ۱۸۱۹ء مین کی تھا اوسکی حکومت پر ظلم ہوگا واضح رہے کہ دربارہ ترکی دوستی سابقہ فارس کے چندان فکر نہین کی گئی یہانتک کہ بعد عہد و پیمان ترکومانچائی کے اور منسوخی عہد و پیمان ۱۸۱۴ء کے ایک تدبیر کہ جسے شاہ نے صرف بخیال اوس تردد زر نقد کے جو باعث دینے تاوان روسیون کے ہوا تھا قبول کیا اور اس امر مین عجب نہین ہے کہ طہران مین روسیون کے سامنے سرکار انگریزی کا زور کم ہو جاتا —

کئی برسون تک شاہ نے دربارہ تبدیلی عہدنامہ ۱۸۱۴ء اور بعوض دفعات منسوخ شدہ کے اور

قائم

قائم کیے جانے ایسی شرائط محافظت کے کہ جس سے صاف ثابت ہو کہ سرکار انگریزی کی مرضی
حفظ رکھنے آزادی فارس کی ہے عذر معذرت کیا مگر کوئی تدبیر بسبب پوری کرنے امید شاہ کی
نہین کی گئی اور اخیر کو بعد مدت کے ۱۸۳۳ء مین سرکار انگریز نے اپنے حکام مقیمۂ فارس کو دربار
تبدیل کرنے عہدنامہ کے عہد و پیمان کرنے کی اجازت دی اور واضح رہے کہ اونکے غلبہ کے
باعث سے روس والون کو بالکل جگہ مل گئی اور عہد و پیمان ۱۸۳۳ء تک جاری رہا حالانکہ یہ
نتیجہ نہین ہوا مدت برس تک سوداگران انگریزی کو ملک فارس مین کوئی عہد و پیمان دربارۂ خاص
سوداگری کے چلتا نہین نظر پڑا سوائے اوسقدر کے کہ جو بذریعۂ دوستی عام باہم ملک انگلستان
اور فارس کے ہوئی تھی اور نیز ایک فرمان نمبری ۲۹ جو دربارۂ منسوخی محصول گمرکون کے
تھا جاری ہوا ۱۸۳۶ء مین دوسرا فرمان نمبری ۳۰ دربارہ اجازت ہونے سوداگران انگریز کو
بنسبت دینے اوسیقدر محصول کے جو سوداگران روس سے لیا جاتا ہے جاری ہوا واضح رہے
کہ منشاء عہد و پیمان ۱۸۱۴ء کا یہ تھا کہ بعد اسکے ایک عہدنامہ دربارۂ کارتجارت کے بھی قرار پاوے
مگر اوسکی تعمیل نہین ہوئی اور سرکار فارس نے بیان کیا کہ ازروے عہدنامۂ اقرار خراج ۱۸۱۴ء
کے عہد و پیمان تجارت کہ جسکو سابق مین سرجان ملکم صاحب نے قرار دیا تھا منسوخ ہوگیا
اور حکام انگریز یعنی مسٹر ایلس صاحب اور مسٹر ماریر صاحب نے ۱۸۱۴ء مین ایک ضابطہ کا خط
بنام شاہ کے بانیمضمون بھیجا تھا کہ عہدنامۂ ۱۸۱۴ء کے نیچے دربارہ قائم رہنے سوداگری کے
بھی تحریر کیا جاے مگر شاہ نے اس امر کو قبول نکیا چنانچہ ۱۸۴۱ء تک یہ ماجرا اسیطرح پر اختلاف
مین رہا اور سنہ مذکور مین ایک عہد و پیمان تجارت نمبر ۳۱ کہ جسکے روسے سوداگری انگریز اور فارس
کی اوسیطرح قائم کی گئی کہ جسطرح اور مقرر قومون کے ساتھ ہوئی تھی قرار پایا اور بمنشاء عہد پیمان
مذکور کے کارخانہ جات تجارت بھی دو ملکون مین تعین کرنا قرار پایا۔

۱۸۴۴ء مین ایک فرمان نمبری ۳۲ مشعر اختیار کرنے کارروائی بنظر بچاپنے سوداگران کے در حالت
مفلسی یا دیوالہ کے قرار پایا۔

۱۸۴۸ء مین جسوقت کہ سرکار انگریزی نہایت کوشش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان افریقیہ
کی کر رہی تھی ایک عہدنامہ نمبری ۳۳ از جانب شاہ مشعر امتناعی آمد غلامان کے ملک فارس

براہ سمندر کے قرار پایا واضح رہے کہ خادم دین خسوخی سوداگری غلام مین نہایت برخلاف ہوا اور شاہ نے اوسکو اسقدر مخالفت کی لائق نپایا کہ جس سے وہ صاف صاف ممانعت بہ نسبت آمد غلامان بیچ حکومت اپنی کے کرتا مگر جو کہ گذر براہ خشکی کے ممکن نہین ہے صرف اس خیال سے اوسنی نسبت اونکی آمدنی ازراہ سمندر کے ممانعت کی اور ۱۸۵۱ء مین ایک فرمان مشعر گرفتاری و تلاشی اون جہازون کے کہ جنمین شبہہ سوداگری غلامان کا ہو جاری ہوا۔

واضح رہے کہ پھر فتح افغانستان کی خانخان کچھر کو کہ جنھون نے اپنے حقوق حکومت اوس ملک کے اوسیقدر پائے کہ جیسے زمانہ بادشاہان شفادین کے تھے ہمیشہ ایک اچھا خواب و خیال رہا۔

واضح رہے کہ جب روسیون نے پہلا کام بعد مصالحہ ۱۸۳۶ء کے کیا سو یہ تھا کہ فتح علی شاہ کو اوسکے حوصلہ نسبت فتحیابی شرقی کے جرات دی اور اسکو ایک وسیلہ دربارہ غیر واجبی قائم کرنے بنا اختیار دریا سندہ تک سمجھا فتح علی شاہ نے دوچڑا میان عدم فتحیاب اوپر افغانستان اور شہر ہرات کے جو کچھی ملک ہے کہن اور اوسکے بیٹے محمد شاہ نے جو ہمیشہ سے دوست روسیون کا اور دشمن انگریزون کا رہا منصوبہ اپنے باپ کو زندہ کیا اور ۲۳- نومبر ۱۸۳۷ء کو ہرات کو سات فوج کثیر کے گھیر لیا وہ اس امر سے آگاہ اور مطلع تھا کہ کسی جنبش مخالفانہ سے جو ہرات پر کیجاوے سرکار انگریزی کو ناگوار ہوگا اور باقتبار مدروس کے اوسنے جملہ عرض جو دربارہ تصفیہ کرنے قصہ سات شاہ کمران والی ہرات کے بذریعہ عہدوپیمان دوستانہ کے ہوا تھا انکار کیا اور پیغام سرکار انگریزی کو بہت حقیر کیا کہ جس سے ایلچی نے مجبور ہو کر جھنڈا اینچا کر دیا اور اخیر کو دوستی فارس کی قبول کی واضح رہے کہ بنظر بازگردانی شاہ کو اوسکے ارادہ حوصلہ مندسے جزیرہ خرک موقوعہ خلیج فارس مین دخل کر لیا گیا کہ جسکے باعث سے بعد محاصرہ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین اوسکی ساری کوششین دربارہ لینے شہر کے بباعث جانفشانی اور لیاقت ایلڈرڈ ٹیجر صاحب ایک جوان افسر انگریزی تو نچمانہ کے پامال ہو گئین تعین اوسکو ہرات سے ہٹ آنا پڑا واضح رہے کہ بعد واپس آنے افواج انگریزی ملک افغانستان سے شاہ کمران کو اوسکے وزیر یار محمد خان نے کہ جسنے اپنے کو ظاہرا تابع مین شاہ فارس کے قرار دیا تھا مگر فی الحقیقت آزاد

آزاد رہا مارڈالا فقط۔

اگست ۱۸۴۹ عیسوی مین محمد شاہ مرگیا اور اوسکی جگہ پر اوسکا بیٹا ناصر الدین جو اب بادشاہ ہے تخت نشین ہوا ۱۸۵۱ع مین بعد وفات یار محمد خان والی ہرات کے اوسکا بیٹا سید محمد خان اوسکا جانشین ہوا سید محمد خان نے اپنے کو قوت مین کم پاکر اور بخوف دہمکی امیر کابل کے اور کوہندل خان والی قندہار کے فارس سے عذرخواہی کی اور شاہ فارس نے ایک فوج ظاہرا بنظر تہ دبالا کرنے ترکون کے لیکن باطن مین واسطے دخل کرنے اوپر ہرات کے بھیجی ایلچی انگریزی متعینہ طہران نے اس امر پر اونکو نصیحت کی اور چاہا کہ سرکار فارس صاف صاف ظاہر کرین کہ اونکا کیا ارادہ ہے چنانچہ ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ع کو سرکار فارس نے ایک عہدنامہ مشتمل بر ۳۵ پیشتر بھیجے اپنی فوج اوپر ملک ہرات کے تا وقتیکہ کوئی دوسری فوج حملہ نکرے و نیز نہ کرنے کسیطرح کی دست اندازی کسیی اور امر مین بجز اوسقدر کے کہ جو حین حیات یار محمد کے ہوئی تہین درخط کیا واضح رہے کہ اس مداخلت سے جو اونکے ارادہ من از جانب سرکار انگریز کے ہوا سرکار فارس کو برا معلوم ہوا اور بہت سی علامتین خفگی اور ناخوشی کی ظاہر ہوئین کہ بسبب باعث سے یہی دوستی سابقہ ایلچی سرکار انگریز کے جاتی رہی اور از سر نو فساد کا باعث ہوا ۱۸۵۵ع مین مرزا حشیم خان کہ جو لوکریی شاہ سے طرف ہوا تھا واسطے پیغام انگریزی کے مقام شیراز مین اجنٹ مقرر ہوا گیا سرکار فارس نے اوسکی تقرری پر عذر کیا اور اوسکو دہمکایا کہ اگر تم اپنے کام پر جاؤگے تو قید کر لیے جاؤگے بعد اسکے اوسکی جورو کو قید کر لیا جو کہ جملہ عہدنامہ وصلاح وغیرہ کو شاہ فارس ضد کرنے کے انکار کرتے تھے اسلیے ایلچی متعینہ طہران نے اپنا جھنڈا اوکھاڑکر عملداری فارس سے چلا گیا بعد ازان ایک اشتہار بہ نسبت اس امر کے از جانب سرکار فارس کے شائع ہوا جسکا ہیی مطلب تھا کہ اوس مقدمہ مین فایدہ ایلچی سرکار انگریزی کا باعث سازش جورو مرزا حشیم خان کے ہوا اس عرصہ مین محمد یوسف پوتا فیروز کے ازبرادران شاہ شجاع نے سید محمد خان حاکم ہرات کو مار کر شاہ فارس کو واسطے مدد کے درخواست کی تھی اور دسمبر ۱۸۵۵ع مین ایک فوج خلاف مضمون عہدنامہ قرار دادہ از جانب سرکار فارس کے بھیجی گئی محمد یوسف قید ہوا اور ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۶ع کو ہرات کو لے لیا جو کہ ہر طرح کی کوشش

دربارہ زیادہ کرنے سرکار فارس کو بہ نسبت رفع جھگڑا دینے کرنے خوشامد سرکار انگریزی کے واسطے ذلیل کرنے اونکے پیغام کے کی گئی مگر کارگر نہوئی اسلیے بمبئی سے ایک فوج واسطے دخل کرلینے جزیرہ خرک کے روانہ ہوئی اور پہلی نومبر ۱۸۵۶ء کو لڑائی قرار پائی مگر بعد ایک لڑائی مختصر کے مخالفت طرفین نے بذریعہ ایک عہدنامہ نمبری ۳۶ جو ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو بمقام پیرس مین قرار پایا تھا اختتام پایا واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا نے بخر عہدنامہ جو دربارہ بند کرنے تجارت غلامون کے خلیج فارس مین اگست ۱۸۵۱ء مین قرار پایا تھا کہ جو از روے دفعہ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۷۲ء تک بلکہ اور آیندہ تک یعنی جبتک کہ کوئی فریق خاص کہ منسوخ نکرے جاری رہیگا اور کسی عہدنامجات سابق کو جو باعث لڑائی منسوخ ہوگئے تھے زندہ نہین کیا ۔

۱۸۶۱ء مین تجویز دربارہ کرنے ایک عہد و پیمان باہم سرکارہاے ہندوستان اور فارس کے متعلق طیاری تاربرقی سرحد ترکستان سے بندر عباس تک ملک فارس ہوکر تاربرقی انگلستان سے ہندوستان تک کے حصہ کے لیے ہوئی بعد چندے ۲۵ ۔ اپریل ۱۸۶۲ء کو سرکار فارس نے شرائط قرارداد سے انکار کیا اسلیے تاربرقی از راہ فارس کے نہین بنی اور تاربرقی ترکستان اور ہندوستان کی خلیج فارس مین شامل ہوئی بعد ازان شاہ فارس نے ایک تاربرقی اپنی سرحد مین مقام خانہ گیم سے سرحد ترکستان پر جو دوسری تاربرقی سے مقام بشیر پر جاکر ملے طہران اصفہان و شیراز کو کرنوانے کا تصفیہ کیا نظر بران ایک عہدنامہ نمبری ۳۷ متعلق طیاری تاربرقی مذکور کے باہتمام ایک انگریز کے اور نیز خریدکرنے لوازمات سرکار انگریز سے اور اجارت دینے سرکار انگریز کو بہ نسبت استعمال کرنے اوس تاربرقی کے بشرط دینے اجرت معینہ کی دسمبر ۱۸۶۳ء مین قرار پایا ۔

نمبر ۲۱

دفعات عہدنامہ جو ساتھ شیخ شادوم والی بنادر کے ۱۲ ۔ اپریل ۱۸۶۳ء مین قرار پایا تھا مضمون ذیل ہے ۔

دفعہ ۱

اگر بیرون سے اشیاے امدنی یا روانگی پر کچھ محصول نہین لیا جاوے گا اور اوسیطرح پر

اون سوداگرون سے جو انگریزون کے ساتھ خرید فروخت کرتے ہین صرف بتدریج سے سیکڑہ کے لیا جاوے گا:

دفعہ ۲

امدنی اور بکری اشیاے اولی کی بالکل بدست انگریزون کے رہیگی اور اگر کوئی شخص اشیاے اونی چھپ کر لاوے گا تو ایسی صورت مین انگریز لوگ مجاز اون کی گرفتاری کے ہونگے واضح رہے کہ تاریخ ہذا سے چار مہینے کے بعد دفعہ ہذا جاری متصور ہوگی:

دفعہ ۳

تا وقتیکہ انگریز یہان پر اپنا کارخانہ رکھین کوئی قوم یورپ کی مقام بشایر مین قیام نہین کرنے پاویگی

دفعہ ۴

ملازمان و دیگر کسان متعلق کاروبار انگریزون پر بالکل حکومت اور محافظت انگریزون کی رہیگی اور شیخ اور اوسکی توابین کسیطرح پر اونسے مزاحمت نکرین اور نہ اونکے معاملات مین دخل دیوین —

دفعہ ۵

درحالیکہ کوئی باشندہ کہ جو انگریزون کا قرضدار ہو اور دینے سے انکار کرے شیخ اونسے حسب رضامندی انگریزون کے دلوادیونگے —

دفعہ ۶

ایک ٹکڑہ زمین کا حسب پسند انگریزون کے واسطے تعمیر مکان کارخانہ کے دیا جاویگا۔ اور ہر طرح کی آسایش دربارہ قایم کرنے اونکی تجارت کے بصرف شیخ واسطے تعمیر مکان کارخانہ کے ہوگی اور اوسپر انگریز لوگ اپنا نشان کرین گے اور اکیس ۲۱ ضرب توپ واسطے سلامی کے رہے گی فقط —

دفعہ ۷

ایک ٹکڑہ اراضی کا انگریزون کو واسطے تیاری ایک باغیچہ اور ایک قبرگاہ کے دیا جاویگا —

دفعہ ۸

انگریزون سے اور نیز اونکے توابعین سے اونکی مذہب مین کسیطرح کی مزاحمت نہین کیجاویگی

دفعہ ۹

جو سپاہی ملاحی نوکر یا غلام وغیرہ انگریز کے بھاگ جاوین تو شیخ اونکو پناہ نہ دے اور نہ نوکر رکھی بلکہ اونکو پاس انگریزون کے واپس بھیجے ۔

دفعہ ۱۰

اگر کوئی جہاز کی اسباب سوداگران ملک موقوعہ کارخانہ سے دور خرید یا فروخت کرین تو ایسی صورت مین سردار وقت کے پاس جواز جانب سرکار ہو حساب اوسکا بھیجا جاویگا اور منظور اسکے ایک آدمی اوسکا بروقت وزن اور سپردگی اون اشیا کے مبنکی فروختگی اسطرح عمل مین آوے گی ہمراہ موجود رہے گا اور یہ فروختگی اور سپردگی محصول گھر مین ہوا کریگی ۔

دفعہ ۱۱

اگر اتفاقاً کوئی جہاز انگریزی ملک شیخ مین کنارہ سمندر پر آجاوی تو اس امر کی احتیاط رہی گی کہ کسیطرح پر لوٹا نہ جاوے بلکہ شیخ انگریزون کو ہر طرح کی مدد جو اوسکے امکان مین ہے درباره بچانی جہاز اور اوسکے اسباب کے دینگے اور صرف اوسکا جانب سرکار انگریز کے ہوگا ۔

دفعہ ۱۲

شیخ اپنی رعایا کو بہ قیمت خرید کرنے کوئی اسباب کسی جہاز انگریزی راستہ مین سوائے کنارے کے اجازت نہین دینگے ۔

مہر شیخ
شاہ دوم

بادشاہی گرانٹ یعنی عطیہ نامہ جو جانب کریم خان بادشاہ فارس کے ۱۷۶۳ء مین جاری ہوا حسب ذیل ہے ۔

جو کہ خدا نے اپنے فضل سے کریم خان پر فتح بخش کر اوسکو کل بادشاہت فارس کا حاکم اعلی مقرر کیا اور اوسکی تخت مین بادشاہت مذکور کی امن اور صلح بذریعہ اوسکی فتحمند تلوار کے سونپا ہے اسلیے اب ہمارا یعنی کریم خان کا منشا یہ ہے کہ کل سلطنت زیر حکومت ہمارے خوب رونق پاوے اور راہ بلندی سابق پر باعث ترقی کار سوداگری و عدل کی پھر پہونچے

واضح رہے کہ ہمکو اطلاع بہ نسبت اِس امر کے ہوئی ہے کہ رایٹ وارشپفل ولیم ایڈورڈ بیہ ایلبس صاحب بہادر گورنر جنرل انگریز متعینۂ خلیج فارس باختیار تعین کرنے ایک کارخانۂ تجارت کا مقام بشایر مین پہونچے ہین اور حسب الہدایت گورنر جنرل صاحب موصوف کے مسٹر بنجمن جروس صاحب رزیڈنٹ نے ہمارے پاس مسٹر ٹامس ڈرن فورڈ صاحب اور اسٹیفن ہارمیٹ کو واسطے حصول کرنے ایک عطانامہ دربارۂ اونکے حقوق سابق کے جوان ملکون مین تھے بھیجا ہے اسلیے ہم برضامندی اپنی اور بوجہ رفاقت سابقہ قوم انگریز کے گورنر جنرل موصوف کو بحق اوسکے بادشاہ اور کمپنی کے حقوق مندرجۂ ذیل کو کہ جسکی بخوبی احتیاط ہوگی اور بایمانداری تمام تعمیل کیجاویگی عطا کرتے ہین۔

اول

بشایر مین یا اور لنگرگاہ موقوعہ خلیج مین جہان کہ جسقدر زمین سرکار انگریزی کمپنی پسند کرین واسطے تعمیر ایک کارخانۂ تجارت کے دیجاوے اور اوسپر جسقدر توپ چاہین جو چھ منی سے بڑی نہو اوسپر چڑہاوین اور ملکت کے جس مقام پر چاہین مکانات تجارت کی تعمیر کرین۔

دوم

کسی اسباب آمدنی یا روانگی انگریزون پر جو بشائر یا اور کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس مین ہو محصول نہین لیا جاوے گا بشرطیکہ وہ اپنے نام سے دوسرے شخص کا اسباب نہ لایا جایا کرین اور انگریز لوگ اپنا اسباب تمام ملک فارس پر بمحصول آجا کرین اور اون اسبابون پر بمقام بشائر یا اور کہین فروخت ہون اوسپر شیخ یعنی گورنر صرف بشرح سے سیکڑہ محصول معینہ اوپر اسباب روانگی کے لیا کرینگے۔

سوم

سوائے کمپنی موصوف کے اور کوئی قوم یورپ یا اشخاص دیگر خلیج فارس کے کسی بندرگاہ مین اشیاے اونی لانے نہین پاوینگے اور کاش کوئی خفیۃً ایسا کرے تو اوسکا اسباب گرفتار ہوکر ضبط ہوجاویگا۔

چہارم

درحالیکہ کوئی سوداگران فارس یا دیگر انگریزون کا قرضدار ہو تو ایسی صورت مین شیخ یعنی گورنر مقام اوس قرض کو دلوا دے گا اور کاش اوس سے نہ ہوسکی تو سردار انگریز مجاز ہے اپنی تدبیر دربارۂ وصول کرنے زر قرضہ کے ہین ۔

پنجم ۵

تمام ملک فارس مین انگریز لوگون کو اختیار ہے کہ جس سے مناسب سمجھین خرید یا فروخت کرین اور اسمین کسی مقام کے گورنر یا شیخ اون کے اسباب کی آمدرفت مین کسیطرح کی مزاحمت نہین کرینگے ۔

ششم ۶

جب کوئی جہاز انگریزی کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس مین پہونچے تو کوئی سوداگر بلا رضامندی اور آگاہی سردار انگریز مقیمہ اوس جگہ کے حقہ نہ خرید کرے ۔

ہفتم ۷

کاش کوئی جہاز انگریزی کسی مقام خلیج فارس مین آکر شکست ہوجاوے تو ایسی صورت مین گورنران متعینۂ مقامات متصل کو لازم ہے کہ بلا دعوے کرنے کسیطرح کے حصۂ جہاز شکست شدہ مین حتی الامکان انگریزون کو دربارۂ بچانے جہاز اور اسباب محمولہ کے بخوبی مدد دین گے ۔

ہشتم ۸

انگریزون سے خواہ اونکے تابعینون سے جو کسی سمت مین ملک فارس کے ہون کسیطرح کی بہت اندازی اونکے مذہب مین نہین کیجاوے گی ۔

نہم ۹

کاش کوئی سپاہی ماتحتی یا غلام انگریز کا بھاگ کر فارس سے کسی ملک مین جاوے تو اوسکو پناہ اور دلاسا نہین چاہیے بلکہ اوسکو انگریزون کے پاس حاضر کردینا چاہیے لیکن پہلے اوردوسرے تصور کے لیے ضرر نہین ہونا چاہیے ۔

دہم ۱۰

جس مقام موقوعۂ ملک فارس مین انگریزون کا کارخانہ ہو وہان پر اونکے دلال مہاجن اور جملہ توابعین ہر قسم کے محصول وغیرہ سے بری رہینگے اور اونکی حکومت اور انصاف مین بلا دست اندازی کسی کے رہین گے ۔

یازدہم

انگریز لوگ جس مقام پر کہ ہین کچہ اراضی واسطے قبرستان کے پاوین گے اور اگر کچہ اراضی واسطے باغیچہ کے چاہین تو بشرطیکہ وہ اراضی بادشاہ کی ہے تو وہ اونکو مفت ملیگی اور اگر کسی رعایا کی ہے تو بشرط دینے قیمت واجبی کے ملے گی ۔

دوازدہم

جو مکان کہ کمپنی موصوف کا سابق مین بمقام جراس کے تہا وہ مع باغیچہ اور تالاب کے ہم اونکو دیتے ہین ۔

دفعات تجویز شدہ از جانب خان حسب ذیل ہے ۔

اول

انگریز لوگ حسب رواج سابق اون اشیاے کو جو قابل بھیجنے ولایت یا ہندوستان کے ہون بشرط رضامندی بر نسبت قیمت واجبی کے سوداگران فارس سے خرید کیا کرین مگر فارس سے کل قیمت اپنے اسباب فروخت شدہ کی زر نقد مین نہ لیجایا کرین ورنہ بادشاہت خالی از دولت ہو جاوے گی و نیز نقصان کار تجارت مین ہوگا ۔

دوم

جہان کہ انگریز مقیم ہون قوم مسلمان سے بدسلوکی نکرین ۔

سوم

جو اسباب کہ انگریز لوگ ملک فارس مین لاوین اونکی بکری حسب تصفیہ سوداگران عظیم و مردمان معتمد کے ہوا کرے ۔

چہارم

کسی رعایا باغی بادشاہ کو انگریز لوگ پناہ نہین دینگے اور نہ سلطنت کی باہر لیجاوین گے

بلکہ جو بھاگ کر اونکے پاس جاوین اونکو پھر سپرد کر دیوین اور اونکی سزا پہلے اور دوسرے قصور کے لیے نہین ہوگی۔

پنجم

انگریز لوگ دشمنان بادشاہ کو کسیطرح ظاہر یا باطن مدد نہین دیوین گے۔

ششم

جملہ ہمارے گورنران متعینہ صوبہ لنگرگاہ و دیگر قصبہ جات کو تاکید بسبب اس امر کے کیجاتی ہے کہ ان احکام پر بخوبی کاربند رہین ورنہ موجب ہماری نارضامندی کا ہوگا اور واسطے عدول حکمی وغفلت کے مستوجب سزا ہونگے۔

مورخہ ۲۳ سرہو خاص ۱۱۷۶ مطابق ۲ جون ۱۷۶۲ء مقام جراش۔

نمبر ۲۲

ترجمہ فرمان جعفر خان

بعد تسلیمات کے مدعا طراز ہے کہ جو ہمارا ہمیشہ سے یہ منشا ہے کہ سوداگران و قافلان جو ہمارے ملک کے اطراف مین آیا جایا کرتے ہین ایسی حفاظت پاوین کہ وہ امن و امان سے سویا کرین اور حتی الامکان ہم لوگون کے وے اپنے کار تجارت مین بلاخرچہ و دقت مصروف رہین اسلیے فرمان شریف مشعر تاکید بنام جملہ گورنران و کمانیران ہمارے قصبہ اور قلعجات اور نیز بنام جملہ سرداران اور رعیت واران کے جو راستون مین محصول لیا کرتے ہین اس نظر سے جاری کیا گیا ہے کہ جملہ اشخاص سے جو از جانب قوم انگریز ہمارے ملک مین واسطے کار تجارت کے تعینات ہین آمدنی و رواگی مین بہر صورت اونکے ساتھ بہربانی تمام پیش آوین اور ہمیشہ اونکی محافظت کے پیرو کار رہین اور ہمارے ملازمان مذکورہ بالا پر یہ بھی واضح ہو کہ وہ کسیطرح جبرا جنبٹ ہا می قوم انگریز سے کسیطرح دستوری یا تحایف یا روپیہ طلب کرین بلکہ اونکے ساتھ اسطرح پیش آوین کہ وہ ہمپر اعتبار رکھکر اور بلا کسی طرحکی ذلت یا دقت کے ہمارے ملک مین چارون طرف آمد و رفت کرکے کار تجارت کا بخوبی کرین اور جب وہ اسباب سوداگری کا جو بیچنے کو لائے ہون بیچ چکین تو اونکو اختیار ہے کہ جسوقت چاہین واپس جاوین پس ضرور ہے کہ ہمارے نہایت معزز

دوست انگریز بلیس صاحب کو جو بمقام بصرہ مین ہین بخوبی واضح رہے کہ اسطرح ہماری دوستی حضرت مدت
وارادہ اونکے کے ظاہر ہے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ بنظر آزمایش کے اپنی قوم کو ملک فارس
مین واسطے کرنے تجارت کے بخوبی تقویت دیوین اور ہم مکرر وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے
کار مین بآسایش اور محافظت تمام رہین گے مخفی نہ رہے کہ جو اسباب سوداگری قوم انگریز لیوے
بکری کے لاوینگے اوسکی بکری مین کسیطرح کی روک ٹوک نہ کیجاوے گی بلکہ بعد اختتام
فروخت جسوقت وہ عزم واپس جانے کا کرین گے اوسوقت اونکی ہر طرح کی محافظت
کیجاوے گی اور ہم بزبان شاہی قسمیہ کہتے ہین کہ اونکو کسیطرح کی تکلیف ندیجاوے گی
اور کاش بیشتر اسکے کسیطرح کی تکلیف قوم انگریز کو ملک فارس مین دی گئی ہو تو ہماری مرضی
یہ ہے کہ اون سے وہ سب باتین بالکل درگذر ہوکے فراموش ہوجاوین اور بباعث دوستی صادق
اپنے نہایت معزز دوست بلیس صاحب موصوف کے ہم اس امر کے تکلیف دہ ہین کہ صاحب
موصوف اون تحائف کو جو بصرہ مین دستیاب ہون فوراً خرید کرکے قیمت سے مطلع کرین تاکہ
کسی برندہ کو قیمت اوسکی دلوادیوین اسلیے ہم چاہتے ہین کہ ہمارا دوست مذکور ہماری دوستی
اور محافظت مین ہمیشہ مطمئن رہ کر اپنی مرضی اور ضروریات سے ہر نوع ہمکو اطلاع بخشا کرین اور
یقین ہے کہ یہ قول و قرار ہمیشہ کو باہم ہمارے رہیگا۔

محررہ ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۲ ھ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۷۸۸ ع۔

نیازمند جعفر
بندگی محمد اسحاق

نمبر ۲۲

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ بادشاہ فارس و نیز ایک عہد و پیمان مشتملہ کا جو کہ مابین حاجی ابراہیم خان
وزیر اعظم از جانب بادشاہ فارس از روے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب
از جانب سرکار انگریزی از روے اختیار کے و موسٹ نوبل مارکس ولیسلی صاحب کے پی
گورنر جنرل ہند نے اوسکو دیا تھا قرار پایا۔

حسب ذیل ہے۔

فرمان

مہر بادشاہ فارس

ہمارے عالیقدر احکام جاری ہوئے ہین کہ عمدہ داران اور بڑے بڑے حاکمان و افسران و بحران لنگرگاہ کنارۂ سمندر و جزائر موقوعۂ صوبۂ فارس و خوزستان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ عنایات شاہی سے اونکی قدر و منزلت خاص کرکی گئی جو کہ زمانہ حال مین باہم وزراے سرکار فارس و وزراے سرکار عالیہ روشن آفتاب آسمان بادشاہ قدردان بزرگ بادشاہ ممالک انگلینڈ اور ہندوستان کے دوستی اور راہ و رسم نے پایہ داری سے ترقی پائی اور قبل اسکی چند عہدنامجات دربارہ قیام و استحکام دوستی مذکور و نیز میل ملاپ کی قرار پائے ہین اس لیے حکم ہذا از جانب تخت جلال کے بنظر کیجانے تعمیل جاری کیا جاتا ہے کہ تم لوگ بدیانت تمام مطلب اوسکا سمجھکر بخوبی تعمیل کرو اور اگر کوئی شخص از قوم فرانسیس تمہاری بندرگاہ یا سرحدین ہوکر جانے کا یا اپنے کو کنارۂ سمندر یا سرحد پر مقیم کرنے کا ارادہ کرے تو ایسی صورت مین تم اونکے نکالنے اور اوکھاڑ دینے کی فکر کرنا اور ہرگز اونکو کسی مقام پر قدم رکھنے نہ دینا بلکہ تم اونکے ذلیل اور قتل کرنے کے مجاز ہو اور قوم انگریز کے بملہ سود اگران کو عمدہ داران کی مدد کرنا اور اونکے ساتھ دوستانہ پیش آنا گویا تمہارا ایک خاص کام متصور ہے اور اونکو کو بادشاہ کا معزز متصور کرنا چاہیے اور تمکو چاہیے کہ بموجب شرائط مشمولہ جو باہم حاجی ابراہیم خان معتمد سرکار عالیہ اور نامدوسرکار اور کپتان مہربان جان ملکم صاحب عالیمرتبت کے قرار پایا ہے کاربند رہو تاکید مزید جانو۔

محررہ ۱۲ شعبان ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری ۱۸۰۰ء

مہر

مہر حسب نمونہ معمولی جو اوپر ثبت فرمان کے از جانب وزراے متذکرہ ذیل کے ہے۔

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر مرزا شفیع

مہر مرزا رضا قلی

مہر مرزا اسد اللہ

مہر مرزا رضی

مہر مرزا احمد

مہر مرزا مرتضیٰ قلی

مہر مرزا فیض اللہ

مہر مرزا یوسف

عہد و پیمان مشتملہ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کی کہ جسنے فرمایا کہ تم جو یقین کرتے ہو اپنے قول کو پورا کرو اور جیسا تم خدا کے ساتھ قول کرتے ہو تو اوسے پورا کرو اور بعد تقویت اوسکی کے اوسکو نہ توڑو و بعد بلند ہونے حمد اتعریف اور تہ خدا کے اوسطرح ہونے وناع کے ہونے والیون پیغمبرون سے کہ جنکا جلال اور سلامتی ہمیشہ رہے کہ جنکی مدد مین چڑھے خوش آہنگ یعنی فرشتہ کہ جنکے دو تین اور چار جوڑے پر کی موجود ہین اور جو آسمان پر نہایت اونچے درجہ پر بیٹھے ہین کہ جنکے لیے بہشتی ہے اون لوگون کا مکان بہشتی راگ بہشتی بحق قادر مطلق یعنی خدا اور ایسے لوگ اون لوگون کی نظر مین جو بہشت مین رہتے ہین جلال سے معزز معلوم ہوتے ہین صاف مطلب عہدنامہ کا یعنی بنا اوسکے تعین ہونے کی صفحہ ہذا مین بیان کی گئی ہے اور یہ شرعاً اجازت ہے کہ اس دنیای فانی اور پر مصیبت مین اور اس پیدائش اور ملاپ مین کوئی امر زیادہ تر اس سے بہتر انسان کے لیے نہین ہے کہ آپس مین میل دوستی اور محبت کرین ۔

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ مابین عالی مرتبت بلند اقبال عاصم بالقدرۃ والاقتدار وزیر اعظم صاحب معتمد خیرخواہ سرکار صاحب اختیار آراستہ جلال حاجی ابراہیم خان حسب الاجازت و اختیار عطیہ از جانب بادشاہ عالی کہ جسکی ۔ عدالت مثل سلیمان کے ہے پناہ دنیا علامت قدرت خدا جو آنگوٹھی بادشاہان زیور زخسارہ سلطنت ابدی خواہ ہورتی بادشاہت بادشاہ دنیا مثل کچھ من رحیم و عادل صاحب تقدیر کامیاب بادشاہ زور آور مثل سکندر کہ جسکی ثانی کوئی بادشاہ نہیں ہے ایک عکس خدا سے ایک آفتاب کہ جسکا زمین ماہتاب مین اور جسکی رکاب ماہتاب جبہ

ایک بادشاہ عالیمرتبہ کہ جسکے سامنے سورج چھپ گیا کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندہ اشخاص طریقہ ازجانب صاحب تخت پناہ دنیا جوہر کلان شاہ بادشاہی لنگر جہاز فتح جہاز سمندر جلال اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلینڈ اور ہندوستان کے کہ ہمیشہ خدا اور اوسکے جلال اور اوسکے حکم سمندرون پر مضبوط کرے اور ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا ہمیشہ اون کا اختیار اوپر بندگان خدا کے دراز کرین حسب طریقہ مندرجہ اسناد کہ جسپر وے اختیار اور جلال صاحب نصیب آغاز مرتبہ جلالت و امارت و آرایش دنیا و پورا کرنے والے کام انسان گورنر جنرل صاحب بہادر ملک ہند کی مہر مثبت ہے ــــ

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا باہم دونون سرکارہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسل تا قیام دنیا قائم رہے گا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہر دو سرکار کاربند رہین گے ــــ

دفعہ ۱

جبتک کہ سورج کی گردش ہیگی اور روشنی سورج کی اوپر حکومت ہر دو سرکار اور تمام دنیا کے رہے گی تب تک حسن دوستی کا قائم رہیگا اور تاکہ عداوت اور نفاق کا کٹ جاوے گا اور باہم ہر دو سرکار شرائط مدد و باہمی کے قائم ہونگے کینہ اور دشمنی کے بالکل موجبات نکالدیے جاوینگے

دفعہ ۲

اگر بادشاہ افغانستان کا ہندوستان پر کہ جو زیر حکومت عالی مرتبت بادشاہ انگلینڈ کے ہے ارادہ چڑھائی کا کرین تو ایسی صورت مین ایک فوج زبردست مع جملہ سامان لڑائی کے ازجانب سرکار عالی القاب صاحب اقتدار شاہ فارس کی واسطے تہ و بالا کرنے اور نیست و نابود کرنے سلطنت افغان کے مقرر کیجاوے گی اور ہر طرح کی کوشش دربارہ نیست و زیر کرنے قوم مذکورہ بالا کے کیجاوے گی ــــ

دفعہ ۳

کاش بادشاہ افغان کبھی ارادہ جاری کرنے دوستی سابقہ بادشاہ فارس کے کہ جو عہدہ بیز مثل سلیمان اور مرتبہ مین مثل جمشید سایہ خدا کا کہ جسنے زمین پر رحم اور مہربانی کی ہے کرے

توایسی صورت مین بروقت قائم ہونے عہد وپیمان دوستی اس امر کا بھی اقرار لیا جاویگا کہ شاہ افغان یا اوسکی فوج ارادہ چڑہائی اوپر حکومت بادشاہ کورہ بالا یعنی بادشاہ انگلنڈ ترک کرینگے

دفعہ ۴

درحالیکہ کوئی بادشاہ افغان خواہ کوئی شخص قوم فرانسس سے ساتھ بادشاہ فارس کے لڑائی کرے توایسی صورت مین عمدہ داران سرکار انگریز کے کہ جنکا دربار مثل آسمان کے ہے جسقدر گولہ اور سامان لڑائی کا ممکن ہوسکے مع سامان ضروری وہمراہیان واسپکٹران وغیرہ کے بھیج دیوین اور یہ اسباب کسی لنگرگاہ فارس مین کہ جسکی سرحد واقع ہے افسران اعلی بادشاہ فارس کے سپرد کیے جاوینگے ۔

دفعہ ۵

کاش کبھی ایسا ہو کہ کوئی فوج قوم فرانسس بہ نیت وغا قیام کرنے اپنے کا کسی جزیرہ یا کنارہ سمندر ملک فارس کے ارادہ کرین توایسی صورت مین ہردو سرکارہاے مذکورہ بالا کی فوج شرکت مین بمشورہ کاربند ہوکر اونکے نکالنے اور اوکھاڑ دینے اونکی بغاوت کی بنیاد کے پیروی کرینگے اور شرط یہ ہو کہ جب ایسا امر واقع ہوا اور فوج فتحیاب فارس کی کوچ کرے توایسی صورت مین افسران متعینہ از جانب سرکار بادشاہ انگلنڈ کہ جنکی قدرت مثل آسمان کے ہے کہ جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے جسقدر ضروریات سامان لڑائی اور رسد وغیرہ ممکن ہوسکے لادکر اونکے پاس بھیجین اور کارکنی کوئی نہیں از قوم فرانسس اپنی مرضی درباره حاصل کرنے ایک مقام واسطے قیام اور رہنے اپنے کے کسی جزیرہ یا کنارہ ملک فارس مین ظاہر کرین توایسی درخواست یا اظہار سرکار عالی عادل سرکار فارس مین منظور نہ کیجاویگی اور نہ اونکو اجازت واسطے قیام کرنے کے دیجاوے گی واضح رہے کہ جبتک دنیا قائم ہے مضمون عہدنامہ ہذا کا اور کاربندی عہدنامہ ہذا جو مندرج اس صفحہ مین ہے ہوتی رہیگی ۔

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر کپتان جان ملکم صاحب

دستخط جان ملکم صاحب ایلچی

نمبر ۲۴

ترجمہ فرمان فتح علیشاہ بادشاہ فارس ونیز ایک عہدپیمان شمولہ کا جو کہ مابین حاجی ابراہیم خان وزیر اعظم از جانب بادشاہ فارس از روے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب از جانب سرکار انگریزی از روے اختیار کے جو موسٹ نوبل مارس ایرلی صاحب کے پی گورنر جنرل ہند نے اوسکو دیا تھا قرار پایا۔ حسب ذیل ہے۔

فرمان

احکام ہاے عظیم از جانب ہمارے اس نظر سے جاری ہوتے ہین کہ عالیمرتبت بلند اقبال پناہ اختیار اور جلال صاحب اختیار شرافت پناہ سزاوار ریاست اور گل برگ وحاکمان وتابنیان اور متصدیان بادشاہت ہماری کو واضح رہے کہ اسوقت عالیمرتبت قدردان صاحب لیاقت کپتان جان ملکم صاحب کہ جسکو گورنر جنرل ہندوستان نے از جانب سرکار بادشاہ ولایت کہ جسکا دربار مثل آسمان کے ہے اور جسکا مرتبہ شاہانہ مثل سکندر کے ہے اور جسکا اختیار کرۂ زمین پر ہے جو جلال بزرگی اور لیاقت سے آراستہ اور ریاست اقتدار اور عدل سے پیراستہ ہماری ڈیوڑہی عادل پر پہونچے اور بعد سرفراز ہونے بحضور بادشاہ پر جلال کے ارادہ بنسبت قائم کرنے بنیاد دوستی باہم ہر دو سرکار کے ظاہر کرکے بیان کیا کہ ہر دو سرکار آپس مین دوست اور متفق رہین اور ہمیشہ اون مین دوستی اور اتفاق قائم رہے اسلیے ہمنے بخوشی ورضامندی اپنی درخواست اور ارادہ عالیمرتبت مذکورہ بالا کو منظور کرکے ایک عہدنامہ مہری وزیر اعظم کہ جسپر ہمارا اعتبار ہے صاحب موصوف کو دیا ہے اور تم معززان سلطنت پر ضرور فرض ہے کہ بعد مطلع ہونے حکم شاہی سے تم سب ملکر مطابق شرائط مندرجۂ عہدنامہ جو باہم عالیمرتبت مغز سلطنت جلال قدرت نزدیکی تخت معتمد شاہی حاجی ابراہیم خان اور عالیمرتبت کپتان جان ملکم صاحب ایلچی کہ جسکا القاب اوپر تحریر ہوچکا ہے قرار پایا ہے باحتیاط تمام کاربند رہو اور کوئی شخص خلاف حکم ہذا کے خواہ مضمون عہدنامہ شمولہ کے کاربند نہوں اور اگر ہمکو یہ معلوم ہوگا کہ کسی اور اسنے خلاف شرائط عہدنامہ ہذا کے کوئی کارروائی کی ہے یا کسی شخص کی جانب سے غفلت یا کوتاہی بہ تعمیل اوسکی کے ظہور مین آوے گی تو موجب ناخوشی

اور غضب شاہی کا جو مثل آگ کے ہے متصور ہو کر سزایاب ہوگا تاکید جانو۔

محررہ ماہ شعبان ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری ۱۸۰۱ء

مہر حسب نمونہ معمولی جو اوپر پشت فرمان کے از جانب وزرای متذکرہ ذیل کے ہے۔

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر مرزا شفیع

مہر مرزا رضاقلی

مہر مرزا اسداللہ

مہر مرزا رضی

مہر میرزا احمد

مہر مرزا مرتضیٰ علی

مہر میرزا فیض اللہ

مہر مرزا یوسف

عہدنامہ مشمولہ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کو کہ جسنے فرمایا ہے کہ اپنا عہد پورا کرو اور واسطے پورا کرنے عہد کے تمہاری پرسش کیجاوے گی جو کہ قائم کرنا دوستی مابین بالکل مخلوقات کے خدا کی طرف سے کہ کارنیک ہے اور یہ عمل نہایت اچھا اور قابل تعریف کے ہے کہ جس سے خالق راضی رہتا ہے اور نیز اوسکے مخلوقات کی خوشی اور امن اس سے متصور ہے اسلیے اس زمانہ جسوقت مین ایک عہدنامہ مابین عالیمرتبت مغفر سلطنت صاحب نصیب صاحب اقتدار عالی شان وزیر اعظم معتمد وخیرخواہ سرکار زور آور آراستہ بزرگی جلال اختیار شوکت اور نصیب حاجی ابراہیم خان کے حسب الاختیار عطیہ لنگرگاہ بادشاہ عظیم کہ جسکا دربار مثل سلیمان کے ہے اور پناہ دنیا علامت قدرت خدا جوہر انگوٹھی بادشاہان زبور رخسارہ سلطنت ابدی فضل خوبصورتی بادشاہی بادشاہ دنیا مثل کاچپر من کے بہشت رحمت وعدالت چشمہ خوش بختی دام کامیاب بادشاہ ورود مثل سکندر کہ جسکا ثانی اور کوئی بادشاہ نہین ہے ساتہ قادر مطلق ایک آفتاب کہ جسکا زمین

مہتاب ہے اور جسکا رکاب ایک ماہتاب جدید ہے ایک بادشاہ بڑے جلال کا کہ جسکے مقابلہ
مین سورج شرمندہ ہے اور کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندہ شنجام
طریقہ از جانب صاحب تخت پناہ دنیا جوہر کلان شاہ بادشاہی لنگر جہاز فتح وجہاز سمندر جلال
اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلنڈ اور ہندوستان کے کہ ہمیشہ خدا
اوسکے جلال اور اوسکے حکم کو سمندرون پر مضبوط کرے ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا
ہمیشہ اونکا اختیار اوپر بندہ خدا کے دراز کرے حسب طریقہ مندرجہ اسناد کہ جسپر وے اختیار اور
جلال صاحب نصیب آغاز مرتبۂ جلال وعمارت وآرایش دنیا وپورا کرنے والے کام انسان
گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کی مہر ثبت ہے۔

واضح رہے کہ عہدنامۂ ہذا باہم دونون بڑی سرکارہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسلٍ تاقیام دنیا
قائم رہیگا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہردوسرکار کاربند رہین گی۔

دفعہ ۱

سوداگران ہردوسرکار کے دونون قومون کی عملداری مین بحفظ اور اختیار تمام اپنا کاروبار
تجارت کا کرتے رہین اور حکامان وگورنران کل شہرون کے اونکے مویشی اور اسباب وغیرہ کی
حفاظت کرنا اپنا خاص کام متصور کرین۔

دفعہ ۲

سوداگران بادشاہت انگلستان یا ہندوستان سے کہ جو ملازم سرکار انگریز کے ہین دربارۂ
قیام کرنے کسی لنگرگاہ یا شہر سلطنت غیر محدود فارس کہ جسکو خدا آفت سے بچاے حسب پسند
اپنی اجازت پاوین گے اور اون اشیا پر کہ جو فی الواقع مال سیکہ از ہردوسرکار کا ہے کسیطرح
کا محصول لکس کا مطالبہ نہین کیا جاوے گا ایسے اشیاؤن پر صرف خریدکنندگان سے
محصول معمولی لیا جاوے گا۔

دفعہ ۳

کاش ایسا واقع ہو کہ مردمان یا اسباب سوداگران پر کسیطرح بباعث چورون یا ڈاکوون
کے ضرر پہونچے یا کھو جاے تو ایسی صورت مین دربارۂ تدارک ہی مجرمان اور برامدگی مال کے

نہایت کوشش کیجاوے گی اور اگر کوئی سوداگر فارس دربارہ ادا کردنی قرضہ کہ جو سرکار انگریزی کو دیا ہو یا حیلہ وحوالہ یا توقف کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ جسقدر مناسب سمجھین وصول کرلین مگر احتیاط اس امر کی رہے کہ ایسی بارہ مین بوقیفت اور صلاح حاکم موقع کے کہ جسکا کام ایسے موقع مین مدد دینے کا ہے کارروائی کیجاوے اور کاش کوئی سوداگر فارس کا ملک ہندوستان مین کار تجارت مین مصروف ہو تو ایسی صورت مین افسران سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین مزاحمت نکرین بلکہ اونکی مدد کرین اور اونسے ساتہ مہربانی کے پیش آوین اور دربارہ وصول کرنے زر قرضہ اُن سوداگرون پر بہی وہی رواج اور قانون مرعی متصور ہے کہ جو بسبب سرکار انگریز کے حسب متذکرہ بالا ہے ــــ

دفعہ ۴

کاش کوئی شخص سلطنت فارس مین سرکار انگریز کا مقروض ہو کر مرجاوے تو ایسی حالت مین حاکم مقام کو چاہیے کہ کوشش کرکے قبل از ادائے قرضہ دیگر اشخاص کے سرکار انگریز کا مطالبہ پورا کرین ملازمان سرکار انگریز متعینۂ فارس مجاز مقرر کرنے باشندگان اوس ملک کے جب ضرورت اپنی واسطے کاربار تجارت کے ہین اور نیز مجاز دربارہ سزا دہی واسطے بد وضعی اون شخصون کے حسب طریقہ کہ جو اونکی دانست مین مناسب معلوم ہووین بشرطیکہ سزا بلات زندگی کی یا قریب اوسکے کی نہو کیونکہ ایسے مقدمون مین حاکم یا گورنر مقام اوسکی سزا دیگا ــ

دفعہ ۵

سرکار انگریز مجاز اس امر کی ہے کہ ملک فارس کے کسی لنگرگاہ یا شہر مین جہان وہ پسند کرین مکانات وغیرہ بنا وین کہ جنکو وہ جسوقت چاہین فروخت کردالین یا کرایہ مین دیدین اور کاش کبہی ایسا اتفاق ہو کہ کوئی جہاز سرکار انگریزی کہ کسی لنگرگاہ فارس ہین یا کوئی جہاز فارس لنگرگاہ انگریزی مین ٹوٹ جاوے تو ایسی صورت مین سرداران وحاکمان ہر دو سرکار دربارہ مدد کرنے اور مرمت کرنے ایسے جہاز کے اپنا خاص کام متصور کرین اور اگر کاش ایسا بہی ہو کہ ہر دو سرکارون مین سے کسی سرکار کی قوم کا جہاز کسی لنگرگاہ متوقعۂ عمداری کی از سرِ دو سرکار مین یا قریب اوسکے ڈوب جاوے یا ٹھوکر کہا دے تو ایسی صورت مین جسقدر مال بچکر

وتیاب بعدہ اسکے مالک یا وارث کو دیا جاوے اور جن لوگون کے باعث سے وہ برآمد ہو انکی اجرت واجبی مالک سے لیجاویگی ۔

دفعہ اخیر

جب کوئی باشندہ انگلنڈ یا ہندوستان کا کہ جو بملازمت سرکار انگریزی کے ہے اور فارس مین مقیم ہے ارادہ چھوڑنے اوس ملک کا کرے ایسی صورت مین اوسکی کوئی شخص روک ٹوک نہین کریگا بلکہ اوسکو اختیار رہیگا کہ وہ اپنے مع مال واسباب کے چلا جاویگا ۔

واضح رہے کہ دفعات عہدنامہ ہذا کا باہم سردوسرکارہا کے قرار پاکر تعین ہوئی ہین اور جو کہ خدا سے پھرتا ہے وہ اپنی روح سے پھرتا ہے ۔





بدستخط جان ملکم صاحب ایلچی

نمبر ۶

یہ بھی بصداقت تمام تحریر کیا جاتا ہے کہ اوہا سیسہ بہت نبات ودیگر اشیا پر جو کہ خاص مال انگریزی کا ہے سوائے محصول ایک پیسہ فی روپیہ خریدکنندگان سے لیا جاوے گا زیادہ سے زیادہ نہ لیا جاوے اور جو کہ مال تجارت وغیرہ اسوقت فارس اور ہندوستان مین تعین نہ ہوئے قائم رہین بیشی نہ کیجاوے اور بہت تفتیش اور امورات متعلقہ کار تجارت کے انتظام بہت عالی مرتبت ۔ حاجی خلیل خان ملک الحجار سے کیا جاوے ۔





دستخط کپتان جان ملکم صاحب

نمبر ۷

[illegible] جسیل القدر [illegible] صاحب [illegible] ذیل [illegible] تل [illegible] آرڈر کرنسٹ بمقام شہر شاہی طہران مین بطرف ایلچی کے از جانب ملک معظم بادشاہ انگلنڈ

ملکہ معظمہ کے اور مامورۂ اختیار دربارہ ہونے مجازبہ نسبت قوی کرنے دوستی اور نہایت ملاپ باہم سرکارہائے عظیم انگلستان وفارس کے آئے ہین اسلیے بادشاہ فارس نے بذریعہ فرمان کے جو ایلچی موصوف کو دیا گیا ہے نہایت بڑے اور امیر نیسان یعنی میرزا محمد شفیع ملقب بخطاب معتمد الدولہ وزیر اول وحاجی محمد حسین خان صاحب لقب بخطاب امین الدولہ کے وزرائے دفتر کو اپنی جانب سے واسطے کرنے ساتھ ایلچی بادشاہ انگلستان کے بحث نسبت جملہ امورات دوستی اور ملاپ ونیز کرنے تصفیہ وقائم کرنے اونکے کے واسطے فائدہ ہر دو بادشاہون کے بطور وکیل مطلق مقرر کیا کہ تعمیل جسکے بعد مباحثہ اور گفتگو کے وکلائے مذکورہ بالا نے بنظر مفید ہر دو سرکارہا کے ونیز واسطے احتیاط آیندہ کے دفعات ذیل قائم کی ہین

دفعہ ۱

جو کہ دربارہ قائم کرنے ایک عہدنامہ محدود نسبت دوستی وملاپ ہر دو سرکارہا کے کچھ وقت چاہیئے اور بنظر وہ بہت دنیاوی بلا توقف کسی امر کا قائم کرنا ضرور ہے اسلیے ہم یہ منظور کرتے ہین کہ دفعات ہذا الوقت بطور سند کے قائم کرکے اونھین بنیاد پر عہدنامہ عہد ودوستی اور ملاپ صحیح جو مابعد اسکے قائم ہوگا تصور کرنا چاہیئے اور یہ بھی باہم اتفاق کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور پر جسقدر مطلب اور فائدہ ہر فریق کے ہوگا دستخط اور مہر وکلائے مذکور سے ثبت ہوگی اور بعد ازان ہر دو فریق اوسپر کاربند ہونگے۔

دفعہ ۲

ہم لوگ اس امر پر بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات مذکورہ کہ بہمراہی اور ایما مذاہی سے قرار پائے تبدیل یا تغیر نہونگے بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان اور اونکے ورثا اور جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ کے قائم رہے گی ہوتی جاویگی۔

دفعہ ۳

چونکہ دولت شاہ فارس کے اس امر کا ظاہر کرنا بھی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ قائم ہونے ان دفعات رسمی سے جملہ عہد وپیمان یا اقرارنامہ جو از جانب بادشاہ مذکور کسی اور حاکم یورپ سے قرار پایا ہو منسوخ اور باطل متصور ہے اور بادشاہ مذکور کسی فوج یورپ کو ملک فارس میں

ہندوستان کی طرف اور نہ کسی لنگرگاہ موقعہ اس ملک کی طرف گذرنے دینگے

دفعہ ۴

اور جبکہ عملداری فارس مین کوئی فوج یورپ چڑہائی کرے یا کی ہو تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان بادشاہ فارس کو ایک فوج بالعوض اُسکے جمع سامان لڑائی یعنی توپ وبندوق وغیرہ و افسران اسقدر کہ جو دربارۂ نکال دینے فوج چڑہائی کنندہ کے واسطے ہر دو سرکار کے مفید ہووین گے دینگے ۔

اور واضح رہے کہ تعداد اس فوج کی خواہ میگزین وغیرہ کی عہدنامۂ محدودہ مین یا بعد اسکے مندرج ہوگا اور کاش بادشاہ انگلستان اوس فوج یورپ چڑہائی کنندہ سے صلح کرلین تو ایسی صورت مین بادشاہ ممدوح کو دربارۂ کرنے عہد وپیمان اور کرانے صلح باہم سرکار فارس اور چڑہائی کنندہ کے نہایت کوشش کرنا چاہیے ہے اور اگر خدانخواستہ اونکی کوشش کچھ کارگر نہ ہو یعنی صلح نہ قرار پاوے تو ایسی صورت مین فوج سرکار انگریزی کہ جسکی تعداد عہدنامۂ محدودہ مین مندرج ہوگی تا وقتیکہ افواج یورپ چڑہائی کنندگان عملداری فارس سے نکل نہ جاوین خواہ باہم شاد اور اونکے صلح نہ قرار پاوے بادشاہ فارس کی ملازمی مین قائم رہیگی اور جبھی اسکو واپس کیا جاویگا جبکہ بروقت واقع ہونے کسیطرح کی لڑائی یا حملہ اوپر عملداری بادشاہ انگلستان کے ہندوستان مین از جانب افغان یا کسی قسامی قوم کے بادشاہ فارس حسب شرائط مندرجہ عہدنامۂ محدودہ کے فوج واسطے حفظ رکھنے عملداری سرکار موصوف کے دینگے ۔

دفعہ ۵

اگر کوئی جہاز فرنگی کا خلیج فارس مین پہونچکر برضامندی شاہ فارس کے جزیرہ کرک یا اور کسی لنگرگاہ فارس مین اوترے تو اون مقامات پر وہ اپنا قیام نہین کرسکتے بلکہ تاریخ اون وفعات تک رہے فوج مذکور کہ جسکی تعداد عہدنامۂ محدودہ مین مندرج کیجاویگی تابع حکومت شاہ فارس کے رہیگی ۔

دفعہ ۶

اگر فوج مذکور حسب الاجازت بادشاہ فارس کے مقام کریگی اور کسی لنگرگاہ خلیج فارس مین

مقیم رہے گی تو ایسی صورت مین گورنر موقع اونسے بعنایت تمام پیش آوینگے دوستانہ اور بنام جملہ گورنران فارستان کے احکام بمضمون جاری ہونگے کہ رسد وغیرہ مطلوبہ بشرط اداے قیمت واجبی کے فوج مذکور کو دیجاوے۔

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین دربارہ کرانے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نہ کرین۔

دفعہ ۸

ہلوگ اون دفعات پیش روی کے مضمون کا اچھا ہونا تسلیم کرتے ہین اور اس امر کا بھی اقرار کرتے ہین کہ جبتک دفعات ہذا جاری رہین گی تبتک بادشاہ فارس کسیطرح کا عہد وپیمان خلاف بادشاہ انگلستان یا مقر سلطنت انگریزی موقوعہ ملک ہندوستان کے نہین کرینگے اور ہردو فریق نے عہدنامہ ہذا کو بامید اسکے ہمیشہ قائم رہنے کے قرار دیا ہے یا کہ اسکے باعث سے ہردو بادشاہان عظیم کی دوستی مین خوشنما پہل پہلی اور شہادت اسکی علم وکلاے مطلق متذکرہ بالا نے اپنی مہر ودستخط آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۰۹ عیسوی مطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۲۲۴ھ کے بمقام دارالخلافت طہران ثبت کیا۔

مہر محمد شفیع

مہر محمد حسین

مہر ہارفورڈ جونس صاحب

منظوری فتح علیشاہ کی عہدنامہ بہ نسبت رسمی کے ساتھ انگلستان کے قرار پایا۔ مضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ یہ خوشوقت اور عمدہ سند عہدنامہ پیش رو ہے کہ جسکو [illegible]

باہم وزرائے ہر دو سرکارہائے عظیم کے عالیخاندان مرزا ابوالحسن خان نے انگلستان کو بھیجا تھا اب ہمارے صادق خیرخواہ سرگور اوسلی صاحب برونٹ ایلچی سرکار معظم انگلستان نے ایک نقل عہدنامہ مذکور کی کہ جسپر منظوری اور مہر روشن مانند آفتاب ہمارے بھائی جوہر سلطنت مرتبہ مین سیارون سے اونچے بادشاہ انگلستان اور ہندوستان کی ہے لاکر ہمارے سامنے پیش کیا چنانچہ ہم بھی عہدنامہ پیش رو کو منظور کرکے اپنی مہر کامل اوسپر کردی اور دفعات قرارداد مندرجہ اوسکی اوسطرح کی ہین جسکا بیان خوب تفصیل وار عہدنامہ محدود مین کیا جاوے گا۔

نمبر ۲۶

حمد ہے خدا کافی اور شافی کو — واضح رہے کہ یہ خوشنما ورق بانیجہ بے خار دوستی کا کہ جسکو وکلاے ہر دو سرکارین معظمہ نے چنکر اپنے ہاتہ سے ایک عہدنامہ محدود کسی شکل مین باندہا ہے کہ جسمین دفعات دوستی اور ملاپ کی آمیز ہین ایک گلدستہ ہے۔

قبل اسکے عالیمرتبت سرہارفورجونس صاحب برونٹ دربار ہذا مین منظر قائم کرنے دوستی کے تشریف لائے اور بشمول وکلاے فارس یعنی عالی القاب مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان صاحب کی ایک عہدوپیمان پیش ہو کہ جسکی تفصیل ایک عہدوپیمان محدود مین ہوگی قرار دیا۔

اب عالیمرتبت وخیرخواہ عالی القاب سرگور اوسلی صاحب برونٹ کہ جسکو بادشاہ انگلستان نے بطور ایلچی کے دربار ہذا مین مقرر کرکے مجاز قائم کرنے ایک عہدوپیمان محدود باہم ہر دو بادشاہان ممتاز کے کیا ہے تشریف فرما ہوئے چنانچہ وکلاے دربار ہذا نے بشرح عالی القاب سرگور اوسلی صاحب برونٹ کے مشورہ کرکے عہدوپیمان محدود کہ مشعر دوستی کے شرائط متضمن بہ دفعات ۱۲ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے قائم کیا ہے واضح رہے کہ امورات متعلق کار تجارت وسوداگری اور دیگر معاملات کے نسبت ایک عہدوپیمان تجارت کا قائم کیا جاویگا۔

دفعہ ۱ بدانست سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہدنامہ محدودہ ہذا کے جملہ عہدنامجات سابقہ کو جو سابقہ کسی اور سرکار یورپ کے قرار پائے ہون باطل اور منسوخ گردانا چاہیے اور نیز اس امر پر قائم رہنا کہ کوئی فوج یورپ ملک فارس مین ہوکر طرف ہندوستان یا کسی لنگرگاہ موقوعہ اوس ملک کے نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم یورپ کا فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے اور کاش کوئی اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ جاری زن یا تورستان بخارا وسمرقند یا اور کسی راہ سے ارادہ چڑہائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ حاکمان وراجون اون ملکون کو دربارہ مقابلہ کرنے ایسی چڑہائی کے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر اوبھاڑین گے۔

دفعہ ۲ در حالیکہ بہ وقت چڑہائی ہونے ملک فارس پر از جانب کسی قوم یورپ کی سرکار فارس انگریزون سے درخواست مدد کی کرے تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند از جانب سرکار انگریز بشرط امکان اور موقع کے درخواست سرکار فارس کی مشعر بھیجنے فوج مطلوبہ ہندوستان سے قبول کرینگے اور کاش وجوہات معاملات ہندوستان کے باعث سے فوج کا بھیجنا ممکن نہوے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز تا قیام لڑائی بادشاہ فارس کو دو لاکھ روپیہ سکہ تومان سالانہ دیا کرینگے اور جو کہ یہ دادنی مد نبظر کھکر اکرنے اور سکھلانے ایک فوج کے ہوگی اسلیے اسپر اتفاق کیا جاتا ہے کہ ایلچی سرکار انگریزی نگران بہ نسبت اس امر کے رہین گے کہ روپیہ مذکور مطلب مقصود مین صرف کیا جاوے۔

دفعہ کاش کوئی حاکم یورپ کہ جس سے بادشاہ فارس کی سابقہ لڑائی ہو رہی ہو سابقہ سرکار انگریزی کے صلح کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف دربارہ کرانے ملاپ

باہم سرکار فارس اور اوس حاکم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے کاش سرکار انگریز اپنی کوشش مین کامیاب مطلب نہون تو ایسی صورت مین واسطے مدد بادشاہ فارس کے تا قیام لڑائی یا ہونے صلح باہمی کے ایک فوج ہندوستان سے حسب تصریح مندرجہ دفعۂ اخیر کے خواہ دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان کے واسطے مدد کے دیا کرے گی اور سرکار انگریز اپنے قول فارس سے اسبارہ مین پورا کرینگے اور کاش باہم سرکار انگریز اور اوس قوم یورپ کے کہ جس سے فارس سے لڑائی ہو رہی ہو صلح ہو تو سرکار انگریز تا قیام لڑائی بنظر سکملانے قواعد فوج فارس کو اپنی طرف سے افسران فوج حسب حاجت کے دینگے اور کاش بعد ہونے صلح کے بادشاہ فارس مدد افسران مذکورۂ بالا کے واسطے کارمتذکرۂ بالا کے طلب کرین تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بہ شرط عدم تردد دی کے دینگے۔

دفعہ ۴

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج کو شاہی پیشگی دینے کا ہی اسلئے ایجی سرکار انگریز تمنی النوم زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۵

کاش افغان ساتہ سرکار انگریز کے لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس درباریہ یعنے ایک فوج بمقابلہ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریز کے اقرار کرتے ہین اور اوس فوج کا خرچ از جانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بروقت حاجت تعین پاوی یلیگا

دفعہ ۶

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین درباره کرانے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ

کاش بادشاہ فارس کسی مقام کسپین سمندر پر لوازمہ طیاری جہاز کا بنا وین اور ارادہ

واسطے مقرر کرنے ایک فوج جہازی کا کہ بن تو ایسی صورت مین بادشاہ ہندستان اعلیحضرت جارج خلاصیان غوطہ خوران و بڈہی وغیرہ کو لندن و بمبئی سے ملک فارس مین اکر بادشاہ فارس کی نوکری کرنے دینگے کہ جنکی تنخواہ از جانب سرکار فارس موجب اوس شرح کے دیجاوے گی کہ جو ایلچی سرکار انگریزی معین کردین ۔

دفعہ ۸

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے عدالتی سرکار انگریز مین پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بفور اطلاعیابی از جانب سرکار فارس اوسکو اپنے ملک سے نکالدین اور اگر چھوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدین اور اگر قبل از پہونچنے اوس شخص بھگوڑے کے عدالتی سرکار مین حاکم مطلع کردین اوسکا بھاگ جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی بہ نسبت اوسکی سے مطلع ہو تو اوسکو گھوشنے ندین اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص پر بضد اپنے ارادہ کا ہو تو گورنر موصوف اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدین ۔

دفعہ ۹

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط آسایش اور تمکن کے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکی مدد کریگی اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار فارس کیطرف سے بلیگا اور جہازان مذکور سوائے اون لنگرگاہون کے کہان سرکار فارس تجویز کرے اور کہین بشرطیکہ کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے ۔

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ افسران ترتیب کنندگان قواعد وغیرہ کہ جو فوج فارس کی ترتیب کیلیے از جانب سرکار انگریز بھیجے جاوینگے سرکار موصوف کیطرف سے طلب پاوینگے مگر سرکار فارس کی یہ مرضی نہیگی کہ کوئی شخص جو اونکی خدمت کرے اونکے قواعد مخالفت سے محروم رہے اسلیے سرکار موصوف بھی اپنی طرف سے حسب شرح مندرجۂ ذیل اونکو دیوینگی ۔

تفصیل جو بادشاہ فارس عہدہ داران متعینہ از جانب سرکار انگریز کے سالانہ دینگے مسکوکی

لفٹنٹ جنرل		میجر	
بریگیڈیر		توپخانہ	
		کرنیل	لفٹنٹ کرنیل
		میجر	کپتان
		لفٹنٹ	
انجینران		پیدل و توپخانہ	
کرنیل	لفٹنٹ کرنیل	کرنیل	لفٹنٹ کرنیل
میجر	کپتان	میجر	کپتان
لفٹنٹ		لفٹنٹ	
ہارس آرٹلری		پیادہ	
سارجن میجر	سارجن	سارجن میجر	سارجن
کارپرل		کارپرل	

واضح رہے کہ افسران وسایجان وغیرہ کہ جو فارس میں بنا آیندہ کو ہوں موجب سرح مذکورہ بالا کے پاوین گے لیکن افسران کلان یعنی افسر کہ غیر کسی عہدہ کا بحساب نصف جو اوسکے عہدہ پر لکھا ہے اور زیادہ اسے بہکام کمتر می شہ یا دیگا اور بندوبست اگر کوئی شخص اپنے کام میں غفلت کرے گا تو ایسی صورت میں بعد مطلع کرنے اوسکو سرکار عالی کی ملازمت سے موقوف کر دیا جاوے گا۔

دفعہ ۱۱

جو کہ ہر دو بادشاہان فیلمر کی سال آزردہ ہے کہ اسکے خاندان میں یہ دوستی ہمیشہ کیساتھ قائم رہے اسلیے متفق ہو کر یہ اقرار کرتے ہیں کہ وارث تخت ہر دو بادشاہان کا وفات عہدنامہ کو حفظ رکھیں گے اور کوشش و رشتہ بیٹ از ہر دو سرکار کے اوسی قسم کی مدد کہ جو مندرج عہدنامہ ہذا میں ہے مانگے تو ایسی صورت میں وہ مدد حسب لیاقت مطلب مرقومہ مطلب اوس سرکار کو جو طالب مدد ہووے کی جاوے گی بالفعل مدد از نقد و جنس حسب شرائط مندرجہ دفعات متذکرہ بالا عہدنامہ ہذا کے وارثان ہر دو سلطنت پر جاری اور مرعی رہیں گے

دفعہ ۱۲

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا سے نیت ہر دو سرکار کی یہ ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں کہ جس سے اونکی سلطنت قوی اور مضبوط ہو اور اونکا اقتدار اور حکومت دشمنوں پر فتحیابی کے لائق بڑہ جاوے۔

اور جو کہ سرکار انگریز کی نیت صدق دربارہ اس امر کے ہے کہ سرکار فارس کی حکومت زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو کہ جسکی باعث سے کوئی اجنبی قوم فارس پر چیرہ دستی نکرے اور اوسکی مدد سے ترقی عملداری اوسکے کی ہو اس لیے سرکار انگریز کسی نزع میں جو بعد اسکے ہر دو سرکار کے شاہزادہ امیر یا سرداران فارس کے ہو تا وقتیکہ بادشاہ وقت فارس اونکی مدد نہ مانگے دست اندازی نہیں کریگی اور کاش کوئی فریق جھگڑا لو نظر حاصل کرنے مدد کے ملک فارس کا کوئی حصہ سرکار انگریز کو عطا کرے تو ایسی صورت میں اوسکو سرکار موصوف قبول نکرے گی اور نہ اوس صوبہ یا صوبوں فارس کو اپنے قبضہ میں لاوے گی چنانچہ دفعات متذکرہ بالا بخوشی قادر کی گئی

او یقین ہے کہ یہ خوشنما اور خوشوقت عہدنامہ قائم ہو کر نہایت انجام مفید اور خوشتر پیدا کریگا

واضح رہے کہ ہم وکلاے سرکارہاے عظیم نے کہ جنکے دستخط ذیل مین درج ہین اس عہدنامہ خوشوقت کو بصدق دل دوستی اور ملاپ کے متضمن بدفعات ۱۲ کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی قائم کرکے آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۱۲ء مطابق ۲۹ صفر المظفر ۱۲۲۷ھ کے بمقام دارالخلافت بلدان کے اپنی مہر اوپر اوسکے کی —

مطابق ورق فارسی

ل س	ل س	ل س
دستخط محمد شفیع	دستخط محمد حسین	دستخط گورادوسلی

مطابق ورق انگریزی

ل س مہر	ل س مہر	ل س مہر
گوردوسلی	محمد حسین	محمد شفیع

نمونہ منظوری کا جو کہ فتحعلی شاہ نے عہدنامہ محدود پرساتہ انگلستان کے کیا —

اس عہدنامہ محدود خوشوقت نے کہ جسکو تین وکلا ہر دو سرکار عالیہ نے بدست صداقت قائم کیا ہے کہ جسکے مضمون پر تامل کرن سورج کے دل عالی اور جلیل بادشاہ کو روشن کیا اب منظوری دی بسکے جلال کی حاصل کی ہی ایہ دفعات ذیل کی ہمیشہ بمستعدی تمام تعمیل کیجاویگی

نمونہ منظوری کا جو کہ مرزا عباس نے عہدنامہ محدود پرساتہ انگلستان کے کیا —

چونکہ اوسکے عظیم اور زور اور جلال پناہ دنیا نے مجہ غلام مخلوقات کو وارث تخت کا مقرر کیا ہے اسلیے مین بفرمانبرداری اوسکے احکام کے بفضل وشان آلہی جسپر مین ہمیشہ جانثار ہون اوسی عہدنامہ قرارداد پر اتفاق کرتا ہون اور آج سے اخیر وقت اپنی حکومت اور حکومت ورثا کی نسلاً بعد نسل تک دربارہ تعمیل اور لحاظ رکھنے اوپر شرائط پاک کہ جو ہمارے سرکارہاے عظیم کے ازروے عہدنامہ ہذا کے قرار پایا ہے وعدہ کرتے ہین اور بفضل باری تعالے یہ دوستی ساتہ گریٹ برٹن یعنی سرکار انگریز کے ہمیشہ قائم رہیگی اور بمرضی آلہی کوئی امر خلاف اسکے واقع نہین ہوگا —

نمبر ۴۷

ہو ہے خدائے کافی اور شافی کو یہ خوشنما ورق بانچہ پنجار دوستی کا کہ جسکو وکلاے ہر دو سرکارین معظمہ نے چنکر اپنے ہاتہ سے ایک عہدنامہ محمدو دکی شکل مین باندہا ہے کہ جسمین دفعات دوستی اور ملاپ کی آمیز ہین ایک گلدستہ ہی۔

واضح رہے کہ قبل اسکے عالیمرتبت سر ہارفورجونس صاحب برونٹ ازجانب سرکار انگریزی ایلچی مقرر ہو کر بنظر قائم کرنی ایک دوستی کے دربار ہذا مین رہی اور بشرکت وکلای فارس عالی القاب یعنی مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان کے ایک عہد و پیمان پیشتر کہ جسکی تفصیل ایک عہد و پیمان محمدو دمین ہونے والی تہی قائم کیا اور عہدنامہ مذکورہ بالا پر منظوری سرکار انگریزی کی ہوئی بعد ازان عالی القاب سرگور اوسلی صاحب بطور ایلچی ازجانب سرکار انگریز اس دربار نامی بنظر پورا کرنے مراتب دوستی باہم ہر دو سرکار رہا آئے اور صاحب موصوف کو ازجانب سرکار اونکے اختیار کلی دربارہ تصفیہ کرنے جملہ مراتب عظیم دوستی کہ حاصل تہا چنانچہ بصلاح اور مشورہ ایلچی موصوف کے وزراے اس سرکار نیکبخت نے ایک عہد و پیمان محمدو د متضمن دفعات معینہ اور شرائط قرارداد پر قائم کیا مگر عہد و پیمان مذکورمین بعد رسل ہونے سرکار انگریزی مین چند تبدیلات اوسکی دفعات اور مضمون مین کہ جو بنسبت دوستی کے مناسب معلوم ہوئین کی گئین چنانچہ ہنری ایس صاحب بذریعہ ایک خط مشتمل تبدل ہاے مذکورہ بالا کے دربار ہذا مین آئے اسلیے عالی القاب مرزا محمد شفیع وزیر اعظم و مرزا بزرگ کیانیان و مرزا عبدالوہاب سکرٹر اعظم مقرر ہو کر مجاز کرنے عہد و پیمان ساتھہ وکلاے سرکار انگریز یعنی جیمس ماریر صاحب وزیر حال متعینہ دربار ہذا و ہنری ایس صاحب متذکرہ بالا کے کیا اور وکلاے مذکورہ بالا نے شرائط موافق دوستی ہذا کو متضمن بدفعات قائم کیا واضح رہے کہ بنسبت تجارت وغیرہ کے ایک علحدہ عہدنامہ تجارت کا قرار پاویگا۔

دفعہ

بدانست سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہدنامہ محمدو دہذا کے جملہ عہدنامجات سابق کہ جو سابقہ کبھی اور سرکار یورپ کے قرار پایا ہو باطل اور منسوخ گردانا اور نیز اس امر کا قرار کرنا

کہ کوئی فوج یورپ کی فارس مین ہوکر طرف ہندوستان کے کسی لنگرگاہ موقوعۂ اوس ملک کے نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم یورپ کا کہ جسکا ارادہ چڑھائی ہندوستان کا ہو خواہ مخالف سرکار انگریز کا ہو فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے اور کاش کوئی اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ خاریزن تا تورستان بخارا سمرقند یا اور کسی راہ سے ارادہ چڑھائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ حاکمون اور راجاؤن اون ملکون کے دربارہ مقابلہ کرنے ایسی چڑھائی سے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر آمادہ کرینگے۔

دفعہ ۳

ہم لوگ اس امر مین بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات ہذا کہ خوشنمائی اور ایمانداری سے قرار پائی ہین تبدیل یا تغیر نہونگی بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ جو ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان اور آنکے ورثا جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ پر قائم رہے گی ہوتی جاوے گی اور سرکار انگریزی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ کسی تنازعہ مین جو مابعد اسکے باہم شاہزادۂ امرا اور سردارا فارس کے واقع ہو کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور اگر کوئی فریق بگڑا لونبظر حاصل کرنے مدد کے کوئی صوبہ فارس کا سرکار انگریز کو دے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف اوس صوبہ کو قبول نہ کرے گی اور نہ اپنا قبضہ اوس صوبۂ موقوعۂ ملک فارس پر کرینگے

دفعہ ۴

مراد عہدنامۂ ہذا کی نہایت مفید ہے اور خاص مراد اسکی یہ ہے کہ مدد باہمی سے دونون سرکارون کو قوت اور استحکام حاصل ہوگا اور عہدنامۂ ہذا صرف بغرض نکالنے ظلم دشمنان کے قائم کیا گیا ہے اور مطلب لفظ ظلم کا عہدنامۂ ہذا مین حملہ سے جو دوسری سرکار کے ملک پر کیا جاوے ہی واضح رہے کہ سرحد عملداری ہر دو سرکار روس اور فارس کی تنقیح پیچھے حسب تصفیہ گریٹ برٹن فارس اور روس کے کیجاوے گی۔

دفعہ ۵

جو کہ بسبب اس امر کے عہدنامۂ پیش رو کی ایک دفعہ مین قرار پا چکا ہے کہ درحالیکہ

کوئی فوج از قوم یورپ ملک فارس پر چڑہائی کرے اور بادشاہ فارس سرکار انگریز کی مدد چاہے تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند از جانب سرکار انگریز حسب استدعا بادشاہ فارس کے فوج مطلوب مع افسران و میگزین وغیرہ سامان لڑائی کے خواہ بعوض اوسکے واسطے خرچ سرکار فارس زر سالانہ کہ جسکی تعداد ایک عہد و پیمان محدود مین کہ جو باہم ہر دو سرکار کے قرار پاوے گا مندرج ہو بھیج دیوین گے چنانچہ خرچ مذکور کہ تعداد دو لاکھ روپیہ سالانہ سکہ تومان کا قرار پایا ہے مخفی نرہے کہ زر مذکور اوسحالت مین ندیا جاوے گا کہ جب بنا لڑائی بباعث زیادتی از جانب فارس کے شروع ہوئی ہو اور جو کہ روپیہ مذکور صرف واسطے ترتیب اور قائم کرنے ایک فوج کے دیا جاوے گا اسلیے یہ اتفاق کیا جاتا ہے کہ وزیر سرکار انگریز بنسبت اس امر کے نگران رہیگا کہ اوسکا صرف کار مقصود مین کیا جاوے۔

دفعہ ۵

کاش سرکار فارس کا ارادہ جاری کرنے قواعد ولایتی اپنی فوج مین ہو تو ایسی صورت مین سرکار موصوف مجاز ہے کہ افسران انگریز کو اوس کام کے لیے مقرر کرے بشرطیکہ وہ عہدہ دار از قسم دشمنان سرکار انگریز کے نہو۔

دفعہ ۶

کاش کوئی حاکم یورپ کہ جس سے سرکار انگریز سے دوستی ہو شاہ فارس سے لڑائی کرے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز دربارہ کرانے دوستی باہم بادشاہ فارس اور اوس قوم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے اور کاش اوسکی کوشش کارگر نہو تو ایسی صورت مین شاہ انگلستان بشرط حاجت تعمیل کے شرائط مندرجۂ دفعات ماسبق کے ہندوستان سے ایک فوج بالعوض اوسکے دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان شاہ فارس کے پاس تاوقتیکہ لڑائی ختم نہووے خواہ صلح باہمی قرار پاوے واسطے مدد اوسکی فوج کے بھیجے رہینگے

دفعہ ۷

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج مین ششماہی تنخواہ پیشگی دینے کا ہے اسلیے ایلچی سرکار انگریز حتی الوسع زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۸

کاش افغان سرکار انگریز سے لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس دربارۂ بھیجنے ایک فوج بمقابلۂ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریز کے اقرار کرتے ہین اور اوس فوج کا خرچ ازجانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بروقت حاجت تعین پاوے لیگا۔

دفعہ ۹

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوی تو اسصورت مین سرکار انگریز کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین دربارۂ کرانے صلح اونکا دیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ ۱۰

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے عملداری سرکار انگریز مین پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بفور اطلاع یابی ازجانب سرکار فارس اوسکو اپنے ملک سے نکال دین اور اگر چھوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدیوین اور اگر قبل از پہونچنے اوس شخص جگیڑو کے عملداری سرکار مین حاکم ضلع کو جسمین اوسکا بھاگا جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی بابت اوسکے سے مطلع ہو تو اوسکو گھسنے نہ دیوے اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص پر بعند اپنے ارادہ کا ہو تو گورنر مذکور اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدے۔

دفعہ ۱۱

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط آسائش اور ممکن کے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکو مدد دیوینگے اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار فارس کیطرف سے ملیگا اور جہازان مذکور سوائے اون لنگر گاہون کے کہ جہان سرکار فارس تجویز کرے اور کہین شرط کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے۔

واضح ہے کہ ایک عہدنامہ محدود سابق مین باہم ہر دو سرکار کے متضمن بدفعات ۱۲ کے قائم ہوا تھا اور بعد ازان کئی امور جو خلاف دوستی کے تھی تبدیل کرنا ضرور ہوا

واسطے ہم و کلاے ہر دو سرکارین مندرجہ ذیل عہدنامۂ مذکور کو بدفعات ۱۱ قائم کرکے اپنی مہر و دستخط آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۱۴ع کے مطابق ۱۲ ذالحجہ ۱۲۲۹ ہجری کے بمقام طہران کے دستخط کیا ہے

ل س جیمس ماریر صاحب

ل س اس عامی

ل س عبدالوہاب

ل س محمد شفیع

ل س ہنری ایس

نمبر ۲۸

ترجمہ ایک دستاویز کا جو عباس مرزا شاہزادہ فارس ذرافٹنٹ کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی سرکار انگریز کو دیا بمضمون ذیل

کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی انگریزی متعینہ دربار ہمارے کو واضح رہے کہ ہم وارث تخت فارس ازروے اختیار عطیہ از جانب شاہ دربارہ ہونے تعلق دوستی سرکارہاے دیگر سے ہم اقرار اور وعدہ کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریز دربارہ وصول کرنے دو لاکھ روپیہ تومان کہ جو ہمارے ذمہ روسیون کا بہ نسبت تاوان لڑائی واجبی ہے مدد دی تو آیندہ سے عہدنامہ محدود قرارداده باہم ہر دو سرکار کی دفعات ۳ و ۴ کو کہ جسے ایس صاحب نے قائم کیا تھا نسوخ متصور کرین گے اور حکم بادشاہی اوسپر حاصل کرلین گے

محررہ ماہ شعبان مطابق مارچ ۱۸۲۸ع فقط

رقم بادشاہ وارث تخت دربارہ نسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداده سابقہ انگلستان کی حسب ذیل ہے جو کہ دربارہ دفعہ ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداده باہم انگلستان و فارس کی کہ جسکو ایس صاحب ایلچی انگلستان مقیم دربار ہمایون ہمارے قرارنامہ قرارداده ایس مشروحہ پی جانے دو لاکھ سکہ تومان کی روسیون کو بعوض تاوان لڑائی کے مہینہ ذالحجہ ۱۲۳۹ ہجری مین قیام کیا تھا ہم وارث تخت

بموجب اختیار عطیۂ معاملات ملکی قوم ہذا کے یہ اقرار کیا ہے کہ ہر دو دفعات مذکورۂ بالا کو منسوخ کر دینگے اسلیے سند ہذا کہ جو بدست مبارک ہے بحضور آپ کے ارسال کیا ہے۔
واضح رہے کہ بادو قیعقدہ ۱۲۵۳ ہجری مین بروقت جانے ہمارے واسطے انتظاری بادشاہ سلامت کے بمقام طہران کے حسب خط مرزا ابوالحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے جو حضور کے پاس مرسل ہوا تھا ہم مختار مطلق از جانب بادشاہ اسمقدمہ مین مقرر ہوئے تھے اور اختیارات غیر محدود سے مامور ہوئے تھے اور جو کہ سرکار انگلستان نے بذریعۂ درمیانی کرنیل میکڈانل صاحب کے ہماری مدد دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان سے کیا ہے اسلیے ہم یگانۂ بادشاہ نے تاریخ ۱۴ ماہ صفر مطابق ۲۴ اگست کے ہر دو دفعات مذکورۂ بالا کو عہدنامۂ سابق سے منسوخ کر دیا ایلچی سرکار انگریز دربارۂ اون دونون دفعات کے دستاویز ہذا کو بطور منظوری کے سمجھین اور کسی کیفیت کو از جانب وزرائے ولیعہد شاہی کے لائق طلب ہونے کے نسمجھین۔

مہر عباس مرزا ولیعہد

ترجمہ فرمان مرسلۂ بادشاہ بنام کرنیل میکڈانل صاحب ایلچی سرکار انگریز متعینۂ ملک فارس کے۔

بعد تسلیمات کے کرنیل میکڈانل صاحب ایلچی سرکار کو واضح ہووے کہ ہمارے صاحبزادہ نے اس امر کا اظہار ہمپر کیا ہے کہ اونسے دربارۂ دو دفعات عہدنامۂ قرارداد سابقہ انگلستان کے کوئی اقرار حال مین کیا ہے اسلیے ہم آپ کو لکھتے ہین کہ اس معاملہ مین جو کچھ ہمارے صاحبزادہ مذکور نے اندوہی اختیار مطلق جو اوسکو ہمارے فرمان کے ذریعہ سے ملا تھا کیا ہے ہمکو بخوشی و رضامندی منظور ہے اور ہم آپ کی کوشش کی جو سنہ گذشتہ مین ظہور مین آئی کہ بموجب رضامندی شاہ کی ہوئی نہایت تعریف کرتے ہین بنسبت سکۂ تومان مطلوبہ واسطے رہائی کھورا کے کہ جواب درپیش ہے ولیعہد عباس مرزا نے دو لاکھ تومان محمد مرزا سے لینے کی ہدایت کی ہے اور ماوراے اسکے ہمنے ہدایت بنسبت اس امر کے کی ہے کہ ایک لاکھ روپیہ برائے بھیجے جانے آپ کے پاس مرزا ابوالحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے جواز کیا جائے

اسلیے آپ فرمان ہذا کو بطور دستاویز کے متصور کرکے ادائے زر مذکور کا ذمہ داری خود کیجئے کہ جو روپیہ آپکو مابعد اسکے عالی القاب مرزا ابوالحسن خان واپس دیدین گے ہمیشہ اپنے حالات اور ارادہ سے مطلع کرتے رہیے۔

مہر فتحعلی شاہ

نمبر ۲۹

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ فارس بنام عالی القاب

حسین علی مرزا گورنر خبرل فارس۔

فرمان ہذا واسطے اطلاع دہی ہمارے معزز اور نامی بیٹا حسین علی مرزا گورنر خبرل فارس کے بھیجا جاتا ہے کہ ایلچی سرکار انگریزی متعینۂ دربار ہذا نے ہمارے وزرا سے بیان کیا ہے کہ افسران محصول فارس اور لنگر گاہان نے اون گھوڑون پر جو قوم انگریز فارس مین اپنے ملک مین لیجانے کے لیے خرید کرتے ہین محصول جاری کیا ہے اور اونکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین یہ محصول نہین تھا جو کہ بلحاظ دوستی باہم ہر دو سرکار ہاے کہ جسکی باعث سے اونکے قواعد غیر ممکن الجدائی ہوگئے ہین ہماری یہ مرضی ہے کہ ہر طرح دوستی موجودہ ترقی پاوے اسلیے ہم اپنے عزیز و بیٹے کو یہ حکم دیتے ہین کہ وہ بالبست اس امر کے ہدایت دین کہ سوے محصول تجاریۃ السابق کے اور کسیطرح کا محصول اوپر گھوڑی یا اور اجناس رعایا سرکار انگریزی پر نہین لیا جاوے گا اور تمپر بھی فرمان ہذا پر توجہ کرنا فرض ہے اور نہ صرف رعایا سرکار انگریزی کو انصافی اور مزاحمت سے محفوظ رکھنا چاہیے بلکہ اونکی ہر طرح سے حفاظت کرنا چاہیے۔

مہر بادشاہ فتحعلی شاہ

ترجمہ صحیح ہے۔

دستخط جارج دل اگ صاحب

ماہ ذیقعدہ ۱۲۳۸ھ مطابق جولائی و اگست ۱۸۲۳ء

نمبر ۳۰

جو کہ دوستی اور ملاپ باہمدیگر و زور عالی مرتبت سرکارہاے فارس اور انگلستان کی اوپر بنیاد قوی کی قرار پائی ہے اور بادشاہ کی یہہ رائے ہے کہ دوستی ہزار روز بروز ترقی پاتی جاوے کہ جس کی باعث سے فائدہ طرفین کا متصور ہے اسلئے اس خوش بخت سال مین اور اب سے آگے کو از روے اس اشتہار مبارک کے ہم سوداگران قوم انگریز کو اس امر کی اجازت اور اختیار دیتے ہین کہ وہ اپنا اپنا سوداگری عملداری فارس مین لاکر بامن و امان بیچین اور افسران سرکار کو اوسی قدر محصول سرکاری دیوین گے جو سوداگران روس کو دیتے ہین محررہ بماہ محرم ۱۲۵۲ ہجری مطابق ماہ مئی ۱۸۳۶ع مہر گواہان ذیل مین ہے

نمبر ۳۱

عہدنامہ سوداگری جو ساتھہ شاہ فارس کے ۱۲۵۱ھ مین قرار پایا

دیباچہ

جو کہ بفضل قادر مطلق کہ جسکا فیض بے انتہا ہے زور قائم ہوئی دوستی باہم سرکارہاے جلیل فارس اور گریٹ برٹن سے نامی اور عادل بادشاہ ہر دو سرکارہاے پایدار نے روز بروز اور ہر وقت شرایط مندرجہ عہدنامہ مذکور کی بخوبی توجہ اور اسکی تعمیل کی کہ جسکی باعث سے ہر دو سرکار کی رعایا کو جملہ فوایدسوا ے قایم ہوئے ایک عہدنامہ سوداگری لے کہ جو ہر دو سرکار نے ۱۲۱۴ھ کے عہدنامہ مین قائم کرنے کا قرار کیا تہا مگر کسی وجہ سے ملتوی اور ناتمام رہگیا ہوئی ہین اسلئے اس خوش بخت سال مین منظور ہوا ہوئے جملہ شرایط عہدنامہ خوش بخت کے شاہ فارس نے عالی القاب حاجی مرزا ابوالحسین خان سکرٹر سرکار معاملات بیرونی کو وکیل مطلق مقرر کیا اور ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور بادشاہ ہند وستانی سرجان میکنیل صاحب نائٹ گرینڈ کراس موسٹ آنریبل آرڈر آف ڈی باتھ ایلچی متعینہ دربار فارس کو اپنا وکیل مطلق مقرر کیا اور وکلاے مذکورہ بالا نے

متضمن دو دفعات پر ایک عہدنامہ تجارت کا قائم کرکے شامل اصل عہدنامہ کے کیا تاکہ بفضل الہی باہم ہر دو سرکارہا کے درمیان کے لحاظ رہے کہ جس سے فائدہ رعایاے ہر دو سرکار کا متصور ہے۔

دفعہ ۱

ہر دو سرکارہا کی رعایا کو اجازت اور اختیار رہے کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کے ملک مین ہر قسم کی اجناس اور اسباب لایا جایا کرین اور آپس مین ایک دوسرے کے ملک مین جہان چاہین بیچین یا تبدیل کرین اور اشیاے آمدنی و روانگی پر صرف محصول چونگی کا لیا جاوے گا یعنی بروقت داخل ہونے ملک کے ایکمرتبہ وہی محصول چونگی سب سی لیا جاوگا جو نہایت معزز سوداگران یورپ سے اسباب آمدنی پر لیا جاتا ہے اور بروقت روانہ ہونے کے اوسیقدر محصول چونگی کا لیا جاویگا جو سوداگران معزز قوم یورپ سے لیا جاتا ہی سوائے اسکے اور کسیطرح کا مطالبہ کسی حیلہ پر سوداگران ہر دو سرکارہا سے ایک دوسری کی عملداری مین نہین کیا جاویگا۔

اور سوداگران یا اشخاص متعلق یا رعایا کوئی کسیکے از ہر دو فریق کی امداد و پرورش آپسمین اوسیطرح پر کیجائیگی جسطرح یہ کہ اور قوم عزیز کی رعایا کے ساتھ کیجاتی ہے۔

دفعہ ۲

جو کہ بنظر توجہ کرنے معاملات سوداگران طرفین کے از جانب ہر دو سرکار کارندگان سوداگری کے مقامات مخصوص مین تعین ہونا ضرور ہے اسلیے یہ قرار پایا ہے کہ دو کارندہ از جانب سرکار انگریز کے رہین گے ایک دارالخلافت مین اور دوسرا بمقام تابریز کے رہیگا اور اون مقامون مین مستحق مراتب کنسل جنرل کا وہی شخص ہوگا جو بمقام تابریز کے رہیگا اور چونکہ سرکار انگریز کیطرف سے کئی برسون تک ایک رزیڈنٹ بمقام بشایر رہین مقیم رہا ہے اسلیے سرکار فارس منسبت اس امر کے اجازت دیتے ہین کہ رزیڈنٹ مذکور آیندہ کو بھی رہے اور اسیطرح پر دو کارندگان سوداگری از جانب سرکار فارس کے تعینات ہوکر ایک بمقام پایۂ تخت لندن اور دوسرا لنگرگاہ بمبئی مین مقیم رہیگا اور وے لوگ

اوضین حقوق اور مراتب کے مستحق ہونگے جیسا کہ کارندگان سرکار انگریزی ملک فارس میز ہونگے
واضح رہے کہ ہم وکلاے مطلق ہر دو سرکارہا نے عہدنامۂ سوداگری ہذا کو منظور کیا ہے
اور بصداقت اسکے کہ اوسپر اپنا ہاتہ رکھکر بمقام دارالخلافت طہران کے آج تاریخ ۱۱
اکتوبر سنہ ۱۸۴۱ع مطابق ۱۲ رمضان سنہ ۱۲۵۷ھ کے مہر کی۔

دستخط جان میکنیل

مہر مرزا ابوالحسین خان وزیر فارس واسطے معاملات بیرونی

نمبر ۳۲

ترجمۂ فرمان نسبت مفلسی یا دیوالہ کے از جانب سرکار فارس واسطے حفاظت سوداگران
انگریزی کے جو بدرخواست کرنیل شیل صاحب مہتمم معاملات طہران متعینہ از جانب ملکہ معظمہ کے
بماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۷ ہجری مطابق ماہ مئی وجون سنہ ۱۸۴۱ عیسوی کے جاری ہوا۔
حسب مضمون ذیل ہے۔

حسین خان عالی مرتبہ ایلچی وگورنر صوبہ ازد عزیز القدر کو واضح ہو کہ وزراے
سرکار انگریز نے یہ اظہار کیا ہے کہ نسبت اسکے کہ اسباب دیوالیون اور مفلسون کا اونکے
قرضمندارون کو بقدر حصہ بانٹ دینا چاہیے رعایا سرکار ممتاز فارس اور سرکار انگریزی کی
اسبارہ مین کسیطرح کی تفریق نہین ہوتی ہے اور نہ کسیطرح کی رعایت اونپر ثابت ہوتی
لہذا معرفت عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف کے درخواست دربارہ قائم کرنے
چند دفعات معقول کے جو خلاف مذہب اسلام کے نہو نظر محفوظ رکھنے سوداگران رعایاے
سرکار انگریزی کو جملہ امورات فریب اور دغا اور ندینے مخابا زدیوالیون سے جاری کیا جاوے
وی ہے اور سرکار فارس کی یہ بہی راے ہے کہ غیر قوم اور سوداگران زیر حفاظت شاہ
بہی فریب دیوالیون کے دینے سے محفوظ رہین نظر بران انتظام سوداگری
جو باہم وزراے سرکار فارس اور عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف
کے قرار پاکر خوشوقت منظوری بادشاہ کی حاصل کی ہے واسطے اطلاعدہی عالی مرتبت
حسین خان کے سندہذا کی ذیل مین مندرج ہو۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ آج سے جملہ کاغذات خرید و فروخت دستاویزات وغیرہ جو گورنر صوبہ کے پاس سے بعد ثبت کیے جانے مہر کے واپس آتے ہیں رجسٹری دیوانخانہ میں ہو کر دفتر میں رکھے جائینگے اور دفتر مذکور میں جملہ دعوی بشرح تاریخ و شمار نمبر کے مندرج کیجائینگے اور اقرارنامہ کے روپر نمبر اور تاریخ مندرجہ رجسٹر تحریر ہوگی ورق کتابہاے دفتر پر نمبر شمار لکھا جاویگا اور احتیاط اس امر کی رہے کہ ورق مذکور شکستہ نہووے اور نہ وہ پھیلا جاوے۔

دفعہ ۲

جس اقرارنامجات کی بڑے دفتر میں رجسٹری ہو چکی ہو وہ مکرر دیوانخانہ میں بترتیب حرف مع نام فریقین کے لکھے جاوینگے اور ایک فہرست کاغذات بڑے دفتر کی مرتب ہوگی۔

دفعہ ۳

درحالیکہ ایک جگہ دو دستاویزیں بدعوی روپیہ کے ہوں کہ جنکی رجسٹری دیوانخانہ میں کماحقہ ہو چکی ہے تو ایسی صورت میں اوسی دستاویز کی تکمیل پہلے کیجاوے گی کہ جو قبل کی تاریخ کی ہے مگر یہ شرط اوس انتظام کو جو بنسبت تقسیم کرنے اسباب دیوالیے کا بوقت دیوالے کے قرار پایا ہو مستثنی نہیں کرسکتی۔

دفعہ ۴

واضح رہے کہ رجسٹری ان دستاویزات کی بنا کافی ثبوت کی نہیں متصور ہے بلکہ وہ دستاویز جسکی رجسٹری بموجب اس انتظام کے کماحقہ دیوانخانہ میں ہو گئی ہو بنسبت اون دستاویزوں کے کہ جنکی تکمیل ہو کر رجسٹری دیوانخانہ میں ہوئی ہو کافی متصور ہوا چاہیے ایسی دستاویزوں کی رجسٹری دیوانخانہ میں اندراج کے سال کے ہونا چاہیے۔

دفعہ ۵

جو شخص کسی جایداد غیرمنقولہ کو فروخت کرے یا رہن رکھے تو ایسی صورت میں شخص خریدنیوالے کو ایک دستاویز بیچاق یا انتقالی کی حاصل کریگا اور اگر روپیہ میعاد قرارداد میں ادا نہ کردے تو ایسی صورت میں جایداد مستغرقہ فروخت کیجاوے گی اور دیوانخانہ قبل از کرنے رجسٹری

اور ضبوط کرنے ایسی دستاویز خریدیا فروخت کے اس امر کی تحقیقات کریگا کہ آیا شخص خریدکنندہ کے پاس دستاویز فروخت یا انتقالی ہے یا نہین اور نیز اس امر کی کہ جایداد مندرجہ دستاویز کسی دوسرے شخص کے پاس رہن یا مستغرق بضمانت نہین ہے۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ اداے زر مندرجہ دستاویز تا وقتیکہ شخص دہندہ اور گیرندہ قرض کے دستخط دربارہ وصول ہونے کل روپیہ کے ثبت نہو ثبوت شدہ متصور نہین ہوگی اور ایسی صورت مین بوقت ضرورت بہ نسبت تعین کرنے تصفیہ زر قرضہ کے اظہار گواہان از روے حلف کے ضرور ہوگا فقط۔

دفعہ ۷

قرضدار کے وفات کے بعد شخص دہندہ قرض ورثاے متوفے سے جو قبل از پختگی دستاویز مذکور کے ہون دعوے زر قرضہ کا کرے اور ورثا جایداد متوفے سے مطالبہ قرض کو ادا کرینگے

دفعہ ۸

جو سوداگر کہ اپنی مفلسی ظاہر کرے گا وہ حلفیہ بیان کریگا کہ اوسنے کوئی جایداد پوشیدہ نہین کر رکھی ہے اور اپنی مفلسی کو ثبوت کرے گا اور اسیطرح پر اوسکے شریک اور کارندگان بھی حلف بہ نسبت اسی امر کے لینگے کہ اون لوگون نے بھی کوئی جایداد اوسکی چھپا نہین رکھی

دفعہ ۹

شخص مفلس تا وقتیکہ وہ ضمانت بہ نسبت اپنی حاضری کے دائرہ کچہری سے اور صاحب مجسٹریٹ اسباب دیوالیے اور اوسکے لڑکے اور عورتون کا فرق نہ کرے رہا نہین ہوگا مگر دیالیکہ یہ امر ثابت ہو کہ بعد دینے اوسکے مفلس کے کوئی جایداد اوسکے رشتہ داران کی کہ جس سے اس دیوالہ سے کچھ تعلق نہین جو ایک علیحدہ تجارت یا پیشہ کا محاصل ہے اور بذریعہ وراثت اوسکے قبضہ مین آئی ہے یا بطور وثیقہ دختران شوہرانہ اوسکے پاس آیا ہے تو ایسی جایداد قرقی سے محفوظ رہے گی۔

دفعہ ۱۰

کاشف دیوالہ باعث کسی امر ناگہانی یعنی آگ لگجانے سے یا شکست کشتی جہاز سے یا لوٹ لینے

دشمنان سے ہوا ہو تو ایسی صورت مین ضمانت نہین لیجاویگی۔

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ سزا دیوانی فریبی کی اوسی طرح پر ہوگی جیسے کہ چور اور دروغ گو کی ہوتی ہے اور باستثناے چند باتون کے سزا دہی اُنکی صرف باختیار بادشاہ ہے اور دیوانی فریبی تا تحقیقات قید رہیگا اور سزا ہی قید مین وہ کسی شخص سے بلکہ اپنے خاص گورنمان کی پاس بھی نہین کرنے پاویگا اوسکا سب اسباب قرق ہوجاویگا اور پھر کاروبار تجارت کا نہین کرنے پاویگا اور نہ کسی کارخانہ مین مباشر کار یعنے گماشتہ ہونے پاویگا مخفی نرہے کہ ایسی سزا اوسکی ہمرازون پر اور نیز اون شخصون پر کہ جنہون نے اونکا مال چھپایا ہو ہوگی۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ اگر کوئی اقرارنامہ از جانب مفلس بعد ہونے اوسکی مفلسی کے ہوا ہو تو وہ اقرارنامہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور اسی طرح پر جملہ بخشش نامہ جو بعد مفلسی کے ہوا ہو باطل اور منسوخ متصور ہونگے۔

دفعہ ۱۳ چار مہینے کے بعد جائداد دیوانی کی اوسکے قرضدارون مین تقسیم کیجاوے گی اور منجملہ جایداد دیوانی کے کوئی چیز ایسی ہوگی کہ جس سے نقصان اور خراب ہوجانے کا احتمال ہو مثلاً مویشی اور اجناس خوردنی وغیرہ تو ایسی صورت مین اونکو فوراً بیچ کر روپیہ کھڑا کر لینا چاہیے اور کاش بعد اشتہار اوسکے مفلسی کے پاس دیوالیہ کے کوئی اسباب سوداگری آوے تو وہ اسباب محصول گھر مین قرق ہوکر دیوانخانہ مین بھیجدیا جاوے اور اسی طرح پر ہر طرح کے خطوط بنام دیوالہ متوجہ ہونے اونکی مفلسی کے دیوانخانہ مین بھیجے جاوین گے۔

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ تاحینیکہ دیوالیا اون مطالبون کو جو اوسپر ہون ادا نکردے قرضدار متصور ہوگا اشخاص دہندہ قرض کو اختیار ہے کہ اوسکو مہلت واسطے کرنے حساب بقیہ مطالبہ کا دین اور اس عرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضخواہ

اسعرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضہ مین دیجاویگی —

دفعہ ۱۵

اور کاشکسیطرح کا فرق مابین داخلۂ دفتر اور دست اویز کے واقع ہوا ور دیوانخانہ نے سہواً رجسٹری کردی ہو تو ایسی صورت مین دیوانخانہ زر قرضہ مفلس کا ادا کردیگا —

دفعہ ۱۶

دیوالیے فریبیہ اشخاص ذیل متصور ہونگے یعنی اول وے شخص جو اپنی مفلسی ثبوت نہیں کرسکتے ہین اور بحساب اوس روپیہ یا اسباب کے جو دوسرے سے لیا ہووے سکتے ہین

دوم وے لوگ جو خفیتہً یا علانیتاً اپنے مکان پر اسباب سوداگری کا لے گئے ہون —

سوم وے لوگ جو باوجود ضعیف اپنی مفلسی کے بعد ظاہر ہونے اپنی مفلسی کے بطریق بیجا کسیکے اپنے لیے اور منظور کرلے جایداد اپنے قرضداران کے بخش دیدین —

چہارم وے لوگ جو ایسی جایداد غیر منقولہ کو جسکا کسی دوسرے کے پاس مستغرق یا فروخت ہوگئی ہو دوبارہ فروخت یا مستغرق کرین —

پنجم وے لوگ جو مال وقف کو بیچین یا وے ڈالین —

دفعہ ۱۷

واضح رہے کہ بادشاہ نے سوائے چند مسجدون اور مقامات پاک مثل پولہ ماس یعنی مکانات کاہنان اور محلات شاہی کہ جو زمانۂ سابق سے مقامات پناہ کے رہے ہین اور جملہ مقامات پناہ موقوفہ مکانات رعایا کو اوٹھا دیا اور یہ حکم دیتے ہین کہ کوئی رعایا سرکار ہذا کی اپنے مکان مین کسی مجرم یعنی چور و دیوالیے وغیرہ کو گھسنے نہ دیوین اور جو شخص کہ ان احکام شاہی سے عدول کریگا وہ خود مستوجب سزا ہوگا —

دفعہ ۱۸

جو کہ واسطے کاروبار معاملات تجارت کے ایک ملک التجار یعنی سردار سوداگران کا ہر مقام مین ضرور ہے نظر بران وزراے سرکار فارس مقام موقوفہ عملداری فارس مین کہ جہان کا تجارت کا جاری ہے ایک ملک التجار مقرر کرینگے اور نیز جب سوداگران انگریز کا معاملہ

دیوانخانہ مین آویگا تب ایسی صورت مین دیوانخانہ اوسکا تصفیہ بمقابلہ ایک نائب سرکار کے کرینگے اور اسیطرح پر کارروائی قرق جایداد دیوالیہ یا قرضدار متوفے کہ جو کسی رعایا از قوم اجنٹ کے ہو بمقابلہ ایک نائب کے از جانب حکام انگریزی ہوگی اور کارندگان انگریز نسبت مطالبہ زر قرضہ وغیرہ اشخاص قرضدار باشندہ ملک ہذا سے اوسیطرح پر کرینگے کہ جسطرح رعایا سرکار انگریز سے ۔

واضح رہے کہ ملک فارس مین تین قسم کے قابض ہین یعنی اول بادشاہ دوم مالک سوم باشندے ۔ اور کاش مالک اپنا گانون مستغرق کیا چاہے تو وہ بنظر رفع کرنے قصہ کے پہلے اجازت سرکار بادشاہ اور رعایا کی حاصل کرے واضح رہے کہ یہ نسبت دفعہ ۵ عہدنامہ ہذا کے یعنی جایداد غیر منقولہ کے عائد ہے ۔

عالی القاب مذکور الصدر کو چاہیے کہ مراتب مندرجہ بالا کو دیوانخانہ صوبہ بنادر مین حسب بدایت ہذا مشتہر کرا دیوین اور احکام و کارروائیان دیوانخانہ صوبہ مذکور الصدر کو دربارہ کرنے بخوبی تعمیل احکام مندرجہ اس عظیم و متاویز کے بخوبی تاکید کر دیوین تاکہ سیطرح پر اس احکام کی عدولی نہووے اور اسکو وہ اپنا خاص کام تصور کرین ۔

محررہ بادجمادی الاول ۱۲۶۰ ہجری ۔

نمبر ۳۳

اقرارنامہ دربارہ امتناع آمدنی غلامان افریقہ کی بملک فارس مین از راہ بندر ۔

خط کرنیل فارنٹ صاحب بنام حاجی مرزا آغاسی محررہ ۱۲ جون ۱۸۴۷ع

عرصہ دراز ہوا کہ دربارہ اوٹھا دینے سوداگران غلامان کو از راہ بندر کے وعدہ کیا گیا تھا اور آپ نے حال مین بنسبت اس امر کے ہمکو اطلاع دی تھی کہ یہ امر کا مباحثہ عنقریب ہوگا کہ بپایہ اختتام کو پہونچے اور بمرضی الٰہی یقین ہے کہ چند روز مین یہ سب امر تمام ہو جاوین چنانچہ ابتک ختم نہین ہوا تھا اگر اس بارہ مین سرکار فارس بیان کرا چکی ہوتی تو یقین تھا کہ منظوری اسکی ہوگئی ہوتی مگر ایسا نہین ہوا اسلیے اب ہم آپ سے ہی ہو کر اس بارہ مین ایک صاف اور قطعی جواب مانگتے ہین کہ آیا سرکار فارس ایک حکم بمنع ممانعت آمدنی غلامان کی از راہ بندر

جاری کریگی یا نہین اگر ارادہ سرکار فارس کا درباره جاری کرنے اس حکم کے ہو تو ہمکو آج اوس سے مطلع کیجیے اور کاش ارادہ نجاری کرنے اس حکم کا ہو تو ہمکو فوراً اور صاف جواب دیجیے تاکہ ہم اوسکو واسطے اطلاع دہی کے اپنی سرکار مین روانہ کرین اور آپ سے یہ درخواست ہے کہ درباره دینے جواب قطعی اس امر کے اور کسیطرح کا لیت ولعل نہو۔

جو کہ سرکار انگریزی آزو مند نسبت مطلع ہونے ارادہ سرکار فارس کے ہے اسلیے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہین کہ آپ براہ عنایت ایک جواب قطعی ہمارے پاس بھیجدیجیے کیونکہ ہماری سرکار اس بارہ مین ہمارے طرف سے کسیطرح توقف گوارہ کریگی

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب اس ترجمہ خط بادشاہ بنام
حاجی میرزا علی محررہ ۱۲ جولائی ۱۸۱۴ء مطابق ۱۱ رجب
سنہ ۱۲۲۹ ہجری

حاجی صاحب آپ غلامونکو از راہ تری نہ آنے دیجیے بلکہ حرف از راہ خشکی آیا کرین اور یہ حرف بخاطر فارنٹ صاحب یعنی لفٹنٹ کرنیل فارنٹ کے ہے بہت راضی ہون کہ تمہارا اسکو قبول کیا اسبارہ مین گورنران فارس اور عرب کو تحریر کیجیے

واضح رہے کہ حرف باعث نیکی فارنٹ صاحب کی ہمنے اسکو قبول کیا ورنہ چند حجتین باہم ہماری اور سرکار انگریز کی ہنوز باقی ہین۔ ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ خط حاجی مراد الحاجی بنام لفٹنٹ کرنیل فارنٹ صاحب سورخہ ۱۲ جون ۱۸۱۴ء

نوشتہ آپکا دربارہ غلامان کے وصول سرشتہ ہوا اور اوسکے مضمون سے بخوبی واقف ہوئے جو کہ درخواست از جانب آپ کی تھی کہ جو ہمارے مشفق مہربان اور قدردان ہین اور ہم اونپر نہایت شفقت کرتے ہین اسلیے ہم آپ کی خواہش پورے کرنے مین توقف کرنا مناسب نہ سمجھ کر یہ کوشش بنظر حفظ رکھنے دوستی قدیم باہم ہر دو سرکار ہای عظیم فارس اور انگلستان کے آپکی درخواست کو عند الموقع مناسب بحضور بادشاہ دام اقبالہ کے پیش کیا چنانچہ

ایک حکم قطعی کہ جس سے آپکی طرف نہایت شفقت عائد ہوتی ہے اور ہمیشہ ترقی ہوتی جاوے گی
ازجانب حضور بادشاہ دام اقبالہ کے جاری ہوا ہے اور آمدنی غلامان صرف ازراہ سمندر
ممنوع ہے اور اس بارہ مین حکم تاکیدی بنام گورنران فارس اور عرب کے مشعر روکنی
آمدورفت غلامان کے ازراہ سمندر کے صادر ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ معاملہ بنظر منظوری درخواست دوست معزز بشکر الہی وبمشقت تمہاری
کے باعث عنایت بے انتہا حضور بادشاہ عالم کے ختم پایا مگر وزراے فارس کی بھی بنظر
صدق دوستی وزراے سرکار انگریز کے یہ التجا ہے کہ جب وے کوئی درخواست کرین
تو وہ بھی منظور کیجاوے۔

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام حسین خان گورنر فارس

عالیمرتبہ ستون امارت عزیز القدر حسین خان کنٹ رولر معاملات سرکاری اور گورنر فارس
کو واضح رہے کہ مدت ہوئی کہ درخواست ازطرف وزراے سرکار انگریزی بنام وزراے و
حکام سلطنت ہذا کے مشعر اوٹھا دینے تجارت غلامان حبشی آئی تھی مگر ہنوز درخواست مذکور
ہماری جانب سے کوئی جواب نہین گیا اسلیے باعث رفاقت جو ہمارے بزرگون وغیرہ یعنی
بادشاہان قدیم کے عالیمرتبت صدق خیر خواہ سرکار منتخب الامرا از قوم مسیحی کرنیل فارسصاحب
جارج ڈی افیرس یعنی کارپرداز سرکار انگریزی کے کی تھی اور بوجہ اونکے حسن اعمال اور
طریقہ کارروائی کے جو ظہور مین آئے اور نیز باعث اوس قدردانی کے جو ہم اونکی کرتے ہین
درخواست مذکور کو منظور کیا اور حکم دیتے ہین کہ اب سے آیندہ کو آپ جملہ سوداگران کو
جو ادہر اودہر سے آتے جاتے ہین فہمایش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان حبشی کے
ازراہ سمندر کے کردیجیے گا اور اونسے یہ کہدیجیے کہ سواے براہ خشکی کہ جسکے لیے ممانعت
نہین ہے اور کسیطرح پر آمدورفت غلامان کی نہ ہو اور احکام مندرجہ پروانہ ہذا کی
تعمیل کے آپ ذمہ دار متصور رہین۔

محررہ ماہ رجب سنہ ۱۲۶۴ھ

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام مرزا نبی خان گورنر اصفہان اور عربیاہی فارس

عالیمرتبت بزرگ از سپہ سالاران گرامی قدر مرزا نبی خان سردار سیول کورٹ یعنی عدالت دیوانی وگو[illegible] اصفہان وعربیاہ اظہار واضح رہے کہ عالیمرتبت امیر ممتاز گرامی منزلت ستون امرای مسیحی جوہر بزرگان کرسٹندم یعنی مسیحی خیرخواہ سرکار کرنیل فوارنٹ صاحب کارپرداز سرکار عالیہ انگریزی سے کہ جسپر عنایت بادشاہ کہ جسکا ارادہ ہمیشہ اونکو راضی رکھنے کا رہتا ہے بدانتہا سے درخواست دوستانہ از جانب وزرائے سرکار عالیہ موصوفہ کے وزرائے بادشاہ سے بمنظور کی کہ بمنظ حفظ رکھنے قیام دوستی موجودہ بہم ہر دو سرکار عالیہ کے اشتہار شیمہ مخالفت بادشاہ [illegible] مشعر انتہای آمدنی غلامان حبشی کے از راہ سمندر صادر پاوے اور یہ تجارت غلامان حبشی کی [illegible] ہو جاوے نظر بران حکم دیا جاتا ہے کہ بعد ملاحظہ فرمان ہذا کے جو شکل دگری تقدیری کے [illegible] عالیمرتبت کو لازم ہے کہ جملہ اشخاص متعلق تجارت غلامان کو سخت تاکیدی احکام مشعر بسدودی آمدنی غلامان حبشی از راہ سمندر جاری کریں اور واضح رہے کہ اب سے آئندہ کو صرف براہ سمندر آمد و رفت غلامان حبشی کے نسبت ممانعت ہے نہ کہ از راہ خشکی اور کوئی شخص مجاز لانے غلامان کا از راہ سمندر نہیں ہے ورنہ مستوجب سزا آفت کا ہوگا اس بارہ میں آپ احکام تاکیدی حکومت اپنی میں جاری کیجیے غفلت نہ ہو۔

محررہ ماہ رجب ۱۲۶۴ھ مطابق جون ۱۸۴۸ء۔

نمبر ۳۴

عہدنامہ جو دربارہ گرفتاری اور تلاشی جہازان فارس کے از جانب سرکار انگریزی اوڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازیون کے باہم کرنیل شیل صاحب یکطرف اور امیر ناظم طرفقانی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ سرکار فارس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریزی اور سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر روکنے سوداگری غلامان حبشی ہر دو قسم یعنی مرد اور عورت کے بارہ برس تک مجاز لینے تلاشی جہاز سوداگران فارس کے حسب طریقہ سمندر بہ سمندر ہذا کے

باستثنائے اون جہازان کے جو سرکار فارس کے ہین اور جس سے رعایا اور سوداگران فارس سے کچھ واسطہ نہین ہے رہین گے اور جہازان سرکار انگریزی مذکور بالا سے کسیطرح کی دستاندازی نہین کیجاوے گی اور مخفی نرہے کہ سرکار فارس اقرار کرتی ہے کہ کسیطرح سے آمدنی غلامان حبشی کی جہازان سرکار فارس مین نہین ہونے پاوے گی

اقرارنامہ حسب ذیل ہے ۔

اول

اجازت تلاشی جہاز سوداگران و رعایا کی ابتدا سے انتہا تک بمشورہ اور توسط اور آگاہی عہدہ داران فارس کے کہ جہازان سرکار انگریزی پر موجود رہین گے ہوا کرے گی ۔

دوم

جہازان سوداگران سوائے اوس عرصہ تک جو واسطے تلاشی غلامان کی ضرور اور زیادہ دیر نہیں روکے جاوین گے اور درحالیکہ کسی جہاز مین غلام برآمد ہون تو ایسی صورت مین حکام انگریز بلا روکنے جہاز محمولہ غلامان یا کرنے اور کسیطرح کا حرج اوس جہاز کا غلامان کو جہاز سے بیکار لے آوین گے اور جہاز کہ جسمین سے غلام برآمد ہوے ہون بتوسط اور آگاہی حکام سرکار فارس کے کہ جو سرکار انگریزی کے جہاز پر موجود ہونگے حکام لنگرگاہ فارس متعینہ از جانب سرکار فارس کو سپرد کردینگے اور حکام مذکور کو اختیار سزا دہی اور جرمانہ کرنے مالک جہاز محمولہ غلامان کو کہ جسنے حسب الحکم شاہ فارس کا باعث لانے غلامان کے کیا ہو موافق جرم کے حاصل ہے اور واضح رہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریز کا کسیطرح پر بلا توسط حکام سرکار فارس کے جہازان سوداگری فارس مین دست اندازی نکرین اور حکام سرکار فارس کو لازم ہے کہ اپنے کا مقبوضہ مین کوتاہی نکرین یہ اقرارنامہ ۱۱ برس تک کے لیے مروج رہے گا اور بعد انقضاے میعاد ۱۱ برس کے اگر جہازان فارس سے ایک روز بھی زائد از مدت محدود کے دست اندازی کیجاوے گی تو یہ خلاف دوستی اور حفظ حقوق سرکار فارس کے متصور ہو گا اور سرکار موصوف اسکا طالبہ کرے گی ۔

کاش کوئی غلام موجودہ ملک فارس اب سے آیندہ کو بغرض زیارت مکہ یا جانے ہندوستان کا

ارزاہ سندرجہ کے کرے تو ایسی صورت مین اوسکو لازم ہے کہ باگاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ مقام لشاری کے حاکم اعلے کے جواز جانب سرکار فارس محکمہ راہداری مین بمقام لشاری کے تعینات ہے ایک پروانہ راہداری کا حاصل کرے اور غلام گیرندہ پروانہ مذکور سے کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہوگی۔

اور مخفی نرہے کہ میعاد پروانہ راہداری کی بھی کہ بہ آگاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ لشاری کے حسب شرائط مندرجہ بالا کے ۱۱ برس تک متصور ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ کارروائی بنسبت تلاشی اور تعیناتی حکام فارس کے اوپر جہازان انگریزی کے پہلی ربیع الاول ۱۲۶۸ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۸۵۲ء سے شروع ہوگی اور آج سے تا تاریخ مذکورہ بالا کے تلاشی لینا جائز نہین ہوگا۔

چونکہ امورات مندرجہ مندہذا پر اول سے آخر تک دونون فریق متفق ہوئے ہین اور وزرائے ہر دو سرکار نے بھی منظور کیا ہے اسلیے یقین ہے کہ آیندہ کسیطرح کا اختلاف واقع نہین ہوگا

محررہ ۱۵ شوال ۱۲۶۷ھ مطابق اگست ۱۸۵۱ء۔

نقل اسکی دوبرابر ہوکر دستخط مرزا نبی خان امیر نظام سرکار فارس کے تاریخ مذکورہ بالا کے ثبت ہوئے فقط۔

دستخط جان شیل وزیر سرکار انگریزی وکیل مطلق ایلچی متعینہ دربار سرکار فارس۔

نمبر ۳۵

اقرارنامہ سرکار فارس دربارہ ملک ہرات

ترجمہ محررہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ء

واضح رہے کہ یہ ترجمہ اصل فارسی سے ۱۸۵۷ء مین ہوا تھا مگر بہ نسبت صحت ترجمہ کے جو ۱۸۵۳ء مین ہوا تھا کچھ شک واقع ہوا۔

سرکار فارس بنسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ ملک ہرات مین کسیطرح پر اپنی فوج نہ بھیجے گی الا اوس حالت مین کہ کوئی فوج کابل قندہار یا بیرونجات سے حملہ ہرات پر کرے اور ایسی صورت مین سرکار فارس وعدہ بنسبت اس امر کے کرتی ہے کہ فوج اندر شہر ہرات

کے نہین جاوے گی بلکہ بعد شکست دینے افواج بیرونی کو فوراً اپنے ملک کو واپس آوے گی
اور سرکار موصوف یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ معاملات ہرات مین کسیطرح کی دست اندازی
نہین کرے گی مگر اسقدر دست اندازی جو بعد ظہیر الدولہ متوفی و یار محمد خان باہم دگر
کے یعنی سرکار فارس اور ہرات قائم تھی اب بھی قائم رہے گی اور کسیطرح کی دست اندازی
دربارہ قبضہ یا سلطنت یا حکومت کی نہین کرینگے اسلیے سرکار فارس اس امر کا وعدہ کرتی ہے
کہ وہ ایک خط بنام سید محمد خان واسطے آگاہی شرائط ہذا کے بذریعہ ایک شخص منجملہ ملازمان
سرکار انگریزی کے جو مشہد مین ہو پاس اوسکے بھیجدے گی۔

سرکار فارس اس امر کا بھی وعدہ کرتی ہے کہ جملہ مطالبہ سکہ زدی اور خطبہ اور دیگر علامت تابعیت
کی جو ہرات سے فارس کو ادا ہوتی تھی چھوڑ دینگے لیکن کاش حسب طریقہ مجاریہ الوقت
متوفے اور یار محمد خان متوفے کے وے بخوشی اپنی بنام شاہ بادشاہ کے کچھ روپیہ سکہ زد
کرواکر اور بطور نذر کے بھیجین تو اوسکو بلا عذر قبول کرلین گے چنانچہ اس شرط کی اطلاع
سید محمد خان کو دیجاوے گی اور وے اس امر کا بھی وعدہ کرتے ہین کہ تاریخ پہونچنے سے
۴ مہینے کے بعد عباس قلی خان پیسیان کو واپس بلا لیوین گے تاکہ اوسکا وہان پر قیام
مستحکم نہوا اور اب سے اور آیندہ کو کوئی کارندہ ہرات مین نہین رہنے پاوے گا بلکہ
حسب دستور مجاریہ الزمانہ یار محمد خان کے آمد رفت قائم رہے گی ادر نہ کوئی کارندہ از جانب
ہرات کے ملک طہران مین مستحکم و مقیم رہے گا اور جملہ تعلقات اور حقوق اوسیطرح پر قائم
رہین گے جسطرح پر بعہد کمران مرحوم یار محمد خان متوفے کے تھے مثلاً اگر کسیوقت مین واسطے
شرارہی ترکون کے یا بوقت واقع ہونے فساد یا بلوہ عملداری شاہ مین ضرورت ہو تو اوسی
صورت مین ہراتی لوگ سرکار فارس کی اوسیطرح پر مدد کرینگے جسطرح پر یار محمد خان متوفے
کی جانب سے ہوا کرتی تھی اور یہ مدد برضامندی اونکی بطور چند روزہ کے متصور ہے۔

سرکار فارس یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ بلا شرط اور استثناء کے جملہ سرداران ہرات کو جو مقام
مشہد طہران یا اور کسی مقام عملداری فارس مین ہون رہا اور آزاد کرینگے اور آیندہ کو کوئی
شخص مجرم یا قیدی یا شخص مشتبہ کو جو سید محمد خان کے پاس سے بھاگ کر آوے قبول

نہین کرینگے علاوہ ایسے شخصون کو جنکو سید محمد خان نے ہرات سے شہر بدر کردیا ہو اختیار ہے کہ اگر چاہین تو ہمارے ملک مین رہین یا نوکری کرین اور اونکے ساتھ مہربانی و شفقت مثل سابق کے پیش آوین گے اور دربارۂ تعمیل ان شرائط کے احکام قطعی بنام شاہزادہ گورنر خراسان فوراً جاری ہونگے۔

واضح رہے کہ چھ شرائط مندرجۂ بالا از جانب سرکار فارس کے بخوبی تعمیل اور کارروائی ہوگی بہ لحاظ دوستی و بنظر خوش کرنے سرکار انگریزی کے یہ اقرارنامہ قرار دیا ہے بشرطیکہ جو ضلعات ہرات اور اسکے قصبہ جات متعلق مین کسیطرح کی دست اندازی از جانب سرکار انگریز کے نہو ورنہ یہ منسوخ اور باطل متصور ہون گی گویا اسکی تحریر کبھی نہین ہوئی تھی اور کاش کوئی اجنٹ سرکار مثلاً افغان وغیرہ ارادہ دست اندازی کا کرے اور ہرات یا اوسکے قصبہ پر حملہ کرے تو ایسی صورت مین بروقت کیجانے درخواست از جانب وزرای فارس کے سرکار انگریزی دربارۂ روکنے اونکے اور دینے صلاح دوستانہ کے کہ جس سے آزادی ہرات کی بحال اور قائم رہے گی دریغ نہین کرے گی۔

دستخط صدر اعظم

ترجمہ کیا رونلڈ اف ٹامسن

ترجمۂ خط صدر اعظم بنام سید محمد خان حاکم ہرات کے۔ محررۂ ۲۶ جنوری ۱۸۵۳ء۔ بمضمون ذیل ہے۔

فرزندمن واضح رہے کہ وزرای فارس نے جسوقت سے کہ تمہاری مدد دہی اور دستگیری شروع کی ارادہ کرنے قبضہ یا لینے حکومت اوپر ملک ہرات کے نہین کیا بلکہ آزرومند اسرام کی رہی کہ یہ ہمیشہ آزاد رہ کر حملہ اور چڑھا ہیان اجنٹون سے محفوظ رہے اونھون نے کبھی ارادہ تحصیل اراضی ہرات کا نکیا اور نہ کسیطرح کی چونگی وغیرہ ہرات یا اوسکی رعایا پر قائم کرنے کا ارادہ کیا اور ان امورات کی اطلاع مفتی یعنی رزیڈنٹ سابق گورنر ہرات متعینۂ دربار شاہ کو درحالت موجودگی اوسکے اوپر اوس مقام کے کی گئی جو کہ اب لشکر الہی اونکو مقصد پورے ہوئے اسلیے فرزندمن مین آپ کو اون اقرارنامجات وغیرہ سے جو وزرای فارس نے

قائم کیا ہے مطلع کرتا ہون اور وے حسب ذیل ہین —

یعنی وزراے فارس کا خیال دربارۂ قبضۂ حکومت یا عملداری شہر ہرات یا قصبہ جات تو ابتک اوسکے یا اوسکی رعایا پر نہ کبھی تھا اور نہ آیندہ کو ہوگا اور نہ کسیطرح پر کسی معاملات مین دست اندازی کرین گے تاکہ وہ ملک آزاد رہے اور اوسمین کسی شخص متعلق سرکار ہذا یا افغان یا کابل اور قندھار یا اور کسی اقوام بیرونی کی دست اندازی نہ ہے گی اور نہ کبھی خطبہ بنام بادشاہ کے پڑہے جانے کی خواہش کرین گے اور دربارۂ سکہ زدی کے بھی فرزند من تمکو آزادی بخشی ہے وے لوگ کبھی اس امر کی خواہش نہ کرینگے کہ سکہ رائج بنام بادشاہ کے ٹھونکا جاوے لیکن کاش حسب رواج عہد کمران اور یار محمد خان متوفے کے تم کچھ روپیہ بطور نذر کے بادشاہ کے نام کھودوا کر بھیجو تو اوسکو وزراے فارس بلا عذر قبول کرینگے اور کاش واسطے سزاے ترکون کے یا بروقت واقع ہونے بلوہ اور فساد عملداری فارس مین مدد دینا ہرات کا فارس کو ضرور ہو تو یہ منحصر اوپر مرضی اور رضامندی ہرات والون کے ہے کہ حسب دستور رائج الوقت یار محمد خان کے فوج بطور کمک کے بھیجین اور یہ کمک چند روز کے لیے متصور ہے ہان بادشاہ فارس بنظر خیرخواہی ظہیر الدولہ متوفے کے اپنے اوپر اس امر کا فرض تصور کرتے ہین کہ جب ملک ہرات پر کوئی فوج بیرونی یعنی افغان وغیرہ چڑھائی کرے تو اوس صورت مین وزراے اس سرکار عالیہ کے واسطے مدد ہراتیون کے فوج بھیجینگے اور وہ فوج باہر قصبۂ ہرات کے فوج ہرات سے جاملے گی اور بعد نکلجانے فوج بیرونی حملہ کنندہ کے ہرات سے پھر ملک فارس کو واپس آویگی کچھ شک نہین کہ جب تم وزراے فارس کی رائے اصل سے واقف ہو جاوگے تو مطابق اونکے کاربند ہوگے —

ترجمہ کیا ولیم ٹیلر ٹامسن

ترجمہ فرمان بادشاہ بنام سید محمد خان حاکم ہرات مورخہ ۲۹ - جنوری ۱۸۵۳ عیسوی —

عالیمرتبت ظہیر الدولہ سید محمد خان گرامی قدر بادشاہی کو واضح رہے کہ اقرارنامہ از جانب وزراے سرکار ہذا دربارۂ ہرات اور اوسکی آزادی کے بمجلس وہی ہے کہ جو

عالی القاب صدر اعظم نے اوسکو لکھا ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ وہ یعنی سید محمد خان اوس سے مطلع ہوکر مطابق اوسکے کاربند ہوگا۔

مخفی نرہے کہ اوپر عنایت شاہی اڑلی ہے اور یقین ہے کہ وے ہمارے دعاگو ہونگے

ولیم ٹیلر ٹامسن کا ترجمہ کیا

خط کرنیل شیل صاحب بنام سید محمد خان حاکم ہرات۔

یقین ہے کہ آپ نے اوس تدبیر کو جو ملکہ معظمہ نے دربارہ آزادے ملک ہرات کئی سال ہوئے کہ پسند کیا تھا سنا ہوگا حال آنکہ سرکار ممدوح بوجہ چند امورات کے حال مین کرنے سے تعلق ساتھ قوم افغان کے متعذر رہی لیکن کرنے سرگرمی دربارہ بہتری وبہبودی ملک ہرات کے اور محفوظ رکھنے اوسکی آزادی حکومت افغان سے باز نرہی بلکہ ہنگام جلوس فرمانے آپ سے اوپر حکومت اوس ملک کے ڈیڑھ برس تک واقعات ہرات کی باندیشہ تمام نگران رہے اور آخر کو وزراے سرکار فارس سے بقدر اونکے حصہ کے چند کو اغذات متعلق ملک آپ کے کیفیت طلب کرنے اور نیز دعوے بہ نسبت قائم رکھنے ازادی ملک مذکور کے حکومت فارس سے مناسب سمجھا چنانچہ بعد اختتام مباحثہ درپیش کے چند اقرارنامجات ازجانب سرکار ہذا کے کہ جسکی اطلاع آپ کو کرنا مناسب سمجھتے ہین قائم ہوئی اور وہ تین کو اغذات مشمولہ ہین جو نقول اصل کی ہین مندرج ہین یعنی ایک سند مہری وزیر اعظم فارس۔ دوسری چٹھی وزیر اعظم بنام حضور۔ تیسرا فرمان شاہی بنام آپ کے دربارہ منظوری اقرارنامجات صدر اعظم کے۔

اسناد ہذا سے صاف واضح ہے کہ مطلب سرکار انگریزی کا یہی ہے کہ ہرات بدست افغانون کے آزاد رہے حالانکہ اسکا بیان اوسمین مختصر ہے۔

ہمکو تیقین کامل ہے کہ وہ وقت آن پہونچا ہے کہ آپکو حاجت لینے مدد سرکار ملک ہذا کی نہین رہے گی بلکہ آیندہ کو آپ اپنے ملک کی امن خود بلا مدد کسی کے رکھہ سکین گے اور آپکو اس امر پر یقین کرنا چاہیے کہ جو حاکم غیر کی مدد ڈھونڈھتا ہے وہ اپنی رعایا کی نظرمین حقیر تصور ہوتا ہے اور اطاعت مین بھی خلل پیدا ہوتا ہے بارہا درخواست مدد غیر کا نتیجہ

صرف ایک ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ رضامندی رعایا تمہاری مین ہے حکومت بلاطر فداری ساتھ عدل اور انصاف کے اور نیز پیدا کرنے محبت افغانون سے کہ آپ اپنے مرتبہ کو جملہ دشمنان سے اوسیطرح پر قائم رکھہ سکین گے کہ جسطرح پر آپ کے والد یار محمد خان متوفے نے فتوحات نامی سے قائم رکھا۔

برندۂ خط ہذا انتظاری جواب حضور کی کرے گا۔

ترجمہ کیا ہوا ولیم ٹیلر ٹامسن۔

نمبر ۳۶

عہدوپیمان جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور بادشاہ فارس کے قائم ہوکر بزبان انگریزی وفارسی ۱۴۔ مارچ ۱۸۵۷ء کو بمقام پیرس مین دستخط کیا گیا کہ جسکی منظوری ۲۔ مئی ۱۸۵۷ء کو بمقام بغداد کے ہوئی۔ بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ اور اوسکا جلال کہ جسکا جھنڈا آفتاب ہے پاک بادشاہ عظیم بادشاہ مطلق بادشاہان جملہ سرکارہاے فارس نے متفق اور صدق دل ہوکر بارادہ بند کرنے خرابیان لڑائی کے کہ جو خلاف خواہش دوستی کے ہے اور نیز پھر قائم کرنے دوستی جو مدت سے باہم ہردوسرکار عالیہ بذریعۂ صلح کہ جس سے ہردوسرکار کا فائدہ متصور تھا بہ بنیاد قوی کے اشخاص مندرجۂ ذیل کو وکیل مطلق دربارۂ برلانے مطلب مذکورۂ بالا کے مقرر کیا (یعنی رایٹ انیبل ہنری پرنچرڈ چارلس بیرن کولی صاحب) امیر سلطنت گریٹ برٹن ونیز پریوی ممبر کونسل ملکہ معظمہ ٹائٹ گرینڈ کراس آف دی موسٹ انیبل آرڈر آف دی باتھ کہ جو از جانب سرکار ملکہ معظمہ شاہ فرانسس کے دربار مین ایلچی اور وکیل مطلق متعین ہوئے اور عالی القاب پناہ بزرگی عزیز بادشاہ (فرخ خان) امین الملک ایلچی کلان سرکار فارس قابض تصویر شاہی گیرندۂ (پرتلا جوہری) از جانب بادشاہ فارس کے متعین ہوئے چنانچہ دونون کسان مذکورۂ بالا نے متفق ہوکر دفعات مندرجۂ ذیل کو قائم کیا۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ تاریخ منظوری عہدنامۂ حال سے باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ

اور اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا ایکطرف اور بادشاہ فارس اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا طرف دیگر کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

دفعہ ۲

جو کہ باہم ہر دو سرکار موصوفہ کے صلح بخوبی قرار پائی ہے اسلیے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ افواج ملکہ معظمہ جو ملک فارس مین مقیم ہے چند شرائط پر جو مابعد اسکے قائم ہون گی ملک فارس کو خالی کر دیگی۔

دفعہ ۳

ہر دو فریق باہم یہ اقرار کرتے ہین کہ ہنگام لڑائی کے جملہ قیدیان جو یکے از ہر دو فریق نے قید کیے ہون فوراً چھوڑ دیے جاوین گے۔

دفعہ ۴

بادشاہ فارس نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ بعد منظوری عہدنامہ ہذا کے ہم فوراً ایک اشتہار بنسبت معافی جرم اون رعایاے فارس کے کہ جو ہنگام لڑائی و آمد و رفت کے فوج انگریز کے ساتھ اثناے راہ کچھ تعدی جاری کرکے مشتہر کرادین گے کہ بقصور مذکورۂ بالا کے کوئی شخص مستوجب سزا نہین ہوگا۔

دفعہ ۵

بادشاہ فارس یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ دربارۂ واپس منگوانے افواج فارس اور حکام سرکار فارس کہ جو عملداری ہرات یا اور کسی حصۂ افغانستان مین متعین ہون فوراً تدبیر مناسب کرینگے اور یہ واپسی فوج تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا سے اندر تین مہینے کے عمل مین آوے گی۔

دفعہ ۶

بادشاہ موصوف دربارہ چھوڑ دینے جملہ مطالبہ شہر ہرات اور ملک افغانستان سے اقرار کرتے ہین اور نیز وعدہ کرتے ہین کہ سرداران ہرات یا افغانستان ہی کوئی مطالبہ بطور علامت اطاعت کے مثل سکہ زدی یا خطبہ یا خراج وغیرہ نہ کرین گے۔

اور شاہ موصوف اس امر کا بھی وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ سے جملہ دست اندازیان معاملات افغانستان سے باز آوین گے اور بادشاہ موصوف دربارہ قائم کرنے آزادی ہرات اور تمام ملک افغانستان کے اور نیز نہ کرنے ارادہ دست اندازی کا دربارہ آزادی اونکے کے اقرار کرتے ہین۔

درحالیکہ باہم سرکار فارس و ملک ہرات و افغانستان کے نفاق واقع ہو تو ایسی صورت مین سرکار فارس وعدہ بنسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اسکی اطلاع افسران سرکار انگریز کو کرے گی اور تا وقتیکہ اونسے کوئی تصفیہ قرار واقع نہو مستعد بجنگ نہونگے اور سرکار انگریزی بذمہ داری خود اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سرکار ہای افغانستان کو ہمیشہ کرنے ظلم یا اور کوئی امر موجب نارضامندی سرکار فارس سے بمشقت تمام روکا کری گی اور بوقت مشکل بحالت فریاد رسی از جانب سرکار فارس سرکار انگریز بجانفشانی تمام کوشش رفع کرنے نفاق موقوعہ بحفظ قدر و منزلت اور بطریقہ مفید فارس کے کریگی۔

دفعہ ۷

درصورتیکہ کوئی بلوہ از جانب صوبہ مذکورہ بالا کے سرحد فارس پر واقع ہو تو ایسی صورت مین سرکار فارس بشرطیکہ راضی نہون مجاز بنسبت کرنے لڑائی واسطے ہٹا دینے اور سزا دہی غارتگرون کے ہوگی۔

مگر مخفی نرہے کہ اس امر کا اقرار کیا گیا ہے کہ جو فوج واسطے کار مذکورہ بالا کے اوس سرحد سے ہوکر جاوے وہ بعد برآنے مطلب کے فوراً اپنے ملک کو

واپس آوے اونپر اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حق مذکورۂ بالا کی کارروائی از جانب فارس ہمیشہ کے لیے نہین متصور ہوگی اور نہ سرکار فارس کسی قصبہ یا حصہ قصبہ صوبہ جات مذکورۂ بالا کو اپنی عملداری مین شامل کرنے کی مستحق ہوگی +

دفعہ ۸ — سرکار فارس وعدہ کرتی ہے کہ بلا لینے حق آزادی جملہ قیدیان کو جو ہنگام لڑائی فوج فارس نے افغانستان سے قید کیا تھا اور نیز جملہ افغانان جو کسی طرح پر عملداری فارس کے کسی مقام مین قید ہون بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے فوراً رہا جاوین گے بشرطیکہ افغان بھی قیدیان فارس کو جو اونکے قبضہ مین ہین بلا مطالبہ حق رہائی کے چھوڑ دین واضح رہے کہ ہر دو سرکار کی جانب سے کمشنران واسطے کارروائی منشاے دفعہ ہذا کے بشرط ضرورت تعینات ہونگے

دفعہ ۹ — فریقین اقرار اس امر کا کرتے ہین کہ تقرری کنسل جنرل کنسل وائس کنسل اکونسلر اجنٹ کی ایک دوسرے کی عملداری مین از قوم معزز عمل مین آویگی اور رعایا و سوداگران وغیرہ فریقین ایک دوسرے کی قدر اور منزلت باحتیاط تمام اوسیطرح پر کرینگے کہ جسطرح پر قوم معزز سے کرتے ہین +

دفعہ ۱۰ — بعد منظوری عہد و پیمان ہذا کے ایلچی سرکار انگریزی طہران کو واپس آویگا اور وکلاے فریقین وعدہ کرتے ہین کہ اونکا استقبال حسب طریقہ اور رسومات جواز روے خط محررۂ امروز دستخطی وکلاے مذکور کے تعین ہوا ہے کرینگے +

دفعہ ۱۱ — سرکار فارس اس امر کا بھی اقرار کرتی ہے کہ بعد واپس آنے ایلچی سرکار انگریزی ملک طہران کو تین مہینے کے اندر ایک کمشنر مقرر کریگی اور وہ کمشنر باشتراکت کمشنر متعینہ از جانب سرکار انگریزی کے جملہ مطالبون کو جو رعایاے سرکار انگریزی کی رعایاے سرکار فارس پر ہو جانچکر فیصلہ کرینگے اور صورت ادائی اون مطالبون کی خواہ بکمشت یا باقساط کہ جسکی میعاد زاید از یکسال تاریخ فیصلہ کمشنر سے نہو گی حسب مناسب کرینگے اور کمشنران موصوف مطالبہ رعایاے فارس کو بھی جو سرکار فارس پر ہو یا رعایاے سرکار دیگر کو کہ جو بروقت روانگی ایلچی سرکار انگریزی کے طہران سے سرکار انگریزی کی پناہ مین رہین ہون اور اوسوقت سے نخوف ہونگی ہونگے فیصل کرینگے +

دفعہ ۱۲- بجز مقاصے مندرجہ اخیر دفعہ ماقبل کے سرکار انگریزی آیندہ سے کسی رعایاے فارس کو جو کسی اوہدہ ملازم ایلچی سرکار انگریز یا کنسل جنرل یا کنسل یا وائس کنسل یا کنسلر ایجنٹ کی نہین پناہ دینگے مگر یہ شرط واسطے کسی صوبہ ایجنٹ کے لیے نہین متصور ہے مگر بحال عدم التجاے سرکار انگریزی کی سرکار فارس یہ قبول کرتی ہے کہ فارس مین سرکار انگریزی کی رعایا اور ملازم مستوجب اون حقوق آزادی کے ہونگے اور نیز اونکی قدر و منزلت اوسیطرح ہوگی کہ جسطرح پر نہایت معزز سرکار بیرونی اسکی رعایا اور ملازم سے قرار پاتی ہے +

دفعہ ۱۳- فریقین عہدنامہ قرارداد ۱۸۵۱ء مطابق شوال ۱۲۶۷ ہجری کو مشعر بندکرنے تجارت غلامان حبشی کے خلیج فارس مین از سر نو قائم کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ مذکور بعد منقضی میعاد قرارداد سابق یعنی اگست ۱۸۶۲ء سے ۱۰ برس تک اور مابعد اوسکے اوس مدت تک کہ جب تک کوئی فریق اوسکی منسوخی نگردانے جاری رہیگا اور واضح رہے کہ بعد گردانے منسوخی کے ایک برس سے قبل منسوخ نہین متصور ہوگا +

دفعہ ۱۴- واضح رہے کہ بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے افواج انگریزی جملہ حرکات مخالفت سے جو فارس پر کرتی تھی باز آئینگے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ بعد پورا ہونے شرائط بہ نسبت خالی کردینے ملک افغان و ہرات افواج فارس سے و نیز بہ نسبت استقبال ایلچی سرکار انگریزی کا طہران مین افواج انگریزی فوراً جملہ لنگرگاہ و جزائر وغیرہ موقوعہ ملک فارس سے چلی جائینگی اور سرکار موصوف یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ اس اثنا مین کوئی حرکت از جانب کمانیر افواج انگریزی کے ایسی قصداً سرزد نہوگی کہ جس سے اطاعت رعایاے فارس کی طرف شاہ کی کم زور ہوجاوے کیونکہ یہ کم زوری اطاعت خلاف اونکی خواہش منکم کرنے کی متصور ہے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ موجودگی فوج انگریزی سے کسی طرح کی تکلیف رعایاے فارس پر نہین ہونے پاوے گی اور نیز قیمت رسد وغیرہ کی جو واسطے اون فوجون کے مہیا کیا جائیگا کہ جسکے بارہ مین سرکار فارس اپنے توپخانون کو ہدایت دیگا وعدہ کرتی ہے فوراً کمسریٹ سرکاری سے یہ نرخ بازاری دیجاوے گی +

دفعہ ۱۵- واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی بمقام بغداد اندر تین ماہ کے ہوگی

کہ جسکی شہادت مین وکلاے فریقین نے اپنی مہر و دستخط کردیے +

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پرس +

واضح رہے کہ اسکی چار پرتین نقل ہوین +

دستخط کولی +

فرح بعبارت فارسی +

کیفیت علیحدہ مندرجہ دفعہ ۱

عہدنامہ مذکورہ بالا کی دستخطی بزبان انگریزی و فارسی

واضح رہے کہ ہم وکلاے شاہنشاہ فرانسیس اور شاہ فارس بموجب اختیارات عطیہ ازجانب ہر دو سرکار کے اقرار کرتے ہین کہ دربارہ پھر قائم ہونے دوستی و میل جول باہم سرکارہاے گریٹ برٹن اور فارس کی رسوم مندرجہ ذیل عمل کیجاوینگی اور واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا وسیقدر مرعی اور قوی متصور ہوگا کہ گویا یہ بھی بشمول عہد و پیمان قرار دادہ امروز بہم مقرون کے ہے +

بیان رسوم

صدر اعظم ایک خط ازطرف شاہ بنام سڈمری صاحب مشعر رنجیدہ ہونے شاہ کے بباعث واپسی اوسکے خط محررہ ۱۹ نومبر اور دو خط وزیر معاملات بیرونی محررہ ۲۶ نومبر کہ منجملہ جسکے ایک دربارہ تہمت مری صاحب کے اور نیز بہ نسبت اس امر کے تھا کہ کوئی فرمان اوس مضمون کا کہ جسکی نقل جنبی مین ہے کسی ایلچی بیرونی کے پاس طہران مین نہین بھیجا تھا کہ جو امر خلاف قدر و منزلت وزیر سرکار انگریزی کے ہے لکھین گے +

خط ہذا کی ایک نقل ازجانب صدر اعظم پاس ہر ایلچی بیرونی مقیم ملک طہران کے باضابطہ بھیجی جاویگی اور مضمون اسکا اوس دار الخلافت مین مشتہر کروا دیا جاویگا +

اصل خط بذریعہ کسی عہدہ دار کلان ازجانب سرکار فارس مری صاحب کے پاس بمقام بغداد کے مرسل ہوگا اور خط مذکور کے ساتھ ایک نوید بھی ازطرف شاہ بنام مری صاحب کے دربارہ واپس آنے ملک طہران مین باین اقرار کہ شاہ فارس اونکا استقبال بقدر و منزلت

کرین گے جائیگا اور ایک اور عہدہ دار معزز بطور معاندار کے تعینات ہوکر ملک فارس مین اونکے سفر بھر متعین رہے بروقت پہونچنے دار الخلافت کے مری صاحب کے استقبال کے لیے عہدہ داران معزز ہمراہ اوسکے تا اوسکے فرودگاہ کے رہینگے اور فوراً اونکے پہونچنے پر صدر اعظم وہان پہونچکر مری صاحب کے ساتھ اپنی دوستی کو تجدید کرین گے اور سکریٹری صیغہ معاملات بیرونی کا اوسکی ہمراہ بادشاہی محل تک رہیگا اور صدر اعظم مری صاحب کو بحضور بادشاہ لاوین گے +

صدر اعظم دوسرے روز بوقت دوپہر ایلچی مذکور کی ملاقات کرین گے اور مری صاحب اوس ملاقات کے عوض دوسرے روز قبل از دوپہر صدر اعظم کی ملاقات کرین گے +

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پیرس +

دستخط کولی

فرح بعبارت فارسی

مشمولہ خط ماقبل

ترجمہ خط شاہ بنام صدر اعظم مرقومہ دسمبر ۱۸۵۵ء

شب گذشتہ کو ہمنے وکیل مطلق وزیر سرکار انگریزی کا خط پڑہا اور اوسکی عبارت اور مضمون گستاخانہ کو بے مطلب اور جہالت پر نہایت متحیر ہوتے اور واضح رہے کہ اوسکا خط سابق بھی بیہودانہ تھا اور ہمنے یہ بھی سنا ہے کہ وہ شخص اپنے مکان پر ہماری اور تمہاری مذمت کیا کرتا ہے مگر ہمکو اسکا اعتبار نہین تھا چنانچہ اب اوسنے ایک خط باضابطہ تحریر کیا ہے اسلیے ہم اب اپنا مقبولہ بیان کرتے ہین کہ یہ شخص یعنے مری صاحب بیوقوف جاہل اور خبط الحواس ہے کہ اوسکی جرات اور ہمت ذلیل کرنے بادشاہون مین بھی پڑتی ہے ازایام زمانہ شاہ سلطان حسین کہ جسوقت فارس حالت ابتری مین مبتلا تھا اور ایام چودہ برس اوسکی حیات سے کہ جسمین وہ بباعث بیماری لائق انجام دہی کار سلطنت کے نہ تھا آج تک کسی طرح کی ذلت از جانب سرکار یا اسکے ایجنٹ کی بہ نسبت بادشاہ کے ظہور مین نہین آئی تھی اب کیا ہوگیا ہے کہ یہ بیہودہ وزیر اس طرح کی حرکت ناشایستہ کرتا ہے معلوم ہوتا ہے

کہ ہمارے نکتہ ار عبارت اوس خط سے آگاہ نہین ہین اب اسے مرزا عباس اور مرزا مالکم کو دے دو کہ وہ اسکو لیکر وزیر فرانسیس اور حیدر افندی کو دکھادین کہ کیسی بیہودہ بین سی اوسکی تحریر ہوئی اور واضح رہے کہ شب گذشتہ سے اس وقت تک غصہ مین اوقات بسر کی اسلیے ہم بنظر آگاہی تمہارے لکھتے ہین کہ تا دقیکہ ملکہ ولایت بہ نسبت گستاخی اپنی اس ایلچی کی خوشنامد معقول ہماری نکرین گی اس وزیر بیوقوف کو کہ جو نہایت احمق ہے ہرگز نہ قبول کرین گے اور نہ کسی اور وزیر اوس سرکار کو قبول کرین گے اور اس امر کی اطلاع ہماری اور توابعین سے دیدو +

نمبر ۳۷

عہدو پیمان جو از جانب وزیر فارس معاملات بیرونی کے درباره طیاری تار برقی مقام خانہ کمپن سے بشابر تک قرار پایا ہے مندرج بدفعات ذیل ہے

دفعہ ۱ سرکار فارس مناسب سمجھتی ہے کہ ایک تار برقی بلا توقف مقام خانہ کمپن سے دار الخلافت طہران تک اور طہران سے لنگرگاہ بشابر تک طیار کرے اور اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ جب کبھی سرکار انگریزی بذریعہ تار برقی مذکور کے نوشت و خواند کیا چاہے تو وہ مجاز اوسکے کرنے کا معرفت افسران ٹیلی گراف متعینہ از جانب سرکار فارس کے جسطرح چاہین بشرطیکہ اوسکا شرح معمول جو مابعد اسکے تعین ہوگا کرین +

دفعہ ۲ واسطے طیاری تار برقی ہذا کے اور خریداون لوازمات کے جو فارس مین عدم دستیاب ہین یا ولایت مین فارس سے بہتر دستیاب ہوسکتے ہون زر کافی از جانب سرکار فارس کے تعین کیا جاویگا +

دفعہ ۳ سرکار فارس سرکار انگریزی سے جملہ لوازمات تار برقی جو ولایت مین بہتر دستیاب ہون خرید کرے گی اور سرکار انگریز بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ وہ اونکو بقیمت اوسط دین گے +

دفعہ ۴ — بنظر اسکے کہ تار برقی مذکور بخوبی طیار ہو کر کار برار ہو سرکار فارس بہ نسبت اس امر کے اتفاق کرتی ہے کہ طیاری اوسکی باہتمام ایک انگریز انجنیر کہ جسکی تنخواہ از جانب سرکار انگریز کے ملے گی ہوگی اور اس امر کا وعدہ بھی کرتی ہے کہ ایک میعاد معین کرین کہ جس عرصہ مین ہدایت دیجاوے اور کار روائی اوسکی جاری ہووے اور عالی القاب اعتزاد السلطانہ وزیر صیغہ تعلیم اور عالی القاب امین الدولہ کار روای افسر مذکورۂ بالا کی تحقیقات کرین گے +

دفعہ ۵ — افسر مذکور کو کلی اختیار دربارہ طلب کرنے کسی شے کے جو کام مذکور کے لیے ضرور ہو حکام فارس پر حاصل ہے اور حکام فارس بجز اوسوقت کے دستیابی شے مطلوب کی ناممکن ہو اور کسیطرح دینے اوسکے سے انکار نکرین گے مگر ایک عہدہ دار فارسی ہر جگہ اوسکے ہمراہ رہیگا تاکہ اوسکو کار روائی اور قیمت اجناس سے اطلاع رہے اور ہر سہ ماہ مین شاہزادۂ مذکورۂ بالا اور امین الدولہ اوسکا حساب فیصل کرکے بذریعہ ریوٹ طہران گزٹ مین چھپوا دیا کرین گے +

دفعہ ۶ — بنظر اس بر قی دوستی باہم ہر دو سرکار و نیز بنظر رونق بخشی کار مذکورۂ بالا کی سرکار انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ بمنظوری وزیر فارس اشیاے مطلوبہ کار مذکور کو بقیمت واجبی ولایت مین خرید کرکے سرحد فارس تک پہونچوا دیوین گے اور سرکار فارس قیمت اشیاے مذکورۂ بالا کی بعد پہونچنے سرحد فارس کے اندر پانچ سال کے پانچ قسطون مین ادا کردیگی +

تحریر بقلم وزیر فارسی معاملات بیرونی

واضح رہے کہ اقرار نامۂ ہذا سرکار فارس کو منظور ہے اور اگر سرکار انگریزی کی راے ہو تو اوروی شرط مذکورۂ بالا کے طیاری تار برقی شروع ہو جاوے +

۶ — فروری ۱۸۶۳ء کو سرکار ملکۂ معظمہ نے
اسکو قبول اور منظور فرمایا

فارس ختم شد

بیان ہرات

واضح رہے کہ جب سلطنت درانے کو کہ بکو احمد شاہ ابدالی نے پیدا کیا تھا اوسکے پوتون نے کھو دیا اور بعد اوسکی سلطنت مذکور برادران برکزی مین منقسم ہوگئی تب کمران نے ہرات مین قیام ناپایدار اختیار کیا مخفی نرہے کہ وہ بیٹا محمود کا تھا اسلیے زمان شاہ شجاع الملک اور فیروزالدین کا بھتیجا اور اخیر اولاد شاہان سروری افغانستان کا تھا اور منجملہ کل سلطنت اوسکے خاندان کی صرف ہرات اوسکے پاس باقی رہگیا کابل اور غزنی کا مالک دوست محمد تھا اور اوسکا سوتیلہ بھائی کہن دل خان بشراکت اپنی اور بھائیون کے قندہار مین آزاد حاکم تھا اور اضلاع دیگر پوشیدہ خان برکزی کی اور بیٹیون کے ہاتہ لگی واضح رہے کہ کمران ایک شخص عیاش ظالم اور فضول خرچ تھا اور کل بدی یار محمد خان الاکوزی کہ جو نہایت لیق کمدبو تھا اوسنے زیادہ تھا اور جسنے باعث قتل کرنے دوسرے سرداران کے اس مرتبہ کو حاصل کیا تھا کرتا تھا ؛

۲۳ نومبر ۱۸۳۷ء کو محمد شاہ بادشاہ فارس نے ہرات کو بارادہ پر فتح کرنے افغانستان کے گھیر لیا چنانچہ اسی ہنگام مین ہرات پر دس مہینے تک محاصرہ رہا اور جملہ جانفشانیان جو شاہ فارس نے بصلاح و ہدایت افسران سرکار روس کے دربارہ لے لینے اسکے کے کیا تھا ضائع ہوگئین ان حرکات ظلم جو از جانب فارس اور روس کے ہورہی تھین روکنے کے لیے سرکار انگریز بادشاہ ہندوستان نے دربارہ قائم کرنے دوستی افغانستان مین باہم اونکی سرحد اور فارس کی بذریعہ پر قائم کرنے خاندان سدوزی کو کابل مین بذات شاہ شجاع کی اور نیز قائم کرنے ارادی جزات کے بطور ایک صوبہ علیحدہ کے ارادہ کیا واضح رہے کہ عہد و پیمان سہ طرفی مین جو باہم سرکار انگریز و رنجیت سنگہ و شاہ شجاع کے قرار پایا تھا ایک دفعہ دربارہ ذمہ داری امن ہرات کے درج تھی اور بروقت پہونچنے افواج انگریز کے ملک افغانستان مین انڈرڈ پاٹنجر صاحب کہ جسکی لیاقت جنگی اور عقلمندی سے جانفشانیان شاہ فارس کے دربارہ لینے ملک ہرات کے ضائع ہوگئی تھین

سنڈینٹ مقرر ہوئے یار محمد اوس روکاوٹ سے جو انگریزون نے اوسکے ظلم پر علی الخصوص

سوداگری غلامان کے نسبت کیا ازبس چڑہا چنانچہ اوسنے خفیتا شاہ فارس اور اون برادران قندہار سے کہ جنہون فارس مین پناہ لیا تھا دربارہ کرنے عہد و پیمان بہ نسبت نکال دینے شاہ شجاع اور افواج انگریزی کو ملک کابل سے التجا کیا دوسرا اجنٹ میجر ڈی آرکی ٹاڈ صاحب ۱۸۳۹ء مین بہدایت ایلچی متعینہ کابل کے واسطے قائم کرنے ایک عہد و پیمان دوستی ساتھ شاہ کمران کے ہرات کو بھیجا گیا چنانچہ ۹ جون ۱۸۳۹ء کو دفعات مندرجہ نمبر ۳ دربارہ قائم کرنے اوسے اویر وزرات ہرات کے اور نیز قائم کرنے اوسی ذریعہ دربارہ نوشت و خواند کا ساتھ شاہ کمران کے یار محمد کو دی گئی اور ۱۲ اگست کو ایک عہد پیمان نمبری ۹ دربارہ ہمیشہ کے صلح اور دوستی کے قائم ہوا اور شرائط اوسکی یہ تھی کہ سرکار انگریزی انتظام ہرات مین دست اندازی کرنے سے باز آویگی اور بوقت چڑہائی بیرونی کے شاہ کی فوج اور روپیہ سے مدد کریگی اور شاہ اپنی رعایا کو سوداگری غلامان کی کرنے سے ممانعت کردین اور نیز بلا رضامندی سرکار انگریزی سے کہ جسکی ثالثی پر جھگڑا قضیہ شاہ شجاع کے منحصر ہین کسی حاکم اجنٹ سے کسیطرح کی مخالفت پر عہد و پیمان یا نوشت و خواند دربارہ کارملکی کے نکرین اور نہ کسی شخص از قوم یورپ کو سوائے رعایا گریٹ برٹن کے اپنی ملازمت مین رکھین اور کار تجارت کو خوب رونق دین چند ہفتہ بعد [illegible] یار محمد کی سہ سازش ظاہر ہوئی جسنے اوسنے ہرات کو بہ پناہ فارس کے ڈالنی چاہا اور شاہ سے عرض بہ نسبت شریک ہونے سازش مین جو واسطے نکال دینے انگریزون کے افغانستان سے تھی کیا چنانچہ اوسکے اس سلوک گستاخانہ مین میجر ٹاڈ صاحب کو بہ نسبت بدکردنے پچیس ہزار روپیہ ماہواری کے جو ہرات کو دیا جاتا ہے مجبور کیا اور ایلچی متعینہ کابل نے درخواست مشعر بہیجی جانے ایک فوج کے واسطے سزا دہی اس وزیر بدکردار کے کیا مگر اکلینڈ صاحب نے کہ جسنے میجر ٹاڈ صاحب کی کارروائی کو انکار کیا تھا اوسکو منظور نہین کیا چند عرصہ بعد کابل مین وے آفتین آئین کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ افغانستان خالی ہو گیا واضح رہے کہ جونہین یار محمد نے خوف دست اندازی سرکار انگریزی سے فرصت پائی اپنے بادشاہ شاہ کمران کا کلا گھونٹ کر حکومت ہرات کو چھین لیا اور اپنے کو فارس کا تابع قرار دیا باجرا ۱۸۳۸ء مین وقوع مین آیا

واضح رہے کہ یار محمد کی تدبیر سے فی الواقع اسنے کوئی آزاد کرنیکی نہی مگر ظاہرا بادشاہ فارس کی خاطر نوازی بہی بذریعہ خانی اقرار تابعداری کے کرتا تھا ۱۸۵۱ء مین بعد اسکی وفات کے اوسکا بیٹا سید محمد خان اوسکا جاے نشین ہوا اس سردار کو ۱۸۵۵ء مین محمد یوسف پوتا فیروز اور شاہ زمان و شاہ شجاع اور شاہ محمود کا چچا زاد تھا کہ جسکی ذات خاص سے خاندان سدوزی ایک مرتبہ اور حکومت ہرات مین بحال ہوا نکال دیا اور اس ہنگام مین دوست محمد امیر کابل نے اپنے بھائیون سے جھگڑا کر کے غلزی پر قبضہ کرلیا اور جلد بعد یعنی ۶ جنوری ۱۸۵۶ء کو قبضہ قندہار پر کرلیا مخفی نرہے کہ اوسکی خواہش دربارہ تابع کرنے ہرات کے کہ جسکو وہ ہمیشہ سلطنت افغان کا ایک حصہ معقول متصور کرتا رہا ہوئی بخوف روانگی دوست محمد کے محمد یوسف حاکم جدیدی اپنے کو شاہ فارس کے پناہ مین ڈالکر رعیت شاہ کا گردانا اور سکہ اور خطبہ بنام شاہ کے پڑہا جانا قبول کیا +

واضح رہے کہ بروقت آمد فوج کے جسکی مدد اوسنے مانگی تھی محمد یوسف ہر دو جانب یعنی پورب اور پچھم سے بوجہ کھودینے اپنے ارادے کے خوف کھا کر ہرات مین جھنڈا انگریزی کھڑا کر کے اپنے کو رعیت سرکار انگریزی کا گردانا چنانچہ اسکو لارڈ کننگ صاحب نے از جانب سرکار انگلشیہ عظمہ ایک حرکت گستاخی اور بے ایمانی کی قرار دیکر بعد چندے محمد یوسف کو ہرات سے چند آدمیون نے سردار علیسی خان کی بندش کر کے نکالدیا اور اوسکو قید کر کے لشکرگاہ فارس مین بھیجدیا مخفی نرہے کہ ظلم فارس کا اوپر ہرات کے اور ذلت جو ایلچی انگریزی پر طہران مین ہوئی تھی موجب لڑائی باہم انگلستان و فارس کے ۱۸۵۶ء مین ہوئی چنانچہ تدبیر مناسب بہ نسبت دینے خراج دوست محمد خان کو اور دینے ہمت اوسکو در بارہ بڑہ جانے بمقابلہ فارسیون کے کی گئی علیسی خان کو پاس بہی مدد بذریعہ زر نقد کے ہرات مین بہیج دی گئی مگر قبل پہونچنے اوسکے وہ فارسیون کے ہاتہ مین کہ جن لوگون نے ۲۵ اکتوبر ۱۸۵۶ء کو شہر پر قبضہ کر کے اوسکو از جانب شاہ وزیر صوبہ کا مقرر کیا تھا آچکا تھا اور چند ہفتہ بعد ایک غول سپاہیان فارس نے اوسکو مار ڈالا از روی اوس عہد نامہ کے جو باہم انگلستان اور فارس کے ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو کہ بمقام پیرس ہین قرار پایا تھا فارسیون سے مطالبہ خالی کر دینے ہرات کا کیا اور قبل

واپس جانیکے اونہون نے سلطان احمد خان کو کہ جو سلطان خان کرکے مشہور تھا حاکم ہرات کا مقرر کیا اور سرکار انگریز نے اوسکو حاکم قبول کر لیا۔ اسے انکار نہین کیا واضح ہے کہ یہ سردار دوست محمد کا بھتیجا اور داماد تھا اور بروقت قبضہ کر لینے امیر کے اوپر قندہار کے یہ شخص ملک فارس کو کہ جہان اسکی بخوبی خاطرداری ہوتی تھی بھاگ گیا تھا واضح رہے کہ یہ سرکار انگریزی کا دوست نہین متصور کیا جاتا تھا اور باوجودیکہ فوج فارس کی وہان پر خود نہ تھی مگر علامات ظاہری اطاعت شاہ پر زیادہ لحاظ رکھتا تھا بوجہ ایک جھگڑہ کے جو سانہ محمد شریف خان گورنر فراہ کرکے از فرزندان دوست محمد کا تھا سلطان خان نے فراہ پر حملہ کیا اور ۳۰ مارچ ۱۸۶۲ء کو فراہ کو لے لیا امیر کابل نے فوراً انتظار بدلا لینے اس لڑائی کے اپنی فوج کو اکھٹہ کیا چنانچہ ۲۹۔ جون کو فراہ کو پھیر لیا اور ۲۸۔ جولائی کو ہرات کا محاصرہ کیا اور بعد محاصرہ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین سلطان خان مرگیا امیر نے ہرات کو ۲۶ مئی ۱۸۶۳ء کو چھاپہ ڈالکر لے لیا ۱۱ روز بعد وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا شہزادہ علیخان کہ جسنے اپنے بیٹے محمد یعقوب خان کو حاکم ہرات کا مقرر کیا تھا حکومت کابل مین جای نشین ہوا پس ہرات پھر بشمول حکومت افغان کے ہوا ٭

نمبر ۳۸

ترجمہ یادداشت چند منشاے اور امید

وزیر یار محمد خان کا جو باہم نجیب اللہ خان ایلچی ہرات از جانب وزیر یار محمد خان اور میجر ٹاٹ صاحب حسب منظوری ایلچی و وزیر متعینہ دربار شاہ شجاع الملک کی از جانب رابرٹ ارزبل گورنر جنرل ۹۔ جون ۱۸۳۹ء مین بمقام قندہار کے قرار پایا حسب ذیل ہے ٭

دفعہ ۱ عالی القاب یار محمد خان وزیر شاہ کمران والی ہرات اب سے آیندہ کو باہم انگریز اور حکام ہرات کی نوشت وخواند کرنے کے لیے وکیل یعنی درمیانی متصور ہونگے اور جو کوئی وزیر مذکور کے حکم کو نمانے گا وہ گویا خلاف قانون درستی اور عہد و پیمان ملاپ کے کاربند متصور ہوگا ٭

دفعہ ۲ جسقدر روپیہ از جانب سرکار انگریز ہرات مین واسطے بحالی بہبودی ملک یا اور کسی کام کے لیے صرف ہو وہ پہلے کل وزیر یار محمد خان کے پاس بھیج دیا جاویگا اور وزیر موصوف اقرار بہ نسبت اس امر کے کرنے ہین کہ زر مذکور کو سوا لے بحاضری یا رضامندی

ومشورہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ ہرات سے ہو اور کسی طرح جبر صرف نہین ہوگا ÷

دفعہ ۴ وزیر اس امر کا بھی اقرار کرتے ہین کہ کسی معاملہ کی کارروائی خلاف مرضی اور صلاح رزیڈنٹ متعینہ ہرات کے نہین کرین گے اور جملہ حالات متعلق خیر و عافیت ہر دو سرکارہاے مین ہدایت اور صلاح افسر مذکورہ بالا کا لیا کرین گے اور کاش ایجنٹ انگریزی معاملات ہرات مین بلا وقفیت و رضامندی وزیر کے دست اندازی کرے تو وہ گویا پیرو خلل اندازی دوستی ہر دو سرکار مین متصور ہوگا ÷

دفعہ ۴ رزیڈنٹ متعینہ ہرات بلا منظوری وزیر کے از رعایا افغانستان سو آدمی سے زیادہ ملازم نہین رکھین گے اور نہ منجملہ اون سو آدمیون کے کوئی شخص بشرطیکہ اوسنے یار محمد کی اجازت دربارہ اپنی نوکری کے نہ حاصل کیا ہو قرابت مندان وزیر سے نہون ÷

دفعہ ۵ جسطرح جبر حکومت ہرات کی شاہ کمران اور اوسکے خاندان کو عطا کی گئی اوسطرح عہدہ وزارت کا بھی یار محمد خان اور اوسکے خاندان کو تا وقتیکہ وے قابل اعتبار ہین عطا کی گئی اور درحالیکہ کوئی شخص اونکے خاندان سے لائق اس عہدہ کا نہو تو ایسی صورت مین ایک شخص از جانب سرکار انگریزی کے مقرر ہوگا ÷

مہر ای ڈی ای ٹاڈ
اور نجیب اللہ خان

نمبر ۳۹

ترجمہ عہد و پیمان دوستی ملاپ جو باہم کمران شاہ والی ہرات از جانب خود اور میجر آئی ڈی آرسی ٹاڈ صاحب ایلچی کورنر جنرل ہند از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۳ اگست ۱۸۳۸ء مطابق دوسری جمادی الثانی ۱۲۵۵ھ ہجری کے قرار پایا دفعات ذیل ہے

دفعہ ۱ باہم سرکار انگریزی اور شاہ کمران اوسکے ورثا اور جانشینان کے ہمیشہ دوستی اور ملاپ رہیگا

دفعہ ۲ سرکار انگریزی حسب حال سے حکومت ہرات کی شاہ کمران اور اوسکے جانشینان اور ورثاے کو عطا کیا جانا قبول کیا اور سرکار انگریزی اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ شاہ مذکور کی حکومت پر کسیطرح دست اندازی نہین کرینگی ÷

دفعہ ۳ بنظر مضبوط کرنے اتفاق موقوعہ باہم سرکار انگریزی و شاہ کمران کی شاہ موصوف کے دربار مین ایک ایجنٹ انگریزی تعینات رہیگا اور اسی طرح پر شاہ مذکور کو بھی اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھین تو ایک ایجنٹ اپنا دربار گورنر جنرل مین تعینات کردین +

دفعہ ۴ سرکار انگریزی بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ شاہ کمران کو عند الضرورت بنظر حفاظت ملک شاہ موصوف کی مدد روپیہ اور سپاہ سے کریگی اور حقوق اور فوائد شاہ کہ چڑھائیان بیرونی سے حتی الامکان بچائیگی +

دفعہ ۵ بنظر پورا ہونے شرط مندرجہ دفعہ ماقبل کے از جانب سرکار انگریزی اور نیز رفع کرنے شکایت از جانب دیگر حکام کے شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ شیعہ کے لیے رسم بھگا لیجانے آدمیون کی بہ نیت فروخت کرنے کے بند کردیاوے اور اگر کوئی شخص حالت غلامی مین کسی مقام عملداری شاہ مین اب ہو کہ جو حسب دستور مذکورہ بالا کے غلام کیا گیا ہو تو شاہ موصوف وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ایسے شخص کی رہائی مین حتی الامکان نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۶ شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ در بارہ حفظ رکھنے آپس کی عملداری کے ہم بمشورہ سرکار انگریزی اور شجاع الملک کے کاربند رہین گے اور شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا رضامندی سرکار انگریزی و شجاع الملک کے کسی ایجنٹ سرکار کے ساتھ مخالفت نہ کرین گے +

دفعہ ۷ شاہ کمران بجانب خود اقرار کرتے ہین کہ کاش کوئی نزاع باہم اوسکی اور شاہ شجاع الملک کے در بارہ حدود عملداری یا اور کسی بارہ مین آپس مین واقع ہو تو تصفیہ اوس جھگڑہ کا بذریعہ فیصلہ پنچایتی سرکار انگریزی کے ہوگا اور سرکار انگریز ذمہ بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اپنے حتی الامکان اون قضیہ موقوعہ کو یا اور کوئی قضیہ کہ جسکے باہم شاہ کمران اور دیگر حاکمان کے آیندہ ہونے کا احتمال ہو دفع کردیگی +

دفعہ ۸ شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ بلا وقفیت یا رضامندی ایلچی سرکار انگریزی متعینہ دربار اوسکی کسی حاکم بیرون سے نوشتہ و خواندہ نکرین گے +

دفعہ ۹ بلحاظ ہمیشہ کی مدد اور دوستی سرکار انگریز کے کہ جسکے فوائد قوم افغان کے ساتھ ہین شاہ کمران کسی شخص از قوم یورپ یعنی اہل فرنگ کو سوای شخص از قوم گریٹ برٹن یعنی انگلیش کے اپنی ملازمت مین نہین رکھین گے اور نہ اشتخاص قوم یورپ کو اپنے ملک مین رہنے دین گے

دفعہ ۱۰ شاہ کمران جملہ مزاحمت بہ نسبت آسایش کار تجارت کے رفع کردین گے اور کار تجارت کی آسایش کی ترقی کرنے کی لیے حسب مشورہ ایلچی سرکاری معینہ دربار اپنے کے بندوبست معقول کرینگے ٭

دفعہ ۱۱ دس دفعات مندرجہ بالا تا وقتیکہ حکومت ہرات کی خاندان شاہ کمران مین قائم رہیگی ہمیشہ جاری رہین گے ٭

مقام ہرات بتاریخ اور سنہ مذکورہ بالا
دستخط ای ڈی آرچی ٹالٹ صاحب ایلچی ہرات
منظوری گورنر جنرل ہند بتاریخ ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۵۷ء

حصہ اول ختم شد

حصۂ دوم

عہدنامجات و اقرارنامجات و اسناد بابت عرب و ترکستان و خلیج فارس

بیان عرب و ترکستان

واضح رہے کہ تعلق سرکار انگریزی کا ساتھ پشاس یعنی حاکم چند روزہ بغداد کے حاجت زیادہ تر بباعث انگریزی بنسبت ہندوستانی کے و نیز بباعث شرائط مندرجۂ عہدنامجات جو باہم گریٹ برٹن اور ترکستان کے قائم ہوئین تصور کیے جاتے ہین، اور جسکا بیان وسعت سے باہر ہے لیکن دربارۂ کارتجارت سابق موقوعہ خلیج فارس کی بہت برسون تک بلازیادہ لحاظ دوستی کنسنٹ نوپل کے باہم گورنیان عرب و ترکستان کے آمد و رفت و نوشت و خواند جاری رہا ۱۸۳۹ء مین معلوم ہوتا ہے کہ بسورہ مین باتحتی کارخانہ گورنون کے ایک کارخانہ انگریزی جاری ہوا بذریعہ فرمانون کے محفوظ رہا ۱۸۳۸ء مین مسٹر فرٹ صاحب ایجنٹ سیاسیہ بسورہ کو بذریعہ فرمان کے اختیار دربارۂ سماعت مقدمات کے جسمین کسی ملازم کارخانہ پر جرم عائد ہو حاصل ہوا اور نیز بہ نسبت تصفیہ دعوے کے جو اوپر رعایاے ملک کے ہو مجاز ہوے اور ۱۸۳۱ء مین اوسنے ایک دوسرا فرمان مشعر تعین ہونے تین روپیہ سیکڑہ محصول اوپر جملہ اشیاے اجناس انگریزی مقام لنگرگاہ بسورا کے یا باگر فرمان مذکورہ اولے یعنے نمبر ۱۸۵۹ء ۱۸۵۹ء مین از جانب بادشاہ کے ملاتہاہ واضح رہے کہ کارخانہ بسورہ پر ۱۸۲۴ء تک کہ جس سالمین ایلچی تعینہ کنسنٹ نوپل نے بمشکل ہرات[1] نمبری الہ کہ جسے اوسنے حفاظت سوداگری انگریز اور نیز مال رعایا انگریز کے فی بمقام بسورا مین ایک اچھا وسیلہ سمجھا تھا حاصل کیا سرکار عالی کا چندان خیال نہ تھا +

۱۸۰۶ء مین بتجویز واسطے تقرری دوام ایک ایجنٹ کے بمقام بغداد کے ہوئی مگر حکام اعلے نے اس تجویز کو نامنظور کیا چنانچہ ۱۸۰۳ء مین ایک ایجنٹ ہندوستانی مقرر ہوا اور ۱۸۵۸ء مین ایک رزیڈنٹ مقرر ہوا اور خاص کام یہ قرار دیا گیا کہ باہم ہندوستان اور انگلستان کی خبر بھیجا کرے و نیز اون کارروایون پر کہ جو قوم فرانسیس بشرکت نپولن کے دربارہ چڑھائی کرنے اوپر ہندوستان کے ازراہ مصر اور لال سمندر کے رہے ہون نگران رہکر مطلع کرے ۱۸۲۰ء مین یعنے بعد وفات سلیمان پاشہ کے کہ جو بیس برس تک حاکم بغداد کا تھا اور بعد تقرری اوسکے داؤد علی پاشہ بجاے اوسکے کے لارڈ الجن صاحب ایلچی معظم

[1] برات کسی فرمان کا نام ہے +

متعینہ کنسٹنٹ نوپل نے موقع پاکر برات نمبر ۲ مشعر تقرری رزیڈنٹ بمقام بغداد کہ جو تقرری اوسوقت تک از جانب سلطان منظور نہین ہوئی تھی حاصل کیا +

واضح رہے کہ بروقت واقع ہونے عداوت باہم انگلستان و ترکستان کے سنہ ۱۸۰۷ء مین سلیمان پاشا کہ جو بعد براری جانے چچا علی پاشا کے جای نشین اوسکا اوپر حکومت بغداد کی ہوا تھا رزیڈنٹ بسورا اور بغداد کو اپنی پناہ مین بلیکر اونکو دربارہ پورٹ جانے اوس ملک سے دغا انگیز بعد قرار پاکر مصلح سنہ ۱۸۰۹ء کی اوسنے بوجوہات نامعلوم رزیڈنٹ بغداد کو انواع قسم کی ذلتین دین کہ جسکے باعث سے اوسکو واپس جانا پڑا چنانچہ یہ دوستی اوسوقت تک یعنی ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء تک کہ جب حسب شکایت سرکار بنگلی کے پاشا نے بذریعہ اوزار نامہ نمبرہ ۵ کی چند شرائط دربارہ نگرانی دستاندازی معاملات رزیڈنٹی کی اوپر بحال کرانے حقوق سابق رزیڈنٹ کے قرار پایا بیحد آیندہ نہین ہوئی تھے سنہ ۱۸۱۸ء مین رزیڈنٹی بصرہ اور بغداد ایک ہوگئین اور سنہ ۱۸۳۱ء مین عرب کستان مین نام رزیڈنٹی کا تبدیل ہوکر پولیٹکل جنٹ نام رکھا گیا واضح رہے کہ سنہ ۱۸۱۲ء مین دو ڈگریان از جانب پاشا کے دربارہ روکنے مفسدی باجیان و کارگیران جہاز انگریز کا بمقام بسورا مین یعنی نمبر ۱۴ اور دوسرا یعنی نمبر ۱۵ دربارہ ہانی اون باشندگان ہندوستانی کے جو بسورا مین بطور غلامی کے لائے گیے تھے حاصل ہوئین +

حسب الحکم کانسٹنٹ نوپل کے سلیمان پاشا اپنے عہدہ سے نکالدیا گیا اور بباعث حکم عدولی کے لڑائی مین شکست کھاکر پانچوین اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء کو مارا گیا اور اوسکا جای نشین عبداللہ پاشا منتقل شدہ بہی عرب سے سنہ ۱۸۳۱ء مین مارا گیا اور پیدیک پاشا گردانا گیا واضح رہے کہ بروقت ورود حکم مقام لنسٹنٹ نوپل سے مشعر معزولی اوسکی عہدی سے اوسنے بغاوت کیا پر شکست کھاکر بھاگ گیا اور داؤد افندی جای نشین حکومت ہوا اس پاشا کی چال بحق پولیٹکل ایجنٹ کے ایسی ناشایستہ تہی کہ حد برداشت سے باہر ہے یہانتک بسورا مین اوتارنا اسباب کا یا واپس بازار قرضہ کا مہاجنان ہندوستانی سے بانکرا کر ایک امر محال ہوگیا چنانچہ سنہ ۱۸۲۱ء مین اوسنے رزیڈنسی یعنی جای سکونت رزیڈنٹ کو گھیر لیا بعد اوسکے حسب ایجا پولیٹکل ایجنٹ کے اپنی حرکت ظالم سے باز آکر اوسکو ملک سے نکلجانے دیا غرض کہ ملازمان متعینہ بسورا کے نکل گیے جبکہ رشتہ دوستی کا ساتھ پاشا کے ٹوٹ گیا تا وقتیکہ پاشا نے بذریعہ عہدنامہ پیمان نمبر ۴ کی اقرار بہ بست بحال کردہ حقوق سابق اور واپس دینے اوسقدر محصول کی جو زاندار محصول متعینہ سے وصول کیا ہو اور نیز دینے قیمت اشیای خراب ضایع شدہ کا اور آیندہ کو پتن آنا سائر ایجنٹ ہای سرکار انگریزی در جملہ مسافرانکی بعزت تمام پیش آنے قائم ہوا ۲ جون سنہ ۱۸۲۱ء کو داؤد پاشا اپنے عہدہ سے معزول ہوا اور حاجی رشید پاشا اوسکا جای نشین ہوا بعد جانشینی کے اوسنے ایک بوبورولٹی یعنی حکمنامہ نمبری ۴ مشعر منظوری استحقاق رعایای سرکار انگریزی کے جاری کیا سنہ ۱۸۳۳ء مین ایک تدبیر دربارہ نوشت دخواندہ براہ خشکی باہم ہندوستان اور انگلستان کے ازراہ خلیج فارس اور عرب کستان ہوکر کیے گئے چنانچہ

دو دھوان کش ولایت سے واسطے جاری کرنے راستہ تری اور جہاز چلانے کے لیے دریاے فرات مین بھیجے اور ازجانب سلطان ترکستان کے واسطے حفاظت دھوان کشان مذکور کے ایک فرمان نمبری ۸۴ جاری ہوا +

۱۸۳۵ء مین پولٹیکل اجنٹ متعینہ عرب ترکستان کہ جو اوسوقت تک ماتحت گورنمنٹ بمبئی کے تھا سوپریم گورنمنٹ کے ماتحت ہوا ۱۸۳۸ء مین اختیارات مشورہ اجنٹ کو ازجانب سرکار ملکہ معظمہ عطا ہوئے مخفی نرہے کہ تا وقتیکہ لنگرگاہ ترکستان جہازان سوداگری کے لیے کھولی رہتی تدبیر سرکار انگریزی جو مشعر بند ہونے تجارت غلامان کی تجویز ہوئی تھی اثر پذیر نہو سکتی ایسے ۱۸۴۲ء مین وزیر ملکہ معظمہ متعینہ کانسٹنٹونپل نے ایک فرمان نمبری ۹۴ کہ جسمین ہدایات بنام نجیب پاشا کے جو اوسوقت حاکم بغداد کے تھے مندرج تھے حاصل کیا اور ازروے اسناد ہذا کے اختیارات دربارہ ضبط کرلینے جہازان ترکستانی محمولہ غلامان سوداگری اور نکال دینے غلامان عرب وفارسی کو لنگرگاہ ترکستان موقوعہ خلیج فارس سے اور سپرد گردینے غلامان آزاد کو جہاز انگریزی مین اور بنظر روانہ کرنے اونکو اونکے وطن مین تھے +

اکتوبر ۱۸۶۳ء مین ایک اقرارنامہ نمبری ۵۰ سانہ عالی پورٹ کے واسطے قیام تاربرقی کے مقام بسورا سے بغداد تک اور بغداد سے کانکین تک بنظر ملادینی اوسی ساتھ تاربرقی ہندوستان کے براہ خلیج فارس اور نیز اوس تاربرقی کے جو فارس مین ہو کر حد ترکستان تک واقع ہے قرار پایا واضح رہے کہ مانک پیشہ حال مین گورنر بغداد کے ہین +

نمبر ۴۰

ترجمہ فرمان عام جو سلیمان پیشہ نے جاری کیا تھا

سروار سیدان وزوس اور معافیداران وآغا مسلم بسورا موجود الوقت دام اقبالہ کو ہمارے احکام ذیل سے وقفیت رہے +

ہمارے عالی سلطان کے شہر بسورا مین ایک انگریزی ہلیس یعنے سروار سوداگران وغیرہ کا مقیم ہے جو کہ اونکی قوم ہمارے عالی پورٹ دام اقبالہ کے دوست ہین اسلیے اوس مقام پر اوسکی اس شرائط ہماری عالی پورٹ کے کہ جسکی اطاعت ہر شخص کو کرنا چاہیے ہی اور سارے آدمیونکو

لازم ہے کہ احکام مندرجہ سند مذکورہ بالا کو مانین پس تمکو چاہیے کہ تعمیل اون شرائط عالیہ کی دفعہ بدفعہ خواہ وہ دربارۂ رواج اوس ملک کے ہو یا بنسبت اور کسی امر کے ہو خواہ وہ دربارۂ تعظیم و تکریم مدد و حفاظت انگریزی تبلیس مذکور اور اسباب کی ہو جسب مندرجہ احکام ہمارے سلطان عظیم کی کرو اور بہر نوع اونکو مانو اور کسی طرح پر اونکے خلاف کاربند نہون اور حکم ہذا خاص اسی غرض سے تمہارے پاس بھیجا جاتا ہے اور بروقت پہونچے اس حکم کے تم جانب سے ہمارے ہدایت بہ نسبت اس امر کے کہ مطابق اقرارنامہ مذکور کے کہ جسمین احکام سلطان اعلی کے درج ہین مدد کرنا تبلیس مذکور کی اور حفاظت کرنا اوسکا اور بجا لانا جسکی تعمیل کرنا اور نہ عمل کرنا خلاف اوسکے اپنے پر فرض متصور کرنا اسلیئے تمکو لکھا جاتا ہے کہ مطابق حکم ہذا کے تعمیل کرو +

نمبر ۱۴

ترجمہ فرمان شاہی

جو ۱۰ صفر ۱۲۸۳ ہجری کو دربارۂ تقرری رابرٹ کارزن صاحب کے اوپر عہدہ کنسل مقام بسورا کے جاری ہوا بمضمون ذیل ہے +

دستخط سامول فشی آرمینٹ

زمانہ حال مین جبکہ نواب صاحب بہادر ایلچی متعینہ دربار ہمارے نے ایک یادداشت بدین مضمون ہمارے پاس بھیجا ہے کہ اپنی بارے گورنری متعینہ مقامات الپو الگرنڈریہ ٹھری پولی موقوعہ سیریا و جزائر یومان ٹونسن ٹرپولی موقوعہ باربری سی یو سمیرانا و مصر اور دیگر بڑی بڑی قصبہ جات عظیم کو جسکے لنگرگاہ ہماری عملداری مین واقع ہے اختیار تقرر کرنے کونسلون کا از قوم خود اور نیز اختیار تغیر و تبدیل کردینے کا بلادست اندازی کسی شخص کے عطا کیا جاوے مخفی نرہے کہ از روی عہدنامجات سابق کے یہ تعین ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اسکے ایسٹ انڈیا کمپنی نے ولیم شاہ نامی ایک شخص کو کہ جسکے پاس کوئی برات کو تسلی نہین تھا واسطے گرداوری اور بتلانے اونکے کاروبار کے بمقام بسورا کے بھیجا تھا مگر بعد انقضاے میعاد اوسکی ملازمت کے اور

پہنچ جانے اوسکی بجاے اوسکے حامل خطوط ہذا پادشاہی لیتھے رابرٹ کارڈین کو کہ جسکو ہی از جانب کمیٹی کمیشن ملا ہے مقرر کیا اسلیے اب بموجب اقرار نامجات سابق اور بنظر پورا کرنے خواہش ایلچی کے یہ مناسب اور ضرور معلوم ہوتا ہے کہ ہرت اوسکے باتہ مین دی دین اسلیے ہم ڈبلو مہ شاہی اوسکو دیتے ہین اور بموجب ہماری تحریر کے رابرٹ کارڈین صاحب موصوف حسب آئین کہ جو ہم لوگ قرار دینگے بلحاظ اوسکے کارروائی اور جنس اعمال کے مقرر کیے گئے

اول وہ ہمارا کونسل مقرر ہوا

دوم جملہ امورات اسکی قوم کے مثل کپتان جہاز سوداگران اور نیز وی لوگ جو انگریزی جہنڈے کے تلے ہین رہینگے اور جملہ مقدمات از قسم مذکورہ بالا کے خاص اونکے تحت مین رہینگے بالا اونکی تحریر بحکم تحریری کے کوئی جہاز انگریزی بصرہ مین نہین آنے پاویگا +

ملازمان کونسل کے بسبب ادای کسی طرحکی محصول کے نہونگے اور نہ اونکے بوچرون سے کسی طرحکا محصول لیا جائیگا بلکہ بعوض جرمانہ کے وہی ہر طرحکی چنگی سے محفوظ رہین گے درحالیکہ وہی خرید غلامان کی مرد یا عورت کی کرین تو ایسی صورتمین بہی محصول مذکورہ بالا سے بری رہینگے کوئی شخص اونکے اسباب و اصطبل وغیرہ سے دست اندازی نکریگا اور نہ ایسی چیزون پر اونسے محصول لیا جاویگا کیونکہ یہ استحقاق زمانہ سابق سے قائم ہے۔

کسی شخص کے بحال یا قید کرنے یا بیڑی ڈالنے ایلچی کونسل یا اونکے کارپردازون کے نہین رکہیگا اور نہ اونکے مکانات پر قبضہ کرنا چاہیے اور کاش کونسل کے ہمراہ کوئی جزو فوج سے ہو کہ جسنے وہ کسی علیحدہ مقام مین رکہا جاے تو ایسی صورت مین کوئی اونکی مزاحمت کرنے نہ پاوے ہم مکرر اس امر کا تذکرہ کرتے ہین کہ اونکے نوکر اور مراعی وغیرہ محصول سے بری ہین جسطرح پر کہ اونکے بوچر لوگ ہین اور یہ سب ترتیب زمانہ سابق سے ہے درحالیکہ کونسل کسی امر مین رنجیدہ ہون یا کوئی شخص اونپر مستغیث ہو تو ایسی صورت مین حسب اقرار نامجات سابق کے ہم حکم دیتے ہین کہ درباره اوس استغاثہ کے ہماری پاس لکہا جاوے اور الفصال وسکا دربارہذا سی ہووے اور تم اس قضیہ کی سماعت اور کہین نہین کرسکوگے کاش کونسل مذکور کسی مقام پر از راہ خشکی

یا تری سیر کیا چاہے تو ایسی صورت مین وہ اوسکے نوکر اور اوسکا اسباب وغیرہ ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رہیگا اور کاش بہنگام واپسی بباعث بہم پہونچنے رسد کے اثنار راہ مین کوئی چیز خرید کیا چاہے تو اوس سے کوئی شخص انکار بیچنے سے نکرے اور نہ قضیہ اوسکے کرے اگر کسی مقام پر خطرہ ہو تو وہان پر اجازت باندھنی پگڑی و باندھنی تلوار سوار ہونے گھوڑے اور لیجانے کمان و برچھہ اور حملہ اوزار لڑائی کی ہے اور جو کاٹھی[1] وغیرہ کہ اسکو اسطرح پر دیکھین تو ہرگز اوسے مزاحم نہون مگر در صورتیکہ وے حدود معینہ اقرارنامجات ہذا سے تجاوز نکرین تو ایسی صورتمین تم اونکو روکو کیونکہ صلاح ضروری و لحاظ تعمیل حکم فرض ہے واضح رہے کہ ہمیشہ زمانہ آیندہ مین یہ قواعد اور ہدایات جاری رہین گے کیونکہ اسمین کسی طرحکی کمی و بیشی نہین ہوگی (برات یعنی کمیشن کونسل ہم رابرٹ آنریبل ہنری گرین ویل صاحب ایلچی بادشاہ گریٹ برٹن متعینہ اٹومان پورٹ کے بنام جملہ کسان کے جو تعلق ان تحایف ارامدہ سے رکھتے ہین تحریر کرتے ہین +

ل س

دستخط ہنری گرین ویل صاحب

واضح رہے کہ بنظر مناسب ضرورت عطا کرنے اس تحفہ کے واسطے مصرف آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و بالت اوسکی کمپنی اور نیز واسطے بہتری اور بہبودی اونکی کارتجارت کے بسوراہین اور نیز حکومت اٹومان مین جملہ اشخاص مقیم رعیتی کے اور اونکے اجنٹ اور وزرا کی حفاظت کرنیکے لیے ہوئی تاکہ ایک کونسل باختیار کلی مقرر ہوکر کل امورات متعلقہ اپنے کو حسب مندرجہ بالا تعمیل کرے واضح رہے کہ ہم بوجہ اختیار عطیہ ارزوی سند تنہ مہر گریٹ برٹن کے اور نیز بموجب ایک برات بادشاہی کے جو از جانب سلطان معظمی بیٹا سلطان احمد دام افضالہ کے عطا ہوا اقرار کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ مسٹر رابرٹ کارڈن صاحب اجنٹ حال آنریبل کمپنی موصوفہ اور نیز اجنٹ آیندہ اور ہر کونسل انگریزی واسطے کاروبار مقام بصرہ یا مقامات دیگر متعلق اوسکے ہین کونسل مقرر کیے گئے اور از روے سند مذکور کے مسٹر رابرٹ کارڈین صاحب یا اجنٹ

[1] کاٹھی ایک فوج کا نام ہے +

کہ جملہ امورات متعلق اسنے پرکلی مجاز رہین گے اور اسیطرح جملہ رعایا انگریزی کو حکم دیے ہین کہ کارڈن صاحب موصوف کو کنسل انگریزی متصور کرین اور عالی القاب بادشاہ اور عہدہ داران دیگر وزرا ے اور مجسٹریان اور سلطنت اوٹوس سے کہ جنکے پاس یہ مخالف پیش ہون یہ تمنا ہی کہ اوس عہدہ کنسلی کو ماسن اور ۱۰ ادے تمام جاری رہنے دین اور بنظر نیک اور قدیم دوستی کے جو ہم بادشاہ گریٹ برٹن اور یورپ کے قائم تھے عند الضرورت اونکی مدد اور حفاظت کرین واضح رہے کہ اسپر ہمنے بایمانداری تمام دستخط کرکے منظوری صاحب چیف سکرٹری کی کروائی اور درخواست متضمن مہر ہونے بادشاہی کے کی گئی بحرہ ۲۹ اگست سنہ ۱۷۶۴ء مقام محل شاہی پیرا سوقوعہ کانسٹنٹ نوپل +

نمبر ۲۴

ترجمہ شاہی آلومان ڈپلوما کا کہ جو

ہرفورڈ جونصاحب کنسل انگریزی مقام بغداد و قرب جوار کو دیا گیا حسب ذیل ہے +

حسب درخواست لارڈ الچن صاحب ایلچی متعینہ یورپ عالیہ کے بذریعہ یادداشت صاحب موصوف جو بامضمون تھا کہ بوجوہ شرائط وزیر انگریز نے مقامات الیپو الگذنڈریہ ٹرپولی اسیوا الجیرس ٹرپولی باربری ٹیونس سی او سمرنا مصر اور دیگر لنگرگاہان محتاج محکمہ چونگی مین تعینات کونسلون کی ہوتی ہے اور چندے بعد اونکی تغیر و تبدیلی ہوگی ہرفورڈ جونصاحب رعایاے انگریزی وارد شہر بغداد واسطے حفظ رکھنے معاملات سوداگران انگریزی مقیمہ اوس جگہہ کی کونسل بغداد کے مقرر ہوئی اور ہمنے اپنی برأت شاہی حسب منشاء عہد و پیمان مذکور کے مشعر منظوری تقرری ہرفورڈ جونصاحب مذکور کے اوپر عہدہ کونسلی شہر بغداد مذکور کے عطا کیا تاکہ بموجب شرائط مذکور کے معاملات سوداگران و مسافران کے جو ملک ہمارین بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے ہین درصورت واقع ہونے کسیطرح کی مشکل کی صاحب مذکور کے پاس پیش کیے جاوین اور روانگی جملہ جہازان کی بھی فقط اوسی کی اجازت پر ہوا کرنگی اور واضح رہے کہ اوسکے ملازمون سے کوئی شخص بحیلہ خراج یا خرتہ یا اوارز یا محصول جہاز یعنی کسب ایکیسی یا اور کوئی محصول خلاف قاعدہ یعنے ٹکیا یعنی اشرفی کی مزاحمت نکرے اور اون

ہون سے سوا اوسکی خدمت مین ہو کوئی شخص خرتہ یا اور کوئی محصول نطلب کرے
اور کونسل مذکور کے معاملات خانگی مین کوئی دخل دیوے بلکہ کاروبار کونسل مذکور کے جملہ دستور
مراسم اوقت سے بری رہینگے اور نہ کسیطرح کا محصول اونپر عائد کیا جاویگا او کونسل متعینہ
از جانب وزرای سرکار انگریز کے مقید نہین ہوا کرینگے اور نہ اونکا مکان بند کیا جاسکتا اور
نہ اوسکی تلاشی کی جاسکتی اور نہ اوسمین کوئی جزو فوج مقیم ہو سکتے اور تو اعین اور غلامان
جملہ محصول یعنے خرتہ واوارز کسٹم ایکسیز اور تکیا بھی ادا سے بری رہینگے اور جو کوئی اونپر
اونپر کونسل مذکور کے ہو وہ ہمارے روبرو پیش ہوگی اور دوسرا کوئی مجاز اوسکے فیصلہ کا نہین
ہے اور کاش عند الضرورت کونسل مذکور کسی حصہ ملک مین براہ خشکی یا تری سفر کیا چاہے
تو ایسی صورت مین جس مقام یا لنگرگاہ پر وہ پہونچے کوئی شخص اوسکے ملازمان موجودی یا
اسباب اور رہنمای وغیرہ متعلق اوسکے کو روک ٹوک نکرے اور بشرط ادائے قیمت کے
کپتان جہازان ہندوستانی کو اوسکی رسد حسب قواعد مجاریہ کے لیجانا ہوگا اور کوئی شخص
اوس سے لڑائی کرنے کا حیلہ نہ ڈھونڈیگا اور جس مقام پر خطرہ ہے وہان پر اوسکو اختیار
ہے کہ وہ مسلح بسلاح لڑائی کے جاوے اور جملہ جہاز ہای اور کمانیران وغیرہ پر واضح رہے
کہ وے کونسل مذکور سے کسیطرح پر مزاحمت نکرینگے بلکہ اون شخصون کو کہ جو باعث مزاحمت
کے ہون اوس حرکت پیدا کرنے والی مزاحمت سے باز رکھکر خود اوسکی مدد اور حفاظت کرینگے
ہمیشہ اوسکے ساتھ حسب منشا رسندہا کے پیش آوینگے اگر کسی شخص کو گمان مقابلہ کرنے کا نہو بلکہ
خلاف اوسکے اوس گروہ کا کہ جسپر ہماری عمل عملداری قابض و غالب ہوتی ہے باعتبار تمام قبول کرینگے +

محررہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۱۸ء مطابق ۷ رجب سنہ ۱۲۳۳ ہجری بمقام کانسٹنٹ نوپل

نمبر ۴۳

ترجمہ خط ترکستانی جو دربار خلافت مآب کے پریذنٹ نے پاشا کو
دیا جسپر پاشا نے اپنی نا لائق رضامندی ظاہر کیا حسب قول ۲

دفعہ ۱ پاشا پریذنٹ پر ہر طرح کے اختیار اور حکومت سے باز آوے کیونکہ یہ خلاف
دستور اور اقرار نامجات کے ہے +

دفعہ ۲ پاشا کسی نوع سے انتظام اور معاملات رزیڈنٹ دربارہ اوسکے ملازمین اوسکے دستورات وحقوق وباجے بجانے وغیرہ مین دست اندازی نہین کرینگے اور کسیطرحپر احکام رزیڈنٹ پر عذر نہوگا کیونکہ ایسے معاملات پاشا سے کچھ تعلق نہین رکھتے علی الخصوص دربارہ مانند سال گرہ بادشاہ انگلستان کے اور کرنے دھوم دھام برسوم وسامان ضروری کے کسیطرح عذر نکرین گے جسمین حالات ورسومات رزیڈنٹ مین کسیطرحپر عذر نہین ہوگا +

دفعہ ۳ پاشا اون ملاقات معمولی کو جو باہم رزیڈنٹ اور افسران سرکار ترکستان کے ہوا کرتی ہے ہرگز منع نکرین گے +

دفعہ ۴ رزیڈنٹ سے نے بھی کبھی نہ کیا اور نہ آئندہ کسیطرح پر پاشا کی حکومت یا معاملات مین مداخلت بیجا کرنے کی نیت کرین گے بلکہ ہمیشہ مرضی پاشا کی پوری کرنے کے لیئے کوشش کرینگے اوسمین کسیطرح کی دست اندازی یا اختلاف دفعات عہد وپیمان ہذا یا خلاف فائدہ سرکار انگریزی کے نہو موجود رہین گے اور اسیطرحپر ہر دو فریق کے فائدہ مین اقرار کیا گیا ہے +

دفعہ ۵ جب پاشا کا کوئی کام رزیڈنٹ سے ہوگا تو ایسی صورت مین اطلاع اوس کام کی بذریعہ کسی اہلکار معتمد کے رزیڈنٹ کو کرین گے اور کاش رزیڈنٹ کو بھی کوئی کار عظیم ہو اور منظور کرنے مشورہ کے کسی اہلکار معتمد پاشا کو طلب کرین تو ایسی صورت مین شخص مطلوبہ فوراً بھیج دیا جاویگا اور کسیطرح کا عذر اسمین نہوگا اور اس دفعہ سے فوائد فریقین متصور ہے +

دفعہ ۶ واضح رہے کہ منجملہ انکے کسی دفعہ مین کوئی ہیچ واقع نہو اور کاش کوئی شبہ بہ نسبت کسی دفعہ کے علی الخصوص دفعہ ۲ کے مابعد اسکے واقع ہو تو ایسی صورت مین بیان اوسکا مفید مطلب رزیڈنٹ کے ہوگا +

نمبر ۴۴

داگری پاشا بغداد کی جو دربارہ روکنے فرار مانجھیان کا مقام بسورا مین ۱۸۱۲ء مین جاری ہوا جسکے واضح رہے کہ اکثر مانجھیان وملازمان جو جہازہاے سوداگری سرکار انگریزی پر تعینات رہتے ہین بباعث شراب خواری یا اور کسی جرم کے بباعث موجب ناخوشی اپنی کپتانون کے ہوکر جسپر سزا اور تنبیہ کے ہوتے ہین اسلیئے تمکو واضح رہے کہ کوئی مانجھی یا کارپرداز مذکورہ بالا بنظر محفوظی اپنی

سزا اپنے سے بھاگ کر تمہارے یا سردار کپتان ٹسٹل عرب یعنی کپتان پاشا کی پناہ آوے تو ایسی صورت مین تم ہرگز اونکو پناہ نہ دینا بلکہ اونکو پکڑکے ایجنٹ رزیڈنٹ سرکار انگریزی مقیمہ بغداد کو جو بصرہ مین تعینات ہے حوالہ کردو اور تاریخ ہوئے اس حکم عالی سے تم فوراً مطابق اسکے کاربند ہو ٭

نمبر ۵

دگرمی پانا نعداد جو رہا درمانی اون ہندوستان کے جو بصرہ مین بطور غلام کے لائی گئے تھے سنہ ۱۸۱۸ء مین جاری ہوئی حسب ذیل ہے ٭

واضح ہو کہ باحفاظ نسبت دوستانہ جو باہم ہردو سرکار عالیہ دولتہ علیہ سرکار پورنی اور سرکار انگریزی کی جس سے دوستی کو باہمی رونق کرنا چاہی یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی تانجی یا خلاصی جہازان سوداگری بصرہ یا مسقط کا سرکار انگریزی کی عملداری ہندوستان سے کسی رعایا مرد یا عورت کو خصوصاً راستے فروخت کرنے بمقام بصرہ کے بطور غلام حبشی کے لاوے اور ایجنٹ کو جو از جانب رزیڈنٹ قدردان سرکار انگریزی مقیمہ بغداد کے بصرہ مین تعینات ہے ثابت ہو کہ غلامان مذکورہ بالا فی الواقع حبشی نہین ہین بلکہ ہندوستانی ہین کہ جنکو وہ بھگا لاتے ہین تو ایسی صورت مین وے اون چورون کے پاس سے فوراً چھین لیے جاوینگے اور ایجنٹ مذکور کی سپرد کیے جاوین گے اسلیے یہ حکم بنظر تعین کرنے اس آئین صاف کو عملداری ہند مین صادر ہو کر باجازت عالی اقتدار جاری ہوا اور نکو لکھا جاتا ہے کہ بعد پہونچنے اسکے تم مطابق اسکے کاربند ہو

نمبر ۶

ترجمہ خط عالی فرمہت پاشا بغداد بنام پولیٹکل ایجنٹ بصرہ

بعد سلام و نیاز آنکہ وارد عمدہ قوم انگریزی مع ایک لفافہ مہری از جانب سرکار اور ایک خط از سرکے کہ جسمین مطالبہ ذیل مندرج ہین یہان پہونچا ٭

دفعہ ۱ جملہ شرائط مندرجہ عہد نامجات شاہی اور فرمان شاہی سابق و حال کے پورے کیے جاوین ٭

دفعہ ۲ اوسقدر محصول جو اسٹرمی صاحب سے زائد از نرخ واجبی لیا گیا تھا نہیں

اسباب اسکندر داصاحب کا کہ جو کھو گیا تھا اور جسکا نقصان ہو گیا تھا واپس ملے ٭

دفعہ ۳ دربارہ حفظ جان ومال وتوقیر جملہ اجنبان ووکلاے سرکار ہذا ونیز بہ نسبت حفاظت اونکے تابعین اور رعایا کے اور نیز دربارہ لحاظ اور قدر کرنے اونکے ارادہ اور مرضی کے اور قائم کرنے اونکے حق دربارہ دینے پناہ اور نیز پورا کرنے جاہ مطالبون کے جو بموجب اونکے حقوق اور دستور قدیم کے ہو کوئی تدبیر مناسب کی جاوے اور وہ مجاز اس امر کے کیے جاوین کہ جسقدر آدمی ضرورت سمجھین اپنی ملازمت مین رکھین ٭

دفعہ ۴ کاش بعد اسکے کوئی ایجنٹ جواز قوم انگلشتہ ہو بغداد مین تعینات کیا جاوے تبلہ اعتراض اوسکی قدر ومنزلت بموجب اوسکے عہدہ کے کی جاوے ٭

دفعہ ۵ واضح رہے کہ اونکے صرافون سے کوئی شخص زبردستی ہنڈوی وغیرہ لیوے اور نہ اونکی رعایا سے روپیہ زبردستی لیوے اور نہ کوئی محصول چندروزہ یا بقاعدہ جو خلاف اونکے حق اور دستور جائز کے ہو اونکی جائداد اراضی یا اور کوئی جایداد پر لیا جاوے ٭

دفعہ ۶ واضح رہے کہ سوائے عکس معینہ اور تشخیص شدہ سابق کے اور کوئی عکس کشتیان رعایا انگریزی پر جو درمیان بصرہ اور بغداد کے آیا جایا کرتی ہین نلیا جاوے اور اونکی کشتی سرکاری کام کے لیے نہین پکڑی جاوینگی اور نہ اسباب سوداگران انگریزی کا خلاف شرط اور عہد وپیمان کے محصول گھر مین سوائے اوسکے کہ وقت پہونچنے بصرہ کی معمول ہے داخل کیجاوین گی ٭

دفعہ ۷ کاش رعایا سرکار انگریز یکا کوئی اسباب بباعث چوری یا لوٹ کے قصبہ یا شاہراہ مین جاتا رہے تو ایسی صورت مین اوسکے برآمد کرنے مین نہایت جانفشانی کیجاوے ٭

دفعہ ۸ کاش کسی رعایا سرکار مذکور پر کوئی رعایا ہماری ایذا یا ضرر پہونچاوے تو ایسی صورت مین وہ رعایا کہ جسپر ضرر پہونچایا گیا ہو فوراً راضی کیا جاوے اور اوسکا عوض اوسکو ملے ٭

دفعہ ۹ کاروبار تجارت مین اسباب خرید شدہ بلا کسی وجہ معقول اور مناسب کے واپس نہین کیا جاویگا اور تصفیہ قضیہ سوداگری کا معرفت گروہ سوداگران حسب دستور سوداگری کے ہوا کریگا ٭

دفعہ ۱۰ کاش کوئی جہازی انگریزی یا ہندوستانی بھاگ جاوے تو اوسکو زبردستی مذہب اسلام قبول نہیں کرائینگے اور درحالیکہ کوئی شخص بخوشی مذہب مذکور کو قبول کرے تبعد قبول کرنے کے وہ شخص مختار ہوگا کہ جس جہاز کے کپتان کا جی چاہے اوسکے جہاز کے فوراً اپنے کام پر پھیجدیا جاوے گا

دفعہ ۱۱ رزیڈنٹ کے مکان اور باغیچہ بنانے کے لیے جہان کہین وہ پسند کرین اوس جگہ کا پتہ اوسکو دے دیا جاوے +

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ دعوی ثبوت شدہ رعایاے انگریزی کا ہماری رعایا پر کسی باشندہ کے نقصان یا ضرر دعوے کنندہ کی تعمیل کیا جاویگا +

واضح رہے کہ ہمنے مطالبہ ہذا پر بخوبی غور کرکے سمجھ لیا ہے اور زیادہ اور صدق لسان عالی القاب کے بحق قوم انگریزی کے اور نیز بلحاظ اوس جزو مضمون کے جو اون بادشاہی اقرارنامجات کہ انگریزان مین جو اونکے پاس مندرج ہین آجتک اوسکی تعمیل بخوبی کیا اور آیندہ کو بھی ہم ہمیشہ اوسپر بحسب دل و خاوس دوستی بے بہا اور ترقی ملاقات اوس ملاپ قدیم کے جو زمانہ سابق سے باہم ہر دو سرکار کے رہی ہے باحتیاط تمام ملحوظ رہین گے +

دربارہ زائد محصول جواہر مرصع صاحب سے لیا گیا تھا و نیز بہ نسبت اوس اسباب کے جو اسکے ڈوا صاحب کا کھو گیا تھا ہمنے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ قصداً نہین ہوا تھا بلکہ اتفاقاً ایسا ہوگیا تھا سو ہمنے اسباب مذکورہ بالا کو دارو غہ موصوف کو واپس کردیا کیونکہ ہم بحق سرکار انگریزی کے کوئی کام خلاف عہدنامہ و نیز دوستی قدیم کے نہین کرسکتے اور نیز بنظر پورا کرنے عہدنامجات قرارداد از عہد ہمارے متقدمان تا حال کے ہم کوئی امر خلاف اوسکے نہین کرسکتے اسلیے بموجب دوستی پایدار جو باہم سرکار ہاے شاہی و سرکار انگریزی کے بنظر مستحکم کرنے اور حفظ رکھنے بناے اوس ملاپ صدق کے اور مضبوط کرنے دستاویز اوس ملاپ عظیم اور بدی تغیر کے کہ جو عہدنامجات اور فرمان شاہی ہین کہ اونکے پاس موجود ہین درج ہین اور نیز تعمیل قواعد سابق کے ہمنے دربارہ لحاظ کرنے جملہ شرائط مذکورہ بالا کے اقرار کیا ہے کہ اور بطور ثبوت اپنی رضامندی کے دستاویز ہذا پر دستخط کرکے حوالہ دارو غہ مذکور کے کردیا اسلیے تم اس سے آگاہ ہوکر اسپر کامل تجسس +

مہر پاشا

نمبر ۴۷

ترجمہ بابو رولڈی یعنی حکم حاجی علی رضا

پاشا بغداد الپو دیار بکر بنام پولیٹیکل ایجنٹ متعینہ بصرہ محررہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۷۳ ہجری مطابق دوسری اکتوبر ۱۸۵۶ء کا۔

حسب ذیل | دستخط سرشتہ | ہے

ہادی روحانی اسلام لفٹنٹ یعنی نائب کاوہی کانسٹنٹ نویل بمقام بصرہ عالی القاب مفتی افندی متعینہ بصرہ زادشتہ وسردار عالی سرکار مسلم آغازادہ قدرہ ومنزلۃ اور اہالیان ذی رتبہ کونسل اور بزرگان ملک دام منزلتہ کو واضح رہے کہ دربارہ جملہ کاروبار بصرہ کے اور نیز بنسبت رزیڈنٹ عالی انگلستان مسٹر ٹیلر صاحب بیلیس بینگ متعینہ سرکار ہذا و نیز بلحاظ حقوق اوسکے اختیاران نوابین اور جملہ رعایاے اوسکی سرکار کے ونیز سوداگران وجہازان جو ہندوستان سے ازروے شرائط وعہدنامجات قرارداد وسابقہ ہمارے سرکار ممتاز کے جسطرح برزمانہ سابق ہین قائم رہے ہین ہم بھی اوسپر قائم ہین بلکہ بنسبت سابق کے مرضی ہماری دربارہ حفظ حقوق اونکے زیادہ تر ہے اسلیئے تم نائب افندی مفتی افندی ومسلم آغا وکیان یعنی زرگر کو لازم ہے کہ دربارہ حفظ حقوق اور لحاظ مطابق ٹیلر بینگ اوسکے اجنٹ ہاے اونکے نوابین اور رعایا اونکی سرکار کی جو ہندوستان سے آتے ہین اور نیز اونکے جہازان اور سوداگران وغیرہ کے حسب منشاء بابو رولڈی یعنی حکم ہذا کے کاربند رہو اور کسی طرح پر اونمین کوتاہی نکرو فقط

نمبر ۴۸

ترجمہ فرمان شاہی دربارہ حفاظت

دھوان کش انگریزی کے جو واسطے جاری کرنے دریاے فرات کے ۲۵ دسمبر ۱۸۳۴ء کو جاری ہوا حسب ذیل ہے ٭

عالی القاب وزرائے پاشائین دوم اور نامی میر میران پاشا دوم اور عالم جہان دبن اداس
کپتان باے لنگرگاہ اور محصلہ ہیان مقامات موقوعہ ہردو جانب دریائے فرات کے خوش رہو +
بورود حکم ہذا کے معلوم ہو کہ لارڈ پالمرسٹن پی کے ازنامورات از قوم انگریز کہ جو ایلچی و وکیل مطلق
از جانب سرکار گریٹ برٹن کے کنسٹنٹ نوپل ہین تعینات ہین ہماری سرکار پورٹی ہین
ایک خط صابطہ کا مشعر طلب اجازت دربارہ چلانے دوکشتیان دھوان کش مطابق پاری کے
دریائے فرات ہین کہ جو شہر بغداد سے تھوڑے فاصلے بہتی ہے بنظر آسانیش کرنے
کاروبار تجارت کے پیش کیا اسلیے ہمنے اپنے گورنر نامی بغداد اور بصرہ یعنی علی رضا پاشہ کو ایک حکم بارہ
اطلاع دینے حکم بابت نامذاے بخوبی رشد کے ہماری کیا چنانچہ جواب پاشا کا ہنوز نہین آیا کہ ایلچی
مذکور نے مفصل [illegible] کیا کہ حکم اطلاع بہ نسبت اس امر کے رہا کہ سرکار انگریزی
منتظر ہمارے جواب سے [illegible] نظر برین ہم اجازت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ دھوان
پاری کے دریاے فرات ہین جاری کرین اور تاکید کیجاے کہ ہردو سرکار کا قاعدہ حسب بیان اونکے ظاہر ہو
[illegible] پیدا نہو جاری رہیگا اسلیے ایک قاعدہ ضابطہ کا قائم کرکے
[illegible] کا ایک فرمان بھی بنام پاشا بغداد [illegible] کے بھیجا گیا

نمبر ۴۴

[illegible] بنام والی بغداد مورخہ

[illegible] مطابق [illegible] ۱۸۴۱ء مرسلہ ۲۳ جنوری [illegible] +
[illegible] کارگذاری وچند حکام افریقہ کے [illegible] اقتدار [illegible]
[illegible] کے [illegible] اور دوسرے مقامات کے [illegible]
[illegible] بھگا لیجا کر دوسرے مقامات کو روانہ کرتے
ہین کہ جس باعث سے عہدنامہ مذکورہ بالا کی تعمیل نہین ہو سکتی اور حال ہین از جانب سرکار
انگریز مشہر کیے جانے تدبیر مناسب از جانب پورٹ عالیہ کے بہ نسبت اون مقامات کے
ایک عرضی آئی ہے جو کہ بدسلوکی اور حرکت وحشیانہ جو اون غلامان بھگانے ہوے کے حق ہین
کی جاتی ہین مثل اوسکے نہین ہے کہ جو ان مقامات کے غلامون کے ساتھ کی جاتی ہین لیکن نوع

اسکا انسداد مناسب اور کارر حم ہے اسلیے ہماری مرضی عالیہ یہ ہے کہ تجارت سوداگری کہ جو کنارہ مذکورۂ بالا پر از جانب جہازان سوداگری موقوعہ زیر جھنڈا شاہی ہمارے کی ہوتی ہے آیندہ کو مطلق بند کردیجاوے اور یہ امر مشتہر کردیا جاوے کہ اگر آیندہ کو کسی جہاز کو خلاف اس امتناع کی کرتے ہوتے کوئی جہاز شاہی جو بفضل الہی اون دریاؤن میں روانہ کیے جاوین گے گرفتار کرے یا کوئی جہاز لڑاتی سرکار انگریزی کا اوسطرف اونکو گرفتار کرکے سپرد حکام لنگرگاہ متعینہ جانب سرکار ہذا بمقام خلیج بصرہ کے سپرد کردے اوسپر عالی پورٹ یعنی سرکار ہذا قابض ہوگی اور کپتان اوسکا سزایاب ہوگا اسلیے تمکو چاہیے کہ جملہ اشخاص متعلق کو اس سے اطلاع کردو کہ امتناع ہذا کا خیال اور لحاظ ہمیشہ کے لیے بخوبی رہے اسلیے تمکو والی مقام مذکورۂ بالا کے ہو جب اسکے کاربند ہوکر کسیطرح پر اسکا عدول نکرو ۔

ترجمہ ایک تحریر کا جو از جانب پورٹ باس
ایلچی ملکہ معظمہ کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے

ایک خط ضابطہ محررہ دستوین ستمبر والی بغداد کے نام بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۸۴۷ء کے بمضمون ذیل روانہ ہوا ۔

چونکہ ایک فرمان شاہی متعلق امتناعی روانگی غلامان حبشی از بندر سے امریکہ یا اور مقامات دیگر کو حال جاری ہوکر آپکی خدمت میں بھیجا گیا اسلیے حکم بادشاہی یہ ہے کہ باحتیاط تمام تعمیل احکام مندرجہ فرمان کو کرو بلا کرنے کوئی تفصیل سابقہ آپکے اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے کہ اشتہار اس فرمان شاہی کا بلا مطلب نہیں ہے اسلیے تم اسکو اپنے پاس رکھکر بلا کسیطرح کی نوشت و خواند کے احکام مندرجہ کو بنام حکام متعینہ اون مواضعات کے کہ جہان ضرورت معلوم ہو جاری کردو اور حضور کا یہ بھی حکم ہے کہ فصل ربیع آیندہ میں چند جہازان منجملہ بھیریا دشاہی واسطے کرنے گرداوری تعمیل اس امتناعی کے اور ترقی بہتری اون کناروں کی بھیجی جاوین اور چونکہ ابتدا میں بعض عالے شاہی کا نقصان ہوگا بشرطیکہ تعمیل اس امتناعی کی فوراً جاری ہوجاوے پس تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تاریخ پہونچنے اس نفاذ سے اشتہاران احکامون کا کرو اور اونسے اطلاع بہ نسبت اس امر کے کردو کہ تاریخ ۱۰ صفر مطابق ۲۰ جنوری ۱۸۴۷ء سے بعد چار مہینے کے اوسکی کارروائی شروع

مگر کی بعینہ ۲ صفر مطابق ۱۰ جنوری ۱۸۴۲ء وہ غلامان کہ جو کسی جہاز سوداگری پر زیر جھنڈا اٹومان ہین جسنی عدول حکم مندرجہ کا کیا ہوا ور بعد انقضاے میعاد معینہ کے نظر سے بچکر کسی لنگرگاہ ترکستان مین داخل ہونگی تو وہ وہ نسے ہمین کر روک لیے جاوین گے اور تم دربارہ اون غلامون کے کہ جو کسی لنگرگاہ شاہی مین پہونچین تدبیر بہ نسبت اس امر کے کرو کہ جس مقام سے اونکو بھگا لاے ہون وہانپر پھر اونکو واپس کروا دو +

ترجمہ ہدایات عجیب پیشہ بغداد کو دربارہ
غلامان حبشی افریقہ کے کی گئی
بتفصیل ذیل ہے +

آپکو خوب معلوم ہے کہ ہمنے اپنے خط مین جو آپ کے پاس بھیجا ہے بہ نسبت فرمان مجا سکے کہ دربارہ امتناع غلامان حبشی کے جو افریقہ سے امریکا اور مقامات دیگر کو لیجاتے ہین تحریر کیا ہے کہ تدبیرات بہ نسبت اس امر کے کرنا ضرور پڑیگا کہ جو غلام کسی لنگرگاہ موقوعہ سلطنت اٹومان مین کسی جہاز سرکار موصوف مین آوین وے اوس مقام مین کہ جہانسے اونکو بھگا لاے ہین باسایش تمام پہونچا دیے جاوین مگر بعد غور کے یہ معلوم ہوا کہ تدبیر ہذا بھی قباحات کو رفع نہین کریگی کیونکہ کیا عجب ہے کہ جب غلامان اپنے مکان کو واپس جاتے ہون تو سوداگران غلامان اونکو راستے مین پکڑ کر پھر انواع طرح کی آفتین اونپر برپا کرین +

واضح رہے کہ وے غلام جو سوداگران کے ہاتھ سے چھوٹ آتے جاوین آزاد متصور ہین اور اونکو اختیار رہے جو چاہین سو کرین اور منجملہ اونکے اگر کوئی شخص اپنے وطن کو واپس جانا چاہے تو ایسی صورت مین اوسکو اختیار رہے کہ جہان چاہے رہے +

چونکہ انسانیت سے فرض ہے کہ تدبیر بہ نسبت ایسے بیچارے امن وامان اون غلامون کے جو اپنے وطن کو واپس جانا چاہین ضرور ہے اسلیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور سلطان نے بھی اپنا حکم اسی مضمون سے صادر کیا ہے کہ جو غلام کہ اپنے وطن کو واپس جانا چاہین تو وے حکام انگریزی متعینہ اوس جوانب کے سپرد کر دیے جاوین اور جہاز لڑائی پر یا اور کسی جہاز پر حسب تجویز حکام انگریز کے روانہ کر دیے جاوین +

کہ [illegible] انگریز سے گفتگو کی گئی ہے اسلیے آپ کو نسل انگریزی متعینہ بغداد سے

اس امر کی گفتگو کرکے بموجب اوسکے حکام حجاز کے پاس ہدایات اس مضمون کی بھیجدیجئے اور بہ نسبت اون غلامون کے کہ جو بعد چھین لیجانے کے ملک ہذا مین بود و باش اختیار کرنا چاہین تو آپ اونکو ایک تذکری عطا کیجیے گا تاکہ بعد ازان کوئی شخص اونسے مزاحم نہو +

نمبر ۵۰

ترجمہ

بوجہ تبدیل خطوط جو باہم ایلچی ملکہ عظمہ اور وزیر معاملات بیرونی از جانب سلطان کے درباره بڑہانے تار برقی بغداد سے بصرہ اور خانہ کین تک بغرض ملا دینے دو تو تار برقی تار برقی پورٹ سے ایلچی سرکاری تعینہ پورٹ عالیہ و وزیر سلطان معاملات بیرونی نے انتظام ذیل قرار دیا +

دفعہ ۱ تار برقی بغداد سے بصرہ تک بخرچ سرکار اٹومان کے بنے گی اور اوسمین سے ایک تار برقی بغداد سے خانہ کین تک کہ جو سرحد فارس پر واقع ہے بنے گی اور ان دونون تار برقیون پر دو تار رہین گے منجملہ اونکے ایک تار واسطے خبر خاص کے رہیگا +

دفعہ ۲ سرکار ہندوستانی بصرف خود لنگر دھوان کش کو کہ جو بشائر مین ملتا ہے خواہ بصرہ مین یا اور کسی مقام موقوعہ مناسب العرب کو کہ جسکا ذکر پیچھے سے ہوگا اور جو تار برقی مذکور بالا سے ملحق ہیگا لیجاوین گے :

دفعہ ۳ سرکار ہندوستانی سرکار اٹومان کو اشیاے ضروری مع چوب ہاے آہنی واسطے طیاری ہر دو تار برقی مقام مذکورہ بالا کے دینگے +

دونون انجنیر تار برقی جو بغداد مین موجود ہین و نیز انسپکٹر اور چار و افسران ماتحت اونکے کہ جنکے شہر مین آمد شتی بہت جلد امید ہے بہ تحت حکام اٹومان کے رہکر مشورہ درباره طیاری تار برقی مذکورہ بالا کی کرینگے +

دفعہ ۴ واضح رہے کہ سرکار اٹومان قیمت اون اشیاے کی کہ جو سرکار ہندوستانی نے خرید کیجاوین منجملہ رزآمدنی جو محصول تار برقی ہندوستان سے کہ جو سرحد سلطنت یورپ عملداری اٹومان مین ہے آوے دیجاوینگے آیا وہ تار برقی بصرہ تک ہو یا خانہ کین تک اور اسکے معین کرنے کا انتظام و نیز معیاد ادا ے قیمت اون اشیاے کا منحصر اوپر اون دونون سرکارونکی ہے +

تنخواہ انجنیرون کی گورنمنٹ ہند کی طرف سے ملیگی اور جو اسباب گورنمنٹ ہند دیگی وہ حکام ایران کو باخذ رسید سپرد کردیجاوین گی +

دفعہ ۵ حکام شاہی کو دربارہ فوراً جاری کرنے کام تار برقی بغداد سے بصرہ تک حکم دیا جاویگا

دفعہ ۶ واضح رہے کہ لنگر بغداد سے بصرہ تک بغرض ملنے اون تار برقی کو فوراً ڈال دیے جاوینگے +

دفعہ ۷ بعد اختتام تار برقی مذکور کے سرکار ایران تار برقی بغداد سے خانہ کین تک کی تیاری بھی شروع کردیگی اور سرکار انگریز دربارہ دینے اشیاے اور انجنیران کی وہی شرط قرار دیتی ہے کہ جو تار برقی بصرہ کے لیے قرار پائی ہے +

دفعہ ۸ بورڈ عالیہ احتیاط بہ نسبت اس امر کے رکھین گے کہ عند الضرورت واسطے اجراے تار برقی کے ایسے لوگ مقرر کیے جاوین کہ زبان انگریزی سے واقف ہون +

دفعہ ۹ جملہ لفافجات روانگی یافتنی ہندوستان سے بحصہ مساوی دونون تار برقیون مین یعنی تار برقی موقوعہ از جانب بغداد تا بصرہ اور تار برقی خانہ کین پر منقسم ہوجایا کرین بنظر رفع کرنے مشکل کارروائی تقسیم مذکورہ بالا کی حسب مندرجہ ذیل کی ہو یعنی جو لفافجات ہندوستان سے روانہ ہووین تار برقی خانہ کین سے جاوین اور جو کہ ہندوستان کو روانہ کی جاتی ہین وہ تار برقی موقوعہ بغداد سے بصرہ تک کی معرفت جایا کرین +

---

۱ واضح رہے کہ نوین دسمبر ۱۸۶۳ء کو ایک دفعہ اور شامل اس دفعہ کے ہوئی اور وہ یہ قرار پایا کہ بعوض اسکے کہ بصرہ اور خانہ کین کی تار برقی مین جز بمقدار مساوی کے منقسم ہوجایا کرے بلا کسی تقسیم کے متفرق جایا کرے اور ساٹھ اور نو میل کے لیے یعنی فاصلہ مابین بغداد اور بصرہ و بغداد و خانہ کین کے لیے تاوقتیکہ تار برقی مین کارروائی ہوتی ہے دیا جاوے +

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ شرط مندرجہ دفعہ ۹ دس برس کے لیے مرعی رہیگی اور بعد اختتام اس مدت قرار دادہ کے عہد و پیمان ہذا تبدیل ہو کر باہم ہر دو سرکار از سر نو قائم کیا جاویگا ۔

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ قانون تار برقی کا بنایا جانا منحصر اوپر رائے ہر دو سرکار کے ہے اسلیے ایلچی سرکار انگریزی وزیر مختار معاملات بیرونی ذی پروٹیکل یعنی عہد و پیمان ہذا پر دستخط کر کے اپنی مہر کر دی مورخہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۶۳ء بمقام سوملام بورٹ یعنی بورٹ عالیہ

واسطے سر ہنری ہلورد صاحب

ای ایچ ارسکن (ل س)

علی (ل س)

عرب ترکستان ختم شد

بیان خلیج فارس

انتخاب از دفتر سرکار بمبئی نمبر ۱۲ سررشتہ جدید

واضح رہے کہ وے حصہ جوانب سمندر موقوعہ خلیج فارس کے کہ جو اون قومون کے
لہ جنکے ساتہ باہم سرکار انگریزی کے اقرارنامہ قرار نہین پایا ہے دخل مین نہین ہے بعملداری
ترکستان یا فارس کے ہین عملداری ترکستان کی بجانب کنارہ جنوب مقام شہتہ العرب سے
یا مقام موقوعہ قریب ڈمام کے قرار دیا گیا اور ایک چیز خورد قریب شہتہ العرب کے بقبضہ خاص
بادشاہ بغداد کے ہے اور باقی بقبضہ سرداران عرب کے ہے کہ جنہون نے اطاعت سرکار
ترکستان کی قبول کی ہے واقع ہے اور کنارہ جانب شمال موقوعہ قریب شہتہ العرب کے بقبضہ
عرب بباعث اونکی اطاعت سرکار فارس کے واقع ہے اور کنارہ بجانب مشرق قریب مقام
موقوعہ جانب غروب جزیرہ کشم کے بہ تحت حکومت افسران شاہ فارس کے ہے ٭

بیان مسقط

واضح رہے کہ آخر سنہ حدی مین قوم عرب سکنائے مسقط نے فارسیون کو بمقام اومان سے
نکالکر خلیج فارس مین اپنی حکومت قائم کیا اور بندری بارا اور دیگر حصہ موقوعہ سرحد افریقہ پر ایک قیام
حاصل کیا مگر برائے چند بعد حکومت نادرشاہ کی فارسیون نے اپنی حکومت پھر پائی لیکن بوجہ
کم زوری اور تزلزل کے جو بعد وفات نادرشاہ کے ملک فارس مین ہوئی احمد بن سعید حاکم عرب
شہباز نے فارسیون کو مسقط سے نکال کر دینے سے خراج شاہ کو گستاخانہ انکار کیا اور احمد بن سعید الملقب بہ امام مسقط
دوسرا بیٹا سید سلطان کہ جسنے اپنے بڑے بھائی کے حقوق چھین لیے حکومت مسقط پر اوسکا
جائے نشین ہوا واضح رہے کہ اسی سردار کی عہد حکومت مین یعنی ۱۷۹۱ء مین عہدنامہ اول نمبری ۵۱
ساتہ مسقط کے معرفت مہدی علیخان ایجنٹ کمپنی متعینہ بشیراز کے بخط خارج کردینے مسقط سے کل اہل
مضر قوم فرانسیس کا کہ جنکے ساتہ سید سلطان نے بذریعہ اپنی سوداگری ساتہ مارسیلس کے سازش
کیا تھا فرار پایا اور جسوقت کہ سر ہنری ملکم صاحب پہلی مرتبہ فارس کو گئی ہین عہد و پیمان نمبری ۵۲ دربارہ
رکھنے سخت احتیاط عہدنامہ سابق پر و نیز برائے سکونت ایک عہدہ دار انگریزی با اختیار کے

بمقام مسقط کے ساتھ سید سلطان کے فرار پایا +

۱۴- نومبر سنہ ۱۸۱۳ء کو سید سلطان لڑائی مین جو ساتھ اوسکے دشمنان (اوبیس اور جو اس میں کے) ہوتی تھی مارا گیا اور بہ نسبت حقوق اوسکے دو چھوٹے بیٹون کے اوسکے بھائی یعنی انکے چچا سید علیش والی سوہار نے کہ جسکی تاک دربارہ چھین لینے حکومت مسقط کے تھی قضیہ کیا چنانچہ بنظر مقابلہ عزم اپنے چچا کے اون دونون لڑکون نے اپنی کمسیدبدرین ہلول خالازاد بھائی اپنے کے سپرد کیا اور اونہون نے وہابیون کو بلایا کہ جنکی مدد سے سید علیش کو شکست دیکر بندر عباس اور جزیرہ قشم پر شیخ کسم نے قبضہ کر لیا تھا پھیر لے لیا اور اوس کمزوری نے جو بلحاظ اوس تخت نشینی جھگڑا لو ہونے کے ہوئی وہابیون کو موقع قیام کرنیکا مسقط مین دیا کہ جسکو اونہون نے کبھی انہین کھویا واضح رہے کہ اس قوم نے سختی اور حرکات ناشایستہ اختیار کیا اور بہ نسبت محمد کی مرتبۂ الہی بجالانے انکار کیا اور تمام پاک قبرون کو توڑ ڈالا اور استعمال تمباکو اوٹھا دیا اور جملہ مسلمانون سے کہ جنہون نے اونکے طریقون کو اختیار نہین کیا لڑائی ٹھانی غرضکہ اونکا طریقہ بہت جلد پھیل گیا سنہ ۱۸۱۳ء مین اونکی آمد اول مقام اوٹمان مین ہوئی اور تمام کنارہ سمندر خلیج فارس کو مقام بصرہ سے ڈابق تک لے لیا اور سرداران زبیر اور سوہار کو اطاعت مسقط سے آزاد کر کے سید سلطان سے تین برس کی مہلت لڑائی کی جسکو اونہون نے جلد توڑ دیا منکوائی اور غالب ہے کہ اگر باعث قتل اپنے سردار کے نہ ہو جاتے تو وہی تمام اوٹمان کو فتح کر لیتی +

واضح رہے کہ قوم وہابی اپنے بلندی زور پر چندے بعد تخت نشینی سید سعید دوسرا بیٹا سید سلطان کے کہ جو سنہ ۱۸۰۴ء مین جانشین بدرین ہلول کا ہوا ہو گئی اس سردار سے کہ جسکو عرب اونکے نے وہابی خطاب امام کا نہین دیا تھا حالانکہ اکثر وہ اس نام سے پکارا جاتا تھا پچاس برس تک حکومت کی اور اوس اثنائے مین اونسے باہم سرکار انگریزی کے خوب ملاپ پیدا کیا سنہ ۱۸۰۵ء مین امام نے جو باعث ذلت وہابیون کے کہ جنکے کارندہ اوسکی دارالخلافت مین اوسکی رعایا کی تبدیل مذہب کر رہے تھے چلکر قوم عرب مقیمہ اوٹمان کو بلا کر برخلاف اونکے یعنے وہابیون کے اوٹھایا واضح رہے کہ اگر مسقط بدست وہابیون کے آجاتا تو امام بھی طریقہ وہابی کہ جسکو وہابیون نے اوسوقت خوب ترقی دی تھی اختیار کرتا اور اسلیے سرکار انگریزی نے

اوسکی مدد دہی کا ارادہ کرکے ایک جہاز لڑائیکا آخر ۱۹ سنہ ۱۸ عیسوی روانہ کیا اور جہاز مذکور نے جا کر شیان دکنی موقوعہ رسول خیمہ لنگر اور لنت کو تباہ کردیا اور غبارہ چلا کر شاتبس سے لیا مگر خواہ محصولات وسوقات کی حفظ رکھنے کے لیے کوئی بندوبست مستقیم نہیں کیا گیا غرضکہ دکنی سمندر بہت جلد کی بعد پھر جاری ہوئی اور سنہ ۱۹ ۱۸ عیسوی میں ایک دوسری چڑھائی کی کہ جسمیں بھی امام مشورہ کار تھا لوگوں سمندر پر ہوئی باستثنا ان واقعات کے سنہ ۲۲ ۱۸ تک کہ جسوقت ایک عہد نامہ ۵۳ دربارہ روکنے سوداگری غلامان حبشی کے قرار پایا تھا اور کوئی امر بہ نسبت دوستی باہم سرکار انگریزی اور سعید السعید کے کہ جو اکثر مصروف بجنگ دشمنان جو اسمی کے اور نیز عزم ہائے عبث دربارہ قابض ہونے غیر شہرین کے رہتا تھا قابل لحاظ خاص کے نہیں ہیں ٭

واضح رہے کہ عہدنامہ سنہ ۲۲ ۱۸ کا دربارہ امتناع تجارت غلامان غیر قوم کے صرف ساتھ قوم انگریز کے تھا اور نہ کہ ساتھ ملک اسلام اور اندر حکومت مسقط کے بھگا لیجانے کے تھا اور اجازت جو از روے عہدنامہ کے جہازان انگریزی کو دربارہ گرفتار کرنے جہازان محمولہ غلام کے بجانب مشرق از مقام مندرجہ عہدنامہ کے ملتی تھی صرف جہازان بادشاہ پرتگال رکھتی تھی اور نہ کہ جہازان بحر ہندوستانی پر سنہ ۳۰ ۱۸ عیسوی میں ایک عہدنامہ سوداگری نمبری ۵۴ سانہ امام کے معرفت وکیل مطلق بقبضہ مسقط از جانب ملکہ معظمہ کے قرار پایا کہ جسکی بیندرہوین دفعہ کی رو سے امام نے عہدنامہ قرارداد سنہ ۱۸ ۱۸ کو مشعر امتناع سوداگری غلامان سانہ ملک انگریز کے مستحکم کرکے دربارہ گرفتاری اور تلاشی جہازان ایسٹ انڈیا کمپنی کے اختیار دیا اور اوسی سال میں ۱۷ ستمبر کو اوسنے نسبت تعینہ خلیج فارس سے دربارہ قائم کرنے تین دفعات اور اپنے نمبری ۵۵ بشمول عہدنامہ سنہ ۲۲ ۱۸ کے مشعر اختیار تلاشی اور برآمانے مندرجہ عہدنامہ سنہ ۲۲ ۱۸ کے مقام ڈیوہد سے پاسین تک کہ جو سواحل کمرل کی جانب مشرق بقبضہ مسقط کے واقع ہے اتفاق کیا تاکہ سواحل کیتھور کنج کرانچی شامل ہو اور جانب غروب کے چار درجہ سے زیادہ کہ جہان پر اوسکی رعایا کو ممانعت واسطے کار تجارت علانیہ ہے اتنے رہے کہ عہدنامہ سنہ ۲۲ ۱۸ کی دفعہ چہارم مین بعبارت عربی دربارہ مدد دینے امام یا اوسکے نوابیدن کے بہ نسبت گرفتاری اون جہازان عایا انگریزی کی جو سوداگری غلامان کی کرتے ہین کوئی شرط مندرج نہ تھی حالانکہ ترجمہ انگریزی سے یہ شرط صاف مندرج تھی اسلیے امام کو اس سہو کی درستی کرنا ترجمہ عربی مین پڑا حالانکہ وہ کرنے سے کسیطرح

تبدیلی عہد و پیمان مین ناخوش تھا لیکن بذریعہ ایک عہدنامہ مورخہ ۱۹ اگست ۱۸۴۳ء کی اوسنے اپنے بیٹے اور اپنے ورثا اور تابعین پر مدد مطلوبہ مشعر گرفتاری جہازان انگریزی سوداگری غلامان کی فرض کیا +

۱۸۴۵ء مین امام نے ایک عہد و پیمان نمبری ۵۶ مشعر ممانعت روانگی غلامان اوسکی حکومت افریقہ سے اور آنی اونکی اوسکی حکومت ایشیا مین از تاریخ یکم جنوری ۱۸۴۶ء کے قرار پایا اور سرداران عرب (رید سی) یعنے لال سمندر اور خلیج فارس سے اقرار کرنے پیروی دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان کے کیا کہ جسکی تشریح حاشیہ مین ہے لیکن اس عہدنامہ مین ممانعت واسطے لیجانے غلامان کے ایک لنگرگاہ موقوعہ عملداری افریقہ سے دوسرے لنگرگاہ تک کی نہین تھی اسلیے امام نے درخواست کیا کہ تین اور دفعات دربارہ ممانعت تلاشی اون جہازون کے اون مقامات مین کہ جہان آمد و رفت غلامان کی زروی عہدنامہ کے جائز ہے اور نیز بہ نسبت اوسکے جہازون کے جو سمندر عرب اور لال سمندر سے افریقہ کو آتی ہین اور نیز بہ نسبت اس امر کے ہے کہ کاش غلامان ممالک زنزی بار سے چوری ہو جاوین تو امام اوسکا جوابدہ نہین ہوگا قائم ہون چنانچہ وہ تینون دفعات مندرج بحاشیہ ہین +

دفعہ ۱ کسی جہاز سید سعید بن سلطان امام مسقط کے یا اوسکی رعایا کے مابین سرحد لاموبجانب شمال اور کنوار بجانب جنوب مندرجہ عہد و پیمان قرار دادہ دوسری اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری کے سپاہیان انگریزی تلاشی نکیا کرین +

دفعہ ۲ کاش سرکار انگریزی کو اس امر کی اطلاع ہو کہ عملداری سید سعید سلطان مسقط موقوعہ افریقہ سے کوئی شخص غلامان کو چوراتے کیا ہے تو ایسی صورت مین تا وقتیکہ تحقیقی نہ ہو سید سعید سلطان مسقط سے باز پرس نکیا جاویگا +

دفعہ ۳ جو کہ واضح ہے کہ جہاز سلطان مسقط اور نیز جہاز اوسکی رعایا کہ جو سمندر عرب اور لال سمندر سے آتے ہین اون ملکون سے ممالک سلطان مسقط موقوعہ افریقہ مین غلامان نہین لاتے اسلیے سپاہیان انگریزی اونکی تلاشی نہ لین گے اور نہ اونکو کسیطرح حیرہ دق کرین گے +

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۱۲۵ حاوی ہوگا +

دفعات ایزاد جو اقرارنامہ قرار دادہ ۲ اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری کے حسب الرضی امام والی مسقط کے قرار پایا حسب ذیل ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعات سابق مین نہین قرار پائی تھی مگر امام کو بہ نسبت اس امر کے اطلاع ہوتی کہ جہازان انگریزی صرف اون جہازان امامی کے تلاشی لیوین گے کہ جسمین غلامان کے ہونے کا احتمال کامل ہو اور جہازان مندرجہ دفعات مذکور کی تلاشی تا وقتیکہ شبہہ قوی نہو نہین ہوگی مگر بہرحال درصورتیکہ اوسکی تلاشی لیجاوے اور سوداگری غلامان مین اونکا مصروف ہونا پایا جاوے تو اونکو زیادہ توقف نہین ہوا کریگا یعنی پانچ گھنٹہ سے زیادہ اپنے کرنے سفر سے محروم نہین رہنے پاوین گے +

* ترجمہ حکم شاہی تہماسپ مرزا معید الدولہ مورخہ شعبان ۱۲۷۳ ہجری مطابق ۱۸۵۷ع کے حسب ذیل ہے

حسب الحکم واجازت وزارت جلیلہ کارعالیہ فارس کے ہم حکومت بندرعباس جزائر کشم اور ہرمس اور اضلاع وسین مارمان تیبی خانکے خمیر اور میامان اور جملہ قصبجات متعلق اونکے کو کہ ملک سرکار عالیہ کی ہین سید سعید خان امام مسقط امرا وٹان کو بشرائط ذیل سپرد کرتے ہین چاہیئے کہ امام ممدوح بموجب ان شرائط کے عامل ہوکر خلاف اونسے نہ کرین +

دفعہ ۱ سردار بندرعباس سرکار فارس کا بالعتاد ہوا اور اس مضمون کا نوشتہ وزارت سرکار ممدوح کو دیوین اور مثل دیگر سرداران فارس کے وہ بھی حکم گورنر جنرل فارس کا مانا کرین +

دفعہ ۲ امام ممدوح موافق سن تمامی اپنے کے سولہ ہزار روپیہ کہ تومان بخرج ذیل سالانہ چار قسطون بابت مال گذاری کی جنکا پہنچنا بندر عباس سے کے داخل کرکے اوسکی رسید گورنر جنرل فارس سے حاصل کیا کرین +

[illegible]

بالقرار حق	بقبول فریضہ اعظم
[illegible]	[illegible]
پیشکش گورنر جنرل فارس	نذر شجاع الملک
الـــــ	حار

امام ممدوح اوس خندق کو جو گرد قلعہ بندرعباس کھودی جاتی ہے پٹوا دین اور خندق مذکور پھر کبھی نہ کھودی جاوے

دفعہ ۴ بیس برس تک امام مسقط اور اوسکے بیٹے حکومت بندرعباس کے مستحق رہین گے اور

باعث چند حجتون کے کہ جو دربارہ حق محصول امام کے بہ نسبت اشیاے سوداگری کہ اوسکی لنگرگاہ مین آتے جاتے ہین واقع ہوئی تھین اوسنے قواعد نہری، ۵ کو سنہ ۱۲۶۲ھ مین مشعر تحصیل محصول بتشرح پانچ روپیہ سیکڑہ جملہ اشیاے سوداگری پر جاری کیا لیکن اون جہازون کو کہ جو باعث تندی ہوا اوسکے لنگرگاہ مین رہ جاوین اور نیز جملہ اجناس سرکار انگریزی کو کہ جو اوسکے لنگرگاہ مین اوترین بری المحصول کیا +

بعد انقضاے میعاد بیس برس کی دی اوس مقام کو مرمت کرکے پھر بحوالہ سرکار فارس کے کردینگے اور کاشف وزراے سرکار عالیہ کو حکومت بندرعباس کا پھر امام یا اوسکے بیٹے کو دینا منظور ہو تو ایسی حالت مین باعث دوستی کے وے مختار دینے اوسکے بذریعہ ایک فرمان اور ہدایت جدید کے ہونگے وہ وزراے مذکور اپنا قبضہ کرکے ایک سردار وہان پر تعینات کردینگے +

دفعہ ۵ بندرعباس مین جھنڈا فارس کا اوڑا کریگا اور وہان پر چند فارسی بھی واسطے حفاظت اوس جھنڈہ کے مقیم رہینگے اور ایک تس کرانچی واسطے رہنے مقام بندرعباس کے ہمیشہ کے لیے مقرر ہوگا اور ہر طرح کی عزت اور لحاظ مرتبہ جھنڈا فارسی کے کیجاویگی اور ایک قاصد ہمراہ بندرعباس کو واسطے لانے خبر اور دیکھنے جھنڈہ اور اوسکے نگہبانان کے جایا کریگا اور جملہ پربون مین اور سالگرہ شاہی مین سلامی ہوا کریگی صبح اور شام کے وقت حسب معمول توپ سر ہوا کریگی +

دفعہ ۶ سردار متعینہ بندرعباس کسی طرح پر رعایا اور باشندگان اوسمقام پر کہ جنہون نے نسبت ماضیہ تمرد بتحت حکومت سرکار فارس کی خدمت کیا ہے ظلم اور بدعت نکرین بلکہ برعکس اسکے انکی حفاظت کرین

دفعہ ۷ سواے اون مقامات کے کہ جو زمانہ فتح علی شاہ متوفی سے اور نیز زمانہ حال مین اوسکے قبضہ مین ہین اور کسی مقامات مین سردار بندرعباس دست اندازی نکرین +

دفعہ ۸ کاشف کیسوقت گورنر جنرل فارس یا گورنر لارستان تفریحاً یا واسطے شکار کے بندرعباس کو جانیکا عزم کرین تو ایسی صورت مین سردار متعینہ مقام مذکورہ بالا مثل سرداران دیگر کے باداب حضوری اونکا استقبال کرکے ہر طرح پر اطاعت سے حاضر رہے +

دفعہ ۹ درحالیکہ گورنر جنرل فارس یا گورنر کرمان بصورت ضرورت کچھ لشکر بلوچستان کو فوج روانہ کرنا چاہے تو ایسی صورت مین سردار بندرعباس بھی مثل سرداران دیگر کے اسیطرح کی کوشش

واضح رہے کہ سید سعید کی حکومت کے زمانہ اخیر مین اوسکے معاملات عملداری الیشیا مین بباعث اوسکے زیادہ تر سکونت کرنے بمقام زنزی بار کہ جسکو ۱۸۴۰ء مین اوسنے اپنی حکومت کا پایہ تخت قرار دیا اور نیز بباعث عدم لیاقتی اوسکے کارندگان متعینہ مسقط اور اوسکے بیٹے سید ثوینی کی نہایت تزلزل واقع ہوا اور بارہا اوسکا اختیار صرف بباعث درمیان ہونی سرکار انگریز کے بچ گیا ۱۸۴۱ء مین وہابیون نے اوسکو دوبارہ دنبے صد قرون سالانہ بطور خراج کے دیا یا اور ۱۸۴۵ء مین اوس خراج کو بعد انقضاء مدت دس قرون کے ابزاد کیا منجملہ اوس بیس قرون کے بارہ ہزار واسطے مسقط اور آٹھ ہزار واسطے سوار کے قرار پایا اور واضح رہے کہ اوسی وقت مین اوسکی عملداری موقوعہ سواحل کرمن پر بھی فارسی خلل انداز ہوتے سوائے قبضہ سواحل عرب اور افریقہ کے جزائر ہرمس اور کشم موقوعہ کو تابی دربار معلم ہوچکے ہین اور دیگر اشیاے ضروری اور رہنما وغیرہ کی اونیز بنسبت کرنے اونکے غرض شامل اور دیگر خبر خواہانہ کے تعین کیجیگی +

دفعہ ۱۰ درصورتیکہ کونسل جنرل فارس سردار متعینہ بندرعباس کو مرتکب کسی قصور کا پاوین تو ایسی صورت مین امام فوراً بعد اطلاعی اس امر کے کسی پس وپیش کے اوس سردار بندرعباس کو موقوف کرکے بجاے اوسکے کسی دوسرے سردار کو حسب تجویز اپنی کہ جو گورنر جنرل فارس کا فرمان بردار ہے مقرر کرکے تعینات کرین کاش کوئی رعایا لارستان و سایا بایا اضلاع دیگر فارس یا کسی اضلاع کرمان کا بندرعباس مین جاوے تو ایسی صورت مین بعد اطلاع یابی سردار اوس ضلع سے سردار بندرعباس اونکو مقام سکونت اصلی پر واپس کردیگا +

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ یہ شرائط سانحہ امام سید سعید خان موجود الوقت اور اوسکے بیٹون کے فوت یا ترک ہین اور کاش کسی وقت کوئی دشمن حکومت مسقط کو جیتین لے تو وزراے سرکار فارس کی شرائط مذکی کاربند نہین گے +

دفعہ ۱۳ تاوقتیکہ بندرعباس اور دونون جزائر مذکورہ بالا یعنی شرنل مبناب اور اونکے قبضجات بدست امام مسقط کے رہی وہ کسی عہدہ داران سرکار انجنٹ کو وہان نجانے دی اور وہ بنسبت اس امر کے بھی وعدہ کرے کہ خشکی و تری یعنی ہر طرح پر اون مقامات کی محافظت کریگا اور نیز ہر لنگر گاہون مین کہ جسمین جہاز لنگر کرتے ہین جہازان لڑائی وغیرہ مہیا کردین گے اور بنسبت اس امر کے بھی وعدہ کرین کہ بہ حد مقامات مذکورہ بالا کو دست اندازیان اور عداوتہاے اہالیان اجنبی سے دوستانہ مخالفتاً محفوظ رکھین گے

خلیج فارس بقبضہ امام کے کہ جسکو قوم عرب مقیمہ کنارہ کرن مابین جاسک اور باسعین کے مالک جھگڑا دوغرار دیتے ہین واقع ہے بندر عباس اور اوسکے قصبجات باوے زرلگان شاہ فارس کو اوسکے قبضہ مین ہین لنگرگاہ گواور چاہ بہار کے بھی کہ جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اوسکا حقوق اوین جان خلعت سے ملا تھا بقبضہ اوسکے ہے ۱۸۴۶ء مین حسین خان حاکم فارس مقام فارس نے ایک فوج بندر عباس پر بنظر چھین لانے زرکثیر کے شیخ سلف ہوجان سے نائب اور حاکم امام کا تھا بھیجا چنانچہ امام نے اوسکا عوض بذریعہ تباہ کرنے بشائر کے لینی کو دھمکایا تاوقتیکہ تبدیلی ذرات بعد وفات محمد شاہ کے وقوع مین نہین آئی امام کا تدارک نہین ہوا ۱۸۵۲ء مین شاہ فارس نے بندر عباس اور اوسکے قصبجات کو لے لیا لیکن ۱۸۵۶ء مین پھر بشرائط کم مفید از سابق کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے اونکو بقبضہ امام کے بحال کیا +

اور کوئی جہاز لڑائی یا اور کسی طرحکا باشخاص ملازم عرب یا کسی قوم اجنبی کو بندر عباس یا ملک [illegible] بارادہ لڑائی یا اور طرح قیام اور آنے نہین دینگے +

دفعہ ۱۴ باوجود ان شرائط کے امام مسقط بندر عباس اور مقامات مذکورہ بالا کسی شخص اگر اجنب کے پاس منتقل کرنیکے مجاز نہین ہین وہ صرف خود قابض رہنے کے مجاز ہین اور ایک کسی قرابت مذکور کہ جو بموجب ان شرائط کے کاربند ہو واسطے انتظام کے مقرر کردین +

دفعہ ۱۵ سوداگران فارس نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا ہے کہ سابق مین ایک ہندوستانی ٹھیکہ دار متعلقہ مسقط نے ایک کارندہ کو بندر عباس مین بھیج کر وہانپر اون اشیاے کے لیے جو بندر عباس سے ہندوستان اور دیگر مقامات کو روانہ ہوتے محصول مسقط کا لیا حالانکہ کسی ملک مین یہ قاعدہ نہین ہے کہ ایک مقام کا محصول دوسرے مقام کے لیے کہ جہان پر وہ اسباب بھیجا نہین گیا لیا جاوے جو کہ یہ کارروائی محض خلاف ضابطہ اور رواج کے ہے اسلیے امام آیندہ کو ایسی کارروائی خلاف ضابطہ واقع نہونے دین اور سواے اوس محصول کے کہ جو شیخ سلف شیاے آمدنی درد انگی پر لیا کرتے تھے اور کوئی محصول نلین +

دفعہ ۱۶ جو اشیاے سوداگری کہ جزیرہ کشم مین روکی جاوے وہ بندر عباس مین لاکر باہم اونکے سپرد کنندگان کی معرفت حاجی عبدالمجید ملک التجار مقام بشائر کے تقسیم ہوکر اونکی رسید حاصل کرکے طہران کو بھیجدی جاوے +

واضح رہے کہ یہ جمع چھ ہزار سکہ تومان سے سولہ ہزار سالانہ بیسی گئے اور جزائر ہرمس
کشم قبضہ موروثی امام کا فارس کو دیدی گئی ۱۸۵۴ء مین امام نے ازروے عہد و پیمان نمبر ۵۸ او
کے سرکار انگریزی کو کوریہ اور جزائر موریہ موقوعہ جانب جنوب سواحل عرب کے دیدیا اور
وہی جزائر صرف باعث خزانہ ( ) جواب اونمین برآمد ہوتا ہے قیمتی ہین ۱۸۵۶ء
مین سید سعید نے جان بحق تسلیم کیا ۱۸۴۴ء مین اوسنے ارادہ دربارہ مقرر کرنے اپنی بیٹی
سید خلید اور سید ثنوانی کو بجاے اپنی حکومت افریقیہ اور البشاریظاہر کرکے اونکو اپنا نائب مقرر
کیا تھا اور بموجب اوسکے سید ثنوانی بعد وفات اپنے باپ کے جاے نشین حکومت مسقط
کا ہوا لہذا لحاظ اپنے جاے نشینی اوپر عہدہ سرداری ملک اومان کے اوسنے دعوی حکومت زنزی بار
پر کیا اور اس دعوی کو بزور لڑائی کے مستحکم کرنے کی طیاری کی چنانچہ تصفیہ جس قضیہ کا منجر
اوپر بجانب لارڈ کنگ صاحب کے ہوا اور لارڈ صاحب موصوف نے ازروے عہد و پیمان
نمبری ۴۸ کے یہ تصفیہ کیا کہ زنزی بار مسقط سے ازادکر بکر چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج دیا کرے
۱۸۶۲ء مین ایک عہد و پیمان نمبری ۶۰ سات امام کے دربارہ طیاری تاربرقی اوسکی حکومت
عرب اوکران مین قرار پایا +

واضح رہے کہ حاکم حال مسقط کہ حسب مندرجہ بالا از خاندان احمد بن سعید حاکم سوہار کے کہ جو
۱۸۱۸ء مین مرگیا کہ جو فارسیون نکال کر امام اول مسقط کا ہوا ہین سید عیش والی سوہار کہ جسنے
اپنی بھتیجے سید سعید کو حکومت مسقط مین کارسازی سے تغیر کرنے کا ارادہ کیا تھا ۱۸۱۸ء مین
مارا گیا اور اوسکا خاندان اپنی وراثت سے محروم ہوا ۱۸۳۰ء مین اوسکا پوتا سید حمود بن
ارن بھائی خلاز اد سید سعید نے اوسکی غیر حاضری مقام زنزی بار سے موقع پاکر سوہار
قبضہ بجبر حاصل کرلیا اور امام سے زبردستی دیگر اضلاع کو بھی بشرط ادا ے خراج کے تقبضہ
اپنی بحال کروایا واضح رہے کہ اوسکی ہر دل عزیزی اومان مین خوب تھی اور غالب تھا کہ اگر
سرکار انگریزی درمیانی نہوا تی تو وہ قبضہ مسقط کو برگشتہ کردیتا چنانچہ ۱۸۴۹ء مین باہم سید
سعید اور سید حمود کی معرفت رزیڈنٹ خلیج فارس کے میل ہوا اور ایک عہد و پیمان نمبری ۶۱
باہم اونکے کہ جسکی رو سے اون لوگون نے وعدہ نسبت باز آنے ظلم اور بدعت باہمی کے

کیا اور نیز بہ نسبت اس امر کے وعدہ کیا کہ ایک دوسرے کی عملداری مین کار تجارت اور آمدرفت بلا زوال اور روک ٹوک کے ہوا کریگی قرار پایا اور امام نے بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کیا کہ درصورتیکہ کوئی غنیم سردار سوہار پر حملہ کرے تو اوسوقت مین وہ اوسکی مدد کریگا +

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا سے سردار سوہار آزاد ہوا جو کہ اقرارنامہ عام دربارہ ممانعت سوداگری غلامان مقام خلیج فارس مین قبل ازدوستی سوہار اور مسقط کے قائم ہوا تھا اسلیے اور کوئی اقرارنامہ اسمین سانہ سید جمود کے نہین قرار پایا تھا چنانچہ ۱۸۴۱ء مین ایک اقرارنامہ نمبری ۶۲ سانہ اوسکے مثل اون اقرارنامون کے جو اور سرکارون کے سانہ دربارہ ممانعت سوداگری غلامان کے قرار پائی تھی ۲۲ مئی ۱۸۴۹ء کو سانہ اوسکے یعنی سید سیف کے کہ جو اوسوقت قابض حکومت تھا قرار پایا سید کو کہ جسنے اوسکی باپ کی حکومت کو چھین لیا تھا اوسنے جلد مارڈالا اوسی عہدنامہ مین جو ۱۸۳۹ء مین باہم مسقط اور سوہار کے قرار پایا تھا کوئی دفعہ ایسا نہین مندرج تھا کہ جسکی رو سے سرکار انگلیز احتیاط اون شرائط کی بذمہ داری خود کرتی مگر طریقہ رسمی کہ جسکی رو سے اوسکی تحریر ہوئی تھی واسطے کاربندی ہر دو فریق کی زائد از کافی متصور تھی باوجود اسکے کہ سید ثوانی جو ہنگام عدم موجودگی اپنے باپ کے بمقام زنزبار کے حکومت مسقط کی کر رہا تھا فریب سے بجلیہ مشورت دوستانہ سید جمود کو گرفتار کرکے سوہار پر براہ خشکی و تری کے محاصرہ کرلیا مگر بہ نسبت لینے قلعہ کے کامیاب نہوکر مسقط کو مع اپنے قیدی کے واپس آیا ۳ اپریل ۱۸۵۰ء کے سید جمود باعث سختی قید کے مرگیا اور اوسکا بھائی سید عیش بارادہ بدلا لینے قتل اپنے بھائی کے آمادہ بجنگ ہوا اور بعد دو اڑھائی برس کے تیاریون مین فوجات دیکر لے لی مگر امام نے مسقط سے واپس آتے ہوئے جو اسمس کو اپنی طرف بلاکر سید عیش کو شکست دی اور سوہار کو اوس سے لے لیا اور صرف اونٹک اوپہی اوسکو چھوڑ کر دو سو روپیہ ماہواری مقرر کردیا بعد وفات سید سعید کے اوسکا بیٹا سید ثوینی نے کہ جو حاکم سوہار کا تھا کئی مرتبہ قصد دربارہ کرنے اپنے لوازادا اپنے بڑے بھائی سید ثوانی سے اور برپا کرنی فساد کے اومان مین کیا مگر اوسکا قصد پورا نہوا +

۱ واضح رہے کہ مشعر تکمیل عہدنامہ ہذا کی پارلیمنٹ سے ایک ایکٹ ۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۱۶ منضمہ قرار پایا ہے +

نمبر ۱۵

ترجمہ قول نامہ جواز جانب امام مسقط کے ہوا

(ل س)

اقرار نامہ جو باہم سید سلطان دام جلالہ و سرکار انگریزی دام ممتازہ کے قرار پایا حسب دفعات ذیل ہے +

دفعہ ۱ بباعث دریبانی نواب اعتماد الدولہ مرزا مہدی علی خان بہادر حرمت جنگ کے اس قول نامہ مین کسیطرح کا فرق نہین ہوگا +

دفعہ ۲ نواب مذکور کی تقریر سے ہماری طبیعت دربارہ توافق دوستی اوس سرکار کے نہایت مایل ہے اور آج سے آیندہ کو دوست اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دوست متصور ہوگا علی ہذا القیاس دوست سرکار کا اوس سرکار ہذا کا دوست متصور ہوگا اور دشمن سرکار ہذا کا اوس سرکار کا دشمن اور دشمن اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دشمن متصور ہوگا +

دفعہ ۳ جوکہ اکثر درخواست از جانب قوم فرانسیس اور پرتگال کے دربارہ تعین کرنے ایک کارخانہ یعنے اختیار کرنے قیام خواہ بمقام مسقط یا کون رون کے یا اور کسی لنگرگاہ موقوعہ عملداری سرکار ہذا کی آیین ہین اسلیے یہ لکھا جاتا ہے کہ تا وقتیکہ باہم اونکے اور سرکار انگریز کمپنی کی لڑائی رہیگی بلحاظ دوستی سرکار کمپنی کے وے لوگ ہماری عملداری مین نہین آنے پاوین گے اور نہ کسی زمین موقوعہ عملداری سرکار ہذا مین قیام کرنے پاوینگے +

دفعہ ۴ جوکہ ایک شخص از قوم فرانسیس کئی برسون سے ہماری ملازمت مین ہے اور بالفعل ہمارے ایک جہاز کا کمانیر ہوکر جزیرہ مارشس کو گیا ہے اسواسطے ہم اقرار کرتے ہین کہ اوسکو اگر اوسنے پھر ہم اپنی ملازمت سے اوسکو خارج کرکے یہان سے نکلوا دیونگے +

دفعہ ۵ درحالیکہ کوئی جہاز فرانسیس کا مسقط مین آوے تو وہ اوس کھاڑی مین داخل نہین ہونے پاویگا کہ جسمین جہاز انگریزون کے ہون بلکہ باہر رہیگا اور درصورتیکہ باہم جہاز فرانسیس اور انگریز کے یہان برخلافت ہو تو اوسصورت مین فوج سرکار ہذا متعینہ خشکی و تری اور نیز ملازمان

سرکار ہذا اوس مخالفت مین شریک انگریزون کے ہونگے لیکن اوس پار سمندر کے ہم مداخلت نہین کرسکتے +

دفعہ ۶ اگر کوئی جہاز ہمارے انگلش کے توٹ جاوین تو ایسی صورت مین ازجانب سرکار ہذا اونکی ہر طرحکی مدد اور آسایش کیجاویگی اور اونکا کوئی اسباب پکڑا نہین جاویگا +

دفعہ ۷ جسوقت کہ انگلش ارادہ تعین کرنے ایک کارخانہ کا بمقام عباسی یا گون رون کی کرین تو ہم بلاعذر اوسکے قلعہ بندی کرواکر توپ وغیرہ اوسپر چڑھواویگے جسقدر وہ کہین گے اور چالیس یا پچاس انگریز معہ سات آٹھ سو انگریزی سپاہی کے وہانپر سکونت اختیار کرین اور بقیہ کی نسبت شرح محصول اشیاے خریدنی وفروختنی کے اوسیطرح قائم کیا جاویگا کہ جو بصرہ اور ابوشہر مین ہے +

محررہ تاریخ اول جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری یعنے ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۶ +

ل س

نمبر ۵۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو باہم امام سکار اومان کے اور کپتان جان بلکیم صاحب بہادر ایلچی ازجانب رابیٹ آنریبل گورنر جنرل کے بتاریخ ۱۴ شعبان سنہ ۱۲۱۳ ہجری مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۶ قرار پایا حسب ذیل ہے +

دفعہ ۱ واضح رہے کہ قول نامہ قرارداد باہم امام اومان اور مہدی علی خان بہادر کے متحکم اور جاری رہیگا +

دفعہ ۲ جو کہ واہیات چیزین دربارۂ ارادہ خلل اندازی ہوا اور پیدا کرنے نفاق باہم ہر دو سرکار کے بہت گرم ہورہین ہین یہان تک کہ (رابیٹ آنریبل گورنر جنرل ارل مارنگٹن صاحب کے لیے) کے پاس تحریر بہ نسبت اس امر کے ہوئی ہے اسلیے ہم بلنگ دوستی چاہین کے بنظر دفعہ کرنے ایسی برائیون کو آیندہ کے لیے اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ایک رئیس از قوم انگلش کے ازجانب آنریبل کمپنی کے ہمیشہ لنگر گاہ مسقط مین مقیم رہیگا اور وہ بطور ایجنٹ کے

کہ جسکی معرفت جملہ نوشت وخواند وغیرہ کی کارروائی باہم ہر دو سرکار کے ہوگی رہیگا تاکہ حرکات ہر سہ کا کی بخوبی اور ٹھیک ظاہر ہون اور تاکہ اون شخصون کو کہ جنکی آرزو ہمیشہ بہ نسبت ترقی فساد کے رہتی ہے موقع نہ ملے بلکہ ہر دو سرکار کی دوستی تا قیامت بلا گردش نصف النہار کی بے زوال رہے +

مہر بموجودگی ہماری

دستخط جان ملکم صاحب

ل س

ایلچی

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا پر منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل بتاریخ ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۱۴ء کی ہوئی

نمبر ۵۳

ترجمہ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیل اون درخواستون کی جو کپتان مون رسن بی صاحب جواب اون درخواستون پر جو کپتان مون رسن بی صاحب کمانڈر جہاز مینی نے ۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۲۷ صاحب نے از جانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر اگست سنہ ۱۸۲۱ء کے جزیرہ خارک نشین سے مستدعی صاحب بہادر دام حشمتہ کے کیا حسب ذیل ہے

مین بہونچکر از جانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر بہادر

کے کیا حسب ذیل ہے +

سوال ۱ آپ یعنی امام اپنی حکومت کے جملہ ملازمین کو دربارہ انسداد فروختگی غلامان کی بدست مہر جملہ قومون کے ہدایت کیجیے +

جواب ۱ سال گذشتہ مین ہمنے دربارہ انسداد بہ نسبت فروخت غلامان کے مرقوم کے اپنے نوابینون کو لکھا ہے اور پھر آئندہ بارہ مین اونکو ہدایت کرین گے +

درخواست ۲ آپ اپنے جملہ افسران متعینہ عملداری اپنی کے وزنزی بارودیگر مقامات کے نام احکام

جواب ۲ ہم احکام بنام جملہ افسران متعینہ عملداری اپنی کے بہ نسبت اس امر کے جاری کرین گے

بہ نسبت اس امر کے جاری کیجے کہ اگر وے کہ اگر وے کسی جہاز عرب کو غلامان کو بنظر لیجانے عمل
کسی شخص کو جہاز عرب مین بنظر بجا نے عملداری مسیحین مسیحین خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے اوسکو
مین غلامان کو خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے فورا گرفتار کرکے اہالیان اوسکے کو سزا دیوین
یعنے افسران مذکور بالا اوس جہاز کو معہ مال مملوکہ گرفتا چاہیے وہ خبر بہ مدا کاسکر کے ہی لیے مدرن
کرکے ناخدا یعنے کمانڈر جہاز کو خلاصی وغیرہ
کے واسطے سزا پانے کے آپ کے پاس
بھیجدیوین +

درخواست اسے جہاز کے گروہ پر جو خصوصا جواب ہم اپنے افسران کو ہدایت کردینگے
غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہین نہ فروخت بلکہ اپنی عملداری مین مشتہر کرادیونگے کہ اسے جہاز
سے کہ جب وہ کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آوے کے گروہ کو کہ جو غلامان کو ملک مسیحی مین لیجاتے
تو اوس مرکی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو دیوین تاکہ فروخت کے لیجاتے ہین لازم ہے کہ جب
وہ کمانڈر اسے جہاز کو سزا دیوے اور اگر وہ نہی کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آوین تو اوس باجرا
اطلاع مین گروہ مذکور کوتاہی کرینگے تو وہ سزا یاب کی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو کردیوین تاکہ وہ کمانڈر
ہونگے + جہاز کو سزا دیوے ورنہ اونکی سزا دہی واسطے
اخفاے واردات کے ہوگی +

درخواست حضور ایک حکم تحریری اپنی طرف جواب ہم ایک حکم حسب مرضی تمہاری دربارہ
بنام گورنر زنزی بار اور دیگر گورنران اوس سمت کے اجازت سکونت ایک شخص کی ازجانب تمہارے
باین مضمون ہمکو عنایت کیجیے کہ وے ازجانب بمقام زنزی بار یا اور کسی مقام قرب وجوار مین واسطے
ہمارے ایک شخص کو کسی مقام موقوعہ اون ممالک حاصل کرنے خبر کسی جہاز کی جو غلامان کو ملک مسیحی
مین کہ جہان ہم مناسب سمجھین سکونت کرنے کی مین لیجاوین تمکو دیا اور وہ حکم تمہارے پاس معرفت
اجازت دیوین اور نیز ایک مقام ہمکو واسطے عزیز القدر کپتان مارس بی صاحب کے
سکونت کے دیوین تاکہ وہان سے ہم خبر بہ نسبت بہونچے گا +
کسی جہاز کے جو غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہون

حاصل کرین +

درخواست آپ ایک اجازت نامہ تحریری **جواب** ایک اجازت نامہ تحریری حسب درخواست
بہ نسبت اس امر کے ہمکو عنایت کیجیے کہ تاریخ تمہاری مشعر مجاز ہونے تمہارے چار مہینے بعد از
تحریر اجازت نامہ مذکور سے چار مہینے کے بعد اگر تاریخ تحریر کے واسطے گرفتاری اون جہازون کی
کسی جہاز کو ہم غلامان کو ملک مین بیچنے کے کہ جو غلامان کو ملک مسحی مین بیچنے کے لیے لیجاتے
لیے لیجاتے ہوتے پاوین تو اوسکو گرفتار کرینگے ہون معرفت کپتان صاحب مذکور کے تمہارے پاس
پہونچیگا +

درخواست آپ اپنے جملہ گورنران کو بہ نسبت **جواب** ہم اپنے گورنران کو درباره دینے پاس
اس امر کے ارقام فرمایئے کہ جسوقت کوئی جہاز ہر جہاز کو تصریح مقام لنگرگاہ روانگی اور اوس لنگرگاہ
روانہ ہو تو اوس جہاز کو ایک پاس یعنے چالان کے کہ جہان وہ جاوین اور نیز بہ نسبت اس امر
تصریح نام اوس لنگرگاہ کے کہ جہان سے وہ نکلے کہ تاریخ اجازت نامہ سے مندرجہ دفعہ ۵ چار
ہوا وہ پاس نام اوس لنگرگاہ کا کہ جہانکو وہ جاوے دیا کہ ہماری جہاز اگر کسی مہینے کے بعد تم کسی جہاز کو جو اوسطرف جزیرہ ہذا
جہاز بلا یافتہ پاس کو دیکھین کہ جسمین غلامان واسطے شکار اور بحر سمندر کے ملین گرفتار کرو اور اگر کوئی جہاز
فروخت کیے جانے کے بملک مسحی ہون فوراً اسطرف مقام مذکورہ بالا کے ملے تو وہ مقدمہ جہاز
جہازان انگریزی اوسکو گرفتار کرین اور اگر وہ جہاز پاس آوے بشرطیکہ گورنر لنگرگاہ کا پاس واسطے
درمیان جزیرہ ہذا کا شکار اور فریب زنی ہاوراموہوگئی ہو اونکے پاس موجود ہو تحریر کرین گے +

کے پکڑی جاوین تو وہ بمقام مسقط کی پکڑا دین تاکہ
آپ کے ہاتہ سے سزایاب ہون اور اگر جزیرہ
ہذا کا سکے اوسطرف اور بحر نارلیس مین ملین
تو وہ اونکی گرفتاری خود لینے جہازان انگریزی
کرلین اور یہ از تاریخ تحریر اجازت نامہ مذکورہ بالا
کے چار مہینے کے بعد جاری متصور ہوگا +

واضح رہے کہ یہان پر چھ جوابات چھ سوالون کے ختم ہوتے +

راقم خاکسار عبدالقاہر بن سید محمد علی ماجد

حسب الحکم اپنے آقا سید سعید بن سید
سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعیدی
محررہ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۱۴ ستمبر
سنہ ۱۸۲۱ع +

دستخط خاکسار سعید بن سلطان بفضلہ خود ہے۔

مہر سعید بن سلطان بن احمد

ترجمہ ایک درخواست ایزاد کہ جو کپتان مورس بی صاحب نے دربارہ امتناعی فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھی کیا حسب ذیل ہے +

ایک حد بہ نسبت اس امر کے ضرور معین کرنا چاہیے کہ جہان پر ہم اون جہازان عرب کو کہ جو غلامون کو ملک مسیحی مین لیجاتے ہون چار مہینے بعد از تاریخ اجازت نامہ مندرجہ دفعہ ۵ کے گرفتار کرین اسلیے تصور کرنا چاہیے کہ جملہ جہاز مشمولہ غلامان کے جو (کیپ ڈی کالڈا) سے سکوترا سی اور ویونک سانحہ سیل کے اودہر ہلین اونکو ہمارے جہازگرفتار ناگہانی سے حد مذکورہ بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

جواب بہ نسبت ایک درخواست ایزاد کے جو کپتان مورس بی صاحب نے دربارہ امتناعی فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھے وہ حسب ذیل ہے +

ہم کپتانان جہازانگریزی کو اجازت بہ نسبت گرفتاری جملہ جہازان عرب مشمولہ غلامان ۱۰ اسلئے فروخت بملک مسیحی کے جو (کیپ ڈی کالڈا) سے باہر اوسطرف سکوترا اور ڈیوسی سانحہ سیل مین ملین بعد تاریخ اجازت نامہ مذکورہ ۱۸ دفعہ ۵ کے دستخطین (کیپ ڈی کالڈا) سے سکوترا سی اور ویونک گروے جہازکہ جو باعث تندی ہوا یا اور کسی اتفاق سانحہ سیل کے اودہر ہلین اونکو ہمارے جہازگرفتار ناگہانی سے حد مذکورہ بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

راقم خاکسار عبدالقاہر بن سید محمد علی ماجد

حسب الحکم اپنے آقا سید سعید بن سید
سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعید
محررہ ۲۲ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۷ ہجری مطابق ۹
ستمبر سنہ ۱۹۱۹ ع +

ترجمہ خط مشمولہ امام مسقط بنام کپتان
ہمرٹن صاحب کے جو مشعر چوتھی دفعہ
عہدنامہ قرار دادہ بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ ع
باہم کپتان مورس بی۔ صاحب اور
امام مسقط کے بتاریخ ۲۸ اگست
سنہ ۱۹۴۵ ع کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے

بعد سلام نیاز آنکہ سرفراز نامہ آپکا پہونچا اور خیر خواہ اوسکے مضمون سے آگاہ ہوا جو کہ آپ بہ نسبت
اس امر کے تحریر فرمائی ہین کہ آپکو سرکار عالیہ کا ایک خط مشعر اطلاعدہی ہماری بہ نسبت اس
امر کے کہ دفعہ چہارم مین اوس عہدنامہ کے جو ہمنے کپتان مورس بی صاحب کے ساتھ سنہ ۱۹۲۲ ع
مین قرار دیا ہے اوسکے ترجمہ انگریزی مین یہ مندرج ہے کہ ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران بہ نسبت
گرفتاری اون رعایاے انگریزی کے کہ جو تجارت غلامان کا کرتے ہین مدد دین گے لیکن یہ جملہ
عہدنامہ کے ترجمہ عربی مین مندرج نہین ہے یا مشفق من جوکہ بدانست آپکے عہدنامہ کو تبدیل
کرنا مناسب نہین ہے لیکن ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران اس امر کو اپنے اوپر فرض تسلیم کرتے
ہین کہ دربارہ گرفتاری اون انگریزی رعایا کے کہ جو مصروف بسوداگری غلامان کے ہین ہمکو مدد
کرنا لازم ہے اسلیے جو کوئی سرکار کا معتمد ہمسے مدد مانگے ہم مدد دہی کرینگے اور آپ اپنی حاجت
اسے ہمکو اطلاع بخشیے فقط زیادہ خیر ہو +

محررہ ۴ شعبان سنہ ۱۳۴۱ ہجری
مطابق ۱۰ اگست سنہ ۱۹۲۳ ع

نمبر ۵۴

عہدنامہ سوداگری جو باہم ملکہ معظمہ نیوزیلینڈ کنڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور سلطان سید سعید بن سلطان امام مسقط کے قرار پایا حسب ذیل ہے +

دیباچہ

جو کہ ملکہ معظمہ نیوزیلینڈ کنڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور عالی القاب سلطان مسقط اور اوسکے قرب جوار کی یہ آرزو ہے کہ وہ دوستی جو فی الحال باہم اونکے واقع ہے قائم ملکہ مستحکم اور مضبوط ہوجاوے اور نیز یہ کہ ازروے ایک عہد و پیمان کے کارتجارت کا بھی باہم اونکے رعایا کے خوب ترقی پاوے اور عالی القاب سلطان مسقط کی بھی آرزو ہے کہ عہدنامجات جو سلطان موصوف نے درباره انسداد سوداگری غلامان بیچ عملداری اپنی اور قوم مسیحی کی ۱۰ ستمبر ۱۸۴۲ء کو قرار پایا تھا ایک طریقہ رسمی مین بخوبی درج ہوا سلیے ہر دو سرکار مذکورہ بالا نے وکلاے مطلق مندرجہ ذیل کو یعنی رابرٹ گوگن صاحب ایک کپتان جہاز ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجانب ملکہ معظمہ مذکور اور ہاس بن ابراہیم اور علی بن ناصر از جانب سلطان مسقط کے مقرر کیا چنانچہ وکلاے مذکورہ بالا نے بموجب اختیار عطیہ اپنی کے دفعات مندرجۂ ذیل کو باتفاق باہمی قرار دیا +

دفعہ ۱ واضح رہے کہ رعایا سلطان مسقط مجاز اس امر کی رہے گی کہ عملداری ملکہ معظمہ موصوفہ ایشیا اور یورپ مین جہان چاہے سکونت کرکے اشیاے سوداگری کا لایا جایا کرین اور اون عملداری مین وہ اون حقوق کے مستحق رہین گے کہ جو وہان کی اور رعایاے یا باشندہ از قسم قوم معزز کے ساتہ ہوتے ہین علی ہذا القیاس رعایا ملکہ معظمہ کو بھی اختیار رہے کہ عملداری سلطان مسقط مین جہان چاہین سکونت کرکے اشیاے سوداگری کا لایا جایا کرین اور وہان وہی وہی حقوق کے مستحق ہونگے کہ جو اوسمقام کی اور رعایا اور باشندہ از قوم معزز کے ساتہ ہوتا ہی +

دفعہ ۲ رعایا انگریزی کو اختیار رہے کہ عملداری سلطان مسقط مین جہان چاہے مکان بازیز خرید و فروخت یا کرایہ وغیرہ پر لین دین اور واضح رہے کہ مکان یا کارخانہ یا اور کوئی مکان رعایا انگریز کی یا کسی شخص دیگر کا جو خاص کر بملازمت رعایا سرکار انگریزی مقیمہ حکومت سلطان مسقط کا ہی بلا رضامندی تا وقتیکہ منظوری کونسل یا زیڈنٹ انگریزی کے نہو بلا مرضی مالک مکان کے ہی

حیلہ پر تلاشی نہین ہوگی اور نہ اوسمین کوئی زبردستی کیجیگا لیکن رزیڈنٹ درحالیکہ کوئی عہدہ دار سلطان کا اوسکو ٹھیک سبب کرنے تلاشی کا ظاہر کرے تو کسی شخص لائق کو واسطے کرنے تلاشی باتفاق رائے عہدہ داران سلطان مسقط کے بھیجدین گے اور ہر طرح پر انسداد ظلم و بدعت کا کرے

دفعہ ۴ ہر دو فریق باہم اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ ایک دوسری کی عملداری مین جہان بباعث کار تجارت کے ایسے افسرونکی ضرورت ہو کونسل مقرر ہوکر سکونت اختیار کرین گے اور اون کونسلون کا قیام اوس ملک مین ہمیشہ اوسی بنیاد پر ہوگا جو معزز قومون کی کونسلون کے لیے ہے اور ہر دو سرکار اس امر کا بھی اقرار کرتی ہین کہ ایک دوسرے کی رعایا ایک دوسرے کے محکمہ مین ملازمت کرینگے مگر ایسی رعایا قبل از شروع کرنے کام ملازمت کے اپنے بادشاہ کی منظوری حاصل کرلیا کرین اور بغیر منظوری کے نجلیا کرین عہدہ دار کی ایک کے کا کاساکن عملداری سرکار دیگر مین ہے اونہین حقوق اور خاطرداری کا مستحق ہوگا کہ جو دوسرے ملکون کی عہدہ داران اوس قسم

دفعہ ۴ اون رعایا سلطان مسقط پر کہ جو بملازمت رعایا انگریز مقیمہ اونکی عملداری مین ہین اوسی طرح کی محافظت کیجاویگی کہ جیسے خاص رعایا انگریزی کے ساتھ کیجاتی ہو لیکن اگر ایسی رعایا سلطان مسقط کے مرتکب کسی ایسے جرم کی ہونگی کہ جو ازروے قانون مستوجب سزا ہو تو اوس صورت مین ہین وہ ملازمت انگریزی سے موقوف ہوکر افسران سلطان مسقط کے سپرد کردیے جاوین گے +

دفعہ ۵ حکام سلطان مسقط کے اون قضیون مین جو باہم رعایا انگریز و اور کسی باشندہ از قوم مسیحی کے واقع ہو دست اندازی نہین کرینگے درصورتیکہ کوئی نفاق باہم رعایا سلطان مسقط اور رعایا انگریزی کے واقع ہو کہ جسمین رعایا سلطان مسقط کا مدعی ہو تو وہ مقدمہ باجلاس کونسل انگریزی یعنے رزیڈنٹ کے پیش ہوکر فیصل ہوگا لیکن کاش رعایا انگریزی مدعی ہو اور رعایا سلطان مسقط یا اور کوئی از قوم اسلام کی مدعا علیہ ہو تو وہ مقدمہ باجلاس حکام سلطان مسقط کے یا اور کسی شخص کے اجلاس مین کہ جسکو سلطان ممدوح قرار دین پیش ہوگا مگر ایسی مقدمہ کی کارروائی بلا حاضری رزیڈنٹ انگریزی یا کونسل کے یا اور کوئی شخص متعینہ از جانب اونکی کے کہ جو

دربار مین یا اور کہین کہ جہان انفصال مقدمہ کا فراہم ہوے موجود ہوگا نہین ہوسکتے اور اون مقدمات مین جو باہم رعایا انگریزی اور رعایا سلطان مسقط کی باجلاس کونسل انگریزی یا اور کسی حکام مذکورہ بالا کے فیصل ہوگوا ہی اون شخصون کی کہ جنہون نے جھوٹا اظہار دیا ہو قابل پذیرائی نہین ہوگی +

دفعہ ۶ جایداد اوس رعایا انگریزی کی کہ جو عملداری سلطان مسقط مین مرجاوے خواہ اوس رعایا سلطان مسقط کا کہ جو عملداری انگریزی مین مرجاوے سپرد وثاے خواہ کارندگان یا گماشتہ متوفی کے ہو درصورت نہونے کسی وارث یا کارندہ یا گماشتہ کے سپرد رزیڈنٹ اوس سرکار کے کہ جنکی وہ رعایا ہو

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی رعایا انگریزی کا دیوالہ عملداری سلطان مسقط مین نکلجاتے تو اوسکو تمیز اوس دیوالیے کی کل جایداد کی پیر کونسل یا رزیڈنٹ انگریزی قابض ہوکر اوسکو اوسکے قرضداروں مین تقسیم کردیوین گے اور واضح رہے کہ بعد ہونے اس کارروائی کے شخص دیوالیے کی نسبت کل زر قرضہ کا ادا ہوجانا متصور ہوگا اور مابعد دربارہ ادا کرنے بقیہ قرض کے اوسپر کسیطرحکا محاسبہ نہ کیا جاویگا اور نہ اوسکی کوئی جایداد جو بعد دیوالیے کی وہ پیدا کرے اوس قرضہ کی دہندا متصور کیجاویگی لیکن کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ایسی حالت مین بنظر اداے زر قرضہ کے دیوالیے کی اوس جایداد کو جو اور کسی ملک مین ہو برآمد کرنے مین و نیز دربارہ تحقیقات اس امر کی کہ شخص دیوالیا کی کل جایداد جو اوسکے قبضہ مین تھی آگئی اور اوسمین سے کچھ باقی نہین رہی خوب جانفشانی کرین گے

دفعہ ۸ درحالیکہ کوئی رعایا سلطان مسقط بنسبت اداے زر قرضہ یافتنی رعایا انگریزی کی کسیطرحکا حیلہ حوالہ بارد و قدح کرے تو اوس صورت مین عمدہ داران سلطان موصوف کے دربارہ دلوانے قرض مذکور الصدر کی مدد کرین گے علی ہذا القیاس کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ بھی دربارہ دلوانے قرضہ کے جو رعایا سرکار انگریزی سے رعایا سلطان مسقط کو یافتنی ہو مدد کرین گے +

دفعہ ۹ جملہ اشیاے وپیداوار زمین وغیرہ پر جو عملداری سرکار انگریزی سے عملداری سلطان مسقط مین آوے پانچ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ محصول تلیا جاوے اور مخفی نرہے کہ محصول مذکور بالا جملہ مطالبہ کے لیے جو بہ نسبت محصول اشیاے آمدنی وروانگی وچونگی و نیز دیگر محصول ہاے جو سرکار سے جہازان وغیرہ مین آتے جاتے ہین کافی متصور ہوگا اور بہ نسبت اون اشیاے کے جو فروخت ہونے سے بیچکر جہاز پر رہ جاوے کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور نہ اوپر اون اشیاے کے

کہ جو ابعد ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھیجے جاوین کہ جسکا محصول ایک مرتبہ ادا ہو چکا ہو محصول دوبارہ لیا جاوے بلکہ وہ بلا دینے اور کسی محصول کے فروخت کیے جاوین گے بشرطیکہ محصول مذکورہ بالا ایک مرتبہ دیے جاتے ہون اور اون جہازان انگریزی پر کہ جو لنگرگاہ سلطان مین بنظر آرام یا دریافت حال بازار کے داخل ہون کچھ محصول لیا نہین جاویگا +

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ دربارہ لانے کوئی جنس عملداری سلطان مین یا لیجانے عملداری مذکور سے ممانعت نہین ہوگی بلکہ کاربتجارت مابین عملداری سرکار انگریزی وسلطان مسقط کی بخوبی اور بلا روک ٹوک کے بشرط ادائے محصول قرار دادہ اور پر اجناس آمدنی کے حسب متذکرہ بالا کے جاری رہیگا اور سلطان مسقط یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنی عملداری مین سوائے اجناس از قسم نمک دخانی اور لاکھہ کے اوسکی عملداری مین بجانب مشرق افریقہ کے لنگرگاہ ٹنگنہ تک سے کہ ساڑھے پانچ درجہ کے قریب واقع ہے لنگرگاہ کویہ تک کہ سات درجہ جانب قطر دکھن کے واقع ہے بشمول ہر دو لنگرگاہ کے فروخت ہوتے ہین اور کسی شے کی نسبت کوئی حق فروختگی یا اجارہ نہین کرینگے لیکن دیگر لنگرگاہ اور مقامات موقوعہ عملداری سلطان مین کسیطرحکا اجارہ نہین ہوگا بلکہ رعایاے سرکار انگریزی کو اختیار رہیگا کہ بلا دین اور کسی محصول کے باستثناے محصول مذکورہ بالا کے جس سے چاہین خرید و فروخت کیا کرین +

دفعہ ۱۱ کاش دربارہ قیمت اون اشیاے کی کہ جو سوداگران انگریزی عملداری سلطان مسقط مین لاوین کہ جسپر پانچ روپیہ سیکڑہ محصول لینا چاہیے کسیطرحکا قصہ واقع ہو تو ایسی صورتین تحصیلدار محصول کوئی عہدہ دار ذی اختیار منجانب سلطان مسقط بعوض پانچ روپیہ سیکڑہ محصول کے بیسوان حصہ اون اشیاے کا طلب کرے اور سوداگر کو اوسوقت مین لازم ہوگا کہ بیسوان حصہ مطلوبہ بشرط موقع از روے قسم جنس کے دیدے لیکن اوس سوداگر سے اوسکی باقی اشیا یعنے اونیس ۱۹ حصون پر کسی مقام موقوعہ عملداری سلطان مسقط مین کہ جہان وہ لیجاوین اور محصول نہین لیا جاویگا اور اگر تحصیلدار محصول لینے بیسوان حصہ اسباب سے بعوض محصول مذکورہ بالا کے عذر کرے یا اسباب قابل التقسیم نہو تو اس جھگڑہ کا تصفیہ دو اشخاص قابل پر کہ منجملہ جنکی ایک حسب پسند سوداگر اور دوسرا حسب پسند تحصیلدار محصول کے مقرر ہوگا منحصر کیا جاویگا

اور وہ قیمت اون اشیاے کی ٹھہراویگا اور اگر فریقین مختلف الراے ہون تو ایک پنچ از جانب اونکے مقرر ہوگا کہ جسکا فیصلہ ناطق متصور ہوگا اور از روے فیصلہ کے جو قیمت اشیاے محمولہ کی پنچ ٹھہرادیگا تحصیلدار محصول اسکی بموجب اوسکے کیجاویگی +

دفعہ ۱۲ تین روز تک کوئی سوداگر انگریزی مجاز اونا رنے اسباب اور فروخت کرنے اونکے کا نہین ہوگا الا اوسصورتمین کہ قبل انقضاے اوس میعاد کے باہم سوداگر و تحصیلدار چونگی کے بہ نسبت قیمت اون اشیاے کے تصفیہ ہوچکا ہو اور کاش اندر اوس تین روز کے تحصیلدار محصول دربارہ تعین کرنے قیمت اون اجناس کی کیے از ہر دو طریقہ جات مذکورہ بالا کے قبول نکیا ہو تو ایسی صورت مین حکام سلطان مسقط بشرط گذرانے درخواست دربارہ اوسکی کے تحصیلدار محصول سے بہ نسبت تجویز کرنے محصول کیے از ہر دو طریقہ کے جبراً قبول کرادین گے +

دفعہ ۱۳ کاش ملکہ معظمہ انگلشیان یا سلطان مسقط کسی دوسرے ملک کے ساتھ مصروف بجنگ ہون تو اوسصورتمین رعایا سلطان مسقط خواہ رعایا سرکار انگریزی سواے اشیاے لڑائی کے اور کوئی جنس سوداگری نہین لیجانے پاوینگے اور اوس مقام یا لنگرگاہ مین کہ جہان محاصرہ ہوا ہو نہین داخل ہونے پاوینگے +

دفعہ ۱۴ کاش کوئی جہاز انگریزی مصیبت زدہ کسی لنگرگاہ موقوعۂ عملداری سلطان مسقط مین داخل ہووین تو اوسصورتمین عہدہ داران متعینہ اوس لنگرگاہ کو لازم ہے کہ اوس جہاز مصیبت زدہ کی بخوبی مدد کرین تاکہ وہ جہاز اپنی راہ سفر اختیار کرے اور اگر کوئی جہاز کسی سوانح موقوعۂ عملداری سلطان مسقط مین شکست ہوجاوے تو اوسصورت مین بھی عہدہ داران سلطان مذکور حتی الامکان دربارۂ برآمد کرنے اسباب محمولہ اوسکے کو خوب مدد دین اور جسقدر کہ مال بچ جاوے وہ اوسکے مالک کے سپرد کردین علی ہذا القیاس مدد اور حفاظت از جانب سرکار انگریزی کے بھی درحالیکہ جہاز عملداری سلطان مسقط کے ایسی بلاے مین گرفتار ہونا چاہیے +

دفعہ ۱۵ سلطان مسقط اوس عہدنامہ کو جو باہم اونکے اور سرکار انگریزی کی ۱۰ ستمبر سنہ ۲۲ ۱۸ کو مشتہر بند کرنے تجارت غلامان مابین عملداری اپنے و ملک مسیحی کے قرار پایا تھا از سر نو قرار دیکر مستحکم کرتے ہین اور یہ بھی اجازت دیتے ہین کہ جہازان لڑائی ایسٹ انڈیا کمپنی کو اختیار ہے

کہ حسب شرائط مندرجہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کے اوسکی کارروائی بخوبی اوسیطرح پر کہ جسطرح پر ملکہ معظمہ گریٹ برٹن کی نسبت ہے جاری کرین +

دفعہ ۱۶ ہر فریق بہ نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ کوئی عبارت مندرجہ عہدنامہ ہذا کسی طرح پر کسی حقوق مین جو رعایا سلطان مسقط کے لیے کاروبار تجارت وغیرہ موقوعہ اندر حدود ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہے حارج یا مضر نہین ہے +

دفعہ ۱۷ واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی مقام مسقط یا زنزی بار مین بہت جلد ہوگی غرضکہ بہرحال آج سے ۱۵ مہینے کے اندر ہوجاویگی +

محررہ ۱۳ مئی سنہ ۱۸۳۹ء

مطابق ۱۷ ربیع الاول

سنہ ۱۲۵۵ ہجری بمقام جزیرہ

وقصبہ زنزی بار +

اشتہار

جو از جانب سرکار انگریزی کے قبل از منظوری

عہد و پیمان مذکورہ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ یعنی ساموئل ہنل صاحب بہادر ایک کپتان ایسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کو کہ جو از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے برائے تبدیل کرنے عبارت منظوری اوس عہدنامہ سوداگری کے کہ جو باہم رابرٹ کوگن صاحب ایک کپتان جہاز از جانب ملکہ معظمہ مذکور کے اور جن مین ابراہیم اور نہایت علی بن تاجر کے بتاریخ ۱۳ مئی سنہ ۱۸۳۹ء کے بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا مقرر ہوا ہے ملکہ ممدوح کا یہ حکم ہے کہ بنظر احتیاط عدم فہمیدگی اوس عبارت کی جو عہدنامہ مذکور کے دفعہ ۹ مین مندرج ہے یعنی بجاے عبارت کسی اور محصول سرکاری کے سید محمد ابن سید شریف سے کہ جو از جانب سلطان مسقط کے واسطے تبدیل کرنے منظوری کے مقرر ہوتے ہین بیان کردو کہ عبارت مذکورہ بالا کے یعنی اسطرح پر سمجھے جاوین کے یعنی کوئی دوسرا محصول از جانب اس سرکار یا اور کسی حاکم متعلقہ سرکار کے نہین تعین ہوگا +

۲۲- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء مقام مسقط- دستخط ہنبل صاحب +

ل س

اشتہار

جواز جانب سرکار مسقط کے قبل از منظوری
عہدوپیمان مذکورۂ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ سید محمد ابن سید شرف کہ جسے سلطان مسقط نے واسطے کرنے تبدیل از جانب خود عبارت مندرجہ دفعہ نہم اوس عہدنامۂ سوداگری کو کہ جو بتاریخ ۱۳ مئی سنہ ۱۸۳۹ء باہم رابرٹ کوگن صاحب کپتان از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے اور حسن بن ابراہیم اور مہابت علی بن ناصر کے از جانب سلطان مسقط بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا تقرر کیا جس عبارت کو ملکہ موصوف نے معرفت ساموئل ہنبل صاحب کپتان ایسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کے اسطور پر بنظر غلط فہمی کے تبدیل کروایا یعنی عبارت مندرجہ دفعہ ۹ کی کہ جسمین لکھا ہے کہ کسی طرح کا محصول دیگر سرکار تعین نکریگی اوس سے مراد ملکہ معظمہ کی یہ ہے کہ کوئی دوسرا محصول سرکار یا کوئی تواہین اوسکا قائم نہین کریگا تبدیلی مذکور کو حسب الاختیار عطیہ از جانب سلطان بحق سلطان ممدوح منظور کرتا ہے + محررہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء دستخط سید محمد ابن سید شرف +

ل س

ترجمہ اوس سارٹیفکٹ کا کہ جو دربارۂ تبدیلی عبارت
مذکورۂ بالا کی ہوا ہے حسب ذیل ہے + +

واضح رہے کہ آج ہم دستخط کنندگان برائے تبدیلی عبارت ایک عہدنامۂ تجارتی کے کہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور سلطان مسقط کے ۱۳ مئی سنہ ۱۸۳۹ء کو بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا جمع ہوکر سند مذکورۂ بالا کو دیکھکر تبدیلی مطلوبہ عمل مین لاتے اسلیے بشہادت اوسکے ہمنے سارٹیفکٹ ہذا پر اپنے دستخط کرکے مہر کردی + محررہ ۲۲- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء بمقام مسقط +

دستخط الیس ہنل صاحب
سید محمد ابن سید شرف

ل س

ل س

ترجمہ منظوری کا جو امام مسقط نے عہدنامہ
سوداگری پر کیا حسب ذیل ہے +

بعد ملاحظہ کے ہمنے دفعات مندرجہ عہدنامہ مذکورہ بالا کو قبول اور منظور کیا اور عہدنامہ مذکورہ ہمیں اور ہمارے جانشینان پر حاوی ہے اور ہم سکو قبول اور منظور ہے نظر بران ہم وعدہ بہ نسبت اس امر کے صدق دلی سے کرتے ہین کہ جملہ شرائط مندرجہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کو پورا کرین گے اور نیز یہ کہ اپنے حتی الوسع عہدنامہ ہذا کو کسیطرح باطل اور نامسموع نہین کرینگے اسلیے ہمنے آج بتاریخ ۲۲- جمادی الاول ۱۲۵۶ ہجری کے مطابق ۲۲- جولائی ۱۸۴۰ء کے بمقام لنگرگاہ مسقط کے اپنی مہر اور دستخط اسپر کردی کہ مشتہر ہو +

ل س

دستخط سید سعید

نمبر ۵۵

ترجمہ اون دفعات کا جو دربارہ بند کرنے
تجارت غلامان غیر قوم کی سید سعید بن سلطان امام
مسقط کے ساتھ قرار پایا حسب ذیل ہے

مین بہ نسبت ایزاد کیے جانے دفعات مندرجہ ذیل کے عہد و پیمان قرارداده کپتان مورس بی صاحب مین خوش اور راضی ہون +

دفعہ ۱ جب کبھی جہاز سرکار کے ملازمون کو کوئی جہاز ہماری رعایا کا کہ جسمین اشتباہ ہو نے غلامان کا معلوم ہو اوسطرف راس دل گاڈوسی بفاصلہ دو درجہ از جانب سمندر جزیرہ سکوترہ سے بسین تک ملے تو وہ مجاز اس امر کے ہونگے کہ اوس جہاز کو روک کر اوسکی تلاشی لیوے

دفعہ ۲ کاش عند الامتحان کے کوئی جہاز رعایا ہماری کا غلامان مرد اور عورت لیے جاتے ہوئے پایا جاوے تو اوسصورت مین ملازمان جہاز سرکاری ایسے

جہاز کا پکڑ کر مع اسباب اوسکے کے ضبط کرلین لیکن کاش جہاز مذکور مقام مسطور پر باعث تبدیلی ہوا یا اور کسی وجہ بے اختیاری کے گیا ہو تو اوس صورت مین گرفتار نہین ہوگا +

دفعہ ۳ جوکہ بکری مرد اور عورتون کی خواہ کم سن یا سن رسیدہ کہ جو خرآزاد ہین اسلام مذہب کے خلاف ہے اور جوکہ قوم شمالی خبر یعنی آزاد مین شامل ہین اسلیے ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ بکری مرد یا عورت از قوم شمالی مثل دکینی سمندر کے منصور کیجاوینگی اور آج کی تاریخ سے چار مہینے کے بعد جو شخص مرتکب اوس حرکت یعنی فروختگی کا ہوگا اوسکی سزا واسطے دکینی کے دیجاویگی + محررہ ۱۰ شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۷ دسمبر ۱۸۳۹ء

سعید بن سلطان

نمبر ۵۶

ترجمہ اقرارنامہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ کے اور سید سعید بن سلطان مسقط کے دربارہ بند کرنے روانگی غلامان سلطان مسقط کی عملداری افریقہ سے قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جوکہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ کی بہ نہایت آرزو بہ نسبت اس امر کے ہے کہ روانگی غلامان کی عملداری سلطان مسقط موقوعہ ملک افریقہ سے بند ہوجاوے اسلیے ہر دو فریق مذکورۂ بالا نے یہ ارادہ کیا کہ اوس بارہ مین ایک عہدو پیمان سچائی اور مضبوطی کے ساتھ قرار پاوے کہ جس سے یہ کار بالکل بند ہوجاوے نظر بران ملکہ معظمہ ممدوح نے کپتان ہمرٹن صاحب متعینۂ دربار سلطان مسقط کو بہ نسبت کرنے ایک قول و قرار ساتھ سلطان مذکور کے بجانب اپنے مجاز کیا چنانچہ سید سعید بن سلطان واسطے خود اپنے ورثا اور جاے نشینان کے اور کپتان ہمرٹن صاحب واسطے ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ اور اوسکے ورثا اور جاے نشینان کے آپس مین اتفاق کرکے شرائط مندرجۂ ذیل کو قائم کیا ہے +

دفعہ ۱ سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ اپنی حکومت افریقہ سے روانگی غلامان کی تتبیہ سخت سے بند کردین گے اور اپنے تابعدارون کے نام احکام بہ نسبت بند کرنے

ایسی تجارت کے جاری کرین گے +

دفعہ ۲ سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی مقام موضوعہ افریقہ سے اپنی عملداری موقوعہ ایشیا مین غلامان نہین آنے دین گے اور سرداران عرب اور لال سمندر اور خلیج فارس کے بھی دربارہ ممانعت سوداگری غلامان کی جو افریقہ سے اونکے ملک کو جاتے ہین خوب کوشش اور پیروی کرین گے +

دفعہ ۳ سلطان مسقط جہاز انگریزی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کو یہ اجازت دیتے ہین کہ جو جہاز سلطان یا اوسکی رعایا کا کسی مقام پر سوائے اون کشتیون کے جو مصروف بسوداگری غلامان اوسکی سرحد موقوعہ افریقہ مین ہین لنگر گاہ والا موجانب شمال اور اسکے گرد نواح کے کہ جسکا سرحد شمالی جزیرہ کیور کی سرحد شمالی مین ایک درجہ ۷ دقیقہ پر واقع ہے اور لنگر گاہ کلوا کی بجانب جنوب اور قصبہ جات کہ جسکی کہن سرحد پر سوگا سکوڈکری دومنٹ پر شمول جزائر زنزی بار ہمبا اور مقدیشو واقع ہے بیجاتے ہوئے غلامان کو [illegible] گرفتار کرین +

دفعہ ۴ واضح رہے کہ افریقہ [illegible] مطابق [illegible] ہجری تک جاری منصور ہوگا + محررہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری + مقام زنزی بار

دستخط ائکنس ہمرٹن صاحب کپتان از جانب
ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایلینڈ اوسکے ورثا
اور جانشینان +

مہر کپتان ہمرٹن صاحب

نمبر ۵۷

قواعد جو امام مسقط نے دربارہ لیے جانے
محصول آیندہ کو اون جہازون کے جو انکا
سلطان مسقط مین قیام پاوین اپریل ۱۸۴۱ء
مین قرار دیے حسب ذیل مندرج ہین

کپتان ہمرٹن صاحب کنسل ملکہ معظمہ اور اجنٹ انڈیا کمپنی متعینہ عملداری

امام مسقط نے بذریعہ خط مرقومہ ۱۳ اپریل ۱۸۴۶ء کی اطلاع بسبت اس امر کے کی ہے کہ امام مسقط نے چند قواعد مندرجہ ذیل پر دربارہ ورودگی اشیاے اون جہازون کے جو کسی لنگرگاہ عملداری سلطان مین یا لنگرگاہ مسقط مین واقع ہو آیندہ کو لحاظ کیے جانے کا ارشاد فرمایا ہے +

قاعدۂ اول جملہ اشیاے کہ جو ایک جہاز سے دوسرے جہاز پر رکھا جاوے کل لنگرگاہ موقوعۂ عملداری امام مین بشرح پانچ روپیہ سیکڑہ کے محصول لیا جاویگا +

قاعدۂ دوم اگر کوئی جہاز کسی قوم کا باعث تندی ہوا کے مجبور ہو کر کسی لنگرگاہ سلطان مین آسایش کے لیئے تک جاوے تو اوس حالت مین اون اشیاے پر کہ جو باعث مرمت جہاز کے ہنگام مرمت مین جہاز سے اوترے کے خشکی مین رکھی جاوین اور پھر بعد مرمت کے اوسمین لادی جاوین محصول نہین لیا جاویگا +

قاعدۂ سوم سرکار انگریزی کے اسباب پر کہ جب کسی لنگرگاہ سلطان مین جہاز سے اوترے محصول نہین لیا جاویگا +

نمبر ۵۸

بخشش نامہ جو بہ نسبت جزائر کوریا موریا کے از جانب امام مسقط کے بموجودگی کپتان فری مئل صاحب کمانیر جہاز ملکہ معظمہ موسومہ جنو کے بتاریخ ۱۴ جون ۱۸۵۴ء کے تحریر ہوا مضمون ذیل ہے

از جانب خاکسار سعید بن سلطان بنام جملہ ناظرین دست آویز ہذا مسلمین یا اور کوئی قوم کو واضح رہے کہ میرے پاس از جانب ملکہ معظمہ کے کپتان فری مئل صاحب کمانیر جہاز کی اکثر درخواست ہوے واسطے چھوڑ دینے جزائر کوریا موریا یعنی ہلانیا جبلیا سودا ہسکی اور گزرند کے آئین چنانچہ مین نے جزایر مذکورۂ بالا کو ملکہ معظمہ الہ دسکے ورثا اور جاے نشینان کو دے دیا لیلیے اپنی مہر اور دستخط بجانب خود اپنے ورثا اور جاے نشینان کے بلا زور و خوف و طمع کے بخوشی و رضامندی اپنی کر دیا کہ سند رہے اور جملہ ناظرین سند ہذا کو

واضح رہے ٭

محررہ ۱۷ شوال ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۴ جولائی ۱۸۵۵ء

دستخط امام بقلم خود ٭

مہر

واضح رہے کہ تکمیل اسکی ہمارے سامنے ہوئی دستخط اسٹیفل جی فری مسل صاحب کپتان جہاز انگریزی موسومہ جنو

نمبر ۵۹

خط بنام سید ثنوانی بن سعید سلطان مسقط

بمضمون ذیل ہے

مشفق مہربان من ہم آپکو درباره اوس نفاق ناپسند کے جو باہم آپکے بھائی حاکم زنزی بار کے واقع ہوا ہے کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ نے منجانب ویس رائے وگورنر جنرل کشور ہند کی منظور کیا ہے تحریر کرتے ہین جو کہ ہمکو خیال اوس دوستی کا ہے کہ ہمیشہ سے باہم سرکار ملکہ معظمہ و سرکار اوتان و زنزی بار کے قائم ہے و نیز ہماری ارزو درباره روکنے لڑائی آپسی کے اسلیے ہمنے پنچایت قرار دادہ آپکو منظور کیا اور بعد حاصل کرنے بخوبی و قضیت بہ نسبت جملہ امورات منازعہ کے سرکار بمبئی کو بدایت بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ واسطے کرنے تحقیقات ضروری کے ایک افسر مسقط اور زنزی بار کو بھیجا جاوے چنانچہ برگڈیر گولگن صاحب کہ جسکی انصاف و ہوشیاری اور عدم طرف داری پر گورنمنٹ ہند نہایت اعتبار رکھتی ہے واسطے اوس کام کے مامور کیے گئے اور برگڈیر گولگن صاحب مذکور نے جملہ امورات تنقیح طلب باہم آپ اور اپنے بھائی کے نسبت ایک پوری اور صاف کیفیت گذرنی اور مین نے ہر امر تنقیح طلب پر بخوبی غور کر کے تصفیہ اوسکا حسب ذیل کیا ہے ٭

اول سید مجید زنزی بار اور اپنے بھائی متوفی سید سعید کی حکومت موقوعہ از قدیم حاکم کردا کے جاوین ٭

دوم سالم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرین ٭

سوم سید مجید سید شوانے کو دو سال گذشتہ کی بقایا یعنے اسی ہزار روپیہ ادا کردین
ہم نہایت خوش ہین کہ شرائط ہدایات دونون صاحبون کے لیے واجبی اور مقرر ہین اور جو کہ آپ نے
دیدہ و دانستہ اور صدق دلی سے ہماری پنچایت کو منظور کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ
بایمانداری اور خوشی اوپر قائم رہینگے اور تعمیل اونکی بلا توقف ظہور مین آویگی ۔
واضح رہے کہ وہ چالیس ہزار روپیہ علامت تابعداری زنزی بار کی بہ نسبت مسقط کے نہین
متصور ہوگی اور نہ یہہ باہم آپ اور اپنے بھائی سید مجید کے صرف بطور انتظام ذاتی کے
تصور ہوگا بلکہ یہہ انتظام آپ دونون صاحبون کے جانشینان پر بھی حاوی رہیگا اور ہمیشہ
کے لیے پایدار متصور ہوگا اور حاکم مسقط جملہ مطالبہ زنزی بار کی بازادی اور دونون وراثون کی ناہمواری
کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست معزز سرکار انگریز سے نکلی تھی نیک ہوگئی چنانچہ
آپ سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور ہونگی اور راقم دوست صادق اور خیرخواہ
دستخط کننگ صاحب مقام کلکتہ
یعنے فورٹ ولیم ۲۔ اپریل سنہ ۱۸۶۱ ع

ترجمہ خط بنام عالی القاب لارڈ کننگ صاحب
گورنر جنرل کشور ہند ——

بعد سلام و نیاز آنکہ ایک نہایت خوشوقت مین ہم ورودگی آپ کے خط معزز سے سرفراز
ہوکر اوسکے مضمون سے نہایت ممنون ہوئے آپ نے جو کچھہ ارقام فرمایا ہے
علی الخصوص وہ فیصلہ جو آپ نے باہم ہمارے اور ہمارے بھائی مجید کے کیا ہے نہایت
دلپذیر ہے اور ہم اوسکو بدل وجان تسلیم کرتے ہین اور ہم اوس تاسف کا جو ہمکو بوجہ تکلیف
آپ کے ہے بیان نہین کرسکتے اور نہ ہم آپ کی شفقت کی جو اس معاملہ مین ظہور مین
آئی تعریف کرسکتے اور آپ کی اس جانفشانی پر جو واسطے ہمارے کی ہے شکر خدا کو بھیجتے
ہین اور دعا گو بہ نسبت اس امر کے ہین کہ آپ کی نیک نیتی کا اجر خداوند تعالے سے ملے
اور نیز یہہ کہ آپ کبھی ہماری دستگیری اور اعانت سے باز نہ آوین ہم اس امر کی بھی دعا
مانگتے ہین کہ ہماری محبت سچی سرکار انگریزی کے ساتھہ ہمیشہ رہے بلکہ ترقی پاتی جاوے اور

تیز آپکی محبت عالیہ ہمپر رہے اور فکر ہماری ہمیشہ رہے اور ہم اوس سے کبھی محروم نہوئین اور بہ نسبت اپنے بھائی مجید کے ہم خدا سے یہہ دعا مانگتے ہین کہ ہماری حین حیات مین سوائے مہربانی اور اچھی نیت کے ہماری جانب سے اوسکے حق مین اور کوئی بات نہ پائی جاوے غرضکہ ہم آپ کے فیصلے کی تعمیل مین نہایت توقع رکھتے ہین اور درحالیکہ کوئی کام آپ کا قابل تعمیل اس عزیز آپ کے ہو تو صرف آپکی جانب سے اشارہ کافی ہوگا کہ جسکی تعمیل کو ہم اپنا فخر متصور کرینگے دعائے خیر ہماری یہہ ہے کہ آپ کا مرتبہ اور تندرستی قائم رہے زیادہ سلام —

رقیمۂ نیاز آپ کا دوست خیر خواہ بندۂ خدا

کہ عنایت کنندہ جملہ بہتری کا ہے

دستخط ہوا نی بن سعید بن سلطان (ل س)

محررہ ۴ - ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری

مطابق ۱۵ اسکی ۱۸۵۷ء

نمبر ۶۰

اقرارنامہ جو باہم سرکار انگریزی اور سید ہوانی بن سعید بن سلطان سلطان مسقط کے درمیان بنا ہے تار برقی کے صحیح عملداری اوسکی موقوعۂ عرب اور مکران کے قرار پایا

حسب ذیل ہے

دفعہ ۱ سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ کسی ملک عملداری سلطان موصوف موقوعۂ عرب اور مکران مین جس مقام پر اپنی آسایش سمجھین ایک یا زیادہ تار برقی اور اسٹیشن وغیرہ تار برقی کے تیار کروائین —

دفعہ ۲ قیمت لوازمات تار برقی و محصول اوترائی و مزدوری و کرایۂ مکان و قیمت رسد وغیرہ کی از جانب سرکار انگریز کے دیجاویگی اور اونکو اختیار ہے کہ جب آسایش اپنی رسد اور مزدور وغیرہ کا بندوبست بطور خود کرلین اور سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ اونکے مہیا کرنے مین کسیطرح کی خلل اندازی نہین کیجاویگی بلکہ برعکس اسکے از جانب

سلطان اونکی ہر طرح کی مدد اور محافظت کیجاویگی ۔

دفعہ ۳ سلطان مسقط حتے الامکان تار برقی اور اوسکے اسٹیشنون کی اور تیز اون شخصون کی جو اوسکی طیاری او کار روائی مین مصروف رہینگے محافظت کرینگے ۔

دفعہ ۴ کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایا سلطان مین قریب عرب کے کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس مکان کا موقع پر بخوبی نہو سکے وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ مسقط کے پاس بھیجا جاویگا ۔

دفعہ ۵ علی ہذا القیاس کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایا سلطان مسقط ساکن مکران مین کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس نفاق کا موقع پر بخوبی نہو سکے تو وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ گوادر کے پاس بھیجا جاویگا ۔

دفعہ ۶ واضح رہے کہ یہ اقرارنامہ جمیع کوئی دفعات جو مابعد اسکے ایزاد کی جاوین بشرط منظوری سرکار انگریزی کے قابل تعمیل متصور ہوگا محررہ ۱۹ جنوری ۱۸۶۰ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۲۷۶ ہجری روز چہارشنبہ مقام مسقط ۔

دستخط ہربرٹ ڈس پرڈ لفٹنٹ کرنیل رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ مسقط از جانب سرکار انگریزی

نمبر ۶۱

ترجمہ ایک عہد و پیمان صلح کا جو باہم سید سعید بن سلطان امام مسقط اور سید حمود سردار سوہار کے

قرار پایا بمضمون ذیل ہے

حمد ہے اوس باری تعالے کو کہ جسنے صلح کو ذریعہ تصفیہ کرنے معاملات انسان کا قرار دیا ہے اور نیز حمد ہے اوس خالق کو جو باہم مخلوق کے دوستی کی ترقی کرتا ہے ۔

غرض تحریر اس کاغذ اور ان الفاظ صدق کی یہ ہے کہ باہم سید سعید بیٹا سید سلطان امام مسقط اور آنریبل سید حمود بیٹا سید ازن سردار سوہار کے معرفت کپتان مسل صاحب رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کے آج بتاریخ ۱۷ شوال ۱۲۷۵ ہجری مطابق ۲۳ دسمبر ۱۸۵۸ء کے

صلح بشرائط مسطورہ ذیل کے قرار پایا ہے ۔

دفعہ ۱ آج سے باہم ہر دو فریق کے ملک اور پائدار صلح قائم رہیگی ۔

دفعہ ۲ ہر دو فریق کی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت و کار تجارت کا بلا روک ٹوک کریگی ۔

دفعہ ۳ درحالیکہ کسی فریق کی رعایا ایک فریق کے ملک سے نکل کر فریق ثانی کی عملداری مین سکونت اختیار کرے تو وہ ایسی صورت مین حاکم اوس مقام کا کہ جہان اوسنے سکونت اختیار کی ہو ملزم نہین متصور ہوگا اور نہ وہ اوس شخص کو کہ جسنے سکونت اختیار کی ہو دربار واپس آنے اپنے ملک اصلی کے خبر کریگا تاوقتیکہ وہ اسکو مناسب نہ سمجھے ۔

دفعہ ۴ ہر دو فریق مین سے کوئی فریق ایک دوسرے کی عملداری مین بخود خفیۃً یا علانیۃً ظلم و بدعت کریگا اور نہ اوروںسے کروائیگا ۔

دفعہ ۵ درحالیکہ یکے از ہر دو فریق کسی اپنی رعایا سرکش کو تنبیہ دے تو اوس صورت مین دوسرا فریق خفیۃً یا علانیۃً اوس شخص سرکش کی مدد نہ یگا اور نہ اوسکی سرکشی مین تحریراً یا تقریراً اوسکو تقویت دیویگا ۔

دفعہ ۶ جو کہ ضلع روہتک ملکیت سید جمود بن ازن کے گرد و نواح عملداری سید سعید بن سلطان کے ہے اسلیے ضلع مذکورہ بالا اور دیگر مقامات عملداری سید جمود کی شرک وغیرہ بندرکیجاوین اور نہ اوپر کسیطرح کی روک ٹوک ہو ۔

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی غنیم سید جمود پر چڑھ کر لڑائی کرے تو اوس صورت مین سید سعید حتے الامکان اپنے اوسکی مدد دہی کرینگے ۔

واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا بشرائط مذکورہ بالا کہ جسکو ہر دو فریق نے خدا کو حاضر و ناظر جانکر قبول کیا قرار پایا ہے محررہ ۱۷ شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۳ دسمبر ۱۸۳۹ء


مہر سید جمود بن ازن

مہر سید سعید بن سلطان

نمبر ۶۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو از جانب سید سیف بن حمود سردار
سوہار کے دربارہ اوٹھا دینے سوداگری غلامان افریقہ
کے لنگرگاہ اوسکے سے قرار پایا جسکا ذیل ہے

جو کہ میجر ہل صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار اٹومی پورٹی اور دیگر سرکارہاے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارۂ امتناعی روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو بہ نسبت اس امر کے بھی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورۂ بالا کے سرداران چند لنگرگاہ موقوعہ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے نظر بران مین سید سیف بن حمود سردار سوہار منظور مضبوط کرنے دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریز کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارہ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کا اوپر اپنے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع ۲۹ رجب سنہ ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۱ جون سنہ ۱۸۴۹ع سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بھی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین اور اگر اوسمین غلامان حبشی کو پاوین کہ جو خلاف عہد و پیمان کے متصور ہے گرفتار کر کے ضبط کرلین ۔

محررہ ۲۰ - جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۲ - مئی سنہ ۱۸۴۹ع

دستخط سید سیف بن حمود (ل س)

واضح ہووے کہ سرکار گورنمنٹ بمبئی کی منظوری ۴ - اگست سنہ ۱۸۴۹ع کو ہوئی فقط

بیان فرقہ بحری یعنی دریائی

واضح رہے کہ وے سرداران از فرقہ موسومہ بالا خلیج فارس کے کہ جنکے ساتھہ سرکار انگریز نے

عہد و پیمان قرار دیا ہے جو اسی سردار رسول خیمہ اور شرکا کے سردار قوم بنیا ابوشہائی یا بودیی کے
اور سردار بوقلاسا قوم دیبی کہ جو ایک شاخ بنیا کی ہے اور سرداران اہل گورین اور اجمن کے ہین
ان سردارون کی حکومت رسول خیمہ سے بجانب پچھم سرحد اوس طرف جزیرہ بحرین کے واقع ہے
حالانکہ وے وہابی سردار نجد کو خراج دیتے ہین مگر فی الواقع آزاد ہین جو سیمون نے کہ زمانہ سابق
سے قابض صوبہ سترپر رہی اور راہ سمندر تا ۱۸۰۹ء یعنے جو وقت وے تابع وہابیون کے
ہوکر مصروف بدکیتی اوس قوم مفسد کے ہوئے خوب منفعت کے ساتھ کار تجارت کا کیا اونکی نیز
وہابیون کے اغوا مین جو رسیمون نے دو کشتیان انگریزی کو لوٹ کر اونکے کمانیرون پر بڑا ظلم کیا
چنانچہ خلیج فارس پر بنظر سزادہی اونکے واسطے اس ظلم کے اور مشورہ کرنے ساتھ امام مسقط کے کہ
اوسوقت مصروف بجنگ تھا ایک فوج خلیج فارس کو بھیجی گئی اور انجام اوس چڑہائی کا یہہ ہوا
کہ چھٹی فروری ۱۸۲۰ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۳ کہ جسکی رو سے جو سیمون نے دربارہ تعظیم کرنے
نشان اور جائداد انگریزون کے اور مدد کرنے اونکے جہازون کے جو انکی سرحد مین آوے وعدہ
کیا قرار پایا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اقرارنامہ بلاتوسط وہابیون کے قرار پایا امان مین وہابیون کے
پہیل جانے سے امام مسقط کو خوف تباہی کا ہوا اور سرکار انگریزی نے ارادہ مدد دینے اوسکے
کا و نیز نیست و نابود کردینے بہبہر ڈاکیون کے کہ جسکو جو صرف بہ نسبت محفوظ رکہنے اپنی خلیج کا
ذریعہ مناسب متصور تھا کیا ۱۸۰۹ء مین ایک فوج کنیر بھیجی گئی کہ جس فوج نے رسول خیمہ لنگا
لقب اور سپاہی کو لیکر کشتیان ڈاکون کو نیست و نابود کردیا پس کوئی عہد و پیمان اوسوقت
شاید جو رسیمون کے کہ جسکی حکومت وہابیون نے تہ و بالا کردیا تھا قرار نہین پاسکا اور نہ کوئی
تدبیر مستقیم بہ نسبت حفظ رکہنے فواید محصولہ ۱۸۰۹ء کے کی گئی اسلیے بدکیتی پھر ظہور مین آئی ۱۸۱۴ء
مین جو رسیمون نے سرکار انگریزی کے ساتھ صلح کرنیکا ارادہ باین شرط ظاہر کیا کہ اونکو عرب کے
فرقہ قرب و جوار پر چڑہائی کرنیکا اختیار حاصل رہے بلکہ اونہون نے اپنی آمادگی بہ نسبت
باز آنے مزاحمت اپنے ہمسایہ عرب سے بھی اس شرط پر ظاہر کیا کہ سرکار انگریز بدلا سردار وہابی
سے اونکی محافظت کرنیکا ذمہ دار ہووے لیکن اپنے قول کو پورا نکر سکے بلکہ بعد قرار پانے
وجوہات صلح کے ساتھ رزیڈنٹ متعینہ بشائر کے جو اسامیون نے حملہ کرکے جہازان انگریزی کو

لوٹ یا واصح رہے کہ اور فرقہ بحی وہابیون کے زور مین آگئے اور تبدیلی ڈکیتی کی برآید از برداشت ہوئی چنانچہ سنہ ۱۸۱۹ء مین بنظر بالکل نیست ونابود کردینے اونکے کے ایک فوج بہ تحت حکومت سر ولیم گرانٹ کیر صاحب کی خلیج فارس مین بھیجی گئی اور رسول خیمہ کو ۹ دسمبر سنہ ۱۸۱۹ء کو لیکر ساتھ سرداران عرب کے ایک اقرارنامہ نمبری ۶۴ بطور ضمیمۂ اقرارنامہ عام نمبری ۲۵ کے قرار پایا غرض اس اقرارنامہ ضمیمہ کی یہہ تھی کہ جملہ معاملات بطور مختصر اور چند روزہ کے اوسمین قرار پاوین تاکہ عہد بالعموم بعد اسکے ساتھ جملہ سرداران کے جو ارادہ شامل ہونے اوسمین کا کرین مفصل اور پایدار قرار پاوے۔ عہدپیمان قرارداد سنہ ۱۸۲۰ء کی دفعہ نہم کو کہ بہ نسبت لیجانے غلامان سرحد افریقہ یا اور کسی جگہ سے اور نیز روانہ ہونا اونکا جازون مین تہالوٹ اور ڈکیتی گردانا گیا اور اسکا مطلب صرف ممانعت بہ نسبت بھگا لیجانے غلامان کے ٹھہرایا گیا نہ کہ ممانعت سوداگری غلامان کے اسلیے لنگرگاہ لال سمندر اور خلیج فارس مع کیٹور کچھ اور سکنائے ممالک پچھم سرحد ہندوستان کی جانب سے خوب تجارت غلامون کی پہلی کہ حسین از روے ترجمہ کے جو اقرارنامہ سنہ ۱۸۲۰ء مین قائم ہوا تھا سرکار انگریزی مجاز دست اندازی کی نہین تھی سنہ ۱۸۳۳ء مین حسب الہدایہ سرکار کے رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے سرداران بحری رسول خیمہ وپای ابوظہابی اور احمق سے ایک اقرارنامہ نمبری ۶۶ مشعر ہونے مجاز ملازمان جہاز انگریزی کے بہ نسبت روکنے اور تلاشی لینے اون جہازون کے کہ جنمین احتمال لیجانے غلامان کا ہو اور ضبط کرنے اون جہازون کے کہ جنمین سے غلامان برآمد ہون حاصل کیا ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۱۲ و ۱۳ وکٹوریا باب ۹۰ بہ نسبت ان اقرارنامون کے جاری ہوا دوسرے سال مین سرداران رسول خیمہ دیبی ابوظہابی اور ام القوین نے ایک اقرارنامہ نمبری ۶۷ متضمن بدفعات ۳ کے قائم کیا منجملہ اونکے دفعہ اول و دوم درباره ہونے مجاز سرکار انگریز کو بہ نسبت تلاشی اور ضبطی جہازان سوداگری محمولہ غلامان کے کہ جو اوسطرف راس ودلگاڈوسی سرحد افریقہ پر دو درجہ یورپ سکوترہ سے لیکر راس کواڈل موقوعہ سواحل مکران تک سے بشرطیکہ حد مذکورۂ بالا مین کوئی جہاز بوجہ تندی ہوا یا اور کسی خاص وجہ کے لنگر ہوئے ہون جاوے اور دفعہ سوم بہ نسبت اس امر کے ہے کہ فروختگی اشخاص از قوم شمالی کے ڈکیتی متصور ہوگی اور سنہ ۱۸۴۷ء مین اونہین سرداروں نے اور نیز سرداران اجمن اور بحرین سے

اقرارنامہ نمبری ۶۰ کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے قائم کرکے اپنے اوپر یہہ فرض کیا کہ اوسمبر ۱۸۴۷ء سے آیندہ کو سرحد افریقہ یا اور کسی مقام سے اپنے یا اپنے رعایا کے جہازون مین روانگی غلامان نہین ہونے دینگے اور ملازمان جہاز انگریزی مجازبہ نسبت اس امر کے ہین کہ جس جہاز کو کارمنوعہ مین مصروف پاوین ضبط کرلین ۔ واضح رہے کہ عہدنامہ مین جو بحری سردار عرب کی ساتھہ ۱۸۲۰ء مین قرار پایا تھا کوئی شرط محدود بہ نسبت اس امر کے نہین تھی کہ سرداران ایک دوسرے ساتھہ لڑائی سمندر مین کہہ بدکر کیا کرین (اور بمعنی کہابری کے یہہ ہین کہ قبل از ہونے لڑائی کے اوس فریق کو کہ جس سے لڑائی کرنی منظور ہو خبر لڑائی دے کر اوس سے منظوری لڑائی کی حاصل کرین) اور جملہ بدعت مخالفانہ ڈکیتی متصور ہونگی مگر مخفی نرہے کہ لڑائی کہابری کے نام پر بہت سی کارروائی ڈکیتی کی ہوجایا کرتی تھین علی الخصوص فصل ماہی ڈر مین اسلیے ۱۸۳۵ء مین سردارون نے یہہ ارادہ کیا کہ لڑائی بحری سے مہلت لیکر چھہ مہینے تک کسیطرح کی لڑائی ازراہ سمندر نکرین اور اونہون نے یہہ حوصلہ اسبات کو سمجھہ کر کیا تھا کہ سرکار انگریزی اونکی لڑائی خشکی مین کسیطرح کی دست اندازی نہین کریگی غرضکہ یہہ مہلت ایسی اثر پذیر ہوئی کہ سردارون نے دوسرے سال یعنے ۱۸۳۶ء مین پھر آٹھہ مہینے کے لیے اس مہلت کو پھر قائم کیا اور مابعد اوسکے ۱۸۴۳ء تک ہر سال وہ مہلت از سر نو قائم ہوتی گئی اور سنہ مذکور مین وہ از روے عہدوپیمان نمبری ۶۹ کے دس برس کے لیے قائم ہوئی اور بعد انقضاے میعاد دس برس کے ۱۸۵۳ء مین ایک عہدوپیمان نمبری ۷۰ دربارہ صلح دوام کے قرار پایا اور اوسکی رو سے یہہ امر طے پایا کہ باہم رعایا ہر دو فریق کے لڑائیان تری بالکل بند ہوجاوین اور درحالیکہ کسی طرح کا ظلم کسی پر ازراہ تری کیا جاوے تو شخص مظلوم بدلالہ لے بلکہ اوسمقدمہ کو حکام انگریز متعینہ خلیج فارس کے پاس پیش کرے اور سرکار انگریز بہ نسبت اس خلیج کے نگران رہ کر ہمیشہ لحاظ اوس عہدوپیمان کا کرتی رہے از روے عہدوپیمان نمبری ۱۰ کے سرداران دریائی نے بہ نسبت انسداد کرنے اپنے رعایا کو اونکی کرنے دست اندازی تا ربرقی موقوعہ اندریا قریب اونکے ملک سے ۱۸۶۴ء مین اقرار کیا ۔

نمبر ۶۳

قول نامہ جو باہم شیخ عبداللہ بن کرومش از جانب شیخ الس شیخ امیر سلطان بن سگر بن کاشد

جواسمی، در کپتان ڈیوڈسٹن صاحب از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقام بندر عباس مین بتاریخ ۶ فروری سنہ ۱۸۱۴ع کے قرار پایا حسب ذیل ہے ــــ

دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان بن سگر جواسمی اور اوسکی جملہ رعایا و تابعین سکنائے کنارۂ عرب اور فارس کے صلح رہیگی اور وے جھنڈا اور اسباب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکی رعایا کا ہر طرح پر لحاظ رکھینگے علے ہذا القیاس آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بھی بحق جواسمی ایسا ہی کرینگی

دفعہ ۲ اور اگر جواسمی شرط مذکورۂ بالا کو توڑین گے تو اوس حالت مین اونکو ساٹھ ہزار روپیہ دینا پڑیگا اور واضح رہے کہ اس شرط پر کپتان ڈیوڈسٹن صاحب بہ نسبت قبول کرنے امیر سلطان بن سگر کا جہاز موسومہ برگ کی کہ اسوقت حفظ مین ہے اور نیز باز آنے جملہ مطالبہ بندوق وغیرہ محمولہ جہاز مذکور وشبین کے اتفاق کرتے ہین ــــ

دفعہ ۳ جو اسباب انگریزی بحبہ سوری مین ملیگا وہ پھیر دیدیا جاویگا ــــ

دفعہ ۴ کاش کوئی جہاز انگریزی واسطے لینے پانی یا لکڑی کے یا بباعث تندی ہوا اور کسی وجہ سے کسی کنارے جواسمی مین آجاوے تو اوس صورت مین جواسمی اوسکی مدد اور محافظت کرکے حسب مرضی مالک جہاز بلا کسی مطالبہ کے چلے جانے دینگے ــــ

دفعہ ۵ کاش جمود جواسمی کو اس عہدنامہ کے توڑنے کے لیے مجبور کرین تو تین مہینے قبل سے جملہ مقامات مین اوسکی اطلاع کیجاویگی ــــ

دفعہ ۶ واضح رہے کہ جب شرایط مذکورۂ بالا کو ہر دو فریق تسلیم اور منظور کرلین تب جواسمی کو اختیار ہے کہ لنگرگاہ انگریزی مین سورت سے بنگال تک مثل سابق آیا جایا کرین ــــ

دستخط ڈیوڈسٹن مہر عبداللہ بن کروش

دستخط اور مہر اور منظوری سلطان بن سگر

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ۲۹ اپریل سنہ ۱۸۱۶ع کو منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل کے ہوئی ــــ

نمبر ۶۴

ترجمۂ ضمیمۂ عہد و پیمان جو ساتھ سلطان بن سگر کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سلطان بن سگر نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ سلطان بن سگر جنرل موصوف کو قلعہ اور توپ اور کشتیان جو شرگاہ و امام و امین الگیون مین ہون سپرد کر دینگے اور جنرل موصوف کشتیان ماہی در کو اور کشتیان شکار ماہی کو چھوڑ دینگے اور باقی کشتیان باختیار جنرل موصوف کے رہینگی —

دفعہ ۲ سلطان بن سگر جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ جنرل موصوف افواج کو گانون مین خراب کرنیکے لیے گھسنے نہ دینگے —

دفعہ ۴ بعد تحریران اقرارنامون کے سلطان بن سگر اور نہین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین منجملہ ان شرائطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ بغیر اسکے کہ اونکی کشتیان سمندر مین بجانے پاوین اور کسی امر مین باہم جنرل موصوف اور سلطان بن سگر اور اونکے ملازمان مین نفاق نہین رہیگا —

مہر ۲۰۵ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۶ جنوری ۱۸۲۰ء دستخط ولیم گرانٹ گیر سیجر جنرل

ل س

دستخط سلطان بن سگر بقلم خود

ل س

نقل دفعات کہ سلطان بن سگر نے ہمارے سامنے قبول کیا۔ دستخط ولیم گرانٹ گیر

ل س

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ جو ساتھ حسن بن رحما کے قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن رحمانی روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ قصبہ جات رسول خیمہ اور مہارا اور قلعجات متوعہ قریب قصبہ کے بدست سرکار انگریز کے رہینگے —

دفعہ ۲ کشتیان حسن بن رحمائی کہ جو مقام شرگہ یا امین الکیون یا امام مین یا اور کسی مقام مین کہ جہاں جنرل صاحب موصوف مع فوج کے جاوین موجود ہون جنرل صاحب مذکور کو سپرد کر دیجاوینگی اور جنرل صاحب اون کشتیون کو کہ جو واسطے ماہی در کے یا شکار مچھلی کے ہونگی چھوڑ دینگے ۔

دفعہ ۳ حسن بن رحما جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے ۔

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرارنامون کے حسن بن رحما اونمین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین ۔

محررہ ۲۲ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری
مطابق ۸ ۔ جنوری سنہ ۱۸۲۰ ع بوقت دوپہر بمقام
رسول خیمہ دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل
دستخط حسن بن رحما بقلم خود

(ل س) (ل س)

نقل دفعات کو حسن بن رحما نے ہمارے سامنے قبول کیا دستخط ولیم گرانٹ گیر صاحب

(ل س)

ضمیمۂ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخ دوبے کے قرار پایا ہے
حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ محمد بن ہزا بن زال نائب نے بہمراہی احمد بن قیس کے روبرو جنرل ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے ۔

دفعہ ۱ دوبے کے لوگ جنرل صاحب مذکور کو جملہ کشتیان جو دوبی اور اوسکے دیہات مین ہون مع توپون کے جو قصبہ اور قلعون مین ہون حوالہ کر دینگے اور جنرل صاحب کشتیان ماہی در اور شکار ماہی کو چھوڑ دیوینگے ۔

دفعہ ۲ دوبی کے لوگ جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے ۔

دفعہ ۳ جنرل صاحب فوج کو قصبہ مین خراب کرنیکے لیے نہین جانے دینگے اور بطور نشان دیادگاری امام سعید بن سلطان کے جنرل صاحب موصوف قلعجات اور گڑہی وغیرہ کو نہین گرائینگے

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرارنامون کے محمد بن ہزابن زال اور اوسکی رعایا اوسنین شرائط صلح پر قائم کیجاوینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین اور منجملہ اون شرایطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ باہم جنرل اور محمد ہزابن زال اور اوسکے ہمراہیون کے بجزاس امر کے کہ اونکی کشتیان سمندر مین نجاوین اور کسیطرح کا نفاق نہین ہوگا ۔

محررہ ۲۳ - ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری
مطابق ۹ جنوری ۱۸۲۰ء مقام رسول خیمہ
دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)
مہر احمد فیلتیس

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہذا پر دستخط شیخ ہمزہ بن محمد ابوالمغرن شیخ کسم کے بقلم خود ہوئے نقل دفعات قرارداد ہ باہم جنرل اور محمد بن ہزابن زال کے تصدیق بمہر دستخط ہمارے ہوئے

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھہ شیخ شاہ بوتہ
والی ابوظبای کے قرار پایا جسکا ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ شیخ شاہ لوتہ بن وہیاب التلاج نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے ۔

دفعہ ۱ اگر مقام ابوظبای یا اور کسی مقامات موقوعہ عملداری شیخ شاہ لوت مین کوئی کشتی کمپنی کی ہو کہ جسکو جنرل صاحب نے لڑائی حال مین جو ڈاکون پر ہورہی ہے مصروف کیا ہے یا آیندہ کو مصروف کرین تو وے کشتیان جنرل صاحب کے سپرد کردیجاوینگی ۔

دفعہ ۲ شیخ شاہ توبہ شرائط عہد و پیمان عام مین ساتھہ دوستان عرب کے قائم کیجائینگے

محررہ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۱ جنوری ۱۸۲۰ء مقام رسول خیمہ
دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)
دستخط شاہ لوتہ (ل س)

زعفرانیہ

دفعات قرار دادہ باسم جنرل اور شیخ شاہ بوتمہ کے تصدیق بدستخط اور مہر ہماری ہوئی ۔

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ

حسن بن علی کے قرار پایا

حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن علی نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے ۔

دفعہ ۱ اگر حسن بن علی کی کوئی کشتی سرگہ یا اہل گیون یا امام یا الودابی یا اور کسی مقامات مین کہ جہان پر جنرل صاحب مع فوج کے جاوین موجود ہون تو وے جنرل صاحب موصوف کے سپرد کر دیجاوینگی اور جنرل صاحب کشتیان ماہی در اور شکار ماہی کو چھوڑ دینگے ۔

دفعہ ۲ حسن بن علی جملہ قیدیان ہندوستانی کو کہ جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے ۔

دفعہ ۳ بعد اسکے حسن بن علی شرائط قرار نامہ عام پر ساتھ دوستان عرب کے قائم ہونگے

محررہ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء

بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

دستخط حسن بن علی (ل س)

نقل دفعات قرار دادہ باہم جنرل اور حسن بن علی کی تصدیق بمہر اور دستخط ہمارے بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء کے ہوئے ۔

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

نمبر ۶۵

ترجمہ عہدنامہ عام کا جو ساتھ قوم عرب خلیج فارس کے

قرار پایا حسب ذیل ہے

حمد ہے اوس باریتعالے کو کہ جسنے خلیج کو اپنی مخلوقات کی برکت کا باعث قرار دیا ہے

واضح رہے کہ باہم سرکار انگریز اور قوم عرب کے کہ جو فریق عہدنامہ ہذا مین ہین صلح دوام ربط ارتباط قائم ہوئے —

دفعہ ۱ از جانب عرب کہ جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین غارتگری اور ڈکیتی از راہ خشکی و تری ہمیشہ کے لیے بند ہو جاوینگی —

دفعہ ۲ اگر منجملہ اون قوم عرب کے جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین کیسکے لوگ کسی قوم پر کہ جو خشکی یا تری کی راہ سے آتے جاتے ہون لڑائی (کما بدی) کے طور پر نہین بلکہ غارتگری اور ڈکیتی کے طور پر حملہ کرین تو وے مستوجب ہلاکت جان اور ضبطی اسباب کے ہونگے لڑائی کما بدی اوسکو کہتے ہین جو ایک سرکار سے دوسری سرکار کو کہہ کر ہو اور بلا اشتہار یا وقفیت کے آدمیون کو مار ڈالنا اور اونکا اسباب لے لینا غارتگری اور ڈکیتی متصور ہے —

دفعہ ۳ واضح رہے کہ دوستان عرب از راہ خشکی و تری ایک جھنڈا سرخ بحرف یا لاحرف جب خواہش اپنے کے لیجایا کرینگے اور اوس جھنڈے کا کنارہ سفید ہوگا اور طول مین سرخ اور سفید کنارہ حسب مندرجہ حاشیہ کے برابر ہوگا اور یہہ جھنڈا صرف دوستان عرب کا ہوگا اور سوائے اونکے کوئی اوسکی استعمال نہین کریگا —

دفعہ ۴ وے قوم عرب کہ جنہین ملاپ ہے بہر نوع اپنی نسبت سابقًا مین قائم رہینگے سوائے اسکے کہ وے سرکار انگریز سے صلح رکھینگے اور ایک دوسرے سے لڑائی نہین کرینگے اور وہ جھنڈا صرف اسکی یادگاری کا نشان متصور ہے —

دفعہ ۵ دوستان عرب کی جملہ کشتیون پر ایک رجسٹر دستخطی اونکے سردار کا رہیگا اور اوس رجسٹر مین نام جہاز بتصریح ہو سکے طول اور عرض کے اور نیز اسکے کہ اوسمین کتنا کڑا بوجھ لدتا ہے مندرج رہیگا اور نیز اونکے پاس ایک اور کاغذ موسومہ پورٹ کلیرنس دستخطی اونکے سردار کا رہیگا اور اوس کاغذ مین نام مالک و نام جھنڈا بتصریح تعداد مردمان و تعداد ہتھیار و مقام جہان سے وہ روانہ ہوے اور وقت روانگی لنگرگاہ جہان کو وہ جاوینگی مندرج رہیگا اور بروقت ملنے کسی جہاز انگریزی یا جہاز دیگر کے وے دونو کاغذات مذکورہ کو یعنے رجسٹر اور کلیرنس کو پیش کرینگے —

دفعہ ۶ اگر دوستان عرب چاہین تو اونکو اختیار ہی کہ ایک ایلچی از جانب خود مع ہمراہیان ضروری کے واسطے کارروائی اونکے معاملات کے ساتھہ ریذیڈنسی کے رزیڈنٹی انگریزی مقام خلیج فارس مین تعینات کروین علی ہذا القیاس سرکار انگریزی بہی اگر چاہے تو اسیطرح پر کرے اور ایلچی مذکور کے بہی دستخط اونکے رجسٹر جہازون پر کہ جسمین طول وعرض اور وزن بار برداری کا مندرج ہے بشمول دستخط سردار کے ہوا کریگی اور دستخط ایلچی کے ہر سال از سر نو ہوا کرینگے مخفی نرہے کہ تعیناتی اوس ایلچی کی بصرف اونکی سرکار کے ہوگی ۔

دفعہ ۷ اگر کوئی قوم ڈکیتی اور غارتگری سے باز نہ آویگی تو اوس صورت مین دوستان عرب حسب لیاقت اور روداد واقعات کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور اس امر کا بندوبست بروقت وقوع مین آنے ایسی غارتگری اور ڈکیتی کے باہم انگریز اور دوستان عرب کے کیا جاویگا ۔

دفعہ ۸ واضح رہے کہ بعد لے لینے ہتیار کے اشخاص کو مار ڈالنا کام ڈکیتی کا ہے نہ کہ لڑائی کہابدی کا اور اگر کوئی قوم کسی شخص کو جو از قوم مسلمان یا اور کوئی ہو کہ جسنے اپنا ہتیار دیدیا ہو بعد لے لینے ہتیار کے مار ڈالے تو اوس قوم کی نسبت شکست کردینے صلح کا متصور ہوگا اور دوستان عرب بشرکت انگریزون کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور بفضل الہی لڑائی تا وقتیکہ شخص مجرم یا کہ جنکے حکم سے وہ جرم وقوع مین آیا ہو حوالہ نکردیے جاوین موقوف نہ ہوگی ۔

دفعہ ۹ واضح رہے کہ لیجانا غلامان اور عورت اور لڑکون کا کنارہ افریقہ سے یا اور کسی مقام سے اور روانہ کرنا اونکا جہازون مین غارتگری اور ڈکیتی ہے اور دوستان عرب اس قسم کی کوئی حرکت نہین کرینگے ۔

دفعہ ۱۰ جہازان دوستان عرب کے کہ جنپر جھنڈہ مذکورہ بالا ہو جملہ لنگرگاہان انگریزی اور اونکے دوستان مین جہان ممکن ہے داخل ہوا کرینگے اور وہان پر خرید وفروخت کیا کرینگے اور کاش کوئی اونپر حملہ کرے تو اوس صورت مین سرکار انگریزی اوسکی خبر لیگی ۔

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ شرائط بالا جملہ قوم اور اشخاص پر جو آیندہ کو اوسپر قائم رہینگے اوسیطرح پر عام متصور ہونگی کہ جسطرح پر بہ نسبت اون لوگون کے کہ جو فی زمانہ ہین اونپر قائم ہے ۔

محررہ ۲۲ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۰ء بوقت دوپہر

مقام رسول خیمہ تین پرت اسکی نقل ہوئی ۔

دستخط بوقت اجرا

ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

دستخط حسن بن رحمان (ل س)

شیخ ہٹ اور فلنا وسابق شیخ رسول خیمہ

دستخط زارب بن احمد (ل س)

شیخ جورتل کمرا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی پی ٹامس کپتان ، الایٹ رگون اور مترجم

دستخط شد مقام رسول خیمہ بروز منگل بتاریخ ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۱ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ ع

دستخط شاہ بوتہ (ل س)

شیخ بوشابی کا

دستخط شد بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر بروز شنبہ بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ ع

دستخط حسن بن علی (ل س)

شیخ زیاہ کا

واضح رہے کہ یہ مہر کپتان ٹامس صاحب کی ہے کیونکہ بوقت دستخط کے شیخ حسن بن علی کے پاس مہر نہیں تھی

واضح رہے کہ نقل عہدنامہ عام کا جو ساتھ دوستان عرب کے قرار پایا مع دستخط ہائے مثبتہ تاریخ ۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ ع کے بمہر و دستخط ہمارے دیے گئے ۔

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

دستخطی پی ٹامس کپتان ۱۷ لانبٹ رگون اور مترجم منظوری
گورنر جنرل سرل کی باجلاس کونسل دوسری اپریل سنہ ۱۸۲۰ء کو ہوئی

دستخط از جانب محمد بن ہزا بن زال شیخ وبای نابالغ کے
۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء کے بروز جمعہ بمقام شرگ کے ہوئی

العبد سعید بن سیف چچا شیخ محمد کا (ل س)

دستخط بتاریخ ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء بمقام شرگ بوقت دوپہر بروز جمعہ

العبد سلطان بن سکر سردار شرگ (ل س)

دستخط وکیل از جانب شیخہائے سلیمان بن احمد وعبداللہ بن احمد باختیار وکالت بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۵ فروری سنہ ۱۸۲۰ء کے بمقام شرگ کے ہوئی ۔

العبد عبدالجلیل بن سید یامیں (ل س)

وکیل شیخ سلیمان بن احمد وشیخ عبداللہ بن احمد از خاندان خلیفہ شیخان بحرین ۔

سلیمان بن احمد از خاندان خلیفہ نے ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۳ فروری سنہ ۱۸۲۰ء کے منظور کر کے دستخط کیا ۔ (ل س)

عبداللہ بن احمد از خاندان خلیفہ بحرین نے ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۸۲۰ء کے مقام بحرین مین منظور کر کے دستخط کیا ۔ (ل س)

۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۲۰ء کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام خلیا کے دستخط کیا ۔

العبد رشد بن حمید
سردار انجمن (ل س)

۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۲۰ء کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام خلیا کے دستخط کیا

العبد
عبداللہ بن راشد
سردار امل گیواین
دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل

نمبر ۶۶

مضمون اقرارنامہ کا کہ جو شیخ سلطان بن سگر نے
۲۲ محرم ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۱ اپریل ۱۸۳۸ء
کو بمقام شرگہ مین قرار دیا حسب
ذیل ہے

درصورت اوسکے کہ جہاز ہمارا یا کسی رعایا ہماری کا آتا ہو کہ جسکا سوداگری غلامان مردمان اور عورات اور طفلان مین مصروف ہونیکا احتمال ہو تو ایسی صورتمین مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اقرار کرتا ہون کہ سمندرمین جب کبھی اور جہان کہین کپتان انگریزی کو ملین اون جہازون کی روک کر تلاشی لیجاوے اور یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر یہہ بات پایۂ ثبوت کو پونہچ جاوے کہ فی الواقع ہمراہیان اون جہازون سے غلامان سوداگری کو لادا ہے تو اونکو ہمراہیان جہاز سرکار انگریزی کو دیدینے کے ضبط کرلین ۔ (مہر سلطان بن سگر)

واضح رہے کہ ای قسم کے اقرارنامجات ازجانب شیخ راشد بن حامد والی اجمن کے اور شیخ مکتوم بن بطی والی دبای کے اور شیخ خلیفہ بن شاہ بوشہر والی ابوشہالی کے جانب سے بھی قرار پائے ہین ۔

نمبر ۶۷

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا جو شیخ سلطان بن سگر سردار
رسول خیمہ نے ۳ - جولائی ۱۸۳۹ء کو بمقام
رسول خیمہ قرار دیا حسب
ذیل ہے

مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اپنے کو ساتھہ سرکار انگریزی کے باقرارات ذیل کے پابند کرتا ہون

دفعہ ۱ جب کبھی ناخدا سرکاری کو کوئی جہاز ہمارا یا ہماری رعایا کا راس دل گاد وستی جو جزیرہ سوکاترہ سے دو درجہ پر بسمت سمندر کے واقع ہے راس گوادل تک ملے اور اوسمین احتمال ہونے غلامان سوداگری کا ہو تو ناخدا مذکور کو اجازت بہ نسبت اس امر کے ہے کہ اون جہازون کو روک کر اونکی تلاشی لین ۔

دفعہ ۲ اور اگر عند التحقیقات کسی جہاز ہمارے یا ہماری رعایا کی نسبت مقام مذکورۂ بالا کے باہر غلامان مرد عورت یا لڑکون کا لیجانا واسطے فروخت کرنے کے ثابت ہو تو ناخدا سرکاری اوس جہاز کو پکڑ کر مع اوسکے اسباب کے ضبط کر لین مگر اوس حالت مین کہ بباعث تندی ہوا یا اور کسی بلاے ناگہانی کے مقام مذکورۂ بالا کے اوس پار وہ جہاز چلا گیا ہو تو اس صورت مین موجب گرفتاری کے نہوگا ۔

دفعہ ۳ جو کہ فروختگی مردمان یا عورات سن رسیدہ یا کم سن کی کہ جو حُر یعنے آزاد ہین خلاف دین اسلام کے ہے اور جو کہ قوم شمالی کا شمار حُر یعنے آزاد مین ہے اسلیے ہم سلطان بن سگر اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ فروختگی مرد و عورت سن رسیدہ یا جوان از قوم شمالی کا بطور ڈکیتی کے متصور ہوگا اور تاریخ ہذا سے ۴ مہینے کے بعد جو رعایا ہماری ایسی جرم کی مرتکب ہوگی وہ مستوجب اوس سزا کے ہوگی کہ جو ڈاکوون کے لیے ہے ۔

مہر سلطان بن سگر

یادداشت

واضح رہے کہ ایک اقرارنامہ حسب مضمون بالا از جانب شیخ خلیفہ بن شاہ لوتہ کے بتاریخ یکم جولائی سنہ ۱۸۳۹ء اور شیخ مکتوم والی دبای اور شیخ عبداللہ بن راشد والی اہل گنوا ین کے بتاریخ دوسری ماہ مذکور کے قرار پایا ۔

نمبر ۶۸

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو از جانب شیخ سلطان بن سگر

سردار رسول خیمہ اورشہ گہ کے دربارہ اوٹھادینے

سوداگری غلامان افریقہ کے لنگرگاہ

اوسکی سے قرار پایا جسکا ذیل ہے

جو کہ میجر پیل صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار مسقط اور دیگر سرکارہاے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارۂ امتناع روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو بہ نسبت اس امر کے بھی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورۂ بالا کے سرداران چینہ لنگرگاہ موقوعہ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے نظر بران مین شیخ سلطان بن سگر سردار قوم جواسمی کا بنظر مضبوط کرنے اسناد دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریزی کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارۂ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کی اوپر اپنے جہاز یا جہاز رعایا تو بعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع پہلی محرم ۱۲۶۴ ہجری مطابق ۱۰ دسمبر ۱۸۴۷ع سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بھی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر کبھی جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا تو بعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین انکو یہہ ثبوت ہو کہ کسی جہاز نے عہدنامۂ ہذا کی عدول کیا ہے تو اوسکو گرفتار کرکے ضبط کرلین ۔

محررہ ۱۴ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۴۷ع

دستخط شیخ سلطان بن سگر (ل س)

شیخ مکتوم کے اقرارنامہ محررہ ۱۴ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۴۷ع کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبدالعزیز محررہ ۱۵ - جمادی الاولی سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی سنہ ۱۸۴۷ع کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبداللہ بن راشد محررہ ۱۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی سنہ ۱۸۴۷ع کے ہے ۔

اقرارنامہ شیخ سعید بن تمنون مورخہ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳ مئی سنہ ۱۸۴۷ع کے ہے

اقرارنامہ شیخ محمد بن خلیفہ کا محررہ ۲۲ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۸ مئی سنہ ۱۸۴۷ع کے ہے

نمبر ۶۹

شرائط توقف جنگ دریائی جو واسطے دس برس کے

بدرمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے باہم سرداران
کنارہ سمندر عرب کے بتاریخ یکم جون ۱۸۴۳ء کے
قرار پائے حسب ذیل ہین

جو کہ ہم مہر کنندگان یعنے سلطان بن سگر سردار قوم جواسمی وخلیفہ بن شاہ تونہ سردار قوم مناصر
وکلتوم بن بطی سردار بوقلان وعبداللہ بن راشد سردار اہل گنوابن وعبدالعزیز بن راشد سردار اجمن
کو اون بدانجامیون کا کہ جو بباعث نکرنے دینے کارہائی ورکے ہماری رعایا کو بلاخرخشہ اور روک ٹوک
کے کہ جسکا باعث فساد باہمی ہے بہت صدمہ ہوتا ہے اور نیز اوس فائدہ عام کو کہ جو توقف جنگ
کے تعین ہونے کے باعث سے ہوگا بہتر معلوم ہوتا ہے نظر بران ہم آپس مین اتفاق کرکے
شرائط ذیل پر پابند ہوتے ہین ۔

دفعہ ۱ یکم جون ۱۸۴۳ء مطابق ۲۰ جمادی الاول ۱۲۵۹ ہجری سے لڑائی باہمی ہماری رعایا کی کنارہ
سمندر پر موقوف ہوجاویگی اور تاریخ مذکورہ بالا سے تا ماہ مئی ۱۸۵۳ء ایک توقف جنگ مستحکم
تعین ہوگی کہ جس اثناء مین ہمارے چند مطالبہ باہمی کی تعمیل آپس مین ہوا کریگی ۔

دفعہ ۲ درحالیکہ ہماری کسی رعایا یا توابعین کے جانب سے بحق رعایا کسی فریق متعلق اقرارنامہ ہذا
کے سمندر مین کوئی حرکت ظلم کی وقوع مین آوے تو اوس صورت مین بشرط اطلاعیابی
فوراً تدارک اوسکا کرینگے ۔

دفعہ ۳ درحالیکہ سمندر مین سی ہماری رعایا اور توابعین پر کوئی ظلم ہو تو اوس صورت مین ہم فوراً
اوسکا عوض لینے کے لیے نہین مستعد ہونگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ کمودریا سے
ڈور کو کہ جو بدیں مناسب دربارہ حاصل کرنے تاوان نقصان موقوعہ کے لیے بشرط ثبوت
کے کرینگے اطلاع دینگے ۔

دفعہ ۴ بعد اختتام ماہ مئی ۱۸۵۳ء کے ہم بفضل الٰہی کوشش خواہ دربارہ بڑھا دینے میعاد
توقف لڑائی یا قائم کرنے ایک صلح دوام کے کرینگے لیکن درصورتیکہ ہمارے مطالبہ کا
تصفیہ حسب دلخواہ تا تاریخ مذکورہ بالا آپس مین نہو سکے تو ہم پابند بنسبت اس امر کے ہوتے ہین کہ تاریخ
یا قریب تاریخ مذکورہ بالا کے رزیڈنٹ انگریزی کو اپنے ارادہ سے بنسبت شروع کرنے لڑائی بعد انقضاے میعاد

قرار دادہ سنہ ۱۸۵۳ء کے مطابق کریں گے۔

نمبر ۷۰

عہد و پیمان صلح دوام جو باہم سردارانِ کنارۂ عرب
کے بحق خود و اولاد کے ورثا و جانشینان کے
بواسطہ درمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس
کے قرار پایا حسب ذیل ہے

ہو کہ ہم مہر کنندگان شیخ سلطان بن صقر سردار رسول خیمہ و شیخ سعید بن تھنون سردار ابو ظہبی و شیخ سعید بن بطی سردار دوبائی و شیخ حمید بن راشد سردار راجمن و شیخ عبد اللہ بن راشد سردار ام القوین نے اوس قواعد کا جو کئی برسوں تک بوجہ توقف جنگ جو باہم ہمارے درمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے قائم ہو کر وقتاً فوقتاً آج تک از سر نو قائم ہوتا گیا تجربہ کیا اور خبر اوون بدانجامیوں کو جو سابق مین بہ نسبت نہ کرنے دینے کارروائی دُور کا ہماری رعایا کو بلا روک ٹوک کہ جسکا باعث فساد و لڑائی باہمی کا تھا بخوبی ذہن نشین کیا اسلیے ہم کسان مذکورہ بالا نے بحق خود اپنے ورثا اور جانشینان کے ایک صلح دوامی آپس مین قائم کرنیکا ارادہ کر کے اتفاق بہ نسبت پابندی شرائط مذکورہ ذیل کے کرتے ہین —

دفعہ ۱ آج یعنے ۲۰ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۸ مئی سنہ ۱۸۵۳ء سے آیندہ کو باہم ہماری رعایا اور تابعینون کے لڑائی سمندر مین بند ہو کریگی اور باہم ہمارے اور ہمارے ورثا کے ہمیشہ کے لیے لڑائی موقوف رہیگی —

دفعہ ۲ خدانخواستہ کاش ہم مین سے کسیکی رعایا کسی فریق متعلق عہد و پیمان ہذا کے رعایا کے جان و مال پر ظلم کرے تو اوس صورت مین ہم فوراً مجرم کی سزا دہی کرینگے اور بشرط اطلاع یابی اوسکا خوب تدارک کرینگے —

دفعہ ۳ درحالیکہ از جانب کسی رعایا متعلق اقرار نامہ ہذا کے ہماری کسی رعایا یا تابعین پر کوئی کام ظلم کا کیا جاوے تو اوس صورت مین ہم فوراً اوسکا عوض لینے کو متعہد نہوینگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ کسی ڈور کو کہ جو دربارہ حاصل کرنے تاوان نقصان موقوعہ کے لیے بشرط ثبوت

تدبیرات مناسب کریگا مطلع کرینگے ۔

ہم بنسبت اس امر کے بھی اتفاق کرتے ہین کہ بہ نسبت تعمیل اور حفظ رکھنے صلح قرار دادہ حال کے سرکار انگریزی کہ جو ہمیشہ دفعات مذکورہ بالا پر ملحوظ رہیگی نگران رہے اور خدا اسکے درمیان ہے

العبد
دستخط عبداللہ بن راشد
سردار اہل گنوا ین

ل س

العبد
حمید بن راشد سردار
اجمن

ل س

العبد
سعید بن مبئی
سردار دبائی

العبد
سعید بن ہنون
سردار عجمیاس

العبد
سلطان بن سکر
سردار جواسمی

واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا پر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی بتاریخ ۲۴ اگست ۱۸۵۳ء کے ہوئی ۔

نمبر ۱۷

ضمیمہ دفعات کہ جو دربارہ محافظت تاربرقی و اسٹیشن اوسکی کے روبرو لفٹنٹ کرنیل لیوس پیلی صاحب ایجنٹ مقام رزیڈنٹ خلیج فارس کے قرار پاکر شامل بعہدنامہ صلح قرار دادہ ۴ مئی ۱۸۵۳ء کے ہوئین حسب ذیل ہے

چونکہ ہم سردار جواسمی و سردار عجمیاس و سردار اہل گنوا ین و سردار اجمن نے بتاریخ ۲۰ رجب سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۴ مئی ۱۸۵۳ء کے ایک عہدنامہ صلح دریای دوام کے لیے قرار دیا ہے کہ جسکے باعث سے ہمارے جہازون کی توقیر اور ہماری کار تجارت کی ترقی ہوئی ہے اور چونکہ

سرکار انگریزی بنظر زیادہ تر منفعت سوداگری اور صلح عام کے اکثر مقامات موقوعہ خلیج فارس مین تار برقی جاری کر رہی ہے اسلیے ہم از جانب خود اور اپنے ورثا اور جانشینان کے یہہ اقرار کرتے ہین کہ کارروائی تار برقی مذکور مین جو از جانب سرکار انگریزی اندر یا قریب ہمارے ملک کے ہووے کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور کاش خدانخواستہ کوئی ہماری رعایا یا توابعین مین سے بہ نسبت تار برقی مذکور یا اوسکے اسٹیشن یا اور کسی لوازمہ متعلق اوسکے کے مرتکب ظلم یا خطا کا ہوگا تو بشرط اطلاعیابی فوراً مجرم کی سزادہی کرکے اوسکا خوب تدارک کرینگے ۔

اور جو کہ تار برقی مذکور واسطے فائدۂ عام کے مقصود ہے اسلیے ہماری رعایا اور توابعین کو بھی اجازت واسطے بھیجنے خبر بذریعہ تار برقی کے بشرط اوسے دین گے کہ جو رعایاے انگریزی دیتے ہو ہوگی ۔

بیان بحرین

واضح رہے کہ جزیرہ بحرین کا باعث دولت درماہیونکے واسطے حاکمان متفرق کہ جنہون نے قریب اختتام آخر حصے دربارہ حکومت خلیج فارس کے کوشش کی بہت روز تک ایک میدان لڑائی کا رہا ۱۸۱۹ء مین بعد اکثر تبدیلات حاکمان کے فرقہ اتوبی نے کہ جو ابتدا سے اسپر باطاعت مسقط کی ایک مرتبہ اور بعد ازان مسلسل باطاعت وہابیان و ترکستان اور فارس کے اور بالفعل بطور ارادہ کے قابض ہین فتح کیا ۔

۱۸۲۰ء مین بعد اسکے کہ اوس فوج نے کہ جو خلیج فارس مین ڈاکوان سمندر پر چڑہ گئی تھی رہاس خیمہ کو فتح کیا دو سردارون نے یعنے عبداللہ بن احمد اور سلیمان بن احمد جو اوسوقت حاکم بحرین کے تھے ملکر ایک ضمیمہ اقرارنامہ نمبری ۲۰ پر دربارہ نہ فروخت ہونے دینے اون اشیاء کے جزیرۂ بحرین مین جو بذریعہ غارتگری اور ڈکیتی کے ملین اور دربارہ رہا کر دینے جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون دستخط کیا واضح رہے کہ یہہ سردار اقرارنامۂ عام نمبری ۶۰ مین بھی جو واسطے ملاپ خلیج فارس کے قائم ہوا تھا شریک تھے سرداران بحرین بخبر

عہدنامہ نمبر ۶۸ کہ جو ۱۸۴۷ء مین دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان کے قائم ہوا تھا اور کسی اقرار نامجا قرارداد مابعد ۱۸۶۰ء کے شریک نہین ہے اور واضح رہے کہ اقرارنامہ مذکورہ صدر پر محمد بن خلیفہ نے بھی ۸ مئی ۱۸۴۷ء کو دستخط کیا تھا یہہ سردار سلیمان بن احمد کا کہ جسنے اقرارنامہ عام پر ۱۸۲۰ء مین دستخط کیا تھا پوتہ تھا ۱۸۲۵ء مین سلیمان مرگیا اور اوسکا بیٹا خلیفہ کہ جو اوسکی حکومت کے حصہ کا جای نشین ہوا تھا ۱۸۳۷ء مین مرگیا کئی برسون تک محمد بن خلیفہ کو اوسکے دادا کے بھائی عبداللہ بن احمد نے حکومت سے خارج کیا تھا مگر ۱۸۴۳ء مین وہ یعنے محمد بن خلیفہ نہ صرف اپنی حکومت کے پانے مین کامیاب ہوا بلکہ اوسنے عبداللہ بن احمد کو بحرین سے نکال دینے مین بھی کامیابی حاصل کی اور اسی نے یعنے عبداللہ بن احمد نے ڈمام مین سپاہ لیکر کئی چڑہایان بلا کامیابی بمدد وہابیون اور سردار کوٹب کے دربارہ پھر حاصل کرنے اپنی حکومت کے کین اور ۱۸۴۸ء مین مرگیا اوسکے بیٹے محمد بن عبداللہ نے فساد کو قائم رکھا اوسکے سامان لڑائی اور ڈکیتیون نے خلیج کو اسقدر خطرہ مین ڈالا کہ ۱۸۵۹ء مین وہ ایک دشمن عام گردانا جاکر بذریعہ فوج انگریزی بحر ڈمام سے نکال دیا گیا جلد بعد اوسکے محمد بن خلیفہ بحرین نے کشتیان وہابیون سے خراج جبراً تحصیل کرنا اور اونکا مال چھین لینا شروع کیا اور جب نسبت اس امر کے اوسکی چشم نمائی ہوئی تب ظاہرا اوسنے پہلے فارس کی اور مابعد ترکستان کی اطاعت قبول کی ۔ واضح رہے کہ تدبیر سرکار انگریزی کی کہ جو بہ نسبت امن و آرام خلیج فارس کے نگران تھے دربارہ اس امر کے بھی کہ جزیرہ بحرین آزاد متصور ہوا سلیے شروع ۱۸۶۱ء مین جب سردار بحرین نے اقرارنامہ قرارداد کو توڑ کر لنگرگاہان وہابی کو پھر محاصرہ کر لیا تو اوسوقت رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے اوسکو واسطے باز گردانے محاصرہ کے دبایا اور اوس سے ایک عہد و پیمان صلح اور دوستی دربای نمبری ۳ کا قائم کرنے اور اس امر کی پابندی چاہی کہ بشرط محفوظ رہنے جرکات ظلم وغیرہ سے وہ لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان سے سمندرین باز رہیگا اور نیز یہہ کہ رعایا انگریزی رعایا بحرین کے ساتھ بشرط ادائے پانچ روپیہ سیکڑہ محصول سوداگری کیا کرین ۔

نمبر ۲

ترجمہ اوس ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخان بحرین کے

قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سید عبدالجلیل وکیل از جانب شیخ سلیمان بن احمد و شیخ عبداللہ بن احمد نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو بحق کسان مذکورہ بالا کے قرار دیا ہے ۔

دفعہ ۱ اب سے آیندہ کو شیخ لوگ بحرین یا متصبہ جات متعلق اوسکے مین کوئی اسباب اوس قسم کا جو غلامگری اور ڈکیتی سے حاصل ہوا ہو نہین فروخت ہونے دینگے اور نہ اپنی رعایا کو کوئی چیز بدست اون اشخاص کے بیچنے دینگے جو کہ ڈکیتی اور غلامگری کا کام کرتے ہین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا اوسکی جانب سے گویا ڈکیتی کا سرزد ہونا متصور ہوگا

دفعہ ۲ جملہ قیدیان ہندوستانی جو بقبضہ شیخون کے ہون رہا کر دیے جاوینگے ۔

دفعہ ۳ شیخ سلیمان بن احمد اور شیخ عبداللہ بن احمد شرائط عہدنامہ عام پر ساتھ دوستان عرب کے قائم ہونگے ۔ محررہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۵ ۔ فروری ۱۸۲۰ء بروز ہفتہ بمقام شرگ نقل اسکی تین پرت ہوئی ۔

دستخط ولیم گرانٹ گیر بیجر جنرل (ل س)

واضح رہے کہ دفعات مذکورۂ بالا کو ہمنے باختیار وکالت از جانب شیخ ہاے مذکورہ بالا کے تسلیم کیا ۔

دستخط سید عبدالجلیل بن سید یاسل تباتبی ۔

نمبر ۳

شرائط اقرارنامہ دوستی جو باہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد بحرین از جانب خود و اپنے جای نشینان کے اور کپتان فلکس جونس متعینہ فوج

جہازی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ خلیج فارس کے ازجانب سرکار انگریزی قرار پایا حسب ذیل ہے

بلحاظ بدانتظامی قوم کہ جو باعث ظلم و بدعت دریاے خلیج فارس مین ہوتا ہے ہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد بحرین ازجانب خود اپنے ورثا و جاے نشینان کے روبرو سرداران اور بزرگان کے کہ سند ہذا کے گواہ ہین اس امر کا وعدہ کرتے ہین کہ سرکار انگریز کے ساتھہ ایک دوستی و دوام قائم ہوتا کہ اوسکے ذریعہ سے ترقی تجارت و حفاظت ہر قسم کے لوگون کی کہ جو کنارہ سمندر پر جہاز پر آتے ہین یا ساکن اوسی مقام کے ہین ہو۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ ہم جملہ عہدو پیمانجات و اقرارنامجات کو کہ سابق مین باہم سرداران بحرین و سرکار انگریزی کے خواہ بذات خود یا بذریعہ و درمیانی کسی ملازم کے اس خلیج مین قرار پائے ہین جاری اور مستحکم تسلیم کرتے ہین۔

دفعہ ۲ ہم ہر قسم کے ظلم دریائی سے یعنے کرنے لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان از راہ سمندر کے باز آتے ہین تا وقتیکہ سرکار انگریز دربارہ حفظ رکھنے عملداری کے ظلم مثل مذکورہ بالا کے کہ جو از جانب سرداران اور اقوام خلیج ہذا کے ہو ہماری مدد کرے

دفعہ ۳ بشرط تعمیل شرائط مذکورہ کے ہم وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ جملہ ظلم و بدعت سے کہ جو سمندر مین ہوتی ہو یا اوسکی ہمسایہ خواہ ہمارے ملک یا رعایا پر کیے جانیکا ارادہ ہو فوراً رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کو کہ خلیج ہذا کے مقدمون کا ہے مطلع کرینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا مرضی رزیڈنٹ یا بشرط ضرورت بلا حصول سرکار انگریز کے سمندر مین از جانب بحرین یا بنام بحرین خواہ بذریعہ کسی نوابین اپنے سے کوئی حرکت ظلم یا لینے عوض کا نکرینگے اور رزیڈنٹ انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ آیندہ کو تدبیر مناسب دربارہ حاصل کرنے جبران و واسطے نقصان کے کہ جسکا ہونا ثبوت ہو خواہ از راہ سمندر خاص بحرین پر یا کسی قصبہ متعلق اسکے پر خلیج ہذا مین تدبیر مناسب کرینگے بنا بر اقتباس مین [illegible] خلیفہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ [illegible]

بحرین کے بہ نسبت جملہ جرائم دریائی کے کہ جوازروے عدل کے ہماری رعایا یا خود ہمپر جائز ہو بخوبی تدارک کرونگا ۔

دفعہ ۴ - واضح رہے کہ ہر قسم رعایا انگریزی کو اختیار رہے کہ عملداری بحرین مین اپنا کار تجارت جائز کرتے رہین اور اونکے اجناس پر صرف پانچ روپیہ سیکڑہ محصول خواہ بذریعہ نقد یا جنس کے لیا جاویگا اور جب ایک مرتبہ یہہ محصول ادا ہوجایا کریگا تو اونہین اسباب پر درصورتیکہ وہ بحرین سے کسی اور مقام پر جاوین مطالبہ دوبارہ نہین کیا جاویگا اور قدر و منزلت رعایا و توابعین انگریز کی اوسیطرح سے کیجاویگی جسطرح پر نہایت خرد قوم کی رعایا و توابعین کے کیجاتی ہے اور جملہ جرائم جوازجانب اونکی یا بحق اونکے سرزد ہون منحصر بہ تصفیہ رزیڈنٹ انگریزی کے ہونگے بشرطیکہ تصفیہ اوسکا اجنٹ انگریزی متعینہ بحرین حسب دلخواہ نکرسکے علےٰ القیاس رزیڈنٹ انگریزی بھی دربارہ خیریت رعایا بحرین کے کہ جو خلیج ہذا کے قوم دریائی عرب دوست سرکار انگریزی کے لنگرگاہ مین ہون پیروکار رہینگے ۔

دفعہ ۵ - واضح رہے کہ دفعات ہذا دوستی کی تاریخ منظوری سرکار انگریزی سے جاری منصور ہونگے ۔

محررہ ۲۰ - ذیقعدہ ۱۲۷۸ ہجری مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۱ع

دستخط اور مہر فلیکس جونس
پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس

مہر شیخ محمد
حاکم بحرین

مہر شیخ علی
بن خلیفہ بہائی مذکورہ بالا صدر

مہر شیخ حمید بن محمد
بھائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ احمد بن مبارک
بھائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ خلیفہ بن محمد
بھائی چچازاد شیخ محمد

بزرگان بحرین اور گواہ اقرارنامہ ہذا کے ہین

واضح رہے کہ ۹ اکتوبر ۱۸۶۱ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی ہوئی اور ۲۰ فروری ۱۸۶۲ء کو سرکار ہمنی نے منظور کیا۔

حصہ دوم ختم شد

حصۂ سوم

بیان عہد پیمانجات واقرارنامجات واسناد کا جو بہ نسبت کنارۂ سمندر موقوعۂ عرب اور افریقہ کے قرار پائے

بیان عدن

واضح رہے کہ بعد نکال دیے جانے ترکون کے ۱۶۳۸ء مین بڑا جزو کہن عرب کا بدست امام سنا کے ہوگیا ۱۷۳۵ء مین امام سنا کو باشندۂ عرب نے بارہ پارہ ابدالی لہج عدن اور دوسرے ضلعون سے نکال کر آزادی حاصل کی عدن اور لہج کہ جسکو ابدالی بہی کہتے ہین اور کئی مواضعات موقوعہ بجانب شمال عدن کو مع اونکے قرب وجوار کے قوم ابدالی نے فتح کرلیا ــــ

واضح رہے کہ پہلی آمد ورفت ساتھہ سرداران عدن کے ۱۶۹۹ء مین کہ جسوقت ایک فوج جہازی گریٹ برٹن سے مع کچھہ فوج ہندوستانی کے واسطے دخل کرنے جزیرۂ برم اور رد کنے جملہ نوشت وخواند قوم فرانسیس مقیمہ مصر ساتھہ بحر ہند کے ازراہ لال سمندر کے بھیجی گئی تہی واقع ہوئی جزیرہ پرم کا قابل فروکشی فوج کے نہین سنا اور سلطان لہج احمد بن عبدالکریم نے کچھہ روز تک فوج کو عدن مین رکھا اور ارادہ کیا کہ ایک دوستی قرار دیکر عدن کو ہمیشہ کے لیے دے دین مگر یہ عطیہ قبول نہین ہوا ۱۸۱۸ء مین انڈیرل سر ہوم پوفم صاحب نے کہ جسکو ہدایت دربار قائم کرنے ملکی اور تجارتی دوستی ساتھہ سرداران عرب لال سمندر کے ہوئی تہی ایک اقرارنامہ ملکی وتجارتی نمبری ۴، قرار دیا ــــ

واضح رہے کہ اوسوقت سے تا ۱۸۳۷ء یعنے جب غارتگری اور بدسلوکی بحق ہمارا نگریزی مقیمہ کنارۂ عدن پر توجہ کی گئی تہوڑا بلکہ کچھہ واسطہ ساتھہ عدن کے نہین رہا منجملہ اونکے غارتگری ویرہ دولت کے کہ جسکے ملازمان کو کیت مارہ اور بہت حیوان پن سے اونکے ساتھہ پیش آئے قابل یاد کے ہے اور کپتان ہین صاحب کو کہ اوسوقت مشغول بہ پیایش ترائی عرب کے تھے ہدایت واسطے کرنے مطالبہ رضامندی کے ہوئی اور اسی وقت

اوسکو ہدایت دربارہ کرنے کوشش واسطے خرید لینے عدن کو بغرض جمع کرنے وہان کویلہ واسطے دہوان کش جو ہاین ہندوستان اور لال سمندر کے آیا جایا کرتے ہین ہوئی سلطان محسن کہ جو اپنے چچا سلطان احمد کا جانشین ہوا تھا پہلی شرکت غارتگری سے محض منکر ہوا لیکن جب اوسنے کمشنر انگریز کو اپنے مطالبہ مین مستحکم پایا تو اخیر کو جرو اسباب مغرورتہ کو دینا قبول کیا اور مابقی کے لیے تاوان دیا بعدازان ایک مسودۂ اقرارنامہ دربارہ چھوڑ دینے عدن کے سلطان کے سامنے پیش کیا گیا کہ جسپر زبانی اوسنے اپنی رضامندی بیان کرکے وعدہ کرنے قبول اوسکے کا بعد مشورہ ساتھ اپنے سرداران کے کیا ــــ واضح رہے کہ مسودۂ ہذا مین تعداد کہ جو عدن کے لیے دیا جاتا مندرج نہین تھا مگر بعد اوسکے یہہ تصفیہ پایا کہ آٹھہ ہزار سات سو کردن سالانہ دیا جاوے بتاریخ ۲۲ ـ جنوری ۱۸۳۸ء کو سلطان محسن نے ایک خط مہری اپنا ‡ بوعدہ سپرد کردینے عدن کو بعد دو مہینے کے بشرطیکہ بعد اس واگذاشتگی کے بہی افسران سلطان جو اوسکی رعایا پر عدن مین اب ہین قائم رہین بھیجا مگر بنسبت قائم رکھنے اختیار سلطان کے ایجنٹ انگریزی نے عذر کیا اسپر سلطان نے جواب دیا کہ اگر تمکو اون شرائط پر کہ جو ہمارے خط مرقومہ ۲۲ جنوری ۱۸۳۸ء مین مندرج ہین منظور ہون تو خیر ورنہ ہماری چٹھی واپس کردو غرضکہ یہہ سوال وجواب درپیش تھا کہ اس عرصہ مین احمد بٹیا سلطان نے ایجنٹ کو گرفتار کرکے اوسکے کاغذات چھین لینے کی بندش کی چنانچہ واپسی مال مسروقہ سے جو در دولت سے لوٹ لیا گیا تھا انکار کیا اسلیے سامان واسطے زیر کرنے سلطان کے شروع کیا گیا ۱۹ ـ جنوری ۱۸۳۹ء کو عدن کو غبارہ چلا کر لے لیا اور سلطان مع اپنے

‡ واضح رہے کہ اوس کتاب عہدنامہ کے صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۳ مین کہ جسکو مسٹر ہوجسن مارس صاحب نے حسب الحکم گورنمنٹ بمبئی کے ۱۸۵۱ء مین مرتب کیا انتخاب ایک خط مرسلہ سلطان لیج محررہ ۲۳ ـ جنوری ۱۸۳۸ء کا مشعر اختتام انتقال عدن کا بہ تحت حکومت انگریزی کے مندرج ہے اور حالات حسب بیان مندرجہ کے ہین یعنے خط مذکور مین سلطان نے یہہ تحریر کیا تھا کہ اگر اوسکا اختیار عدن مین نہین رہیگا تو اقرارنامہ باطل متصور ہوگا اور واقعات مابعد کے باعث سے یہہ امر بپایۂ اختتام کو نہین پہونچا مخفی نرہے کہ جن سرکار انگریزی کا عدن پر بباعث فتح کے متصور ہے نہ کہ بباعث خرید کے

خاندان کے لیج کو بھاگ گیا دوسری فروری سنہ ایلیہ کو سلطان کے نام سے اوسکے داماد نے کہ اقرارنامہ صلح نمبری ۵۷ قائم کیا اور ۱۸۔ جون کو سلطان نے خود ایک دستاویز نمبری ۶۷ پر دستخط کیا کہ جس اقرارنامہ مین باہم سرکار انگریز نے کہ جنہون نے اوسکو اور اوسکے ورثا کو سالانہ چھ ہزار روپیہ سکہ جرمنی اور نیز دینے وثیقہ کہ جو از جانب سلطان فوڈہلی باقی حلوشائے اور قوم امیر کو ملتا تھا قبول کیا دوستی اور صلح قائم رکھنے کا اقرار کیا مگر بباعث اسکے کہ سلطان محسن نے نومبر سنہ ۱۸۳۹ع مین ایک حملہ عدم کامیاب دربارہ واپس لینے عدن کے کیا دوستی قرارداد ٹوٹ گئی اسلیے دینا زر مذکورۂ بالا کا بھی بند ہوگیا اور واضح رہے کہ دوسرا حملہ بھی جو مئی سنہ ۱۸۴۰ع مین ہوا عدم کامیاب تھا اور تیسرے حملہ نے کہ جو ماہ جولائی سنہ ایلیہ مین ہوا گویا عرب والون کو چند روز کے لیے بالکل دل شکستہ کر دیا سنہ ۱۸۴۳ع مین سلطان محسن نے عدن مین آکر درخواست صلح کی کی چنانچہ ۱۱۔ فروری سنہ ۱۸۴۳ع کو ایک اقرارنامہ نمبری ۷۷ کہ جسکو سرکار انگریز نے باہم پولیٹکل اجنٹ اور سلطان کے ایک قول و قرار رسمی گردانا نہ کہ ایک عہد و پیمان منظور شدہ گردانا جانا متصور کیا قرار پایا ماہ فروری سنہ ۱۸۴۳ع کو حالہ ۱۰ روپیہ ماہواری وثیقہ سلطان کو دیا جانا مع بقایا ایک سال گذشتہ کے پیر قائم ہوا اور قبل از دینے زر مذکورۂ بالا کے سلطان سے ایک دوسرا اقرارنامہ نمبری ۸۷ دربارہ پابند رہنے بایمانداری اور پر شرائط مندرجہ اقرارنامجات اوسکے کے قرار پایا —

۳۰ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع کو سلطان محسن سردار قوم ابدالی کا مر گیا اور اوسکا بیٹا احمد اوسکا جانشین ہوا ۱۸۔ جنوری سنہ ۱۸۴۹ع کو احمد مر گیا اور بھائی اوسکا علی محسن اوسکا جانشین ہوا چندے بعد اوسکے جانشینی کے ایک اقرارنامہ نمبری ۹۷ دربارہ دوستی ملاپ اور سوداگری کے کہ جو اوسکے پیشین کے ساتھ سابق مین درپیش تھے قرار پایا واضح رہے کہ منجملہ مضمونہاے دیگر عہدنامہ ہذا کے ایک شرط بہ نسبت بحالی وثیقہ ماہواری کے کہ جو بباعث شرکت ہونے سلطان محسن کے اوس حملہ مین کہ عدن پر ماہ اگست سنہ ۱۸۳۹ع کے ہوا تھا بند ہوگیا تھا قائم کی گئی تھی ۱۷۔ اپریل سنہ ۱۸۶۳ع کو علی محسن سلطان لیج کا مر گیا اور حکومت مین اوسکے جاے نشینی کرنیکے لیے بزرگان اور قومون نے اوسکے بیٹے فوڈہلی علی محسن کو منتخب کیا اور وثیقہ

جو اوسکے باپ کو ملتا تھا اوسپر بحال رہا

واضح رہے کہ سلطانان لہج اون قوم قرب وجوار کو کہ جنکے ملک مین ہوکر کاروانی تجارت کی ہوتی تھی سالانہ زر نقد دیا کرتے تھے اور اس وادی کو انگریزون نے بشرط رہنے سرداران کے ساتھہ دوستی وملاپ کے قائم رکھا واضح رہے کہ بباعث بدچلنی علی محسن کے کہ جسکے ذریعہ سے اجنٹ نے پہلے ارادہ کرنے معاملات ساتھہ قوم عرب ساکن عدن کے کیا تھا اقوام قرب جوار کئی برسون تک عہدہ داران انگریز وغیرہ سے متواتر فساد کیا کرتے رہے کہ جسکو سلطان نہ روک سکا اور نہ تنبیہ کر سکا فی الواقع بباعث اوسکی قصد درپارہ پورا کرنے مطالبہ کہ جو سرکار انگریز نے واسطے ان ظلمون کے اوس سے کیا تھا اوسکے رقیبان فرقہ فوڈہلی کہ جنھون نے چند قاتلون کو پناہ دیکر بہ نسبت اوٹھانے چند فرقہ قرب جوار کو بمخالفت سرکار انگریز کے پیروکار تھے مخالف ہوئے — واضح رہے کہ قوم فوڈہلی کہ جنکے ساتھہ بعد لے لینے عدن کے ایک اقرارنامہ نمبری ۸۰ قرار پایا یکے از قوم نہایت زور اور دلیر قریب عدن کے ہین انکی عملداری عدن کے پورب جانب سرحد پر واقع ہے غرضکہ تا وقتیکہ سردار فوڈہلی اوس مجرم کو کہ جسنے اوسکے ساتھہ پناہ لیا تھا نکال ندی وثیقہ بند ہوگیا چنانچہ اوسنے ایسا کیا یعنے اوسکو نکال دیا اور بعد بحالی وثیقہ کی اوسنے بخوشی ایک اقرارنامہ نمبری ۸۱ پھر درپارہ محافظت سڑک جو عدن سے اوسکے ملک مین ہوکر آئی تھی دستخط کیا —

مخفی نرہے کہ سلطان لہج کی کم زوری نے کہ جو بہ نسبت انسداد جرم یا سزادہی مجرم کے ظہور مین آئی پہلی تدبیر کو کہ جو درپارہ معاملات قوم کے ٹھہرائی گئی تھی تبدیل کردیا یعنے بعوض اوسکے کہ معاملات فرقہ کا ساتھہ سرکار انگریز کے معرفت سلطان لہج کے ہوا کرے یہ قرار پایا بنفسہ ساتھہ سرداران کے نوشت خواند شروع ہوئی —

واضح رہے کہ فرقہ اکرابی کہ جنھون نے بزیر حکومت شیخ مہدی کے عبدالکریم والی لہج کی اطاعت سے منحرف ہوکر آزادی اختیار کی تھی یکے از شاخ فرقہ ابدالی کے ہین اور اونکی جاے سکونت بیر احمد اور لنگرگاہ عدن خورد ہی بعد فتح عدن کے ایک اقرارنامہ نمبری ۸۲ اونکے ساتھہ قرار پایا اور ۱۸۵۵ع مین سرداران اکرابی نے بذریعہ اقرارنامہ نمبری ۸۳ کے اسی صلح اور

خیر خواہی کو زندہ کیا اور ۱۸۶۳ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۸۴ کہ جسمین بشرط دینے فوراً تین ہزار سکہ ڈالر کہ ہر دو روپیہ کا ایک روپیہ ہوتا ہے ۴ اور تیس ڈالر ماہواری کے اونہون نے بابت اس امر کے اقرار کیا کہ سوائے سرکار انگریزی کے اور کسی سے کوئی خرد و خرید عدن خرد کا رہن یا بیع نکرینگے ساتھ اوسکے یعنے سردار اکرالی کے قرار پایا ۔

واضح رہے کہ اس فرقہ کا قبضہ کنارہ سمندر پر جانب عرب کے قریب ۵۰ میل اور قریب ۴۰۰ میل کے خشکی مین ہے اور یہہ فرقہ دو حصون پر منقسم ہے ایک موسومہ اولاد کے فہادی اور دوسرا شیبی کے ہین اور دونو ماتحت اپنے اپنے سردار آزاد کے ہین ۱۸۵۵ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۵۸ دربارہ امتناع سوداگری غلامان کے ساتھ اونکے قرار پایا ہے

واضح رہے کہ بعد فتح عدن کے پولٹیکل اجنٹ کے بڑی کوشش بہ نسبت قائم کرنے واسطے دوستی کا ساتھ قوم عرب ساکن قرب وجوار کے رہی اور منجملہ اونکے اکثرون کے ساتھ یعنے قوم ہوشابی اور قوم یفائی اور قوم صبیحی اور دیگرون کے اقرار نامجات ازنمبر ۸۶ تا ۹۳ قرار پائی ۔

فہرست سرداران عدن کے جو سرکار انگریزی سے

پنشن پاتے ہین حسب ذیل ہے

نام	تعداد و پنشن سالانہ
سلطان احمد بن عبد اللہ فوذہلی از قوم فوذہلی	لما یہ ۱۵۰
سلطان فوذہل علی محسن والی لیج قوم ابدالی	سہ ماہی ۱۵۰
شیخ عبد اللہ بہادر مہدی سردار اکرالی	لما یہ ۱۵۰
سلطان عبید بن یحیی فرقہ ہوشابی	ماہانہ ۲ ر ۶
شیخ صالح فرقہ علوی	ماہانہ ۱۱ ر ۸
سلطان محمد سعید قوم امیر	ماہانہ ۱۱ ر ۸
سلطان علی گلاب قوم یفائی	ماہانہ ۱۱ ر ۸
شیخ دو حسین ۳	ماہانہ ۲
شیخ عبد اللہ کاظمی فرقہ صبیحی	ماہانہ ۱ ر ۸

نمبر ۴۷

جو کہ عالی القاب موسٹ نوبل مارکیس ولیسلی صاحب نائٹ آف موسٹ انسٹریس آرڈر آف سینٹ پاٹرک پرووی کونسل بادشاہ اوپر جملہ ملکت انگریزی موقومہ ہندوستان نے ارادہ قائم کرنے ایک عہدوپیمان دوستی اور تجارت کا ساتھ سلطان احمد عبدالکریم سلطان عدن اور اوسکے علاقہ کے کیا ہے اسلیے ازجانب اپنے مرہوم پوفن صاحب نائٹ موسٹ ساورن آرڈر آف سینٹ جان آف جروسلم اور ایلچی متعینہ عرب کو تعینات کیا اور سلطان موصوف نے احمد بن شہزادہ عدن کو ازجانب اپنے تعینات کیا ہے چنانچہ ہر دو کسان متعینہ نے ملکر واسطے فائدہ باہمی ہر دو فریق کے بشرط منظوری عالی القاب موسٹ نوبل گورنر جنرل ہند کے دفعات ذیل پر اتفاق کیا —

دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی یا اون رعایا انگریزی کے کہ جنہین گورنر جنرل ہند مجاز کرین اور رعایا سلطان احمد عبدالکریم کی ملاپ سوداگری کا رہیگا —

دفعہ ۲ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ لنگرگاہان عدن مین جملہ اشیائے محمولہ جہازان انگریزی کے آیا کرینگے اور اوپر سوائے دو روپیہ سیکڑہ کے مطابق بیجک اجناس اور کسیطرح کا محصول مثل چونگی وزن کرائی وغیرہ کے سلطان یا کوئی تابعین اونکا نہین لینگے اور یہہ شرط واسطے مدت دس برس تک کے ہے —

دفعہ ۳ بعد انقضاے دس برس کے محصول تین روپیہ سیکڑہ معین ہوگا اوزاوس شرح کو سلطان اور اوسکے ورثا یا جانشینان کبھی ایزاد نکرینگے سلطان بھی وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ازروے شرط مذکورہ بالا کوئی محصول دیگر مثلاً وزن کرائی یا چونگی وغیرہ نہین تعین کرینگے —

دفعہ ۴ واضح رہے کہ محصول اون اشیا پر بھی کہ جو عملداری سلطان یا ملک قرب وجوار اونکے سے پیدا وار ہین اور عدن سے روانہ ہوتے ہین اوسی شرح سے یعنے پہلے دس برس تک بشرح ۲ سیکڑہ اور ہمیشہ بعد اوسکے بشرح ۳ سیکڑہ کے لیا جاویگا اور ازجانب

سلطان یا کسی تو ابعین اونکے کے اون اشیای پر اور کسیطرح کا مطالبہ نہین کیا جاویگا

دفعہ ۵ اون اشیا پر کہ جو پیداوار افریقہ والی سینیا یا اور کسی ملک کے جو بقبضہ سلطان کے نہوین کہ جسکو انزیبل کمپنی یا کوئی رعایا انگریزی قصبہ یا لنگرگاہ عدن مین خرید کرکے محصول نہین لیا جاویگا اور جو کہ بروقت اوترنے کے اون اشیا کو نسبت ایک مرتبہ پہلی محصول کا وصول ہوجانا متصور ہے اسلیے سلطان بہ نسبت اس امر کے اتفاق کرتے ہین کہ اونسے دوبارہ محصول نلیا جاوے —

دفعہ ۶ وے رعایا انگریزی کہ جو لنگرگاہان عدن مین کاروبار کرتے ہین مجاز کرنے بندوبست اپنے کاروبار کا بطور خود رہینگے اور وے بہ نسبت سپرد کرنے اپنے کاروبار باہمام کسی شخص دیگر کے مجبور نکیے جاوینگے اور نہ اون پر بہ نسبت مصروف کرنے کسی دلال یا مترجم کے تاوقتیکہ وہ اوسمین راضی ہون جینکیا جاویگا اور دلال یا مترجم وہ حسب پسند اپنے بلا شرط منظوری یا حکومت سلطان کے رکھین گے —

دفعہ ۷ واضح رہے کہ رعایا انگریز مجاز اس امر کی ہوگی کہ بلا کسیطرح کے دست اندازی بحالت بیماری و تندرستی کے جسکو چاہین اپنا اسباب سپرد کردیوین اور کاش کوئی شخص از قوم انگریز بلا تحریر وراثت نامہ کے دفعتہ مرجاوے تو اوسصورت مین اوسکی جملہ جائداد بعد ادای واجبی زر قرضہ یا فتنی رعایا سلطان کے بحوالہ رزیڈنٹ انگریزی کی بنظر بھیجے جانے اوسکے کے پاس سوپریم گورنمنٹ یا اور کسی پریسیڈنسی کے واسطے فائدہ اوسکے خاندان اور وارث کے کی جاویگی —

دفعہ ۸ باین نظر کہ آیندہ کو بہ نسبت کسی شخص کے کہ جو متدعوی پناہ جھنڈا انگریزی کا ہو خواہ وہ از قوم یورپ یا ہندوستانی کے ہو کچھ حجت واقع نہو تمام رعایا انگریزی ساکن عدن کی ایک فہرست رکھی جاویگی اور ہر شخص کا نام کہ جو کسی پریسیڈنسی ہندوستان کا سارٹیفکٹ حاصل کیے ہوگا از روے سارٹیفکٹ کے عدن مین مندرج رجسٹر موجودہ دفتر قاضی اور دفتر رزیڈنٹ انگریزی مین کیا جاویگا اور جو شخص کہ دربارہ درج کروانے اپنا نام بر رجسٹر مذکور کے تغافلی کریگا وہ مستحق فوائد مندرجہ دفعہ ۷ کا نہوگا —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ فوائد دفعہ ہذا بہ نسبت جملہ سوداگران و رعایاے انگریزی و ملازمان جملہ جہازان پر جو نیچے جھنڈے سرکار انگریزی کے چلتے ہون بشرطیکہ ملنے ایک سارٹیفکٹ کمانیر اوس جہاز سے کہ جسمے وہ تعلق رکھتا ہو بوقت تحریر وراثت نامہ یا مرجانے بلا وراثت نامہ کے حاوی ہونگے۔

دفعہ ۱۰ سلطان از جانب خود اپنے ورثا و جانشینان کے وعدہ کرتے ہین کہ دربارۂ وصول کرنے قرضہ کہ جو یا فتنی رعایا انگریز کسی رعایا اوسکے کے ذمہ ہو ہر طرح کی مدد دینگے اور تین مہینے بعد اسکے کہ کسی رعایا انگریز نے اپنے دعوے کو قاضی کے پاس واسطے ثبوت قرضہ اور اوسکی مدد کی بھیجا ہو کہ جس عرصہ مین اگر زر متدعویہ ادا نہوا ہو تو قاضی مجاز اس امر کے ہونگے کہ واسطے ادا ے زر قرضہ یافتنی سائل کے جایداد شخص مقروض کی قرق کرکے فروخت کرڈالین اور کاشش شخص مقروض کے پاس کہ جسپر رعایا سرکار انگریز کا قرضہ آتا ہو کوئی جایداد نہو تو اوس صورت مین تا ہونے کوئی تصفیہ حسب دلخواہ سرکار انگریزی کے قاضی اوس شخص کو حوالات مین رکھے گا۔

دفعہ ۱۱ درصورتیکہ کوئی قضیہ باہم رعایا انگریزی مندرجہ رجسٹر کے واقع ہو تو اوس قسم کا مقدمہ پاس رزیڈنٹ انگریزی کے بھیج دیا جاویگا اور رزیڈنٹ مذکور اونکا فیصلہ حسب بشمار قانون اپنے ملک کے کرینگے ۔ اور واضح رہے کہ تعداد جرمانہ کی دو ہزار (۲۰۰۰) روپے سے زیادہ نہوگی اور بشرطیکہ زیادہ کے وہ مقدمہ قابل اپیل بمحکمہ پریزیڈنسی ہاے متفرق ہندوستان کے ہوگا اور درحالیکہ کوئی فریق دینے زر جرمانہ سے انکار کرے تو اوس صورت مین سلطان حسب درخواست رزیڈنٹ کے قاضی کو مجاز قید کرنے اوس فریق کے کرینگے اور شمار جاری ہونے دفعہ ہذا کا یہہ ہے کہ باہم رعایا قوم انگریزی مندرجہ رجسٹر اور رعایا سلطان کے ہواری اور میل رہے ۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ انفصال جملہ قضیات موقوعہ باہم رعایاے سلطان و رعایاے قوم انگریز کے ازروے قانون ملک کے ہوا کریگا ۔

دفعہ ۱۳ سلطان بلحاظ ڈالر کے ایک ٹکڑا اراضی کا موقوعہ بجانب غربی قصبہ تعدادی گزلمبا د گز چوڑا قوم انگریز کو دینگے کہ جس اراضی پر کمپنی موصوف کوئی مکان

یا عمارت ہوا کرا دسکی احاطہ بندی یا جو مناسب سمجھین اوسپر ہوا وین اور سلطان بنسبت اس بات کے وعدہ کرتے ہین کہ کمپنی موصوف کے احاطہ کے سامنے بفاصلہ بیس گز تک اور ہر دو جانب بفاصلہ دہ گز تک کوئی عمارت نہین بننے دینگے ۔

دفعہ ۱۴ قوم انگریزی پر کسیطرح کی امانت نہین کیجاویگی اور وے مجاز اس امر کے ہونگے کہ بلا روک ٹوک جس جانب یا جہانتک کو چاہین آیا جایا کرین اور جس سواری پر چاہین خواہ گھوڑا یا گدہا یا خچر یا اور کسی جانور پر کہ جسپر وہ مناسب سمجھین سوار ہوا کرین ۔

دفعہ ۱۵ اگر کوئی سپاہی یا رعایا انگریز جو از قوم مسلمان نہین ہے بھاگ کر پاس قاضی یا اور کسی عہدہ دار گورنمنٹ کے جاوے اور مذہب اسلام کا قبول کرنے کی خواہش ظاہر کرے تو اسصورتمین قاضی رزیڈنٹ کو اس امر سے مطلع کرینگے تاکہ اوس شخص کا رعایا انگریز کا دعوے کرین اور اگر بعد اطلاعیابی از جانب قاضی یا اور کسی عہدہ دار کے رزیڈنٹ انگریزی اندر تین روز کے دعوے نکرے تو اوس صورت مین قاضی کو اختیار ہے کہ اوس شخص کے ساتھ کہ جو اپنے ملک سے بھاگ آیا ہو جسطرح چاہین پیش آوین ۔

دفعہ ۱۶ سلطان ایک ٹکڑا اراضی واسطے قبرستان کے کہ جسمین جملہ انگریز جو ملک سلطان مین مرین دفن کیے جاوینگے اور سوائے اون شخصون کے کہ جو قبرستان کی طیاری مین مدد دینگے اور کوئی شخص دفن نہین کیا جاویگا ۔

دفعہ ۱۷ واضح رہے کہ سوائے دفعات مذکورہ بالا کے اور دفعات بھی کہ جسکو ہر دو فریق پسند کر کے اتفاق کرین عہد و پیمان ہذا مین بعد اسکے شامل کیا جاسکتا ہے اور ایلچی سرکار انگریز بھی دربارہ لیجانے کسی اور پیغام کے از جانب سلطان پاس گورنر جنرل کے یا کروانے کوئی قول و قرار دربارہ خرید کرنے کافی یا اور کوئی اشیاے انگریزی بقیمت قرار دادہ باہمی کے موجود ہے دفعات ۱۷ عہدنامہ مذکورہ بالا کے پڑہے گئے اور وکلاے فریقین اور سلطان نے مضمون اونکے کو خوب سمجھا چنانچہ سلطان نے اپنے مہر اور دستخط نقل عربی پر اور ایلچی انگریزی نے نقل انگریزی پر آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۸۰۲ء کو بمقام عدن اوپر جہاز سرکاری موسومہ رنی کے کیا ۔

دستخط دوم پونم

نمبر ۵۷

نقل اوس عہدنامہ دوستی کی کہ جو باہم قوم ابدالیون اور انگریز سے کے کہ جسپر سلطان ابم حسین کے کارندہ معتمد اور داماد نے دستخط کیا حسب ذیل ہے ۔

ہم بقسم اپنے سر کے خدا کے سامنے کہ نیز ہین صاحب سے بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ آج سے باہم انگریز اور ابدالی کی آیندہ کو دوستی صلح اور ہر طرح کی بہتری قائم رہیگی اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ کوئی حرکت بیجا یا کسیطرح کی ذلت نہین ہوگی بلکہ صلح رہیگی علی ہذا القیاس سرکار انگریزی بھی یہی وعدہ کرتی ہے سلطان ابم حسین و دیگر سلطان ہاے اندرونی بھی اتفاق اسپر کرتے ہین اور ہم اوسکے ذمہ دار ہین اور جملہ اشخاص قصبہ جات اندرونی کو بھی ہم کیسکے ساتھ دست اندازی کرنے سے اوسیطرح پر باز رکھینگے کہ جسطرح پر سلطان ابم حسین نے جسوقت قابض عدن کا تھا کیا تھا ۔ واضح رہے کہ یہ اقرار باہم ہمارے اور کمانیر ہین صاحب متعینہ از جانب سرکار انگریزی کے ہوا ہے اور ہم بنسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ مرضی الہی ہم عبارت تحریر شدہ سے زیادہ کرینگے اور بموجب اسکے کمانیر ہین صاحب کی ہم سابق سے زیادہ توقیر چاہتے ہین ۔

دستخط سید ابم حسین دست

دستخط حسین کیتف

لیس بی منس

۱۷ ۔ ذیقعدہ مطابق ۲ ۔ فروری ۱۸۳۹ء

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سلطان ابم حسین اور اوسکے
لڑکے اور سرکار انگریزی کی معرفت اوسکے کارندہ
کے قرار پایا تھا حسب ذیل ہے

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہذا باہم سید محمد حسین اور حسن کاتف کے از جانب سلطان لہیج کے اور کمانیر ہین صاحب اجنٹ سرکار انگریزی کے قرار پایا ہے ۔

حسب وعدہ اور زبان سلطان محمد حسین کے ہین وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتا ہون کہ شرک پر کسیطرح کی روک ٹوک اور دقت نہین واقع ہوگی اور نیز ہم انگریز اور ہماری رعایا کے کسیطرح کی زحمت اور خرخشہ واقع ہونے پاویگا بلکہ ہمیشہ صلح و آرام رہیگا اور ہم یہہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ باہم ہمارے اور تمہارے رعایا کے کسیطرح کا نفاق یا ظلم نہوگا اور انگریز لوگ بھی اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہمیشہ صلح رہا کریگی اور سوداگر بھی اپنے کار تجارت مین بلا روک ٹوک مصروف رہینگے —

دستخط سید محمد حسین بن دست

دستخط حسین بن عبداللہ کالف

یس لی ہنس

گواہ شد راشد عبداللہ	گواہ شد حاجی محمد حسین
گواہ شد ساہ معانتی	گواہ شد حاجی جعفر

محررہ ۴ فروری ۱۸۳۹ء

واضح رہے کہ سند ہذا کو گورنمنٹ بمبئی نے ۲۳ فروری ۱۸۳۹ء کو منظور کیا

نمبر ۷۶

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا کہ جو باہم سلطان محمد حسین قدّہل اور اوسکے بیٹے سلطان احمد محمد حسین قدّہل اور علے عبداللہ اور قدّہل اور کمانیر ہین جب پولیٹکل ایجنٹ متعینہ عدن کے قرار پایا حسب ذیل ہے

سلطان محمد حسین قدّہل اور اوسکے بیٹے مذکورہ بالا بنظر امن اپنے ملک اور محافظت نہیب و کم زور اور بچاو اپنے قوم اور حفاظت راستہ کے اقرار کرتے ہین کہ کوئی شرارت از جانب اوسکی رعایا کے شرکون پر وقوع مین آوے تو اوسکے ذمہ دار سلطان ہونگے اور کوئی رعایا سلطان کسیطرح کا مقابلہ سرکار انگریزی سے نہین کریگی اور دونو فریق کے فوائد

یکسان رہینگے اور زر وثیقہ کے لیے جو یا فتنی قدیمی بقای ہوشالمی اور فرقہ ایسکا ہوگا مطالبہ سرکار انگریزی سے کیا جاویگا اور سلطان محمد حسین اور اولاد اسکے لڑکون کو ہمیشہ تک نسلاً بعد نسل (بعد ذبحہ ۱۳۰۹ھ مطابق جنوری و فروری ۱۸۹۲ء سے ہمیشہ ساڑھے چھ ہزار سکہ والر بطور وثیقہ کے سالانہ ادا کیجا اور اراضی موقوفہ مابین حورنگ اور لیج کی یعنے جہانتک کہ سومہ بقبضہ قوم ابدالی کے ہے بحکومت سلطان کے متصور ہے اور ضرورت ہونے کسی حملہ کے اوپر لیج یا قوم ابدالی یا اوپر عدن یا فوج انگریز کے ہم یعنے سلطان اور انگریز ایک ہوجاوینگے اور جو ہماری رعایا عدن مین جاوے وہ پابند قوانین انگریزی کے رہے اور جو رعایاے انگریزی لیج مین آوے وہ پابند حکومت ہماری کے رہیگی اور ہم یعنے سلطان یا ہمارے لڑکے عدن کو یا عدن سے جائین تو اس صورت مین مستوجب اوا سے کسیطرح کے محصول کے نہونگے ۔

محررہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ ہجری مطابق ۱۸ جون ۱۸۹۰ء

بروز شنبہ

مہر محمد حسین قدھل

گواہ شد جعفر وکیل کمانیر
گواہ شد حسن عبداللہ علی کالف
گواہ شد عبدالسفرین
گواہ شد عبداللہ رسے
گواہ شد علی بے عبداللہ
گواہ شد علے احمد

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا بر ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۰ء کی منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کشور ہند کی ہوئی

دستخط ٹی ایچ مینڈک
قائم مقام سکرٹر گورنمنٹ ہند
متعینہ ہمراہ لشکر گورنر جنرل

نمبر ۷۷

ترجمہ عہدنامہ کا جو سلطان محمد حسین قدھل اور اولاد اسکے ورثا اور جانشینان از قوم ارینی وسلامی نے بروقت ہونے ملاقات بمقام عدن بتاریخ ۲۷ شہر ذی الحجہ الحرام ۱۳۰۸ ہجری بروز ہفتہ کے قرار پایا حسب ذیل ہے

بنظر قائم کرنے صلح ساتھہ سرکار انگریز کے کپتان اسٹافورڈ ٹمپس ورتھہ ہین صاحب نے ازجانب سرکار انگریز کے اپنی رضامندی ظاہر کرکے ساتھہ سلطان محمد حسین خدمتگار اور اوسکے ملازمان اور رفیقان کے صلح کیا ہے اور عہدنامہ ہذا پر سلطان محمد حسین خدمتگار نے اپنی مہر کی ہے اور کپتان اسٹافورڈ ٹمپس ورتھہ ہین صاحب نے ازجانب سرکار انگریز کے اپنی مہر کی ہے جو کہ ہر دو فریق کو بہتری اور صلح مرغوب ہے اسلیے سلطان محمد حسین خدمتگار والی لیج نے بحق خود اپنے ورثا اور جانشینان و قوم سلاطی وازیبی کے اور کپتان اسٹافورڈ ٹمپس ورتھہ ہین صاحب نے ازجانب ملکہ معظمہ اون گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے اس اقرارنامہ پاک کو قرار دیا تاکہ باہم ہر دو سرکار موصوفہ کے ایک دوستی تا قیامت مضبوط اور مستحکم کہ جو کبھی ٹوٹ نسکے قائم رہین

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان محمد حسین خدمتگار وعدہ دوبارہ واپس کردینے اراضیات واشیاے جملہ قسم کے کہ جسکی نسبت حسن عبداللہ خطیب متوفے اجنٹ انگریزی متعینہ لیج کہ جائداد ہونا ثبوت ہو کرتے ہین لیکن بعوض اسکے سلطان محمد حسین امیدوار ہے نسبت اس امر کے ہے کہ چند کتابین مالگذاری وغیرہ کی کہ جنکا نام ڈیپر اس ہے کہ جو خاندان خطیب کے قبضہ مین ہین سرکار لیج کو واپس کردیجائین اور اگر اونکا ارادہ خشکی مین جانیکا ہو تو اونکی حفاظت کیجاویگی ۔

دفعہ ۲ واضح رہے کہ اوسی خیال سے سلطان جملہ مطالبہ شمایل یہودی کو بھی فیصل کرینگے بلکہ موجودگی گواہان کے فیصل کردیا اور جملہ مطالبون کو بھی کہ جو اندر میعاد پندرہ روز کے کہ قیام ہمارا عدن مین رہیگا ہماری نسبت رجوع ہون تصفیہ کرینگے ۔

دفعہ ۳ اور واضح رہے کہ ازجانب سلطان چند محصول بھی تجویز ہو کر بعد اسکے مندرج کیے جاوینگے اور سلطان پابند اس امر کے ہین کہ اون محصول معینہ سے ایزاد نلیوینگے اور سلطان حتے الامکان ہر طرح کی تدبیر بہ نسبت آسایش کرنے آمد و رفت سوداگران کے کرینگے اور بعوض اسکے وہ مجاز تحصیل کرنے ایک محصول موافق اوپر اجناس روانگی سوداگر کے ہونگے ۔

دفعہ ۴ سلطان وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ رعایا انگریز کو لیج مین واسطے

کارتجارت کے آنے دینگے اور اونکی ہر طرح کی محافظت کرینگے اور سوائے جلانے مردہ کے اور رسوم دینی سب کرنے دینگے ۔

دفعہ ۵ اور اگر کوئی رعایا انگریز جوابدہ قانون کا ہو تو وہ حوالہ حکام متعینہ عدن کے کردیا جاویگا علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی اوسکے حوالہ کردیے جاوینگے ۔

دفعہ ۶ واضح رہے کہ پل کہور کما کا ملکیت انگریزی ہے کہ جسکو انگریز لوگ ہمیشہ اچار کہینگے لیکن اگر یہہ ثابت ہو کہ اوسکو رعایا سلطان نے توڑا ہے یا اوسکا نقصان کیا ہے تو اوسکی مرمت بذمہ سلطان ہوگی ۔

دفعہ ۷ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ جہانتک ممکن ہوگا راستون کو کسان غارتگر سے محفوظ اور صاف رکہینگے اور اجناس سوداگری کی کہ جو اوسکے ملک ہوکر جاتی ہین محافظت کرینگے ۔

دفعہ ۸ رعایا انگریز کو اختیار رہے کہ باجازت سلطان کے لیج مین اراضی بلگان حسب آئین ملک کے لیوین علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین بپابندی قوانین انگریز کے کوئی ملکیت لیوین ۔

دفعہ ۹ واضح رہے کہ وے اجناس کہ جو خاص خاندان بادشاہت کے لیے ہون عدن سے ہوکر بلا ادا محصول جایا کرینگے علی ہذا القیاس جملہ تحائف اور اسباب سرکاری جو عملداری سلطان مین ہوکر جائینگے بری المحصول رہینگے ۔

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ وثیقہ سلطان کا تمام و کمال منحصر اوپر کپتان ہین صاحب اور سرکار انگریز کے ہے اور جو کہ سلطان انگریز کو اپنا دوست صادق سمجھتے ہین اسلیے سرکار انگریز بھی سلطان لیج کو اپنا دوست متصور کرتی ہے ۔ محررہ ۱۱ شہر محرم الحرام اشور ۱۲۵۸ ہجری مطابق ۱۱ فروری ۱۸۴۳ع

دستخط ایس بی ہس کپتان پولٹیکل ایجنٹ عدن

(ل س) (ل س)

نمبر ۸۷

سند جو سلطان لیج نے قبل از پہرا جرا ہونے دینے پانسو اکتالیس روپیہ کہ جرمنی ماہواری وثیقہ کہ جو باعث عہد شکنی

اوسکی اقرارنامجات سابق کے بند ہو گیا تھا ۲۰ فروری

۱۸۴۳ء کو قرار دیا بمضمون ذیل ہے ÷

دفعہ ۱ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند نے بعنایت مجھکو وثیقہ حالہ ۱۸ سکہ جرمنی عطا کیا باین شرط کہ مین ہر طرح پر شرائط اپنے اقرارنامہ مرقومہ ۱۱ فروری ۱۸۴۳ء پر کہ جو حلف ہو کر کپتان فورڈ مئیس ورتھہ ہین صاحب بہادر کپتان فوج جہازی و پولیٹکل ایجنٹ عدن کے سپرد ہوا قائم رہ کر سرکار انگریزی کا دوست اور خیرخواہ بنا رہون ــــ

دفعہ ۲ مین ازروے حلف و ایمانداری کے اوسکو تصدیق کرتا ہون اور یہ بیان کرتا ہون کہ دربارہ صلح ترقی اور کامیابی عدن کے مین ہر طرح کی کوشش بہ نسبت محفوظی آفت کے کرکے منفعت جھنڈا انگریزی کے لیے مدد کرونگا اور ہر طرح پر ظاہر و باطن دفعات مندرجہ سند محررہ ۱۱ فروری ۱۸۴۳ء پر قائم رہونگا ــــ

دفعہ ۳ مین بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتا ہون کہ اگر از جانب میرے یا میرے لڑکے یا سرداران یا اورکسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اورکسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بددیانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورہ بالا کے ظاہر ہو اور کوئی شخص ازکسان متذکرہ بالا کسیطرح پر اوس بددیانتی یا عدول عہد وپیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری موقوعہ رستہ عدن کا ہو تو اوس صورت مین اوسکا ذمہ دار رہون اور سرکار انگریز مجھکو جواب دہ متصور کرین اور اگر مابین اشخاص مذکورہ بالا خفیۃً یا علانیاً کسی مجرم کو پناہ دون اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نرکھون تو اوس صورت مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیہ رایٹ آنریبل گورنر ہند کے باز آؤنگا اور تمام خلقت کے سامنے اپنے کو جھوٹھا گردانونگا ــــ

دفعہ ۴ مین بہ نسبت اس امر کے بھی قسم کھاتا ہون کہ اگر سند مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۴۳ء وجملہ شرائط مذکورہ بالا برآبر سے قائم رہون تو جو کچھ کہ میرا مطالبہ بہ نسبت مہربانی و دوستی و سخاوت سرکار انگریز کے بالفعل متصور ہو اور باعث کسی بددیانتی یا عہدشکنی کے کہ جو ہماری جانب سے آئندہ کو ظہور مین آوے جسمستوجب بڑی سخت سزا کے ہونگے ــــ

مورخہ ۲۰ - فروری ۱۸۴۳ء

دستخط سلطان محمد حسین قدٹل
لیس بی ہنس کپتان فوج جہازی
اور پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن

مہر سلطان

نمبر ۷۹

عہد و پیمان جو واسطے حفظ فوائد تجارت و دوستانہ و خیرخواہی
اور قائم رکھنے دوستی دوام باہم ہر دو سرکار کے قرار پایا
کہ جسپر سلطان علی ابن محمد حسین قدٹل نے از جانب خود و
اپنے ورثا و جانشینان و قوم ارابی و سلامی و دیگر اقوام ماتحت
حکومت اپنے کے اور اسٹافورڈ ٹیس و رتھہ ہین صاحب
بہادر کپتان فوج جہازی و پولٹیکل اجنٹ عدن نے
از روے اختیار عطیہ از جانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل
ہند کے کہ بپیش نظر ہی اخیر گورنمنٹ ہند سے ہونا چاہیے
جسپر دستخط اور مہر کیا بمضمون ذیل ہے + +

جو کہ تمام قومون کے لیے علی الخصوص حکام مذکورۂ بالا کے لیے صلح تجارت و کامیابی بہتر اور مفید متصور ہے اسلیے سلطان علی محمد حسین قدٹل والی لیج از جانب خود و اپنے ورثا و جانشینان اور تمام اقوام کے کہ جو بہ تحت حکومت اونکے کے ہین اور کپتان اسٹافورڈ ٹیس و رتھہ ہین صاحب از جانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ اقرار کرتے ہین کہ باہم ہر دو سرکار کے ایک دوستی مستحکم اور پایدار کہ جو کسیطرح پر ٹوٹ نسکے گی رہیگی اور ہر دو فریق نے دفعات مندرجۂ ذیل کو متفق ہو کر تسلیم کیا اور اپنی مہر و دستخط کر دیے

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان علی محمد حسین قدٹل بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ اگر کسی رعایا انگریزی ساکن عدن کی کوئی جائداد از قسم اراضی و مکان وغیرہ کی اونکی عملداری مین ہو تو وہ اوسکے مالک مستحق کو دیدینگے اور جو لوگ کہ واسطے تحصیل لگان

یا نگرانی اوس جا مناد کی یا اور کسی مطلب خاص سے آوینگے تو اوس صورت مین اونکی خدا اور مناقطت کیجاویگی ۔

دفعہ ۴ سلطان علی محمد حسین فذھل وعدہ کرتے ہین کہ رعایا سرکار انگریزی اور تمام باشندگان عدن کو لیج یا اور کسی جزو عملداری اونکی مین واسطے تفریح طبع یا کار تجارت کے آنے کی اجازت رہیگی اور اونکے مذہب کے رسوم کو بخیر جلانے مردہ کے ہونے دینگے ۔

دفعہ ۳ اگر کوئی رعایا انگریز جو ابدہ قانون کا ہو تو وہ واسطے روبکاری اور سزادہی کے حکام متعینہ عدن کے سپرد کر دیا جاویگا ۔

دفعہ ۴ رعایاے سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ باجازت سلطان کے لیج مین اراضی بہ لگان حسب آئین ملک کے لیوین علی ہذا القیاس رعایاے سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین بہ پابندی قوانین انگریزی کے کوئی ملکیت لیوین ۔

دفعہ ۵ پل کھورکسا کا اور میدان موقوعہ درمیان اوسکے اور پہاڑی عدن کے کہ جو جزیرہ منسلکہ ملکیت انگریزی کی ہے اور جانب شمال کو وہین تک حد ہے ۔

دفعہ ۶ سلطان علی محمد حسین فذھل وعدہ بنسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اون سڑکون کو کہ جو عدن کو جاتی ہین غارتگرون سے صاف رکھین گے اور اشیاے سوداگری کہ جو اونکے ملک مین ہو کر جاتی ہین حفاظت کرینگے اور اون لوگون کو کہ جو دوسرے کو لوٹتے ہین یا روک ٹوک کرتے ہین یا ضرر پہونچاتے ہین سزا دینگے بشرطیکہ اونکے اختیار مین ہو ۔

دفعہ ۷ اور اون اشیاے پر کہ جو خاص سلطان لیج کے گھر کے لیے عدن سے ہو کر جاوینگی کسیطرح کی چونگی نہین لیجاویگی اور علی ہذا القیاس وہ اشیاے سرکاری کہ جو سلطان کی عملداری مین ہو کر جاوین بری المحصول رہینگے ۔

سلطان لیج وعدہ کرتے ہین کہ اونکی عملداری مین اون اشیا پر یعنی اشیاے رعایا سرکار انگریزی کہ جو بندر عدن مین ہو کر جاوین محصول بشرح ذیل لیا جاویگا ۔

شرح محصول

گندم دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

جوار دو روپیہ بشرح ایضاً

میدا دو روپیہ بشرح ایضاً

گھی دو روپیہ بشرح ایضاً

پھل گھاس ہر قسم دو روپیہ ایضاً

شہد دو روپیہ بشرح ایضاً

قوا دو روپیہ بشرح ایضاً

دال دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

سیندھا دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

لاکھ و لوبان وغیرہ دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

ورس دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

کافی دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

گھاٹ دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

ترکاری و لکڑی و گھاس و کربی جو عملداری ابدالی مین پیدا ہوتی ہین بری المحصول رہینگی اور جملہ اجناس پر کہ جو مندرج فہرست نہین ہین بشرح دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا

شرح محصول اون اجناس کی کہ جو عدن سے اوسکے ملک کو جاتی ہین

اوتب روئی دو روپیہ سیکڑہ

ماش دو روپیہ سیکڑہ

سیاہ مرچ دو روپیہ سیکڑہ

سفید اور سوتی کپڑی دو روپیہ سیکڑہ

شیشہ دو روپیہ سیکڑہ

حقہ دو روپیہ سیکڑہ

خرما دو روپیہ سیکڑہ

واضح رہے کہ جملہ اشیاے کہ جو مندرج نہین من مستوجب اداے دو روپیہ سیکڑہ کی ہونگی

دفعہ ۸ سلطان علی محمد حسین مذکور عدہ بہ نسبت ترقی کروانے کاشتکاری ترکاری ولایتی اور دیسی کے واسطے بازار عدن کے کرتے ہین ۔

دفعہ ۹ سلطان علی محمد حسین مذکور بایمانداری تمام اقرارنامہ ہذا کو تصدیق کرکے بیان کرتے ہین کہ جملہ امورات متعلقہ رونق وامن وبہبودی عدن مین کوشش بنظر فائدہ انگریز کے کرینگے اور جہانتک ممکن ہوگا اہلکار سرکار انگریز متعینہ عدن کی صلاح جملہ امورات مین لیا کرینگے ۔

دفعہ ۱۰ سلطان علی محمد حسین مذکور بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتے ہین کہ اگر ازجانب میرے ویرے لڑکے یا سرداران یا اور کسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اور کسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بدویانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورہ بالا کے ظاہر ہو اور کوئی شخص ازکسان متذکرہ بالا کسیطرح پر اوس سے بدویانتی یا عدول عہد وپیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری موقوعہ رستہ عدن کا ہو تو اوس صورتین مین اوسکا ذمہ دار ہون اور سرکار انگریز مجھکو جوابدہ متصور کرین اور اگر مین یا اشخاص مذکورہ بالا خفیتہً یا علانیتہً کسی مجرم کو پناہ دون اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نرکھون تو اوس صورت مین مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیہ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے باز آونگا اور تمام خلقت کے سامنے اپنے کو جھوٹا گرانونگا ۔

دفعہ ۱۱ اسٹافرڈ ٹیس ورتھ ہین صاحب کپتان جہازی اور پولیٹکل اجنٹ متعینہ عدن حسب الاختیار عطیہ ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ وعدہ کرتے ہین کہ تاحینیکہ پابندی شرائط مندرجہ عہد وپیمان ہذا کی رہیگی اور سرکار انگریز کے ساتھ دوستی صدق دلی اور ایمانداری کے پیش آوینگے حالیہ ۸۰ روپیہ ماہواری سکہ جرمنی سلطان علی محمد حسین مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو دیتے رہینگے ۔ محررہ ۷ مارچ ۱۸۴۹ء

بشہادت اسکے ہمنے اپنی مہر اور دستخط کردیا

مہر

دستخط ایس بی ہنس کپتان وپولیٹکل اجنٹ

واضح رہے کہ تیسوین اکتوبر ۱۸۴۹ء کو موسٹ نوبل یعنے عالی القاب گورنر جنرل ہند نے اوسکو منظور فرمایا ہے ۔

دستخط ایچ ایم ایل ایٹ
سکرٹر گورنمنٹ ہند ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۸۰

ترجمہ ایک سند قرارداد سلطان احمد بن عبد اللہ
قدیلی کا بمضمون ذیل ہے

سلطان بن عبد اللہ قدیلی اور اوسکے بھائیان صالح اور تاجر اور قدل اور اوسکے بھائیان چچازاد اتفاق
بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے ساتھ اپنی قوم اور توابعان اپنے اور اونکے سے ایک
اقرارنامہ مثل سابق قرارداد ساتھ کمانڈر بٹس صاحب کے کہ جو اون لوگون کو زر وثیقہ کہ سلطان محمد حسین
قدل ابدالی سے اونکو ملتا تھا دینا قبول کرتے ہین قائم کرین اور مضمون اوس اقرارنامہ قرارداد
باہم اونکے یعنے سلطان اور کمانڈر بٹس صاحب کے یہہ ہے کہ جو کچھ سلاطین ابدالی اور قدیلی کا
سابق سے رہا ہو یا اب ہو وہ اونکا متصور ہوگا اور جملہ نقصان یا غارتگری وغیرہ کے لیئے عدلج
مین یا اوسکے قرب وجوار مین یا اوسکے حدود مین یا عدن مین یا اوسکی سڑکون پر یا اوسکے حدود
مین واقع ہون قوم ابدالی جوابدہ ہونگے اور سلطان احمد مذکور بہ نسبت جملہ اموربات زیادتی کے
جو از جانب کسی قدیلی یا اونکے خاندان یا توابعون کے واقع ہو جوابدہ ہونگے درحالیکہ سلطان
احمد کسی اور فرقہ یا سلطان کے مدد وہی کرینگے تو اوس صورت مین اقرارنامہ ہذا باطل اور منسوخ
متصور ہوگا اور ہمارے سلطان احمد اور محمد حسین کا ہاتھ ایکہی ہے اور ہمارے لوگ اونکے
دوست یکسان ہین اور اگر کوئی شخص از قوم مذکورۂ بالا کے کوئی غارتگری یا ظلم سڑکون پر یا لیج
مین کرے تو اوس صورت مین وہ دست آویز جو ہمارے قبضہ مین ہے تا واپسی مال مغصوبہ
باطل اور منسوخ متصور ہوگی اور اگر لیج یا عدن مین خواہ اونکی سڑکون پر کوئی خانہ جنگی یا قتل
واقع ہو اور مرتکب اوسکا کوئی قدیلی یا کوئی شخص از قوم اونکی سے ہو تو وہ شخص گرفتار ہو کر مجرم
متصور ہوگا ۔ منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ سند ہذا ہمیشہ کاربند متصور ہوگی اور کبھی منسوخ نہین ہوگی اور
اپنا وثیقہ ہم شش ماہی لیا کرینگے اور بروقت کسی ضرورت شدید کے سرکار ہمکو ایک جزو اوسکا
فوراً دیدیا کرینگی اور مہینہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق جنوری اور فروری سنہ ۱۸۳۹ء سے ادا ے

وثیقہ شروع ہوگا اور جو کچھ کہ قوم مذکورۂ بالا کے لیے معین ہے وہ اونکو معرفت ہمارے یا سلطان محمد حسین یا اونکے لڑکون کے ملا کریگا۔ واضح رہے کہ ان شرائط کو سلطان احمد فدغلی نے بوساطت سلیم بن شیخ و سید بن صلاح وکلاے سلطان احمد کے منظور کیا ہے اور اقرارنامہ ہذا کو بتاریخ ۲۶ ربیع الاخر ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۸ جولای ۱۸۳۹ع کے بروز دوشنبہ قبول کیا ہے شش ماہی جو ہمکو سرکار سے ملیگی ایک سو اناسی کروش کہ جسکا آدھا کیانوے و ایک آٹھوان حصہ ایک گروش کا ہوتا ہے اور جو وثیقہ کہ اشخاص مذکورۂ بالا کو ملا کرتا ہو وہ معرفت سلطان یا اوسکے لڑکون کے اونکو لیج مین ملنا چاہیے —

دستخط سلطان احمد بن عبدل بن احمد فدغلی

گواہ رشد ملا جعفر وکیل کمانیز پیتی

گواہ رشد علی بن عبداللہ احمد

گواہ رشد سلیم بن تاجر عرب

گواہ رشد قاضی عبدالرزاق بن علے

نمبر ۸۱



واضح رہے کہ مین نے کہ جسکی مہر اور دستخط اس مین مندرج ہے عزیز الوی بن زین العبدلی کو صلح اور دوستی قرار دادہ باہم اپنے اور گورنر ولیم کولن صاحب حاکم عدن پر و نیز حفاظت ٹرک اور غربا کے جو لیج سے عدن کو جاتے ہین عہد کیا ہے اور مین ہر طرح کے فساد کا کہ جو از جانب قوم فدغلی کے خواہ باشندگان بہار یا کنارہ سمندر کے ٹرک پر سرزد ہو جوابدہ ہون اور جملہ حرکات موقوفہ ٹرک ہاے ابیان و عدن کے ہے ہم ذمہ دار ہین اور جو غارتگری کہ ہماری رعایا پر ہو اوسکے لیے ہم سید انولی سے باز پرس کرینگے اور گورنر عدن اسمین درمیانی ہین —

اور اگر خدانخواستہ باہم فدغلی اور ابدالی کے کوئی نزاع پیدا ہو تو اوس حالت مین انگریز قوم

رب مین دوست اندازی نہین کرینگے بلکہ آپس مین دوست رہینگے اور ہر ایک اپنے قاعدہ اور قول کے مطابق کاربند رہینگے اور اگر کوئی شخص باہم ہمارے یعنے فدٹہلی اور انگریز کے نفاق پیدا کیا چاہے تو ایسے دشمن کے کہنے کی سماعت نہ ہوگی اور گورنر عدن اوس اتحاد کو کہ جو دروازہ عدن پر ہماری رعایا غریب اور دوسرے کی نسبت تعین کیا ہے اوٹھا دین اور بلحاظ اچھی شرائط مطلوبہ کے ہم اور انگریز آپس مین دوست اور خیرخواہ اور محافظ رعایا آپس کے ہین —

واضح رہے کہ یہہ شرط ہمنے اپنے عزیز الوی سے کیا ہے اور وہ از جانب ہمارے ولیم کوگلن صاحب سے عہد کرینگے —

بموجودگی اشخاص ذیل کے تحریر ہوا

صالح بن عبداللہ ناصر بن عبداللہ فدٹہل بن عبداللہ علی بن احمد آزاد

نمبر ۸۲

عہدنامہ صلح و دوستی کا جو باہم سلطان حیدر بن مہدی قوم اکرالی و شیخ عبدالکریم بن صلاح مہدی و شیخ فدٹہل بن حیدر بن احمد والی ملاح سرداران اکرالی یک طرف اور کمپنی طرف ثانی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے

باہم قوم انگریز اور اکرالی کے دوستی صلح اور مستحکم رہیگی عدن ملکیت انگریز کی ہے اور قوم اکرالی ساتھہ امن کے دوست قائم رہینگے اور ہر دو فریق کا رعایا کو اختیار ہے کہ بلا کسیطرح کے روک ٹوک اور ذلت کے ایک دوسرے کی عملداری مین آیا جایا کرین — اور اگر انگریز عملداری اکرالی مین جایا چاہین تو اوس صورت مین اکرالی اونسے بعزت اور شفقت کے پیش آوینگے کیونکہ وہ دوست ہین اور کاشش باہم رعایا ہر دو فریق کے کوئی فساد واقع ہو تو اگر مجرم از قوم انگریز ہے تو حکام عدن کے سپرد کیا جاویگا اور اگر از قوم اکرالی ہے تو وہ حوالہ حاکم سلطان واسطے سزایابی کے کیا جاویگا اسلیے خدا کو حاضر جانکر اسکو قرار دیا —

محررہ ۴ - فروری سنہ ۱۸۳۹ء مقام عدن

دستخط سلطان حیدر بن مہدی

گواہ شد سید لوے — گواہ شد راشد عبداللہ — گواہ شد جعفر بن ملا الول — گواہ شد لیس لی ہمس

نمبر ۸۳

حمد ہے اوس خدا کی جو قابل حمد کے ہے

واضح رہے کہ باتفاق شیخ عبداللہ بن محمد المہدی اور جملہ بزرگان اکرابی کے کہ جنکا نام مندرج ذیل ہے ہمنے عالی القاب گورنر ولیم کوگلن صاحب ناظم عدن سے بنسبت قائم رہنے صدق دلی اور دفع کرنے فساد عملداری اپنے مین اور دوستی صادق کے قول و قرار کیا ہے اپنے حتی الامکان موجب دوستی کے سرکار انگریز اور اوسکی رعایا کے فواید کے محفوظ رکھنے مین پیروی رہینگے اور جسوقت کوئی از قوم انگریز تفریح کے لیے بیر احمد کو آیا چاہے تو اوسوقت مین ہمکو اطلاع اسکی دین اور اونکی تعظیم اور محافظت کے ذمہ دار ہم ہین اور جو حاجت گورنر جنرل کو ہو ہم شب و روز اونکے تابعدار ہین ہمارا ملک اور ہماری جائداد سرکار انگریز کی خدمت کے لیے موجود ہے اور خداوند کریم اس دوستی کو برقرار رکھے غرضکہ جسب مندرجۂ بالا ہمنے قول و قرار کیا ہے اور دعا خدا سے مانگتے ہین کہ ہمکو اپنے قول و قرار کے پورا کرنے مین بایمانداری تمام مستقیم رکھے —

محررہ ۸ شعبان سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۲ - اپریل سنہ ۱۸۳۹ء

دستخط عبداللہ

عبدالکریم صلاح مہدی

حاجی امید علی یحیے

علی بن احمد علی

گواہ شد سید محمد بن زین الدروس — گواہ شد سید الدروس بن زین — گواہ شد شیخ علی اتم احمد باب والا عجیب

بحاضری الوی ایم رین الدروس

نمبر ۸۴

غرض تحریر اس سند جانزکی یہ ہے کہ از روے اس اقرارنامہ کے باہم عبداللہ بحید را مہدی سردار قوم اکرابی کے ایک طرف اور برگذیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن از جانب ملکہ معظمہ انگلستان طرف ثانی کے یہ عہد و پیمان ہوا ہے کہ شیخ عبداللہ بحید ما مہدی موصوف بذات خود و اپنے ورثا و جانشینان کے پابند بہ نسبت اس امر کے ہوتے ہین کہ سوائے سرکار انگریز کے اورکسی شخص کے پاس کوئی جزیرہ جبل بہار و کھور بیر احمد و العاد مندرو خوگم و جملہ سوانح اندرونی و کنارے وغیرہ رہن یا بیع نہین کرینگے اور نہ کسیطرح پر دوسرے کا قبضہ اوسپر دینگے اور بلحاظ اوس کارروائی دوستانہ کے برگذیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن نے سمے روپیہ سکہ ڈالر ایک مشت شیخ عبداللہ بحید را مہدی کو دیا ہے اور آیندہ کو ۵۰ روپیہ سکہ مذکور بطور وظیفہ ماہواری ملا کریگا اور یہ وظیفہ بشرط حفاظت جملہ سوداگران و رعایا انگریزی کے جو عملداری اکرابی مین رہتے ہین یا وہین جاکر جائے ہین و نیز بشرط قائم رکھنے شرائط صلح و دوستی باہم قوم اکرابی اور گورنر عدن ملازم سرکار ملکہ معظمہ انگلستان کے بحق شیخ عبداللہ بحید را مہدی و اوسکے ورثا و جانشینان کے فرض ہے ۔

اور تصدیق اس عہد و پیمان معززکے برگذیر ولیم مارکس کوگلن صاحب نے اور شیخ عبداللہ بحید را مہدی نے الگ الگ اسپر اپنی مہر و دستخط بتاریخ ۲۳ ۔ جنوری ۱۸۶۳ء مطابق ۳ شعبان ۱۲۷۹ ہجری کے بمقام عدن ہر دو حضور کے ثبت کیا ۔

دستخط عبداللہ بحید را مہدی — بمقابلہ محمد بحید را مہدی بن زین الدروس

ڈبلیو ایم کوگلن برگذیر — الدروس بن زین

پولیٹکل ایجنٹ عدن — ایچ رسام آنریبل پولیٹکل رزیڈنٹ عدن

نمبر ۸۵

غرض تحریر سند ہذا کی یہ ہے کہ بغرض انسانیت و مستحکم کرنے آئین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے

ہم اپنے صادق و دوست ہر گذ یر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن کے تجویزات پر بغور تمام توجہ کر کے عہد و پیمان بہ نسبت اس امر کے کرینگے کہ ہماری عملداری موقوعہ افریقہ یا اور کسی مقام موقوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ مین تجارت غلامان حبشی کی امتناعی کرینگے بلکہ بالکل بند کر دینگے اسلیے ہم دستخط کنندگان دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے حلفاً اپنا ارادہ دربارہ امتناع روائگی غلامان حبشی کا افریقہ سے حتے الامکان اپنے قرار دیتے ہین ہم نہ خود داد و ستد کرینگے اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دینگے اور جو جہاز محمولہ غلامان حبشی کے ملے اوسکو گرفتار کر کے ضبط کر لیا جاوے اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے ۔ گواہ شد

سید محمد بن عبد الرحمان البصری

دستخط سلطان مناصر بن ابوبکر بن مہدی قوم اولاکی

بتاریخ ۱۴ ۔ اکتوبر ۱۸۳۳ء مقام ہور

دستخط سلطان ابوبکر بن عبد اللہ بن مہدی قوم اولاکی

تاریخ و مقام ایضاً

اقرار نامہ قرار دادہ از جانب علی محمد زید بزرگ جربی جربا جسر

قوم سوالیون کا بھی جو بتاریخ ۵ صفر ۱۲۵۹ ہجری

مطابق ۱۰ ۔ اکتوبر ۱۸۳۳ء کے قرار پایا

مضمون بالا ہے

دستخط ہر سی علی محمد بزرگ جربی جربا جب

گواہ شد
عمر بن احمد بن سید باسطیا

تاریخ ۵ ۔ صفر ۱۲۵۹ ہجری ۔ مطابق

۱۰ ۔ اکتوبر ۱۸۳۳ء

دستخط محمود محمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۵ ۔ صفر ۱۲۵۹ ہجری مطابق

۱۰ ۔ اکتوبر ۱۸۳۳ء مقام ہاپس

دستخط ابوبکر بن محمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۵ ۔ صفر ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۰ ۔ اکتوبر ۱۸۳۳ء مقام رکودا

دستخط عبدو عمر بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۶۶ء مقام انکور

دستخط علی احمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۶۶ء مقام ایضاً

دستخط حسن یوسف بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۶۶ء مقام کرم

دستخط محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۶۶ء مقام کرم

دستخط یوسف اوثمن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ صفر ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸۶۶ء مقام انتراد

دستخط احمد ابوبکر محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ صفر ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸۶۶ء مقام ایضاً

نمبر ۸۶

نقل عہدنامہ دوستی وصلح قرارداد باہم قوم انگریز
اور ہزابی کے بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ اقرارنامۂ ہذا واسطے صلح باہم ہزابیون کے ہے اور امین ازجانب شیخ عبداللہ ہرات کے شیخ حامد بن عبداللہ ہزیل ملکی ہزابی اور کمانیر ہین صاحب ایجنٹ انگریز ازجانب سرکار انگریز کے فریق ہین اسلیے ہم آپس مین دوست ہین اور وعدہ صلح اور دوستی مستحکم کا کرتے ہین اور ہمارا دل اور ہماری خواہش ایک متصور ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ عدن کے ساتھہ بھی صلح اور دوستی قائم رہیگی اور کاش ہمارے اور انگریز کی رعایا ایک دوسرے ملک مین جائین تو وہان پر وہ ذلیل سمجھے جاوین اور کسیطرح کا ضرر انکو نہ پہونچے کیونکہ ہم ایک ہین اور اگر کبھی از ہر دو فریق کا کوئی رعایا مرتکب کسی جرم کا ہو تو وہ حوالہ حاکم اپنے کے

واسطے سزایابی حسب قانون ملک اپنے کے کردیا جاویگا —

بمقابلہ دستخط سید علوی بن حمد رئیس علی بن بکیر راشد عبداللہ

دستخط شیخ محمد بن عبداللہ ہزیب مکی ہزابی

دستخط الیس بی ہنس ۱۵ - ذیقعدہ مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۳۹ء

ترجمہ سند قرار دادہ از جانب سلطان مانج بن سلام از
قوم ہوشابی اور اوسکا بیٹا سلام بن مانج از قوم ہوشابی کا
بمضمون ذیل ہے

سلطان مانج بن سلام ہوشابی اور اوسکا لڑکا سلام بن مانج ہوشابی بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتے ہین کہ وے بساتھہ جملہ اشخاص متعلق قوم ہوشابی اونکے قرابتیان اور توابعین اور سردار ہم ہمراہ لواجر اور تمام قوم ہوشابی کی حسب انتظام سابق قرار دادہ کمانڈر ملن صاحب گورنر عدن کے کہ جو اتفاق درباب دینے بیشقہ جو اونکو سلطان محمد حسین فضل ابدالی سے ملتا تھا اقرار کرتے ہین متفق الرائے ہین واضح رہے کہ از روے انتظام باہم کمانڈر ہنس اور سلطان کے یہہ قرار پایا کہ جو کچھہ سلاطین ابدالی سابق اور حال کا حق ہے وہ اونکا رہیگا اور جو کچھہ قوم ہوشابی کا بشرح ایضاً اونکا رہے —

واضح رہے کہ بہ نسبت جملہ ظلم بدعت کے کہ جو لیج مین خواہ اوسکے قرب و جوار مین خواہ اوسکے سرحد مین خواہ عدن مین خواہ [illegible] اونکا ذمہ دار ہوا اوسکے حدود مین واقع ہون حسب اقرار اپنے جو ابدہ متصور ہونگے اور مانج بن سلام [illegible] بدعت وغیرہ کا ذمہ دار ہوگا کہ جو از جانب قوم ہوشابی یا اونکے قرابت مند یا رعایا کے سرزد ہو حالانکہ مانج کسی اور سلطان یا قوم کو مدد دیوے تو اوس صورت مین سند ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی ہم سلطان مانج کا ہاتھہ اور سلطان محمد فضل کا ساتھہ ایک متصور ہو علی ہذا القیاس سلطان محمد حسین کے ساتھہ ہمارا دوست یکسان متصور ہو درحالیکہ کوئی شخص از قوم مذکورۂ بالا کے مٹرکون پر یا لیج مین غارتگری کرے تو اوس صورتین تا وقتیکہ بازدہی اوس حرکت کی نسبت نہ لیوے دست آویز ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی کاشر کوئی شخص مقام لیج یا عدن یا مٹرکون پر مار پیٹ یا خون کرے اور یہہ ثابت ہو کہ وہ شخص از قوم

ہوشابی یا اونکے قرابت مند ان کے سپے تو اوس صورت مین وہ گرفتار ہوکر بجرم قزاقی رہا جاویگا مخفی نرہے کہ سمندر ہمیشہ کے لیے بطور پاسبانی کے ہے ہرشش ماہی مین جہاز روزینہ سرکار سے ملاکریگے اور کاش کبھی ضرورت لاحق ہو تو بعد دو مہینے کے جزاوس روزینہ کا ملیگا اور اسکی کارروائی ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۷ ہجری سے مطابق ۴ جنوری و فروری سنہ ۱۸۳۹ع کے شروع ہوگی اور اشخاص مندرجہ بالا کا وثیقہ معینہ معرفت ہمارے یا سلطان محمد حسین یا اوسکے لڑکون کے ملاکریگا واضح رہے کہ ان شرایطون پر سلطان مانچ بن سلام اور سلام بن مانچ نے بدرمیانی ابی محمد حسین بن حسن بن قاسم شفیعان وکیل قوم ہوشابی کے اتفاق کیا ہے قرارداد ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۸۳۹ع بروز جمعہ کے واضح رہے کہ سا عدد سکہ کروش فرونسا کہ جسکا ادھا سا عدد کروش ہوتا ہے قوم ہوشابی کا روزینہ سالانہ مقرر ہے

گواہ شد محمد حسین و حسن شفیعان — گواہ شد جعفر شیخ محمد — گواہ شد عبدالرزاق بن علی — گواہ شد علی بن عبداللہ علی

نمبر ۸۷

اقرارنامہ دوستی و صلح جو باہم شیخ ارسل بن حیدی بن احمد شیدی حاکم یک ضلع متعلق قوم یفای اور اجنٹ معتمد قدیم سردار سلطان علی غالب از قوم یفای اور کاپتان ہنس صاحب کے از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۲ فروری سنہ ۱۸۳۹ع

کو قرار پایا بمضمون ذیل ہے

ہم اقرار کرتے ہین کہ باہم ہمارے صلح اور دوستی رہیگی اور قوم انگریز مقیمہ عدن ہمارے تئین دوست سمجھینگے اور کاش یکے ادہر دوسرکار کے رعایا ایک دوسرے کی عملداری مین جاوے تو اوس سے کوئی مزاحمت نکرے اور نہ اوسکو خلیل کرے بلکہ اوسکو دوست متصور کرے اگر قافلہ ضلع یفائی سے گہر والہ کے ملک ہو کر سوداگری کے لیے عدن مین جانا چاہین تو اوس صورت مین اونسے کوئی مزاحمت نکرے بلکہ اسباب ہر دو فریق بلا اداے محصول آیا جایا کرین اور اسمین اولاً بدلا کیا کرین اور اونکو اختیار ہے کہ عدن سے اجناس سوداگری لیجایا کرین اور اونکی قدر و قیمت ہوا کریگی

دستخط شیخ ہاسل بن ہادی بن احمد - محررہ ۲۱ فروری ۱۸۳۹ء گواہ علی عبداللہ سید علوی

ترجمہ ایک عہد و پیمان کا کہ جو سلطان علی غالب اور اوسکے
بیٹے احمد بن علی غالب از قوم یفائی الاقیفی نے قرار دیا
بمضمون ذیل ہے

ہم باجازداری از جانب خود اپنے توابعین و فرقہ یفائی اور اونکے توابعین اور فرقہ مریدیہ و سلاے
و اونکے توابعین بحق کمانڈر ہنس صاحب گورنر عدن اور ہر کل و جز متعلقہ اونکے کے امر قرار داد
از جانب سلطان محسن فضل علی اور کمانڈر ہنس صاحب گورنر عدن ملازم کمپنی موصوفہ پر اتفاق
کرتے ہین اور حسب طریقہ سابق مجاریہ بعہد سلطان عبید علی کے آیندہ کو بھی اوس قوم کی ملکیت
جو کچھ رہی ہے رہیگی اور جو نقصان از کالیج یا اوسکے قریب و جوار مین یا اسکے سرحد مین یا عدن
مین یا اوسکے سڑکون پر واقع ہو یہ عہد و پیمان قرار داد از جانب عبید علی سے مستثنی متصور نہین
ہوگا اور اگر کوئی نقصان از جانب قوم یفائی یا اسکے توابعین کے ہوگا از راسکے ذمہ دار
علی غالب متصور ہونگے اور کاش کبھی علی غالب کسی دوسرے سلطان یا قوم کو مدد دین
تو اوس حالت مین یہہ عہد و پیمان جو خدا کے سامنے قرار پایا ہے باطل ہوجاویگا اور ہمارا اور
سلطان محسنہ کا ہاتھہ ایک متصور ہوگا اور اسیطرح ہمارے اور اونکے دوست بھی ایک ہی
متصور ہونگے واضح رہے کہ اگر کوئی شخص از متذکرہ بالا لیج کے سڑک پر لوٹا جاوے تو اوس
صورت مین عہد و پیمان ہذا شکست ہوجاویگا اور اگر کوئی شخص ہماری کسی چیز کو توڑدے یا لیلے
یا لیج مین لڑائی کرے خواہ لیج مین یا عدن مین یا عدن کی سڑک پر کسیکو مار ڈالے اور معلوم ہو کہ
وہ شخص از قوم یفائی یا اسکے توابعین کا ہے تو اوس صورت مین سلطان علی غالب جوابدہ ہونگے
اور عہد و پیمان ہذا الی کبھی مجید نہین بلکہ ہمیشہ جدید متصور ہوگا ہم اپنا روزینہ معینہ ابتداے
پہلی ذیقعدہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۸- جنوری ۱۸۳۹ء کے شش ماہی لیا کرینگے اور روزینہ
مذکور خواہم خواہ سلطان خواہ اوسکا بیٹا لیا کریگا - واضح رہے کہ یہہ اقرار نامہ باہم سلطان علی غالب
اور اوسکا بیٹا احمد بن علی غالب کی معرفت اونکے ملازمان ہاسل بن احمد بن ہادی اور حمید بن

احمد کے کہ جنکو اونھون نے بھیجا تھا اور وے علی غالب کے مصاحبین ہین بتاریخ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۸ جون سنہ ۱۸۳۹ع کے قرار پایا — گواہ شد گواہ شد

سید محمد بن زین بن بیوکر قاضی عبدالرضا بن علی سعد بن مسعود

گواہ شد گواہ شد گواہ شد

باسل بن احمد بن وادی قوم مریدی محمد علے یحیے جعفر منشی سرکار کمپنی

وکلاے علی غالب

گواہ شد
حیدر بن احمد یفای وکیل
علی غالب

نمبر ۸۸

اقرارنامہ جو شیخ محمد سید سیدی اور شیخ جواس عبداللہ و شیخ محمد بن احمد و شیخ کویل عملداری سیدی موقوعہ سبھی نے ساتھ کمانڈر ہنس صاحب کے بحق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۳۹ع کے قرار دیا بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ باہم ہمارے ہمیشہ دوستی اور صلح رہیگی اور ہم آپس مین مہربانی سے پیش آوینگے عدن مابین تمام رہیگا اور ہم دونون فریق کی رعایا امن سے رہیگی اور اونکی آمد و رفت مین کسیطرح کی مزاحمت باہمی دافع نہین ہوگی —

محررہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۳۹ع

دستخط سرداران

گواہ شد
عبدالرسول
گواہ شد
جعفر بن ہلال ابوال

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا کہ جو شیخ محمد بن علی یشابی [illegible]
سبھی نے ساتھ کمانڈر ہنس صاحب کے بحق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے

بتاریخ ۲۰ - فروری ۱۸۳۹ء قرار دیا مضمون ذیل ہے

ہم خدا کو حاضر و ناظر جانکر اتفاق کرتے ہیں کہ باہم ہمارے ہمیشہ صلح و دوستی رہیگی اور ہماری دوستی مثل ایک کے رہیگی اور عدن میں امن رہیگا اور ہماری رعایا اور رعایا انگریزی بے تکلف آمد و رفت باہمی جائز رکھینگے اور یکے از ہر دو فریق کے ملک میں مزاحمت یا ذلت اونکی نہیں ہوگی —

واضح رہے کہ بہ نسبت عہد شکنی اقرارنامہ ہذا کے یا بہ نسبت ایذا رسانی کے جو از جانب ڈاکوان لال سمندر کے سڑکوں پر ہو شیخ محمد بن علی ذمہ دار متصور ہے اور وہ بہ نسبت اس امر کے بھی جوابدہ ہے کہ کسی قافلہ کی روک ٹوک نہووے - واضح رہے کہ بہ نسبت اس امر کے شیخ محمد بن علی صرف اپنے ضلع کے لیے وعدہ نہیں کرتا ہے بلکہ ضلع مقبوضہ قوم ارقمی کے لیے بھی کہ جنکا وہ حاکم ہے —

کاشتکار مال عدن یا عملداری سبھی سے دوسرے ملک میں ہوکر جایا چاہے تو اوس صورت میں اوس مال کی قدر و حفاظت کیجاویگی —

مخفی نہ رہے کہ عہد شکنی کے ذمہ دار شیخ محمد بن علی متصور ہونگے —

محررہ ۲۰ - فروری ۱۸۳۹ء

بدستخط شیخ محمد بن علی لبلی

گواہ سید علوی

گواہ علی بن عبد اللہ

گواہ شیخ ارسل مشیدی

دستخط ایس لے ہنس

نمبر ۸۹

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سید محمد جعفر بن سید حیدروس سردار وحید اور اوسکے تابعداران و کمانڈر ہنس صاحب ایجنٹ

گورنمنٹ کے قرار پایا مضمون ذیل ہے

ہم ہمیشہ کی دوستی اور صلح پر اتفاق کرتے ہین اور دروازہ عدن کا ہماری آمدورفت اور دوستی کے لیے کھلا ہے علے ہذا القیاس ہمارا ملک بھی ایسا ہی رہے گا اور فریقین اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ظلم اور بدعت نہین ہوگا ٭

دستخط سید محمد جعفر بن سید حیدروس

محررہ ۲ - فروری ۱۸۳۹ع

نمبر ۹۰

اقرارنامہ قرارداد باہم شیخ جواس بن سلم العبادی اور اوسکی قوم اور کاپتان ہنیس صاحب ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بتاریخ ۱۸ - فروری ۱۸۳۹ع کا بمضمون ذیل ہے ٭

ہماری عملداری باہمی ہین صلح اور دوستی رہے گی اور باہم عدن اور آبادی کے صلح رہے گی آمدو رفت باہمی بلاظلم و بدعت ہوا کرے گی اور باصداقت اسکے شیخ جواس بن سلم اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اوسکے لوگ عدن کی سرکون پر روک ٹوک یا غارتگری نہ کرین گے اور درصورت واقع ہونے ایسی حرکت ناشایستہ کے وہ جوابدہ متصور ہونگے ٭

محررہ ۱۸ - فروری ۱۸۳۹ع

دستخط جواس بن سلم العبادی

دستخط ایس بی ہنیس

گواہ شد

سید علوی

نمبر ۹۱

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا جو شیخ مہدی بن علی زباری نے کمانڈر ہنیس صاحب کے ساتھ بہ حق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۸ - فروری ۱۸۳۹ع کے کیا حسب ذیل ہے ٭

باہم ہمارے اور ہمارے ملکون کے صلح اور دوستی ہمیشہ رہے گی ہمارا فائدہ ایک متصور ہوگا اور ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عدن ہماری اور انگریز قوم کے دوست رہین گے

اور رعایا ہر دو فریق بجا آمد و رفت باہمی سے رہینگے اور اونپر کوئی ظلم و بدعت نہ کرے گا اور بلکہ اونکے ساتھ بمہربانی پیش آوینگے یہ وعدہ جانبین سے ہے اور قوم شیخ مہدی کا کوئی شخص عدن مین جاوے تو اوسکی تعظیم ہونا چاہیے اور اوسکی آمد و رفت مین کسیطرحکی خلل اندازی نہو مگر لحاظ قانون کا بھی رہے اور اگر سڑکون پر از جانب کسی شخص از قوم شیخ مہدی یا اور کسی شخص ساکن اوسکے ضلع کے ڈکیتی سرزد ہو تو اوسکے ذمہ دار شیخ مہدی ہونگے +

محررہ ۱۸ فروری سنہ ۱۸۳۹ع

دستخط شیخ مہدی بن علی

گواہ شد

محمد حسن شاہ نقی

دستخط

گواہ شد

ایس بے ہیس

سید علوی

نمبر ۹۲

اقرارنامہ جو شیخ زیدی اور شیخ صلاح عمودی نے ساتھ کیا نیز ہیس صاحب تعینہ از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۸ فروری سنہ ۱۸۳۹ع قرار دیا بمضمون ذیل ہے +

ہمارے ملک مین باہم صلح اور دوستی رہے گی اور عدن سے ہمسے دوستی رہے گی فریقین کی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین بلا روک ٹوک آیا جایا کریگی مگر احتیاط قانون کی رہے گی +

محررہ ۱۸ فروری سنہ ۱۸۳۹ع

دستخط شیخ صلاح عمودی

گواہ شد

عبدالرسول قاضی

دستخط ایس بے ہیس

نمبر ۹۳

اقرارنامہ دوستی اور صلح جو عمران بن یوسف شیرزئی نے کپتان ہیس صاحب کے ساتھ بحق آنریبل

ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیا حسب ذیل ہے +

دست آویز ہذا کو شیخ قاسم بن سید شیرزئی نے لکھا ہے اور ترجمہ صحیح ہے اور یہی سند ہماری گواہ ہے ہم قوم انگریز کے دوست بلکہ بیٹے دوست ہین اور یہ دوستی سچی اور پایدار ہے اور خدا سے امید ہے کہ اسمین کبھی فرق نہین ہوگا اور یہ امید ہے کہ کوئی امر بیجا نہین واقع ہوگا اور نہ کسی طرحکی خفت ہوگی اور ہماری رعایا تمھارے ملک مین اور تمھاری رعایا ہمارے ملک مین موافق دوست کے آمد و رفت رکھے گی اور جو کچھ مرضی انگریزون کی ہوگی وہ ہی ہوا کرے گی دوسری بات کبھی نہین ہوگی اور ہم ہمیشہ تمھاری مہربانکار بند رہین گے اور ہماری دوستی خدا پر واضح ہے اور وہی گواہ ہے +

محررہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۳۹ء

دستخط عون بن یوسف

شیرزئی

گواہ شد

سید علوی بن زین بن سید حیدروس

جعفر ہادی شیخ اوشہن

دستخط بے بی نہیس پولیٹکل ایجنٹ

بیان عدن ختم شد

بیان سنان

واضح رہے کہ یہ بیان تواریخ مین دکو اغذات صیغہ غیر سے انتخاب ہوا

ابتدا سنہ ۱۷ صدی مین انگریزون نے گورنر موکہا سے ایک فرمان مشعر تعین ایک کارخانہ اور اجازت کرنے تجارت بشرط ادا سے محصول جو تین روپیہ سیکڑہ سے زاید نہو حاصل کیا اور اس ستاویز کو پاشا ترک یمن نے مستحکم کیا واضح رہے کہ اونہین دنون مین قوم ڈچ یعنی باشندگان ڈنمارک نے ایک کارخانہ موکہا مین کہ جو اوسوقت عرب دکھن کا واسطے کار تجارت کے ایک بڑی آڑھت

کا مقام تھا مقرر کیا اور سو برس بعد قوم فرانسس نے بھی ایک کارخانہ جاری کیا ۱۷۳۰ء مین لیکن بعد نکالے جانے ترکون کے تمام مین بحکومت امام سنا کے آگیا مگر بہنگام پہونچنے کارستن کے بمقام سنان کے ۱۷۶۳ء مین قوم عرب صوبۂ عدن کی یعنی ابوعمرش تایز اور دیگر کسان اطاعت امام سے منحرف ہوگئے ۱۷۹۹ء مین جیسا کہ سرکار انگریزی نے تدبیر بہ نسبت مقابلہ کرنے اوس چڑھائی کے جو قوم فرانسس کی جانب سے ہندوستان پر ہونے والی تھی اور نیز بہ نسبت پھر قائم کرنے تجارت لال سمندر مین کہ جس سے وہ محروم ہوگئی تھی کیا اوسوقت ڈاکٹر برنگل صاحب مع تحایف کے ازجانب گورنر جنرل کے سنا کو روانہ کیے گئے چنانچہ ڈاکٹر مذکور نے احکام امام علی منصور کا بنام گورنران موکھا وہودیدا ولوہایہ کے مشعر کرنے ہرطرح اسایش بہ نسبت کارتجارت کے حاصل کیا بعد دو برس کے سرموم لوئم صاحب نے کہ جو سرکار عرب مین ایلچی معین ہوے تھے بہ نسبت قائم کرنے ایک عمدہ مال سوداگری ساتھ سنا کے کوشش کی مگر گورنر موکھا نے اوسکو ذلیل کیا اور شرایط عہدپیمان تجویزشدہ کو امام نے نامنظور کیا +

واضح رہے کہ صدی حال کی ابتدا مین امام علی منصور نے وہابیون کے ہاتھ سے کہ جنھون نے حملہ کرکے چند اچھے اضلاع عملداری اوسکی سے چھین لیے تھے بہت سختی اوٹھائی ۱۸۱۶ء مین محمد علی پاشا نے بعد پامال کردینے اختیار وہابی کے اون اضلاع کو امام علی منصور کے بیٹے اور جانشین احمد کو بشرط ادا سے ایک لاکھ سکہ ڈالر بطور خراج سالانہ کے پھیر دیا ۱۸۱۸ء مین احمد کا بیٹا عبداللہ اوسکا جانشین ہوا مگر وہ اون صوبون کو جو اوسکے باپ کو پھیر دیے گئے تھے رکھہ نہ سکا +

۱۸۱۹ء مین بوجہ ایک قضیہ کے کہ جس مین ایک قوم عرب کو تھوڑے روز کے لیے کارخانہ موکھا مین قید کر رکھا تھا محکمہ رزیڈنسی پر حملہ کرکے لوٹ لیا اور ایک افسر انگریزی کو گورنر کے سامنے کھینچ لے گئے چنانچہ گورنر نے اوسکو نہایت حیوان پن سے ذلیل کیا بعد چندے توقف ایک فوج انگریزی واسطے مطالبہ عوض اس ظلم کے بھیجی گئی اور ۲۶- دسمبر ۱۸۲۰ء کو قلعہ موکھا کو لے لیا اور بعد چندے ایک عذرخواہی یعنے خوشامد بہ نسبت اوس ذلت کے جو سرکار انگریزی پر کی گئی تھی باضابطہ کیا اور ایک عہدوپیمان نمبری ۹۴ ازجانب امام سنان اور

اوسکی کونسل کے بہ نسبت محدودی حقوق رعایاے انگریزی اور تخفیف محصول اور اشیاے روانگی کے دستخط کیا اور محصول ہے رسے ۳ پر سیکڑہ قرار پایا مگر یہ عہدنامہ نہایت واہیات اور غیر معتبر طریقہ پر تحریر کیا گیا یہان تک کہ بعد انان معلوم ہوا کہ انگریزی اور عربی ترجمہ مین بڑا فرق ہے امام نے بہ نسبت کرنے کسی طرحکی تبدیلی عہدنامہ مین انکار کیا خیر سرکار انگریز نے بہ نظر محفوظ رکھنے واسطے دوستی کے ہر مراتب مندرجہ کو بجز دفعہ ۱۰ کے قبول کیا اور دفعہ مذکور کے ترجمہ انگریزی کی یہ عبارت ہے کہ ملازمان کارخانہ صرف زیر حکومت رزیڈنٹ کے رہین ترجمہ عربی مین مندرج نہین تھی امام کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ جملہ مراتب قبول ہوے مگر درحالیکہ کسی شخص ملازم رزیڈنٹ کو سزا دینے کے لیے امام گرفتار کرین تو اوس صورت مین رزیڈنٹ اوسکو واپس لے لین اور جو تدبیر کہ بدانست سرکار انگریزی مناسب معلوم ہو وہ کیجاوے ۱۸۴۰ء مین ایک عہدوپیمان سوداگری کا کپتان مورسن بے صاحب نے حاکم موکہا سے قرار دیا اور اوسی سال مین ساتھ سردار زیلا کے اوسی قسم کا اقرارنامہ قرار دیا بعد چندے نشان انگریزی کو کاٹ ڈالا اور رعایاے انگریزی سے محصول لہ سیکڑہ ایزاد کرکے تحصیلا جو کہ موکہا زیر حکومت سوبلایم پورٹی کے آگئی تھی اسلیے شبہہ بہ نسبت اس امر کے تھا کہ آیا شریف حسین مجاز قائم کرنے کسی عہدوپیمان کے کہ جو بنیاد متصور ہو ہین یا نہین سرکار انگریزی نے بھی بہ نسبت چند زاید دفعات مندرجہ عہدنامہ کے کہ جو خلاف تجارت اقوام دیگر یورپ کے تھین اعتراض کیا چنانچہ اس قضیہ کا ملکہ معظمہ کے ایلچی متعینہ کاسٹنٹ نویل نے تصفیہ کیا - واضح رہے کہ سنین گذشتہ مین ملک سنا مین تزلزل واقع رہا ۱۸۳۲ء مین موکہا اور تمام کنارہ سمندر بدست ترکون کے آگیا مگر بعد براے چندے پھر واپس آیا لیکن آخر کو ۱۸۴۸ء مین پھر جاتا رہا علی منصور جو بجاے اپنے باپ کے ۱۸۳۴ء مین امام سنا کا ہوا تھا تین برس بعد نکال دیا گیا مگر ۱۸۴۴ء مین بعد وفات اپنے چچا کے وہ پھر حکومت کا جانشین ہوا اور صرف ۱۸۴۹ء مین محمد یحیے ایک دور کے رشتہ دار نے اوسکو پھر نکال دیا ۱۸۴۹ء مین محمد یحیے نے پورٹی کی اطاعت کو حلفاً قبول کیا اور سنان پر بطور رعیت سلطان کے بہ شرط دینے نصف مالگذاری اور رکھنے ایک فوج ترکی اپنے پایۂ تخت مین قابض ہونے کا اقرار کیا چنانچہ یہ باشندگان کو اسقدر ناگوار ہوا کہ وہ ترکون کے

خلاف اوٹھکرا دنکو مار ڈالا اور علی منصور کو کہ جسنے محمد یحییٰ کے قتل کا حکم دیا تھا پھر بحال کیا
اندرچند ماہ کے امام علی منصور محمد یحییٰ کے بیٹے غالب کے ہاتھہ مین آگیا مگر باشندگان سنا
نے غالب کی اطاعت کو قبول کرنے سے انکار کرکے اپنے ہمقوم سے ایک شخص کو حاکم مقرر
کیا واضح رہے کہ چندروز تک غالب ایک قصبہ تاریک مین کہ جو سنا سے تھوڑے فاصلے پر تھا
متوالا اور واہبیات پھر اکیا چنانچہ یہی کیفیت ۱۸۵۸ء تک یعنی جسوقت کہ اوسکو بلاکر صرف بطور نام
کے حکومت پر بحال کیا رہی مخفی نرہے کہ ہنگام زلزلات اندرونی موقوعہ سنا اور لڑائی ترکستانون کے
امامون نے بارہا کوشش بہ نسبت لینے مدد اور مشورہ سرکار انگریزی سے کے اپنے کام مین کیا مگر
سرکار موصوف نے اونکے معاملات مین دست اندازی کرنے سے بالکل انکار کیا +

نمبر ۹۴

[illegible] ۱۵ جنوری ۱۸۱۹ء کو ادا پایا بمضمون ذیل ہے +

واضح رہے کہ مضمون شفاعت کا گو بعباہم امیر تیغ القضا بابت امام مہدی مدد رسانی شہر سام کے اور
اجنٹ سرکار انگریزی آغا مسٹر بروس خان کے ۱۲۳۶ء ہجری مطابق ۱۸۲۱ء کے قرار پائے تھی
حسب ذیل ہین +

عبارت انگریزی	ترجمہ عربی
دفعہ اول - رزیڈنٹ کے ہمراہ اوسیقدر گارد واسطے حفاظت کے رہے گا کہ جسقدر بغداد بصرہ اور بشائر مین ہین یعنی ۳۰ آدمی +	دفعہ اول - رزیڈنٹ یعنی وکیل جو از جانب سرکار انگریزی لنگر کاہ مکرمہ مین مقیم رہے اون کی معیت مین سے تیس آدمی اپنے ہمراہ مثل رزیدنان یعنے وکلاے متعینہ بصرہ و بغداد و ابوشہر عرف بشیر کے رکھے گا +
دستخط ولیم بروس گورنمنٹ اجنٹ	دستخط چہ گواہان
دفعہ ۲ - رزیڈنٹ اون رسومات کے قبول کرنے سے کہ جو عہدہ مرتبہ ملازم سرکار انگریزی کے ہمیشہ رہی رہیگا اور گھوڑے پر سوار ہوکر جہان	دفعہ ۲ - رزیڈنٹ یعنی وکیل کی جو سرکار انگریزی کی جانب سے کارخانہ پر تعینات رہے گورنر تعظیم و تکریم کرے گا اور قوابین سرکار انگریزی

عبارت انگریزی	ترجمہ عربی
چاہے آنے جانیکا مجاز ہیگا اور وہ موکہا اور شیخ سعید بلی کے جملہ پھاٹکوں سے ہوکر کہ جس سے قوم یورپ ابتک محروم تھی آنے جانیکا مجاز رہے گا اور اوسی طرح پر آزاد رہے گا کہ جس طرح پر رزیڈنٹ بشاہر و بصرہ و بغداد و مسقط کا ہے ✣	حسب مرضی اپنے سواری گھوڑے یا اور کسی چیز کی کیا کرین رزیڈنٹ کو اختیار ہے کہ شہر مین یا باہر شہر کے تفریح طبع کے لیے جایا کرین اور اونکو یہ بھی اختیار ہے کہ جس پھاٹک سے چاہین علے الخصوص پھاٹک شاذولی سے آیا جایا کرین اور اونکو اختیار ہے کہ حسب مرضی اپنے خواہ پیدل خواہ سوار آیا جایا کرین اور کوئی شخص اونکو نہ روکے اور نہ اونسے کچھ کہے اور اونکی قدر
دستخط ولیم بروس	
اجنٹ گورنمنٹ	
	ومنزلت [illegible] طرح پر ہوگی جس طرح پر کہ نگاہ
	دیگر یعنی بغداد و بصرہ و بوشہر اور مسقط مین ہوتی ہے
	دستخط جمہ مصاحبان کونسل موکہا
دفعہ ۳ — ایک ٹکڑا اراضی واسطے قبرستان کے دیجاوے اور کسی شخص سے جو زیر جھنڈا سرکار انگریزی ہین ہے زحمت یا دخالت مذہبی نکری جاوے ✣	دفعہ ۳ — مردہ انگریز کا کہ جسکی ارواح، بحکم قادر مطلق خدا کے قبض کر لیجاوے تو وہ ایک مقام حسبہ مین کہ جو خاص اونکے لیے ہے مدفون ہونگے اور اونکو کوئی شخص یہ نکہے کہ تمھاری قوم کی رسم ایسی اور ویسی ہے اور اچھی رسم نہین ہے
دستخط ولیم بروس	
اجنٹ گورنمنٹ	
	دستخط جمہ ممبران یعنی مصاحب
دفعہ ۴ — جب کبھی رزیڈنٹ کو ضرور ہو تو وہ مجاز ہو کہ سنا مین جاکر امام سے گفتگو کرے اور اوس صورت مین ڈولا بشرط ضرورت اوسکے ہمراہ ایک کارد واسطے پہرہ وغیرہ کے کر دینگے ✣	دفعہ ۴ — اجنٹ یعنی وکیل سرکار انگریزی مقیمہ لنگر گاہ موکہا کو جب ارادہ سیر کرنے کا ہوا کرے تو اوسکو اختیار ہے کہ سنا مین تفریح طبع کے لیے امام کے پاس جایا کرے اور اوسکو کوئی شخص مجاز روکنے کا نہین ہوگا اور حاکم
دستخط ولیم بروس اجنٹ گورنمنٹ	

عبارت انگریزی	ترجمہ عربی
	موکہا راستہ مین محافظت کے لیے ایک گارد اپنی پلٹن سے دیگا خلاف اسکے کوئی امر نہوگا ✣
	دستخط چہہ مہران
دفعہ ۵ — چار سو روپیہ سکہ جرمنی جو بروقت اوترنے اسباب کے جملہ جہازہاے سوداگری پر لیا جاتا تہا آیندہ سے جہاز انگریزی پر لیا جاویگا اور اب سے یہ محصول خواہ اسباب اوترے یا نہ نہین دیا جاویگا جس طرح پر کہ بہ نسبت جہازان لڑائی ملکہ معظمہ اور آنریبل کمپنی کے ہے ✣	دفعہ ۵ — جہازان سوداگری رعایاے سرکار انگریز پر چار سو روپیہ محصول معین تہا مگر آج سے وہ بند ہوگیا اور اونسے کچہ نہین لیا جاویگا اور وہ جہاز بھی مثل جہازان سرکار اور پادشاہی کے متصور ہونگے اگر اوسکا اسباب اوتارا جاوے تب بھی منجملہ چار سو روپیہ محصول کے کچہ نہین لیا جاوے گا چنانچہ اس امر کا تحریر کرنے سناکے اشتہار دفع کرنے مخالفت اور محاصرہ لنگرگاہ کے ہوچکا ہے ✣
دستخط ولیم بروس	دستخط چہہ مہران
اجنٹ گورنمنٹ	
دفعہ ۶ — جملہ رعایاے سرکار انگریزی جو موکہا مین سوداگری کرتے ہین علے الخصوص سوداگران سورت کے کہ جو بہ پناہ جہنڈا انگریزی کے ہون ایسا ہی کرینگے اور لونکے تضیون کا تصفیہ زریڈنٹ کرینگے اور اگر اونمین سے کوئی از مذہب اسلام ہو اور چاہے کہ اوسکا تصفیہ شرع محمدی کے کیا جاوے تو اوس صورت مین وہ مجاز کروایا نے ایسے تصفیہ کے ہونگے اور ایک شخص از جانب زریڈنٹ ہمراہ اونکے	دفعہ ۶ — جملہ سوداگران کو جو سرکار انگریزی کی تولایعین ہین اور اونکی جہنڈی اور پناہ کے نیچے ہین علے الخصوص سکناے سورت کو اختیار ہے کہ اپنا کاروبار تجارت کا موکہا مین کرین اور اگر اونمین قوم سلمان ہو اور باہم اونکے قضیہ ہو اور کوئی شخص خواستگار شرع محمدی کا ہو تو اوسکی خواستگاری مین کسیطرح کی رکاوٹ نہین کیجاویگی جب باہم لوگ یعنی جماعت زریڈنٹ اور رعایاے موکہا کے کسی طرحکی

عبارت انگریزی	ترجمہ عربی
رہے گا اور درحالیکہ اوس قضیہ مین کوئی عامل امام کا شریک ہو تو اوس صورت مین تصفیہ اوسکا ایک اجنٹ ازجانب رزیڈنٹ خواہ رزیڈنٹ خود اور گورنر مقام کا ملکر کرین گے اگر رعیت امام کی بیجا ہے تو اوس صورت مین سرکار اوسکو سزا دیگی اور اگر واقعات برعکس اسکے ہین تو اوسکو سزا رزیڈنٹ دینگے اور جملہ توابعین گودام یعنی ہر قسم کے دلال وبجواو سکے نیچے ہون تمام کمال بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے رہکر بہ تحت حکومت رزیڈنٹ کہ جو صرف مجازاونکی سزادہی اور تدارک کرنے بہ نسبت جملہ درخواستون کے کہ جو اوپر گذرین ہوگا رہینگے واضح رہے کہ دفعہ ہذا یعنی ششم کو امام نے بطور جداگانہ کے کپتان بروس صاحب کے ساتھ قرار دیا ہے ۔۔	نزاع واقع ہو تو اوس صورت مین ایک شخص از جانب رزیڈنٹ حاکم موکہا کے روبرو حاضر ہو اور حاکم مذکور بہ نسبت ارتکاب وترتکب جرم کے تحقیقات کریگا اور اگر زیادتی ساکن اوس ملک کی زمہ عائد ہو تو حاکم موکہا اوسکو سزا دینگے اور اگر بیجائی یعنے جرم ازجانب فوج انگریز یعنی عسکر کے وقوع مین آیا ہو تو اوس صورت مین سزادی اوسکی رزیڈنٹ کرینگے ۔
دستخط ولیم بروس صاحب	واضح رہے کہ یہ دفعہ ششم منجملہ اون دو دفعات کے ہے کہ جو امام مہدی کے پاس واسطے خوض کے بھیجی گئی تھین اور بعد آنے جواب شریف کے یہ دفعہ بعد داشت نقل از قلم امیر فتح اللہ کے مسٹر بروس صاحب کے حوالہ کردی گئی تھی اور بروقت آنے جواب کے باہم مسٹر بروس اور امیر فتح اللہ کے ایک صحبت تھی کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ۔
ایجنٹ گورنمنٹ	
دفعہ ۷ ۔ اب سے آیندہ کو محصول بہ نسبت جملہ اشیاے سوداگری کے جو قوم انگریز لیجاوین یا جو ساڑھے تین روپیہ سیکڑہ کے جو اب تک تھا اوسکے بھی مثل قوم فرانسس کے سوا دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا اور اشیاے آمدنی وروانگی پر بھی انگریز اور اونکی رعایا سے اوسی شرح سے یعنی سوا دو روپیہ سیکڑہ کے	دفعہ ۷ ۔ بہ نسبت محصول اون اشیا کے کہ جو لنگرگاہ موکہا سے روانہ ہوتی ہین سوا دو روپیہ سیکڑہ سکہ ڈولر یعنے جو قوم فرانسس دیتی ہین قرار پایا ہے اور اسی طرح پر محصول بہ نسبت اون اشیا کے بھی لیا جاویگا جو سوداگران انگریزی وسرکار انگریزی موکہا سے لیجاتے ہین واضح رہے

عبارت انگریزی	ترجمہ عربی
لیا جاویگا واضح رہے کہ یہ دفعہ جداگانہ بذریعہ	کہ یہ ساتوین دفعہ منجملہ اون دو دفعات کے ہے
فرمان امام کے بطور علامت دوستی قوم انگریز	کہ جو شریف مہدی کے پاس واسطے تصفیہ اور
کے قرار پائی +	خوص کے بھیجی گئی تھی کہ جن کا جواب شریف
دستخط ولیم بروس	نے حسب ذیل دیا +
اجنٹ گورنمنٹ	ہمنے منجملہ تین روپیہ کے تین حصہ محصول فی سیکڑہ
مقام موکہا محررہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۱ع	کے بہ نسبت جملہ اشیا کے کم کردیا اور یہی محصول
نقل مطابق اصل کے ہے	اون اشیا پر بھی کہ جو سرکار انگریز اور اونکے سوداگران
دستخط ولیم بروس	لنگرگاہ مین لاوین لیا جاوے گا اور اون سے
اجنٹ گورنمنٹ	سوا دو روپیہ سیکڑہ سے زیادہ بہ نسبت جملہ اشیاے
واضح رہے کہ ان ہر ایک دفعہ پر امیر فتح اللہ	آمدنی وروانگی کے نہ لیا جاوے اور یہ گویا علامت
اور جملہ ممبران کونسل موکہا کے اور کپتان بروس	منانات سرکار انگریزی اور اونکے سوداگران کی
صاحب کے مہر و دستخط ثبت ہوے ملاحظہ کیا +	اور نیز محافظت آمد و رفت و دوستی جانبین کی
دستخط	حسب موجودہ زمانہ سابق کے ہے +
جان کش للی کپتان	محررہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۱ع
جہاز ملکہ معظمہ موسومہ ٹوپار	دستخط
وافسران علے	چہ ممبران

بیان سنا ختم شد

بیان مکلا اور شحر

واضح رہے کہ مکلا اور شہر دو بڑی لنگرگاہان از جانب دکھن کنارہ عرب کے واقع ہین کہ جس مین تجارت غلامان کی ہوا کرتی تھی اور اس مقام مین زنجی بردار اور سمالی اوڑنکالی کے کنارہ سے ہر سال غلام لائے جاتے تھے ۱۴ مئی سنہ ۱۸۲۳ع کو برگڈیر کولکن صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ

متعینہ عدن نے ایک اقرارنامہ نمبری ۹۵ مشمولہ بھیجا دینے اور بند کرنے آمدنی درونگی غلامان کے نقیب صلاح بن محمد والی مکلا اور نقیب علی نجحی والی شہر کے قرار دیا ✦

نمبر ۹۵

واضح رہے کہ باعث تحریر سند ہذا کا یہ ہے کہ بغرض انسانیت و مستحکم کرنے آئین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے مین اپنے دوست صادق برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن کی تجویزات پر بغور تمام توجہ کرکے عہد و پیمان بنسبت اس امر کے کرتا ہون کہ اپنے ملک خاص یا عملداری میری موقوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ مین تجارت غلامان کا امتناع کرونگا بلکہ بالکل بند کردونگا اسلیے مین دستخط کنندہ دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے علانیہ اپنا ارادہ دربارہ امتناع رونگی غلامان حبشی کے افریقہ سے حتے الامکان قرار دیتا ہون مین نہ خود اونکو لیجاونگا اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دونگا اور جو جہازی رعایا کا جہاز محمولہ غلامان حبشی کے ملے وہ گرفتار ہوکر ضبط ہوجایا کرے گا اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا تاریخ ہذا سے ایک سال کے بعد جاری ہوگا ✦

دستخط

صلاح محمد

ڈبلیو ایم کوگلن

پولیٹکل رزیڈنٹ متعینہ عدن

محررہ ۴ مئی سنہ ۱۸۶۳ء

گواہ شد — گواہ شد

عمر باسلیم کبسن — تربھی رائم اسسٹنٹ پولیٹکل رزیڈنٹ

محررہ ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۹ ہجری

واضح رہے کہ ایک عہد و پیمان بجنس مضمون مذکورہ بالا بتاریخ مذکور الصدر ساتھ علی بن یحیی لفٹنٹ شہر کے قرار پایا ہے ۲۹ جون سنہ ۱۸۶۳ء کو ولیسرائے اور گورنر جنرل نے منظور کیا

بیان مکلا ختم شد

بیان شوا

واضح رہے کہ سنہ ۱۷۴۰ع مین سہیلا سلاسی پادشاہ شوا مالک عملداری موضوعہ دکھن ابوسینا نے اپنی خواہش بہ نسبت قائم کرنے دوستی سابقہ سرکار انگریز کے ظاہر کرکے سرکار بمبئی سے توپین اور سامان لڑائی کا بذریعہ ایک تحریر کے مانگا مخفی نرہے کہ منظور صوبجات ابوسینا کے شوا اوس زمانہ مین ایک نہایت قوی اور صوبہ عظیم تھا اس مین قوم گلا رہتی تھی جسوقت کہ سہیلا سلاسی نے یہ ترقیان کین اوسوقت آمد و رفت جہاز ان لال سمندر نے تجارت ابوسینا کو نہایت رونق اور ترقی دی اسواسطے دربار شوا مین کہ جسکے ساتھہ ملک فرانسس بھی واسطہ دوستی کا قائم رکھنے کے آرزومند تھا ایک ایلچی بھیجے جانے کی تجویز ہوئی اور ۱۵ نومبر ۱۷۴۱ع کو ایک سوداگری اقرارنامہ نمبری ۹۶ ساتھ پادشاہ کے قرار دیا +

نمبر ۹۶

عہد و پیمان دوستی اور سوداگری کا جو باہم سہیلا سلاسی پادشاہ شوا و بفات و گلا کے ایک طرف اور کپتان ولیم کارن والس صاحب کے از روے اختیار عطیہ از جانب گورنر بمبئی کے بحق ملکہ معظمہ گوین و کنگ یا پادشاہ ہرادی گریٹ برٹن آیرلنڈ اور انڈس یعنے ہندوستان کی ملکیت و کیپ کنگ یا پادشاہ مقصودان ذیل ہے +

چونکہ کارتجارت اون قومون کے کہ جو سلسلہ بندی دوستی مین مضبوطی سے قائم ہین باعث بڑی دولت اور بہبودی کا ہے اور قائم ہونا ایک عہدنامے کا بہ نسبت دوستی دوام اور سوداگری کے باہم شوا اور گریٹ برٹن کے کہ جسکی نسبت ہر دو پادشاہون نے التجا کی ہے مفید اقوام جانبین کے متصور ہے اور علامت دوستی اور خیرخواہی کی نسبت باہم پادشاہ شوا اور ملکہ معظمہ موصوف کے گفتگو ہو چکی ہے اور ضرور ہے کہ چند دفعات اور شرائط کہ جنکی روسے تجارت مطلوبہ کا کارروائی باہم ہر دو قوم کے ہو تشخیص کیجاوین اسلیے ہم دفعات مندرجہ ذیل پر اپنی رضامندی اور اتفاق ظاہر کرتے ہین +

دفعہ ۱ — باہم سہیلا سلامی بادشاہ سوابقات اور گلا اور اوسکے جانشینان اور ملکہ معظمہ بادشاہزادی گریٹ برٹن آیرلنڈ اور ہندوستان اور اوسکے جانشینان ہمیشہ دوستی آزاد اور مستحکم قائم رہے گی +

دفعہ ۲ — بنظر محفوظ اور قائم رکھنے یگانگت موجودہ باہمی کے بادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان اوس شخص کو قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے کہ جسکو ملکہ معظمہ اور اوس کے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کرین اور اوسکے حقوق وغیرہ کو یکسان محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۳ — علے ہذا القیاس بغرض مذکورہ بالا ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینان بھی اوس شخص کو کہ جسے شاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کرکے بھیجین قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے اور اوسکے جملہ حقوق کو محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۴ — باہم رعایاے شوا اور رعایاے گریٹ برٹن کے کاروبار تجارت کا بہ شرائط ذیل جاری ہوکر ترقی پاوے +

دفعہ ۵ — جملہ اشیاے انگریزی وسوداگری پر جو سلطنت مین آوین خواہ وہان فروخت ہون یا اور کسی ملک بیرونی مین فروخت ہون صرف ۵ سیکڑہ پادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور محصول لیا کرین اور اس سے زیادہ نہین +

دفعہ ۶ — واضح رہے کہ اس محصول کی تشخیص بہ شرح ۵ سیکڑہ کے اوپر قیمت اشیاے سوداگری کے حسب نرخ بازار اعلی ولونی کے ہوگا اور وہ محصول اوپر مرضی سوداگر کے منحصر ہی یعنی خواہ نقد دے خواہ جنس +

دفعہ ۷ — بعد ادا ے پہلے محصول کے سوداگر مجاز اس امر کا ہوگا کہ عملداری شوا مین جہان چاہے وہان خواہ اپنا اسباب فروخت کرڈالے اور خریدکنندہ سے کوئی مزاحمت نکریگا اور جہان چاہے بلا روک ٹوک کے لے جاوین +

دفعہ ۸ — سوداگران انگریز کو اختیار ہے کہ حسب تجویز اپنے جو جنس از قسم کھانے وغیرہ یعنے اشیاے ضروری کے چاہین خرید لین خواہ وہ پیداوار اس ملک کا ہو یا کہین باہر سے آیا ہو اور وہ اوس شے کو بلا ادا ے کسیطرح کے محصول کے لیجاوین +

دفعہ ۹ — علے ہذا القیاس اون اشیاے سوداگری پر بھی کہ جو رعایا پادشاہ شوا کی ہون اور ولایت کو جاوین زیادہ اومن محصول سے نہ لیا جاوے جو اتبک رعایاے انگریز سے لیا گیا ہو یا آیندہ کو لیا جاوے ÷

دفعہ ۱۰ — لحاظ رونق اور ترقی کار تجارت باہم شوا اور گریٹ برٹن کے پادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان اون سوداگرون کو کہ جو عملداری شوا مین پیداوار افریقہ اندرونی کا کہ جو خاص کر بازار انگریزی کے لائق ہے لاتے ہین دلاسا دینگے ÷

دفعہ ۱۱ — علے ہذا القیاس ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینان بھی سوداگران انگریزی کو بہ نسبت لیجانے ایسے اشیاے کے ملک شوا مین دلاسا دینگے کہ جو وہانکے قابل اور پسندیدہ ہون ÷

دفعہ ۱۲ — بنظر اچھی حفاظت سوداگران اور اونکے مال کے شاہ شوا اور اوسکے جانشینان اور ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینان اپنے حتے الامکان اون گذرگاہون کو جو بیچ کنارہ سمندر اور ابوسینا کے واقع ہے خوب محفوظ رکھینگے ÷

دفعہ ۱۳ — بنظر ترقی اور رونق آمد و رفت دوستانہ رعایاے جانبین کے یہ قرار پایا کہ مسافران انگریز کو کہ جو عملداری شوا مین رہتے ہون یا اور ملک کو جاتے ہون کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نہ کیجاوے ÷

دفعہ ۱۴ — اور اون مسافرون کے وہ اسباب کہ جو بیچنے کے لیے نہین ہین مستوجب ادا کسیطرح محصول کے نہونگے اور وہ اپنا مال متصور ہوکر لازوال رہے ÷

دفعہ ۱۵ — علے ہذا القیاس رعایا پادشاہ شوا کے ساتہ بھی درحالت اوسکی سکونت کسی ملک موقوعہ عملداری ملکہ معظمہ اور نیز اوسکے جانے کسی اور ملک مین کسیطرحکی روک ٹوک اور مزاحمت نہ کیجاوے گی ÷

دفعہ ۱۶ — ہمیشہ کے لیے دفعات اوشرائط مذکورہ بالا پر باحتیاط تمام لحاظ کیا جاویگا اور یہ بطور ثبوت تمنا کے ازجانب ہر دو پادشاہان کے بہ نسبت دوستی پایدار اور مستحکم کے سمجھا جاوے گا ÷

تاریخ ۱۰ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۴ ابی سینا مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۶۷ع مینی ۲۹ سال حکومت سہیلاسلاسی اور پانچوین برس

بجلدوے بادشاہت ملکہ معظمہ کے مقام انگولالا بایہ تخت شوا مین قرار پایا +

دستخط ڈبلیو وی سی ہارس

دستخط سہیلا سلاسی

بادشاہ شوا لقب اورگالا

بیان شوا ختم شد

بیان ریلا
وتجورا

سنہ ۱۸۳۹ع مین بعدے لینے عدن کے محفوظ رکھنا حکومت لنگرگاہ ان ریلا اور تجورا موقوعہ کناری ڈلکالی کا ضرور معلوم ہوا واضح رہے کہ یہ لنگرگاہ کنارۂ افریقہ پر عدن کے سامنے واقع ہے اور دکھن ابوسینا کے سوداگری کی خاص لنگرگاہ ہین ہین تجورا ریلا کا ایک قصبہ ہے اور دونون مقامات سابق مین امام مسقط کے زیر حکومت تھے مگر ہنگام انقلاب سلک کے سرداران ریلا اور تجورا نے آزادی اختیار کرلی اور اونیسوین اگست سنہ ۱۸۴۱ع کو ایک عہدوپیمان نمبری ۹۷ کہ جسکی رو سے جزائر موسے سرکار انگریز کو چھوڑ دیے گئے ساتھ سردار تجورا کے قرار پایا اور ستمبر سنہ ۱۸۴۲ع مین اوسی مضمون کا ایک عہدوپیمان نمبری ۹۸ بہ نسبت داگذاشتگی جزیرہ ابادو کے سلطان ریلا سے قرار دیا سرکار انگریز نے ان عہدنامون کی تبدیلی اور منسوخی اوس عبارت کی جو خلاف کار تجارت اقوام دیگر کے تھا چاہی مگر بباعث تنازل مین اور اوسکے علاقہ کے تبدیلی مذکور عمل مین نہین آئی اور چندے بعد ریلا و تجورا زیر حکومت ترکون کے آگیا +

نمبر ۹۵

عہدوپیمان سوداگری جو باہم سلطان محمد بن محمد سردار تجورا اور کپتان رابرٹ مورس ایلچی سرکار انگریز کے ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے +

چونکہ قائم ہونا ایک عہدوپیمان سوداگری وصلح کا منجملہ مطلب فریقین کے متصور ہے سو چونکہ جب سے عدن لنگرگاہ انگریزی قرار پایا ہے ضرور ہے کہ آپس مین [illegible]

سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بی صاحب باختیار عطیہ شرائط اور وضعات مندرجہ ذیل پر اتفاق کرتے ہین +

دفعہ ۱ — باہم سرکار تجورا اسکے علاقہ اور سرکار انگریزی کے دوستی اور صلح قائم رہے گی +

دفعہ ۲ — قوم انگریز اور جملہ جہاز کہ محمولہ اشیاے سوداگری ہر قوم کے جو زیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلا روک ٹوک لنگر گاہان موقوعہ عملداری سرکار تجورا مین داخل ہوکر کار تجارت کا کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکریگا اور جملہ پیداوار پر بشرح صد سیکڑہ کے اونسے محصول لیا جاوے گا علے ہذا القیاس رعایا سلطان تجورا کی بھی جملہ لنگر گاہان انگریزی مین اونہین حقوق کے مستوجب ہونگے +

دفعہ ۳ — واضح رہے کہ لنگر گاہ تجورا اور لنگر گاہان قرب جوار موقوعہ عملداری سلطان محمد بن محمد کے واسطے لینے یا رکھنے جملہ اسباب محمولہ اون جہازان کے کہ جو زیر جھنڈا سرکار کے ہون کھلے ہین اور سلطان تجورا حتے الامکان دربارہ ایجاد کرنے پیداوار انگریزی علاقہ اندرونی لقات و شوا والی سینا مین بخوبی کوشش کرینگے اور بعوض اوسکے حکام متعینہ عدن تجورا مین کار تجارت کو رونق دین گے +

دفعہ ۴ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہر حالت مین مشورہ دوستانہ کا جو کوئی شخص ذی اختیار از ملازم سرکار انگریز کا دی قدر اور لحاظ کرینگے اور بلا واقفیت ملازمان سرکار انگریزی متعینہ عدن کے کسی دوسری قوم یورپ سے کوئی عہدوپیمان یا سند قرار نہین دینگے تاکہ کسی طرح پر دوست انگریز یا اونکی سوداگری مین مخل نہو اور بعوض ان شرائط کے سرکار انگریز فوائد سرکار تجورا پر ملحوظ رہیگی اور حتے الامکان ترقی کار تجارت مین مدد کرینگے +

دفعہ ۵ — جانبین کی رعایا جب مرتکب کسی جرم کی ہو بموجب قانون اپنی سرکار کے سزایاب ہوگی +

دفعہ ۶ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ بہ نسبت محفوظ رکھنے اور قدر کرنے اون رعایا انگریز کے جو انکی عملداری مین رہے ہون کرتے ہین بشرطیکہ قبل از سکونت اوس کے منظوری سرکار کی حاصل کی ہو علے ہذا القیاس سرکار انگریز بھی بحق رعایاے تجورا اور اوسکے

علاقجات کی نسبت یہی وعدہ کرتی ہے ✣

دفعہ ۷ — درصورتیکہ کسی شخص دیگر خواہ از قوم یورپ یا اور کسی سرکار کے ساتھہ کوئی عہد وپیمان یا اقرارنامہ تجارت کا قرار پاوے تو اوسوقت مین سلطان محمد بن محمد بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ کوئی عہدنامہ یا اقرارنامہ ایسا نہین قرار پاوے گا جو وقت حال یا آیندہ کو مضر یا مخل سبق نوآمد سرکار انگریزی کے انتظام ملک یا کار تجارت مین ہو اور بعوض اوسکے سرکار انگریز بھی وعدہ کرتی ہے کہ اونکی جانب سے بھی کوئی کارروائی ایسی نہین واقع ہوگی کہ جو بسیط پر مضر مطلب سرکار تجورا کے ہو ✣

دفعہ ۸ — ہم سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بے صاحب نے ملکر برضامندی اپنی اپنی سرکار کے دفعات مذکورہ بالا کو واسطے فائدہ ہردو سرکار کے منظور کیا کہ جسکی شہادت مین ہمنے آج بتاریخ ۱۹ اگست سنہ ۱۸۴۰ع مطابق ۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۲۵۶ ہجری کے اپنی مہر اور دستخط ثبت کیے ہین ✣

ترجمہ بعینہ کا جو سلطان محمد بن محمد نے سرکار انگریز کو بہ نسبت جزیرہ موسی کے دیا ہے بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ ہم سلطان محمد بن محمد حاکم تجورا نے از جانب خود و اپنی کونسل کے جزیرہ موسی کا سرکار انگریز کو بعوض ۱۰ اگٹھہ چانول کے دیا اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جزیرہ مذکور کو بعوض چانول مذکور کے فروخت کیا اسلیے اب وہ جزیرہ ملک سرکار انگریزی کا ہے کہ جسکا گواہ خدا ہے ✣

مرقومہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۵۶ ہجری مطابق ۱۹ اگست سنہ ۱۸۴۰ع

دستخط سلطان محمد بن محمد

گواہ شد — بٹھا ابن محمد وزیر

گواہ شد — ابوبکر مرجن

گواہ شد — شاکا بن علی

گواہ شد — حاجی عبدالرسول جنٹ انگریزی متعینہ مونجا

دستخط رابرٹ مورس بے صاحب کپتان کمانیر جہاز سیش اوسٹرس ✣

نمبر ۹۸

عہدو پیمان سوداگری جو باہم سید محمد یار حاکم ریلا از جانب خود اور اپنی اولاد اور کپتان مورس بے صاحب از جانب ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ÷

چونکہ قائم ہونا ایک عہدو پیمان سوداگری وصلح کا مفید مطلب فریقین متصور ہے نظر بریں ہم سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بے صاحب باختیار عطیہ شرائط اور دفعات مندرجۂ ذیل پر اتفاق کرتے ہین ÷

دفعہ ۱ — قوم انگریز اور جملہ جہاز کہ محمولہ اشیاے سوداگری ہر قسم کے کہ جزیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلا روک ٹوک لنگرگاہان موقوعہ عملداری سرکار تجورا مین داخل ہوکر کار تجارت کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکرے گا اور جملہ پیداوار پر بشرح صہ سیکڑہ محصول لیا جاویگا علے ہذا القیاس رعایا حاکم کی بھی جملہ لنگرگاہان انگریزی مین مستوجب اداے اوسیقدر زر محصول کے ہونگے ÷

دفعہ ۲ — گورنر ریلا حتے الامکان کوشش دربارہ ایجاد کرنے جنس انگریزی واشیاے سوداگری وغیرہ کے علاوہ اندرونی ریلا مین کرینگے اور بہرحال شخص یا اشخاص از قوم انگریزی اور اون کی رعایا کی قدر اور منزلت وحفاظت کرینگے اور کسان ذی اختیار از ملازمان سرکار انگریزی مثلاً ایجنٹ وغیرہ کے مشورۂ دوستانہ پر لحاظ کرینگے اور جب تک کہ وہ ریلا مین رہینگے اونکی قدر ومنزلت کرینگے علے ہذا القیاس انگریز لوگ بھی اپنی طرف سے اپنے لنگرگاہ عدن یا اور کسی مقام مین اوسی طرح پر پیش آوینگے اور کار تجارت ریلا مین خوب مدد دینگے ÷

دفعہ ۳ — گورنر ریلا بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی دیگر قوم یورپ سے کسیطرح کا عہدو پیمان یا اقرارنامہ بلا وقفیت سرکار انگریزی عدن کے نہ کرینگے اور نہ کسی اور یورپین کو اپنے ملک مین بود وباش کرنے دینگے اور نہ اونکو گذرنے دینگے تاکہ کسیطرح بدست انگریز یا اونکی سوداگری مین خلل یا ضرر نہ پہونچے بعوض اسکے سرکار انگریز حتے الامکان دربارہ ترقی کار تجارت حاکم ریلا کی بخوبی مدد کرینگے ÷

دفعہ ۴ — اگر فریقین مین سے کسیکی رعایا مرتکب کسی جرم کی ہو تو وہ بموجب آئین اور

دستور اسپے لگ سکے سزایاب ہوگا +

دفعہ ۵ — ہم سید محمد یار جزیرہ اوبا دلکہ جو متصل ریلا کے واقع ہے سرکار انگریز کو لنگر گاہ واسطے اونکے جہاز اور کشتیون کے عطا کرتے ہین اور اسمین کسیطرحکی امتناعی واقع نہوگی ہم سید محمد یار گورنر ریلا اور کپتان رابرٹ مورس بے ازجانب سرکار انگریزی ممالک ہند کے دفعات مندرجہ بالا کو قبول کرکے اقرار کرتے ہین کہ اوسکی کارروائی بایمانداری تمام عمل مین آکر ہمیشہ دوستی اور صلح باہم ہمارے قائم رہیگی اور شہادت اسکی اپنی مہر و دستخط ثبت کیے +

دستخط رابرٹ مورس بے

کپتان کمانیر جہاز

سس اشرس

مقام موکہا

محررہ ۲ ستمبر ۱۸۴۰ء

بیان ریلا و تجورا ختم شد

بیان سمالی

۱۸۲۷ء مین ایک جہاز تجارت انگریزی پر بربرا مین ہیراول قوم سمالی نے حملہ کرکے لوٹ لیا واضح رہے کہ مقام بربرا ایک لنگر گاہ ہے اور ریلا اور تجورا کی پورب جانب کو عدن کے سامنے واقع ہے اور بباعث ناقص ہونے آب وہوا کے ہر سال مین چھ مہینے لوگ اوسکو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہین اور باقی ایام سال مین افریقہ کی ہر قوم کے قافلے وہان پر آتے ہین چنانچہ اوس حرکت ظلم کی سزادہی کے واسطے ایک جنگی جہاز روانہ ہوا ۶ فروری ۱۸۲۷ء کو ایک عہدو پیمان نمبری ۹۹ بربرا بسمت حمل اور سردارون کے بزرگان اوس قوم نے دستخط کیے +

۱۸۵۴ء مین بنظر دریافت کرنے ملک و قوم سمالی مابین بربرا اور زنزی بار کے کچھ قصد بھیجی گئی کہ چند سمالیان از قوم موسی درا پریل ۱۸۵۵ء کو حملہ کرکے دو افسران انگریز کو زخمی کیا اور ایک کو مار ڈالا اور اونکا اسباب نکال لے لیا چنانچہ فوراً قوم ہیراول بربرا بسمت سردگی

اور سزا دینے سرغنہ مجرمان کے سرکار انگریز نے دعوی کیا اور بنظر پورا کروانے مطالبہ مذکور کے برابر محاصرہ کر لیا بزرگان قوم نے درباب پورا کرنے مطالبہ کے بڑی جانفشانی کی مگر اصل قاتلون کو جنھون نے اندرونی ملک لے لیا تھا گرفتار نکر سکے آخر کو سرکار انگریزی محاصرہ سے باز آئی و باین شرط راضی ہوئی کہ سمالی ازروے ایک عہدنامہ نمبر ۱۰۰ کے اس امر کی نسبت وعدہ کرین کہ اون قاتلون کے حوالہ کرنے مین بخوبی پیروی کرین گے اور اپنے ملک مین کاروبار کو بلا روک ٹوک کے ہونے دین گے اور سوداگری غلامان حبشی کو بند کروا دین گے اور جو ایجنٹ انگریزی واسطے دیکھنے کارروائی شرائط عہد و پیمان کے وہان بھیجا جاوے اوسکی قدر و منزلت کرینگے +

۱۸۴۴ع مین بزرگان جبرگرہا جس اور جبر تجالا اقوام سمالی نے ایک اقرارنامہ نمبری ۸۵ بہ نسبت بند کرنے سوداگری غلامان کے ساتھ پولیٹکل رزیڈنٹ عدن کے قرار دیا +

نمبر ۹۹

وہ بات جو بہ نسبت کاروبار تجارت اور دوستی کے باہم جی جی کاردن بریمر صاحب بہادر سی بی کپتان جہاز انگریزی موسومہ تامر کے ازجانب قوم انگریزی مقیمہ افریقہ شمالی اور شیخ ہاے قوم جراول کے قرار پائی ہے مضمون ذیل ہین +

دفعہ ۱ — یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ اب سے آیندہ کو باہم رعایاے پادشاہ انگلستان اور شیخ ہاے جراول اور اونکی رعایا اور باشندگان اوس کنارہ افریقہ کے کہ جس پر اونکی حکومت ہو صلح اور دوستی قائم رہے گی +

دفعہ ۲ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازون پر کہ جھنڈا انگریزی لنگرگاہ بربرا یا اور کسی لنگرگاہ موقوفہ حکومتی شیخ ہاے از قوم جراول مین واسطے کاروبار تجارت کے آوین کسیطرحکی مزاحمت یا ضرر رسانی اونمین کی جاوے گی بلکہ شیخ ہاے مذکور اونکی محافظت اور مدد کرینگے اور اونکو اختیار ہے کہ جس قسم کی سوداگری چاہین کرین — اور جب مرضی اپنے بلا کسیطرحکی دست اندازی یا روک ٹوک کے جب چاہین لنگرگاہ سے چلے جاوین +

دفعہ ۳ — علے ہذا القیاس یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازان یا مردمان کی جو شیخ ہاے

از قوم جراول کے ہون اور کسی لنگرگاہ موقوعہ عملداری پادشاہ انگلستان مین آوین ہر طرح کی محافظت اور مدد کیجاوے گی اور اونکی قدر و منزلت مثل دیگر جہازان سوداگری اوس لنگرگاہ کے ہوگی +

دفعہ ۴ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ برابر قیمت جہاز برگرین اور اوسکے اسباب محمولہ کے کہ جو بربرا مین لوٹ لیا گیا تھا شیخ ہاے از قوم جراول مذکور کپتان جی جی کارڈن بریمر صاحب کو یا اور کسی شخص کو جو مجاز اوسکا ہو پندرہ ہزار سکہ ڈولر اسپین خواہ نقد خواہ بذریعہ جنس کے تین قسطون پر دینگے یعنی پانچہزار ڈالر نقد یا جنس اوسقدر قیمت کے سال حال یعنے ۱۸۲۷ع مطابق ۱۲۴۲ ہجری مین دینگے اور اوسی قدر دو سال مابعد مین دینگے یعنے قبل از اختتام موسم تجارت ماہ اپریل یا دوسو زین دن نوروز کے +

دفعہ ۵ — جو کہ دو لشکریان متعلق جہاز مذکور کے ہنگام غارت گری مین مارے گئے تھے اسلیے حسب شرع محمدی واسطے پرورش خاندان اشخاص مقتول کے شیخ ہاے تعدادی سکہ ڈولر دینے کا وعدہ کرتے ہین +

محررہ ۶ — فروری ۱۸۲۷ع مطابق ۹ — رجب ۱۲۴۲ ہجری بمقام بربرا واقع ملک افریقہ

دستخط جی جی کارڈن بریمر

ایم ای بیگ تولڈ پولٹیکل اجنٹ گواہ

گواہ شد

شرمارکی علی صالح

دستخط اسمعیل گملا واسطے خود اور عمر کاظم حسین ہن اور اسمعیل گولد شیخ ہاے قوم جراول +

منظور شد از سرکار بمبی بتاریخ ۱۰ مئی ۱۸۲۷ع

نمبر ۱۰۰

دفعات صلح اور دوستی جو باہم قوم جراول سمالی ایک طرف اور برگڈیر ولیم مارگس کوکلس صاحب پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن کے ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی طرف ثانی کے قرار پاے بمضمون ذیل ہین +

چونکہ بتاریخ ۱۹ — اپریل ۱۸۵۵ء مطابق یکم شعبان ۱۲۷۱ ہجری کے ایک حملہ نمک حرام اور قتل ارباب ایک غول قوم جراول کے ایک گروہ افسران انگریز پر جو اوس ملک مین عزم سفر کار رکھتے تھے لنگر گاہ بربرا مین برضامندی و پشت دہی بزرگان قوم مذکور کے سرزد ہوا کہ جس ظلم کے باعث سے سرکار ہندوستان نے چندہ مطالبہ کرکے کنارہ جراول پر محاصرہ کر لیا اور اب معلوم ہوا کہ قوم مذکور نے تمام الامکان اپنے اون شرائط کو پورہ کرکے التجا دلگداختگی حاضرہ کی کی ہے اسلیے ہم اتفاق کرتے ہین ٭

دفعہ ۱ — بزرگان جراول اپنے حتے الوسع اور علی قائل لفٹنٹ اسٹروِن صاحب کے حوالہ کر دینے مین بخوبی کوشش کرینگے ٭

دفعہ ۲ — تا وقتیکہ یہ پولیٹیکل قوم عیسی موسی کہ جنھون نے اب اوسکو پناہ دی ہے خواہ اور کوئی قوم جو آیندہ کو اوسکو یعنے اوعلی مذکور کو پناہ دی عدن مین آنیسے محروم رہیگا ٭

دفعہ ۳ — جملہ جہاز جو جھنڈہ انگریزی چلتے ہین لنگر گاہ بربرا یا اور کسی مقام موقوعہ عملداری جراول مین واسطے کار تجارت کے بلا روک ٹوک آنے جانے پاوینگے اور جملہ رعایاے انگریزی کی ہر مقام عملداری مذکور مین بخوبی محافظت کیجاوے گی اور اونکو اجازت بہ نسبت کرنے کار تجارت یا سیر کے بہ پناہ بزرگان قوم کے ہوگی علے ہذا القیاس اشخاص از قوم جراول بھی عدن یا اور کسی مقام عملداری سرکار انگریز مین اونھین حقوق کے مستحق متصور ہونگے ٭

دفعہ ۴ — تمام عملداری جراول مین مع لنگر گاہ بربرا کے سوداگری غلامان حبشی کی ہمیشہ کے لیے موقوف ہوجاوے گی اور کاش خلاف اقرار نامہ ہذا کے عملداری مذکور مین ایسے غلام برآمد ہون تو وہ حوالہ انگریز کے کردیے جاوین اور کماینر کسی جہاز ملکہ معظمہ یا آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا مجاز ہے بہ نسبت اس امر کے ہوگا کہ وہ ایسے غلام یا غلامان کی سپردگی کا دعوی کرے بلکہ بشرط ضرورت دبزور ہتھیار اوس دعوی کی تایید کرے ٭

دفعہ ۵ — پولیٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن بشرطیکہ اوسکو ضرورت معلوم ہو مجاز ہے بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ موسم بیلا مین ایک ایجنٹ کو مقام بربرا مین تعینات کرین کہ وہ دیکھے آیا مضمون

اقرارنامہ ہذا کی تعمیل ہوتی ہے یا نہیں اور اوس ایجنٹ کی اوسیطرح قدر و منزلت کیجاویگی کہ جو سرکار انگریز کے خیرخواہ کے لیے واجب ہے +

دفعہ ۶ ۔ جبکہ بزرگان جراول نے بسبب پابندی دفعات اقرارنامہ ہذا کے بذات خود اور اقوام دیگر کے اور حوالہ کر دینے پولیٹیکل ایجنٹ متعینہ عدن کے اوس فریق کو کہ جو عہد شکنی کرے قول صادق کیا ہے اسلیے محاصرہ کنندہ جراول کا واگذاشت کیا جاوے گا اور باہم انگریز اور جراول کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی +

محررہ ۷ ۔ نومبر ۱۸۵۶ع مطابق ۸ ربیع الاول ۱۲۷۳ھ مقام بربرا

نشانیان

۱	محمد ارالی	عیال یونس
۲	احمد علی بکری	
۳	نور فراح	
۴	احمد غالد	عیال احمد
۵	محمد ادریس	
۶	مگن محمد	
۷	ربلی منہا	مکاہل
۸	ایتا ہلدہر	
۹	فراہ بنین	
۱۰	اداوتہ شرارکی	عیال حمود

واضح رہے کہ بتاریخ ۷ ۔ نومبر ۱۸۵۶ع کے مقام بربرا میں ہمارے سامنے دستخط ہوئے +

دستخط ارایل پی فیر — دستخط ڈبلیو ایم کوگلھن

اسسٹنٹ پولیٹیکل زریڈنٹ عدن — پولیٹیکل زریڈنٹ مقام عدن

محررہ ۹ ۔ نومبر ۱۸۵۶ع

واضح رہے کہ ۲۳ ۔ جنوری ۱۸۵۷ع کو اقرارنامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کی باجلاس

کونسل کے بمقام فورٹ ولیم یعنی کلکتہ کے ہوئی +

دستخط کینبل	بی پی کاک
جارج انسن	حسب الحکم —
جی ڈورن	دستخط جی الیف ایڈمنسٹن
جی لو	سکرٹیر گورنمنٹ ہند
جی پی گرانٹ	

بیان شمالی ختم شد

بیان زنزی بار

واضح رہے کہ سنہ ۱۶ صدی کی ابتدا مین لوگیون نے جزیرہ زنزی بار اور زیادہ تر شرقی کنارہ افریقہ کو فتح کر لیا باشندگان ممباسا نے اپنے حاکمان کے ظلم کی وجہ سے نامید ہوکر سنہ ۱۶۹۹ع مین امام مسقط سے کہ جنھون نے بہت لوگیون کو قتل کرکے اونکو نکال دیا مدد چاہی مخفی نرہے کہ قبل از سنہ ۱۸۴۴ع کے یعنی بعہد احمد بن سعید کے عرب مسقط کا قیام مستحکم جزیرہ زنزی بار مین نہین ہوا بلکہ بعد اسکے بھی کئی برسون تک لیتے تا جلوس فرمانے سید سعید کے سنہ ۱۸۴۴ع مین اطاعت زنزی بار کی صرف چندے کے برای نام تھی +

سنہ ۱۸۴۶ع مین باشندگان ممباسا نے اطاعت مسقط سے منحرف ہوکر شیخ احمد کو اپنا سلطان قرار دیا اور سنہ ۱۸۴۸ع یعنے جب کہ بخوف چڑھائی امام کے سلیمان بن علی سلطان ممباسا نے بندہ مندی اپنی بحمایا کے سرکار انگریز کی پناہ پکڑی آزاد رہے ، فروری سنہ ۱۸۲۴ع کو اوسکے ساتھ ایک اقرارنامہ کہ جسکی رو سے لنگر گاہ ممباسا اور اوسکے علاقہ مع جزیرہ پمبا اور کنارہ سمندر معنونہ ابین ملندہ اور دریاے نبگالی کے بہ تحت گریٹ برٹن کے قائم کی گئی قرار پایا مگر منظوری اس اقرارنامے کی عمل مین نہین آئی کہ سنہ ۱۸۲۰ع مین امام مسقط نے ممباسا پر ایک فوج بھیجکر اوسکو لے لیا +

حکومت زنزی بار کی راس دکالڈو سے کنارہ سمندر پر قریب کنارہ سو میل بجانب شمال کو ہے

۱۸۴۴ع مین سید سعید والی مسقط نے اپنے بیٹے سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین حکومت زنزی بار پر مقرر کیا اور سید ثوینی دوسرے بیٹے کو حکومت مسقط پر مقرر کیا ۱۸۵۴ع مین سید خلید مرگیا اور امام نے اپنے چھوٹے بیٹے سید مجید کو اوسکا جانشین کیا بعد وفات امام کے ۱۸۵۶ع مین سید ثوینی نے کہ مسقط کا حاکم تھا زنزی بار کا دعوی کیا چنانچہ اوس نے ساتھہ اپنے بھائی سید مجید کے ایک اقرارنامہ کہ جسکی رو سے سید مجید بشرط دین ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ کے حکومت افریقہ پر قابض رہا قائم کیا مگر خلید کے بعد ایک قضیہ واقع ہوا خواہ وہ بہ نسبت ادای زر مذکورۂ بالا کے متصور ہو یا بہ نسبت تابع ہونے زنزی بار کے بحکومت مسقط کے غرضکہ خوف لڑائی کا ہوا اگر فریقین آمادہ بہ نسبت اس امر کے کرائے گئے کہ گورنر جنرل کی پنچایت پر انفصال اس ماجرا کا منحصر کیا جاوے اور اونکے فیصلہ پر ہر دو فریق کاربند ہون چنانچہ ایک کمشین واسطے تحقیقات اس امر کے مقرر ہوا اور رو سے وجہ ثبوت کے جو کمیشن نے حاصل کیا تھا لارڈ کیننگ صاحب نے فیصلہ نمبری ۱۰۱ کہ جسپر دونون فریق راضی ہوے کیا یعنے یہ کہ سید مجید حکومت زنزی بار اور حکومت افریقہ پر جو سید سعید کے قبضہ مین تھا رہے اور ہمیشہ چالیس ہزار روپیہ مع بقایا کے امام مسقط کو دیا کرے مگر اوس دن سے زنزی بار کا مسقط کے تابع ہونا متصور اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ سلطان زنزی بار عہدنامجات کی اون دفعات پر پابند متصور ہے کہ جو اوسکے باپ کے ساتھ بہ نسبت زنزی بار کے قرار پائی ہون حال مین اوسنے ایک حکم مشعر ممانعت آمد و رفت غلامان کے جو اوسکی حکومت مین موسم غلامان مین یعنے یکم جنوری سے ۳۰ اپریل تک ہوا کرتا تھا جاری کیا ✣

نمبر ۱۰۱

خط بنام سید مجید بن سعید والی زنزی بار

مشفق مہربان قدردان — ہم آپ کو دوبارہ اوس نفاق کے جو ہم آپ کے اور آپ کے بھائی امام مسقط کے واقع ہوا تھا کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ لوگون نے پنچایت ولیسرائے گورنر جنرل کی قبول کرنی کو اقرار کیا لکھتے ہین — واضح رہے کہ بلحاظ اوس دوستی کے جو ہم سرکار ملکہ معظمہ اور سرکار اومان و زنزی بار کے ہمیشہ سے چلی آئی و نیز بغرض انسداد لڑائی آپس کے جسے آخر

پنچایت کو قبول کیا اور بغرض حاصل کرنے پوری وقفیت امورات تنازعہ کے ہمنے سرکار بنبئی کو واسطے تعینات کرنے ایک افسر کے مسقط اور زنزی بار مین بغرض کرنے تحقیقات ضروری کے ہدایت کی چنانچہ برگڈیر کوگلن صاحب کہ جنکے انصاف و تیز فہمی اور عدم طرفداری پر سرکار ہند نہایت اعتبار رکھتی ہے واسطے تحقیقات مذکورۂ بالا کے تعینات ہوے اور برگڈیر کوگلن صاحب موصوف نے بہ نسبت جملہ امورات کے جو ہم آپ اور آپ کے بھائی کے تنقیح طلب تھے ایک رپورٹ کامل اور مفصل گذرانا ہے اور ہمنے ہر سوال پر بخوبی غور کرکے فیصلہ حسب ذیل کیا ہے +

اول - سید مجید زنزی بار اور اوس حکومت افریقہ کا کہ جو سید سعید متوفی کی تھی حاکم گردانا جاے +

دوم - حاکم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرے +

سوم - سید مجید سید ٹھوالی کو دو سال کا بقایا یعنی اسی ہزار روپیہ دیدین +

ہم بہت خوش ہین کہ شاید ہر فریق کے حق مین واجب اور مقرر ہین اور جو کہ آپ لوگون نے بخوشی نیک نیتی سے ہماری پنچایت کو قبول کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ لوگ اسپر بخوشی اور ایمانداری کاربند رہین گے اور تکمیل اسکی بلا توقف عمل مین آویگی +

واضح رہے کہ ادا سے چالیس ہزار روپیہ کا زنزی بار مسقط کے تابع ہونے کی علامت نہین تصور کیجاوے گی اور نہ یہ آئین صرف بذات آپ کے اور آپ کے بھائی سید ٹھوالی کے قایم رہیگا بلکہ یہ انتظام پایدار اور حمیت کے لیے متصور ہوکہ نسلاً بعد نسلٍ مرعی رہے گا اور حاکم مسقط جملہ مطالبہ زنزی بار سے باز آوینگے اور دونون وراثتون کی ناہمواری کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست مغفرت سرکار انگریز سے پیدا ہوئی تھی ٹھیک ہوگی چنانچہ اب سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور ہونگی فقط راقم دوست صادق اور خیر خواہ +

دستخط کیمبل صاحب مقام کلکتہ

لفیے فورٹ ولیم - ۲ - اپریل ۱۸۶۱ء

ترجمہ خط عربی مرسلہ سید مجید بن سعید سلطان زنزی بار بنام لفٹنٹ کرنیل سی پی رگبی صاحب کونسل ملکہ معظمہ متعینہ زنزی بار مورخہ ۱۹ ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹ جون ۱۸۶۱ء کے بمضمون ذیل ہے +

بعد سلام و دعا کے مدعا یہ ہے کہ ملکہ ورود کی خطوط نواب گورنر جنرل کشور ہند اور عالی القاب

گورنر بمبئی سے نہایت سرفرازی حاصل ہوئی اور خوشخبری تصفیہ قضیہ موقوعہ باہم ہمارے اور ہمارے بھائی ٹھوالی بن سعید نے ہمارے دلکو شاد کیا اور اوس فیصلہ کو جو دربارہ دینے لفت ۲۰۰۰۰ ہزار روپیہ ہمارے بھائی ٹھوالی کو مع لفت ۱۰۰۰۰ ہزار تقایا دو سال کے قرار پایا ہے ہم قبول کرتے ہین اور شرایط فیصلہ پر بھی ہم راضی اور پابند ہین اور جو کہ مرضی سرکار انگریزی یعنے جوابل سرکار کی یہ ہے کہ ہر ایک ہم مین سے یعنے ہم اور ہمارے بھائی ٹھوالی اپنی اپنی عملداری مین آزاد رہکر اپنی رعایا پر حاکم رہین یعنے زنزی بار اور جو جزایر پیما اور منفیہ اور حکومت افریقہ کے جو تابع اوسکے ہے ہمارے تحت حکومت رہے اور مسقط اور اوسکے علاقہ موجزیرہ اومان کے تحت حکومت ہمارے بھائی ٹھوالی کے رہے اور نیز یہ کہ ہم آپس مین برادرانہ دوستی اور صلح کے ساتھ رہین اسلیے ہم اوسکو منظور کرتے ہین اور دعا مانگتے ہین کہ بمرضی الہی ایسا ہی ہو اور ہم سرکار کی مہربانی اور شفقت کے اور نیز دفع کرنے ان قصہ اور فساد کو ہماری حکومت سے نہایت ممنون اور مشکور رہین اور تا حیات اپنی اس مہربانی کو جو ہم پر سرکار انگریز نے ظاہر کی ہے فراموش نہ کرینگے اب آپ سے ہماری یہ التجا ہے کہ آپ عالی القاب گورنر جنرل کشور ہند سے یہ ذکر فرمایئے کہ بنسبت دینے چالیس ہزار روپیہ سالانہ بھائی ٹھوالی کو اس طرح پر تصفیہ فرماوین کہ ہر سال موسم یعنے قریب اپریل کے عت ہزار دیا کرے اور باقی عت ہزار روپیہ ہر سال دسمبر مین یعنے قریب ستمبر اور اکتوبر کے کہ جب سالانہ حساب تیار ہوتا ہے اور مالگذاری تحصیل ہوتی ہے دیا کرین چنانچہ اسیطرح پر سابق مین ہمنے اپنے چچازاد بھائی محمد بن سالم کے ساتھ بنسبت دینے چالیس ہزار روپیہ کے مسقط کو بندوبست کیا تھا اور اسی ہزار روپیہ بقایا ہم جسقدر جلد ممکن ہوگا ادا کرینگے اور یہ التجا ہماری بغرض محفوظ رکھنے قصہ آیندہ کے ہے — یقین ہے کہ آپ اپنی ضروریات سے ہمکو سرفراز فرمایا کرینگے فقط راقم بنا بر بندہ مجید بن سعید

محررہ ۱۹- ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹- جون ۱۸۶۱ع +

خط مرسلہ سلطان زنزی بار بنام رایٹ آنریبل گورنر جنرل محررہ ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۵- جون ۱۸۶۱ع کے بمضمون ذیل ہے +

بعد تسلیمات معمولی مدعا یہ ہے کہ پہیم نیازنامہ بدریافت خیر و عافیت مزاج عالی کے لکھتے ہین اور خداوند تعالے سے ہمیشہ دعا مانگتے ہین کہ آپ کو ہر طرحکی بلا سے محفوظ رکھے اور حال اینجانب کا

کہ ہمیشہ اوس جناب کا مشکور رہیگا [illegible] بفضل الٰہی و باقبال آنصاحب خوش و خرم ہین اور ہمیشہ آپ کے حفظ جان اور پامالی دشمنان کی دعا مانگتے ہین مصروف رہتا ہے آپ کا سرفراز نامہ ایک موقع خوش وقت پر میرے پاس پہونچا اور اوسکے مضمون سے مین خوب واقف ہوا مخفی نرہے کہ جو قضیہ مین نے تصفیہ تنازع باہم اپنے اور بھائی سید ثوینی بن سعید کے آپ پر منحصر کیا تھا ہمنے بدل و جان پاپذیرہونے قضیہ آپ پر ستعدی بیان کی تھی اور ہم حسب ہدایت آپ کے جالیس ہزار سالانہ اور اسی ہزار روپیہ بابت بقایا دو سال کے دینے پر راضی ہین اور یقین ہے کہ آپ ہمکو اپنا دوست صادق سمجھکر کبھی فراموش نہ کیجیے گا اور جو کام کہ آپ ہمارے لائق سمجھکر ہمکو سپرد کرینگے ہم بسر و چشم اوسکو انجام کو پہونچاوین گے +

خط بنام سعید بن سعید سلطان زنجبار

مشفق مہربان — خط آپ کا محررہ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۷۸ ہجری ہمارے پاس پہونچا اور ہمکو نہایت خوشی ہوئی اور اس امر سے ہمکو بہت خوشی حاصل ہوئی کہ آپ اوس فیصلہ سے جو ہمنے بہ نسبت تنازع موقوعہ باہم آپ اور آپ کے بھائی سید ثوینی بن سعید حاکم مسقط کے کیا تھا خوش ہوے +

واضح رہے کہ اگر دو قسطون مین یعنے اول قسط موسم مین اور دوم زمان مین صورت بیباقی چالیس ہزار روپیہ کی جو ہر سال یا قسطی آپ کے بھائی کو ہونگے ہو جایا کرے تو شرائط فیصلہ پوری متصور ہونگی +

واضح رہے کہ ہمکو آپ کا بڑا خیال ہے اور ہم آپ کو ہر طرح پر مدد دینے کو موجود ہین فقط

راقم دوست صادق — دستخط کیننگ ۲۲ اگست ۱۸۶۱ء

سپلیمنٹ یعنی تتمہ اون اقرارنامجات اور عہدنامجات اور اسناد کا جو بعد مرتب ہونے اس کتاب کے قرار پائے ہین +

بیان جینتیا اور کاسیا اقوام پہاڑی

جلد اول کے صفحہ ۲۰۷ سے صفحہ ۲۱۱ تک اسکا حال تفصیل وار مندرج ہے +

اقرارنامجات جو جینتیا اور کاسیا کے سرداران ذیل یعنے سردار نٹسنگ وسردار مولم وخیرم لنگڑی ومحرم کے قرار پائے ہین بمضمون ذیل ہین +

نٹسنگ - واضح رہے کہ موت سنگہ راجہ اس علاقہ خود نے اپنی التجا دربارہ قائم کرنے ایک اقرارنامہ بہ نسبت محدود کرنے شرائط اپنی تابعداری کے سرکار انگریز کو ظاہر کیا مگر قبل از قرار پانے اس اقرارنامہ کے مرگیا اور بعد ازان بھیادن سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور سرکار انگریز نے اوسکی جانشینی کو منظور کرکے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ نمبری ۱۰۲ بہ نسبت تابعداری اور خیرخواہی کے اوسکو خطاب راجہ بہادر کا دیا +

مولم وخیرم - سنہ ۱۸۶۲ء مین یہ مناسب معلوم ہوا کہ بعوض چیرہ پونجی کے شیلانگ مین کہ ملک مولم مین واقع ہے ایک لشکرگاہ قائم کیا جاے چنانچہ ازروے عہدنامجات مندرجہ جلد اول صفحہ ۹۲ کے راجہ مولم کا پابند بہ نسبت اس امر کے ہوا کہ جسقدر اراضی کا رمذکورہ بالا کے لیے مطلوب ہو راجہ مذکور دیگا اور بعوض اوسکے جو کچھ زر مناسب سمجھا جاوے راجہ کو دیا جاوے اور راجہ مذکور بعوض اوس زر کے اراضیات قطعے مساوی اوسکے موقوعہ بجانب دکھن اور پورب اور دریاے امبان یعنے لوکاپالی کے معافی چاہتا تھا جو کہ رعایاے انگریز کو زیر حکومت سرکار ہندوستانی کے رہنے مین عذر ہوا اسلیے سرکار انگریز نے اقرارنامہ نمبری ۱۰۳ بہ نسبت چھوڑ دینے بالکل حقوق پادشاہی اور ذاتی موقوعہ اوس اراضی کے بعوض دو ہزار روپیہ کے اور حقوق مالکانہ بعوض سمت ۱۸۶۶ء کے اور دینے ایکسو ساٹھ روپیہ سالانہ بطور لگان کے اوس سے تحریر کروایا جو کہ راجہ نرائن سنگہ خرم والا بھی راجہ مولم کا کسیقدر اوس اراضی مین شریک تھا اس لیے اوس سے بھی بعیانہ پر دستخط کروانا ضرور ہوا +

لنگڑی - دسمبر سنہ ۱۸۶۲ء مین سردار لنگڑی کا مرگیا اور اوسکے جانشین اومت کو سرکار انگریز نے قبول کرکے بشرط دستخط اقرارنامہ نمبری ۱۰۴ کے جو دربارہ تابعداری اور خیرخواہی کے تھا خطاب راجہ کا دیا +

محرم — اکتوبر ۱۸۶۴ء مین اوسای سنگہ سرداری محرم پر جانشین اوسنت سنگہ کا ہوا اور اوسکو سکہ کا انگریز نے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ خیرخواہی وتابعداری نمبری ۱۰۵ کی قبول کیا +

نمبر ۱۰۲

ترجمۂ اقرارنامہ کا جودن سنگہ راجہ لسٹنگ نے ساتھ ڈپٹی کمشنر چرہ پونجی موقوعہ پہاڑی کاسیا مین کیا بمضمون ذیل ہے +

واضح رہے کہ مین ون سنگہ میا اولی بیانگ کنور راجہ لسٹنگ موقوعہ پہاڑی کاسیا کا لسٹنگ کے حاکم مقرر ہوکر اپنے کو قواعد مندرجہ ذیل پر پابند کرتا ہون +

دفعہ ۱ — ہم اپنے کو بحکومت اور گرد آوری پولیٹکل افسر متعینہ چرہ پونجی کے تصور کرتے ہین اور جملہ قصبات جو ہمارے اور کاسیا کے دیگر سرداران کے واقع ہون واسطے تصفیہ کے عدالت انگریزی مین رجوع کیا کرینگے +

دفعہ ۲ — ہر علاقہ لسٹنگ مین ہمیشہ بکہ جملہ مقدمات دیوانی اور فوجداری موقوعہ اوس علاقہ کو جو صرف رعایاے اوس علاقہ کی سبت ہون پولیٹکل کی سماعت کے اختیار سے ہم ہو بلا مداخلت ہمارے یا ہمارے مقرر کردہ سرداران دیگر کان کے سنکے دیوان مین حسب الرواج قدیم ملک کے فیصلہ کیا کرینگے اور اون مقدمات کو جو ہم انگریزون کے رعایا مدعا علیہ کان اوس دیوانی یا اور علاقہ کاسیا کے ہون پولیٹکل افسر متعینہ چرہ پونجی تحصیل کیا کرینگے +

دفعہ ۳ — ہر جملہ احکام کو جو ہمیشہ جانب پولیٹکل افسر متعینہ چرہ پونجی کے صادر ہون تعمیل کیا کرینگے اور بروقت رعایا کے حکامون کو گرفتاری مجرمان وغیرہ کو جنھون نے ہماری علاقہ مین سکونت اختیار کی ہو حوالہ کردینگے +

دفعہ ۴ — عند الطلب ہم اپنے علاقہ اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنی رعایا کی خوشی اور بہبودی کے پیروکار رہینگے اور افسران سرکاری اور اون مسافرون کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہوکر آتے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد بہر طرح کی دینگے اور نسبت آسانی کرنے کاروبار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایاے انگریز اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۵ — سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ہمارے علاقہ مین بشرط دینے زر عوض کے لشکرگاہ وڈاک گھر وسڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین کہ جسمین ہم بھی امداد ممکن دینگے +

محررہ ۲۲ — جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۷ — ساون سنہ ۱۲۶۹ فصلی +

سند در بارہ عطا کرنے خطاب راجہ بہادر کا ون سنگہ حاکم نسنگ کو محررہ ۲۲ — جنوری سنہ ۱۸۶۳ء کا مضمون حسب ذیل ہے +

چونکہ تم نسنگ کے حاکم قرار دیے گئے ہو اسلیے بشرطیکہ تم شرایط مندرجہ اقرارنامہ پر جو ۲۲ — جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۷ — ساون سنہ ۱۲۶۹ فصلی کے قرار پایا ہے بایمانداری تمام لحاظ رکھکر قایم رہو تمکو خطاب راجہ بہادر کا دیتے ہین +

دستخط — ایلجن اور کنگ کارڈاین

نمبر ۱۰۳

جوکہ اقرارنامہ قرار دادہ ہمارے یعنے میلی سنگہ راجہ ملک مذکور محررہ ۱۹ — مارچ سنہ ۱۸۶۶ء مین کہ جو ساتھہ سرکار انگریز کے قرار پایا ہے یہ شرط قایم ہوئی تھی کہ مقامات لشکرگاہ وکچہری وڈاک خانہ وغیرہ جو ہمارے ملک مین سرکار کی طرف سے قایم ہون اونکی تجویز اور قایم کرنا اور اختیار اور مرضی سرکار انگریز کے موقوف ہے اور جوکہ لفٹنٹ کرنیل جی سی ہالن صاحب کمشنر گورنر جنرل حدود شمالی ومشرقی نے حسب ہدایت سرکار موصوف کے واسطے کارہاے متذکرہ بالا مقامات مندرجہ ذیل کو تجویز اور پسند کیا ہے اسلیے ہم بمشورہ اور رضامندی اپنے وزرا اور سرداران کے جملہ حقوق یا دشاہی وذاتی اون مقامات کے ملکہ معظمہ پادشاہ ہند ملکہ انگلستان وسرکار انگریزی کو عطا کرتے ہین اور یہ بھی شرط ہے کہ کاشتکار اندر حدود مندرجہ ذیل کے کسی اراضی کے مالکان اپنے اراضی کو بدست سرکار انگریزی کے بیچا نچاہین تو اوس صورت مین وہ قابض اپنی اراضی پر بلا کسی محصول یا خراج کے حسب سابق رہینگے مگر بہرحال اختیار وحکومت ملکہ معظمہ ممدوحہ اور سرکار انگریز اور افسران سرکار موصوف کہ اراضی مذکورہ بالا وباشندگان اونکے پر اور سزا دہی مجرمان ساکنان اوس اراضی کی باختیار

سرکار موصوف کے رہے گی ؛

بیان سرحدات

سرحد اراضیات اودون سینا کا جو خرید کیا گیا ہے اوم ڈنگ پون کے دکھن اور پورب کیجانب ہے سرحد کا شمال اسپنگ کا اوم ڈنگ پون کے دکھن دھارا کے دکھن طرف متصل موضع سادو کے واقع ہے سرحد اراضیات اوبات کہاوبا کی خرید شدہ کا متصل دریاے اوم ڈنگ پون کے ہے علے ہذا القیاس سرحد اراضیات کاڈوک خرید شدہ کا بھی دریاے مذکور کے کنارہ تک اوسطرح واقع ہے اور سرحد موضع سوا کا خرید شدہ کی بھی اوسیطرح پر واقع ہے اور سرحد اراضیات خیلانگ کا سرکاری شرکین موجودہ جانب شمال اور غروب سے سرحد اراضیات بورجن منہ تک واقع ہے اور وہان سے سرحد بورجن مذکور سے سرحد اراضیات راج تک واقع ہے ؛

؛ اراضیات راج کی اوس مقام تک کہ جہان اراضی لانگ ٹرو اور نانگ کی اراضی راج سے جدا ہوتی ہے اور اراضی جوا اور یانگ کریانگ والی تنگیین کی خرید کی گئی جانب مشرق ایک پہاڑ کی تا سرحد سنگیین لانگ لنگس کے عنقریب بالی کے واقع ہے اور وہان سے اوم سورپے کے ساتھ جالی ہے اور جنگل لانگ ٹاکھ کے درمیان دیودار کے جانب اوتر و مغرب واقع ہے اور وہان سے دریاے اوم سورپے ہوکر داہنے ہاتھ منار موشن رام کے کہ جسکے قریب ایک ستون سنگیین ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد پہاڑ کے نیچے ہوکر پہاڑ یودولی نیچے وہ پہاڑ کہ جس پہ بانار یودولی کی ہے ہوتے ہوے اوس مقام ہوکر گئی ہے کہ جہان پر قریب ڈھک سرکاری کے کنارہ دریاے اوم سورپے کے ستون سنگیین بنی ہوئی ہین پر سرحد مذکور دریاے جانب شمال و مشرق دریاے اوم کراہ ہوکر پہاڑ یودولی اور موضع ماوکرا کے داہنی طرف واقع ہے پھر سرحد مذکور کیجانب مشرق چڑھ پہاڑی سے اون اراضیات پہاڑی ہوکر جسکو اوبیہ نے سرکار کو دیا ہے ہوکر اراضی اودونگ کہ تعلقہ سرکاری مین ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد مذکور سیدھی کنارہ پہاڑ و اراضیات میدان مین ہوتی ہوئی دریاے بوم ڈنگ بم تک واقع ہے کہ جو پہاڑ دریاے مذکور پر ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد مذکور دریاے

پھر سرحد اراضیات مین میلی سنگہ نے بحق خود اپنے وزرا اور جملہ کسان متعلق کے راج حقوق اراضی سلونگ اور اراضیات راج موقوعہ بجانب جنوب اوم سرپی کے کہ جو مشہور بنام کرکون تانگ نانگیش کے ہے اور اراضی یودوئی جو مشہور باراضی شلانگ لیانگ کے ہے سرکار انگریزی ملکہ معظمہ کو مع سائر تالاب وغیرہ کے جاوہ مین واقع ہین عطا کیا اور اسے ہزار روپیہ معرفت اسٹنٹ کرنیل ایجنٹ گورنر جنرل مذکورۂ بالا کے اوسکے لیے وصول پایا +

دستخط میلی سنگہ

دستخط راجہ رابن سنگہ

مقام یودوئی

محررۂ ۸ دسمبر ۱۸۶۳ء

راجہ رابن سنگہ بجانب خود اور اپنے لوگون کے حقوق مذکورۂ بالا کا عطا کرنا مین راضی ہے +

دستخط جی سی بائن

قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و شرقی + گواہ شد یوجی مونی مترجم

مذکور کے کنارے کنارے کہیت دہان ملکیت اوبیہ اور ترائی پہاڑی سے ہوکر موضع لمبرا کو بجانب پورب یعنے بائین کو چھوڑتی ہوئی بشمول اراضی پہاڑی کہ جسکو اوبیہ نے حوالے سرکار کے کیا ہے گذر کرکے کہیت مذکور تک جاکر جانب پورب اور بائین کو بائین دونون پہاڑون کے گذر کرتی ہوئی کنارۂ دریاے اوم پونگ مینگ کوم تک ہوکر اوسی کے نیچے ہوتی ہوئی سنگم دریاے مذکور کا ساتھ اوم جہاے کے جسکو اب اوم سورپی کہتے ہین واقع ہے اور یہی دریا اوس مقام تک سرحد ہے کہ جہان پر ستون سنگین بنا ہے کہ متصل جسکے سرحد اراضی کے کہ جو اوردن سیناے خرید کی گئی واقع ہے اور سرحد بجانب جنوب وغرب کے ہوتی ہوئی اوس مقام تک کہ جہان پر دریاے اوم شلانگ کا پھیر ہے اور اوسی جگہ ایک ٹیلے پر بمقابلہ دس درختان یودا اور پانچ درخت سرو کے ستون سنگین بنا ہے واقع ہے اور وہانسے سرحد مذکور کنارے دریاے اوم شلانگ پر سرحد اراضی اوردن سیناتک ہوکر اوس مقام تک واقع ہے کہ جہان سے

حاضر الوقت

دستخط او رام منتری
دستخط او جی منتری مولم پونجی
دستخط او صدہ منتری
دستخط او سونہ منتری
دستخط او رامین
دستخط او بامن
دستخط او موہیک لانگ سکور کہاسی رم پونجی
دستخط او سونکما لانگ ڈو
دستخط جی سی ہاڈن قائمہ مقام ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۰۴

اقرار نامہ قرار دادہ از جانب سردار لنگری مضمون ذیل ہے ؛

مین ابتمد سنگھ بجاے اپنے چچا سنہ رسنگھ راجہ متوفی کے راج لنگری پر حسب دستور ملک منظور ہوا سرداران و برکان فوج منظوری دیسراے گورنر جنرل کشور ہند کے جانشین ہوکر وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ وکتانہ ادی از انگلستان اور سکے وارثا اور جانشینان کی اطاعت کرونگا اور دفعات مندرجہ ذیل کا پابند رہون گا ؛

دفعہ ۱ — مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینہ پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے سردارون اور افسرون کا جو وقتاً فوقتاً از جانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھونگا اور جملہ قضیات کو جو باہم ہمارے اور دیگر سرداران کاسیا کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر مقام مذکورہ بالا کے محکمہ مین رجوع کرونگا اور ہم اپنی تقریری کو بہ تحت سرکار انگریزی کے منصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ درجمالیکہ ہمارے ضلع اور سرکار موصوف کو راضی نرکھین ہمکو عہدہ سرداری سے موقوف کرکے دوسرا سردار بجاے ہمارے رکھین ؛

دفعہ ۲ — ہمین ضلع لنگری مین رہا کرونگا اور جب رواج اور معینہ مکان کے بدون مشتری سردار اور برہمن کے جملہ مقدمات دیوانی وفوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو رعایا سے ضلع مذکور مین دائر ہونگے کھلے دربار مین فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایا سے اوس دیار کے اور قوم انگریزی کے یا کسی قوم دیگر کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے پاس رجوع کردیا کرینگے اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بھیجدیا کرینگے جو کاسیا کے اور سرکارون سے نسبت رکھتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین کے ڈپٹی کمشنر مذکور کے پاس رجوع ہوا کرینگے ÷

دفعہ ۳ — ہم جملہ احکام کو جو از جانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار معینہ اضلاع پہاڑی کے جاری ہون تعمیل کرینگے اور عند الطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع لنگری مین رہتے ہون یا وہان پناہ لیا ہو سپرد کردینگے ÷

دفعہ ۴ عند الطلب ہم ضلع لنگری اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیروکار رہینگے اور افسران سرکاری اور اون مامورون کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک مین ہوکر آتے جاتے ہین یا وہان سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور بنسبت آسایش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک و رعایا انگریزی اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے ÷

دفعہ ۵ — سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع لنگری مین لشکرگاہ وڈاک گھر وسڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جس قدر اراضی کار مذکور کے لیے مطلوب ہوگی دینگے اور اوس اراضی کے لیے جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو عوض دینا ہوگا ÷

دفعہ ۶ — ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرائط پر جو باہم راجہ متوفی اور سرکار انگریز کے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۱۵ع کے قرار پائین کہ جنکی رو سے بخیال پانے نصف منافع کے اپنے جو حقوق معدنی کو سوا اے اون اراضی کے کہ جنمین پتھر کا چونہ ہوتا ہے اور نیز اون اراضیات اوسر کو کہ جنکے لیے جمع نہین دیجاتی اور جنکو رعایا لنگری کاشت

نہین کرتے اور جسکی کاشت ہونے سے وے مستوجب تاوان کے ہونگے ۱۲۸۳ف تک
تحکیکہ مسٹر منہری صاحب انگلس کو دیا ہی قائم رہین گے ۔

محررہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۶۴ع

مقام چیرہ پونجی

مہر اور نشانی امیت سنگہ
راجہ لنگری

گواہ جی بی شاہ ڈیل و
اسسٹنٹ کمشنران چارج

نشان ⊙ سیدی منتری مقام لارنگ
① اودن منتری ایضاً
✱ اوسم منتری ایضاً
m اورام سنگہ منتری ایضاً

واضح رہے کہ

بتاریخ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۶۴ع کو ہمارے سامنے مہر اور دستخط ہوکر حکم ہوا کہ ازجانب وایسرائے
اور گورنر جنرل کے راجہ سے پاس خلعت اور سند بھیجی جاوے ۔

دستخط
جی بی شاہ ڈیل
اسسٹنٹ کمشنران چارج

سند دربارہ عطا ہونے
خطاب راجہ کا امیت سنگہ سردار
لنگری کو بمضمون ذیل ہے

چونکہ تم حاکم لنگری کے قرار دیے گئے ہو اس لیے ہم بشرطیکہ تم شرائط مندرجہ اقرار نامہ پر
جو ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۶۴ع کو قرار پایا ہے بایمانداری تمام لحاظ رکھکر قائم رہو تمکو خطاب راجہ کا
دیتے ہین ۔

دستخط
جان لارنس

محررہ ۷ جون سنہ ۱۸۶۴ع

نمبر ۱۰۵

اقرارنامہ قرارداوہ از جانب
راجہ محرم کے قرار پایا ہے
بمضمون ذیل ہے۔

مین اوسی سنگھ ساکن محرم کا ہون، جو کہ ہم حسب رواج ملک اور بمنظوری سرداران و بزرگان محرم و بحکم ولیسرائے و گورنر جنرل ہند کے اوسیب سنگھ ڈھولا راجہ محرم کا جانشین اور وارث ہوا ہون اسلیے اقرار کرتے ہین کہ ہم ملکہ معظمہ بادشاہزادی گریٹ برٹن اور اوسکے ورثا و جانشینان کی اطاعت کرین گے اور دفعات مندرجہ ذیل پر پابند رہین گے

دفعہ ۱ مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینہ پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے وزیراون افسرون کے جو وقتاً فوقتاً ازجانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھون گا اور دربارہ جملہ قضیات کے جو باہم ہمارے اور دیگر سرداران کاسیا کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر مقام مذکور کے پاس رجوع کیا کرینگے اور ہم اپنے عہدے کو بحمایت سرکار انگریزی متصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار رہے کہ درحالیکہ ہم رعایای محرم اور سرکار موصوف کو راضی نرکھین تو ہمکو عہدہ سرداری سے موقوف کرکے دوسرا سردار بجاے ہمارے مقرر کرین۔

دفعہ ۲ مین ضلع محرم مین رہا کرونگا اور حسب رواج معینہ ملک کے بمد دمنتری سرداران و بزرگان کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو باشندگان ضلع مذکور کی نسبت دائر ہو کھلے دربار مین فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایا اوس دیار کے اور قوم انگریز یا کسی قوم دیگر کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے پاس رجوع کردیا کرون گا اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بھیجدیا کرونگا جو کاسیا کے اور سرکارون سے نسبت رکھتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین صاحب موصوف کے پاس رجوع ہوا کرینگے۔

دفعہ ۳ ہم جملہ احکام کو جو ازجانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار متعینہ اضلاع پہاڑی کے جاری ہو تعمیل کرینگے اور عند الطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع محرم مین رہتے ہون

یا وہان پناہ لی ہو سپرد کر دینگے فقط

دفعہ ۴ عند الطلب ہم ضلع محرم اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکار کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیروکار رہین گے اور افسران سرکاری اور اون مسافران کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہو کر آتے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور بہ نسبت آسایش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایاے انگریز کے اور علاقہ کا سیا کے نہایت کوشش کرین گے ۔

دفعہ ۵ سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع محرم مین لشکرگاہ اور ڈاک گھر اور سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بنا وین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جسقدر اراضی کارند کو رکے لیے مطلوب ہوگی دینگے مگر اوس اراضی کے لیے کہ جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو البتہ عوض دینا ہوگا ۔

دفعہ ۶ ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرایط پر جو باہم راجہ اوسیپ سنگھ اور سرکار انگریز کے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۹ء کے قرار پایا ہے کہ جسکی رو سے بخیال پانے نصف منافع اپنے جملہ حقوق معدنی کو سواے اون اراضی کے کہ جسمین پتھر کا چونہ ہوتا ہو اور نیز اون اراضیات اوسر کو کہ جسکے لیے جمع نہین دی جاتی اور جسکو رعایاے محرم کاشت نہین کرتے کہ جسکے کاشت ہونے سے وے مستوجب تاوان کے نہونگے ۱۲۷۳ فصلی تک کا ٹھیکہ مسٹر ہنری صاحب انگلس کو دیا ہے قائم رہین گے ۔

محررہ ۵ اکتوبر ۱۸۶۴ء

مقام یودوئی

علامت ۵ دستخط اودی سنگھ راجہ — گواہ کریں حیدر حسین

نشانی ۵ رام سنگھ منتری — یو رام گوسنی

" ۵ اودسنگھ منتری — خلات واسیند

" ۵ ڈیلو نارمنتری

ڈبلو سار سنگھ گوشٹی
" سنتو کوشٹی
" رتر سائی منتری
" ڈبلو سوپا منتری
" ڈبلو ساہی منتری

واضح رہے کہ بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۸۶۴ء ہمارے مقابلے مین اسپر مہر و دستخط ہوا اور راجہ سے اظہار کیا گیا کہ بروقت صدور حکم گورنمنٹ خلعت اور سند عطا کیا جائیگا۔

دستخط بس ساہی وغیرہ
ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا و جنتیا

سند دربارہ مستقل کرنے
اوسائی سنگھ کو اوپر راج محرم
کے مضمون ذیل ہے

جو کہ تمکو سرداران اور رعایا محرم نے بجای راجہ اوسیپ سنگھ سردار متوفی کے جانشین کرنا پسند کیا ہے اسلیے ہم اوس تجویز کو منظور کرکے تمکو محرم کا راجہ مستقل کرتے ہین مخفی رہے کہ تا وقتیکہ تم بادشاہ انگلستان کی اطاعت کروگے اور اپنے قول و قرار کو پورا کرتے رہوگے راج محرم کا بلا زوال تمہارے قبضے مین رہے گا۔

دستخط جان لارنس

محررہ ۵ دسمبر ۱۸۶۴ء

بیان آسام

جلد اول صفحہ ۱۲۶ سے ۱۴۸ تک

اخیر ۱۸۶۱ء مین قوم ابور میانگ نے ایک موضع موقوعہ بعملداری سرکار انگریز پر حملہ کرکے لوٹ لیا چنانچہ سامان بہ نسبت قائم کرنے حکومت جنگی ملک ابار موقوعہ کنارہ دکھاڑی آسام پر ہورہا تھا کہ اس اثنا مین اوس قوم کے لوگون نے پھر دوستی قائم کرنے کی خواہش کرکے معافی جرم چاہا ۵ - نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۶ بہ نسبت لحاظ رکھنے اوپر عملداری انگریز کے اونکے ساتھ قرار پایا اور اوسی اقرارنامے مین ۱۶ جنوری ۱۸۶۳ء کو گیانگ ابور نے بھی شرکت کیا ۸ - نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۷ ساتھ قوم ابور سکنای ڈہانگ ڈہارک قرار پایا —

نمبر ۱۰۶

جو کہ ضلع لکھیم پور اپر آسام یعنے آسام بالا موقوعہ حدود میانگ ابور کی نسبت جو بعملداری سرکار انگریز کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی دربارہ حفظ رکھنے اونکے اور نیز رکھنے صلح وامن کے واسطے چھٹی قائم مقام کمشنر آسام مثبتہ چھٹی گورنمنٹ بنگال نمبری ۲۶۵ حرر ۷ مرقومہ ۷ اگست ۱۸۶۲ء کہ جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت دربارہ کارروائی مقدمہ ہذا کے ہونی تھی منظور ومناسب ہے اسلیے ساتھ میانگ قوم ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۵ نومبر ۱۸۶۲ء بمقام لانے مکھہ کے قرار پایا —

دفعہ ۱ جو سنہ بگام مخالفت کے میانگ ابور کی جانب سے ایک مرتبہ سرکار انگریز پر جرم سرزد ہوا تھا کہ جس جرم کے لیے اب سرداران مواضعات نے عفو تقصیر چاہا ہے اسلیے وہ تقصیر معاف کی گئی اور آیندہ کو صلح پھر واقع ہوئی —

دفعہ ۲ واضح رہے کہ عملداری سرکار انگریز پر کہ جو کنارہ ڈہانگ کے ہے اور جسکو میانگ ابور نے تسلیم کیا ہے حفظ رکھنے کا وعدہ کرتے ہین —

دفعہ ۳ شاہی میدان مین سرکار انگریز کو اختیار رہے کہ جہان چاہے اسٹیشن وچوکی وسڑک وقلعہ وغیرہ بنوالین اور قوم میانگ ابور کو اوس بندوبست مین کسیطرح کا ملال نہوگا

اور نہ ایسے مقدمات مین کلام کرینگے۔

دفعہ ۴ جملہ اشخاص کو جو مستقل چھاؤنی میانگ کے میدان مین رہتے ہین میانگ ابور رعایاے انگریزی تصور کرینگے۔

دفعہ ۵ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے سرحد سے باہر بنظر محل ہونے بہ نسبت سکناے عملداری سرکار کے منجاوینگے۔

دفعہ ۶ واضح رہے کہ میانگ ابور اور دیگر اشخاص کو اختیار ہے کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایاے انگریز بھی مواضعات میانگ ابور مین واسطے کاروبار تجارت کے اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین۔

دفعہ ۷ میانگ ابور کو اختیار ہے کہ جن بازارہاے یا مقامات تجارت مین چاہین آمدورفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح یعنے ساتھہ بلچھی وتیر وکمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین۔

دفعہ ۸ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی میانگ ابور کسی مقام عملداری سرکار انگریز مین قابض اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع مشخصہ ڈپٹی کمشنر کو ادا کیا کرینگے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا۔

دفعہ ۹ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون کی نکرینگے اور نہ کسی اور ملک سے وہان کو لاوینگے۔

دفعہ ۱۰ درحالیکہ باہم میانگ ابور اور عملداری انگریز کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ابور آئین کو بدست خود نلین گے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلہ پر پابند رہینگے۔

دفعہ ۱۱ بنظر اسکے کہ میانگ ابور اٹھہ کھیل کے کہ جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکارون اور امتناد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر از جانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کمیرہ مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بمقدار مذکورۃ الذیل کے سرکار سے سالانہ ملا کرینگے

اجناس

یکصد بندوق کو واسطے نمک ــــ شراب ــــ افیون آبکاری ــــ تمباکو ــــ
لوہی کے ما لے بوتل ۲ ثار حرمن

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ اجناس مذکورہ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیا جاوے گا اور ما بعد اسکے ہر سال کسی شخص متعلق اٹھ کھیل میانگ ابور کو عند الملاقات ڈپٹی کمشنر کے مقام لالی لکھہ مین یا اور کسی مقام موقوعہ بسمت میانگ دوار کے ملا کرینگے۔

دفعہ ۱۳ میانگ ابور بنظر دوستی اور مروت کے اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ بعوض اوسکے کہ جو اونکو ملیگا عند الملاقات صاحب ڈپٹی کمشنر کے کو سور اور چڑیان دو ایک مٹن نذر دیا کرینگے۔

دفعہ ۱۴ درصورتیکہ میانگ ابور کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کی تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو اوس صورت مین یہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور آیندہ کو موثر نہوگا۔

دفعہ ۱۵ واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا کی اصل کاغذ کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر آسام کی رہیگی اور ایک پرت نقل میانگ ابور شریک اقرارنامہ ہذا کو دیجاوے گی

دفعہ ۱۶ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے از جانب سرکار انگریزی اور سرداران اٹھ کھیل میانگ ابور نے آج بتاریخ ۔ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء کی اوپر اپنے اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین ــــ

دستخط ایچ ایس بی ویچر
ڈپٹی کمشنر درجہ اول لکھیم پور
اور ایجنٹ گورنر جنرل صدود شمالی و شرقی

مہر

از جانب کہیہ مسکو

نشانی لومیر گھام	×
ٹاکور گھام	×
میانگ گھام	×
چاپیر گھام	×
تائینگ گھام	×

از جانب کھیرہ رام کونگ	نشانی پوڑو ونگ گھام	×
	ازرگی گھام	×
	کاکو گھام	×
	کولینگ گھام	×
	گولینگ گھام	×
	ڈالینگ گھام	+
از جانب کھیرہ لوگونگ	نشانی نوزنگ گھام	×
	سوتم گھام	×
	گنڈل گھام	×
	بدو گھام	×
	ٹاکور گھام	×
	یالینگ گھام	×
از جانب کھیرہ پدمنہ	نشانی کیری گھام	×
	تاڈانگ گھام	×
	ٹنو گھام	×
از جانب کھیرہ کیمی	نشانی شی گھام	×
	سومینگ گھام	×
	تاکو کھہ گھام	×
	تانی گھام	×
	تاکم گھام	×
	ٹاکور گھام	×
	لولینگ گھام	×
	لوما گھام	×

ازجانب موضع لیکایگ	نشانی بیسنگ گھام	✗
	نشانی تامینگ گھام	✗
	تاکر گھام	✗
ازجانب موضع کالونگ	تتف گھام	✗
	دوکاہک گھام	✗
ازجانب موضع لیدوم	نشانی لوکینگ گھام	✗
	ٹی مینگ گھام	✗

واضح رہے کہ ۱۶ جنوری ۱۸۶۳ء کو ساتھہ کیسیانک ابور کے ایک اقرارنامہ اسی مضمون کا قرار پایا اور اونکو تیس من نمک چالیس بوتل شراب چار من تمباکو یا ۵۰ نقد بعوض تمباکو اور ۱۰ بوتل گوداری دو ہزار روپیون سالانہ دیا جانا قرار پایا۔

نمبر ۱۰۷

چونکہ ضلع لکھیم پور اور آسام یعنی آسام بالا موقوعہ سدیہ پاڈو دمی لودسیلوکھہ دلوم پن و پور ابور کی پہاڑیون کی نسبت جو بعملداری سرکار کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی دربارہ حفظ رکھنے اونکے اور نیز رکھنے صلح وامن کے وازروے چٹھی قائم مقام کمشنر آسام مشتہ چٹھی گورنمنٹ بنگال نمبری ۲۶۵ حروف ٹے مرقومہ ۸ اگست ۱۸۶۲ء کہ جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت دربارہ کارروائی مقدمہ ہذا کے ہوئی تھی منظور و مناسب ہے اسلیے ساتھہ قوم میانگ ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء بمقام دیہانگ ڈہانگ کمہ کے قرار پایا۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ قوم ابور اوس عملداری انگریزی پر جو کنارہ پہاڑی تک واقع ہے لحاظ رکھین گے۔

دفعہ ۲ ابور جملہ سکنائے میدان کو رعایای انگریزی گردانین گے۔

دفعہ ۳ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وہ اپنے یگانون مین سے

کسی شخص کو اشخاص سکنائے عملداری انگریز پر روک ٹوک نہین کرنے دینگے۔

دفعہ ۴ سامنے میدان مین سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہے اسٹیشن وچوکی پوسٹ وقلعہ وغیرہ بنوالین اور قوم ایور کو اوس بندوبست مین کسیطرح کا ملال نہوگا اور نہ ایسے مقدمات مین کلام کرینگے۔

دفعہ ۵ واضح رہے کہ ایور اور دیگر اشخاص کو اختیار ہے کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایای انگریز بھی مراضعات ایور مین واسطے کار تجارت اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین۔

دفعہ ۶ ایور کو اختیار ہے کہ جن بازارہاے یا مقامات تجارت مین چاہین آمدورفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح یعنے ساتھ برچھی وتیر وکمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین۔

دفعہ ۷ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی ایور کسی مقام عملداری سرکار انگریز مین قابض کسی اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع تشخیص شدہ ادا کیا کرے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا۔

دفعہ ۸ ایور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون نکرین گے اور نہ کسی اور ملک سے وہان لاوین گے۔

دفعہ ۹ درحالیکہ باہم ایور اور عملداری انگریز کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ایور آئین کو بدست خود نلین گے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلے پر پابند رہین گے۔

دفعہ ۱۰ بنظر اسکے کہ ایور آٹھ کھیل کے جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکارون اور انسداد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر از جانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کھیڑہ مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بمقدار مذکور الذیل سرکار سے سالانہ ملا کرینگے۔

تفصیل اجناس

کوڑی — آہنی — نمک — شراب — تمباکو

ماعدہ — ما — ما بوتل — حرمن

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ اجناس مذکورہ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیجاوینگی اور مابعد اسکے ہر سال مین کسی شخص متعلق ایور مذکورہ بالا کو دے دیا جایا کریگا

دفعہ ۱۲ ہر سال عند الملاقات ڈپٹی کمشنر اور ایور کے نذر معمولی گذرانی جایا کریگی —

دفعہ ۱۳ درصورتیکہ ایور کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو اوس صورت مین یہ باطل اور منسوخ متصور ہوگا —

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ اقرارنامہ کی اصل پرت کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر آسام کے رہے گی اور ایک پرت نقل ایور شریک اقرارنامہ ہذا کو دی جاوے گی —

دفعہ ۱۵ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا جو متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے ازجانب سرکار انگریزی اور سرداران اٹھ کھیل ایور نے آج تاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کے اوپر انچہ اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین —

دستخط ایچ بس بابی ڈپٹی کمشنر

ازجانب می با	پوپنگ گھام	✗
ازجانب پاڈو	ٹونکر گھام	✗
ازجانب بلوکھ	مسکو کھ گھام	✗
ازجانب بوم ہین	جولونگ گھام	✗
ازجانب بورا ایور	جن بانگ گھام	✗
ازجانب بور سیکیہ یو	کرمو و لدانو گھام	✗
ازجانب ٹونکو پاڈو ایور	میانگ گھام	✗

بیان بھوٹان

جلد اول صفحہ ۱۴۲ سے ۱۵۰ تک

واضح رہے کہ اضلاع بھوٹان موقوعہ مابین پہاڑی اور سرحد انگریزی کے بنام دوار کے مشہور ہین

تفصیل اٹھارہ دوار

دوار بنگال

۱ دالم کوٹ ۲ بمر کوٹ

۳ چمارچی ۴ لکھی

۵ بکا ۶ بلکا

۷ یارہ ۸ گوما

۹ ریپو ۱۰ چرنگ یا سدے

۱۱ باغ یعنی بجنی

دوار آسام

کامروپ دوار

۱۲ کھرکولا ۱۳ بالسکا

۱۴ چپاگوری ۱۵ چپاخمر

۱۶ بجنی

درنگ دوار

۱۷ بوری گوما ۱۸ کلنگ

اور اونکا نام انواع گذرگاہون سے جو پہاڑی ہوکر بھوٹان کو جاتے ہین رکھا گیا علاوہ دوار کوریا پارہ کے جو سابق مین بحکومت راجہ ٹوانگ کے کہ زیر حکومت لاسا کے تھا رہے اٹھارہ دوار تھے منجملہ اونکے گیارہ سرحد بنگال پر واقع ہین اور سات سرحد آسام پر واضح رہے کہ دوار بنگال جو شمالی سمت بجانب سرحد پورپ سکھم کے مونس تک واقع ہے بہت روز تک بھوٹیون کی حکومت رہی اور قبل از شمول اسام کے بحکومت سرکار انگریزی کے جو ہنگام لڑائی اول برما کے واقع ہوا بھوٹیون نے بھی منجملہ دوار آسام کے چار دوار کو حکومت ہندوستانی سے چھین لیا تھا اور باقی تین دوار بشرکت بھوٹیون اور تامیون کے ہے بہ نسبت اس امر کے کہ یہ حال کب تک قائم رہا ٹھیک حال معلوم نہین اور بھوٹیا لوگ واسطے اون دوارون کے حکومت آسام کو تین ہزار پچاس روپیہ نقد و قدرے جنس بطور خراج دیا کرتے تھے اور بعد شمول ہونے اونکے عملداری سرکاری مین وہ خراج سرکار انگریز کو دیا جاتا تھا اور سرکار انگریز بھی تین دوار یعنے کوریا پارہ و بوری گوما و کلنگ پر بشرکت قابض ہی ہر سال مین دوار مذکور چار مہینے تک بقبضہ سرکار انگریزی رہا کرتے تھے اور باقی آٹھ مہینے بقبضہ بھوٹان —

۱۸۲۸ء مین بھوٹیون نے حدود انگریزی پر بدعت کرنا شروع کیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ جملہ دوار بشمول عملداری سرکار انگریز کے ہوگئی پہلا حملہ بوری گوما دوار کے رہزنون نے

قصبۂ چٹ گاری موقوعۂ ضلع ورنگ پر کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ دوار بقبضۂ سرکار انگریزی ہوگیا مگر ۱۳ جولائی ۱۸۳۴ء کو کہ جب اون رہزنون کے سرغنہ کا مرنا ثابت ہوا کہ جو خبر بعد اسکے جھوٹی پائی گئی اونکا قبضہ پھر بحال ہوا مئی ۱۸۳۵ء مین موضع نوگام ضلع کامروپ پر سکنای بھنی دوار نے حملہ کیا اور اوسی سال مین ماہ نومبر سکنای کلنگ دوار نے ضلع دنگ مین دوسرا حملہ کیا۔

واضح رہے کہ دو مہینے بعد اسکے یعنے ماہ جنوری ۱۸۳۳ء کے ضلع کامروپ مین سکنای بانکا دوار نے ایک حملہ کہ جسمین جان ومال اکثر ضائع ہوا تھا کیا اور سرغنہ اونکا ایک تعلقدار زمی اختیار کہ جسنے راجہ دیوان گری کے پاس پناہ لی تھی اور باعث اس حملہ کے بانکا دوار پر چند روز قبضہ سرکار انگریز کا رہا راجہ دیوان گری نے تا وقتیکہ لڑائی مین شکست نہین کھائی محرمون کو حوالہ نہین کیا بعد ازان رفتہ رفتہ بسبب عاجزی وپست بھوٹان کے دوار اونکے قبضہ مین کردیا گیا۔

واضح رہے کہ باعث ابتری حالات وقوعۂ سرحد کے سرکار انگریز نے دربار بھوٹان ونیز بشرط ممکن دربار لاسا کو ایک ایلچی بھیجنے کا ارادہ کیا اور کپتان پیم برٹن صاحب ایلچی مقرر ہوے مخفی نرہے کہ علاوہ حصول خبر وواقعات ملک واسطے باہمی نیپال اور چین کے خاص غرض اسی پیغام کی یہ تھی کہ بھوٹان کے ساتھ سرحد انگریزی کی ایک نسبت قرار واقعی قائم ہو اور خراج کہ جو قریب ۵۰۰۰ روپیہ کے پچھلا بقایا ہوگیا تھا ہمیشہ ادا ہوا کرے اور اس غرض کو حتی الامکان بباعث ترغیب دینے بھوٹانیون کو بسبب چھوڑ دینے دوارون کو اہتمام سرکار انگریزی مین بعوض اسیقدر خراج کے جو تعین پاوے خواہ نقد خواہ بعوض زر نقد کے اراضی محفوظ رکھنے کا منشا تھا واضح رہے کہ یہ انتظام باعث ترقی کار تجارت ساتھ بھوٹان کے متصور تھا ایلچی یکم اپریل ۱۸۳۳ء کو بمقام پونا کھا کے پہونچا اور وہان اسکی خوب خاطرداری ہوئی مگر کپتان پیم برٹن صاحب ساتھ سرکار بھوٹان کے کوئی امر پسندیدہ قرار نکر سکے اور اوس ملک مین غدر ہورہا تھا جدید راجہ دیب کہ جو راجہ سابق کے نکال دیے جانے کے باعث سے جای نشین گدی کا ہوا تھا خوب زور نہین کرنے پایا تھا اور دیب راجہ

جو کالا گیا تھا ہنوز سس لیدن پر قابض تھا اور پارو پلو حاکم دوار بنگال نے اور ٹانگسو پلو حاکم دوار اسلم نے اپنے کو آزاد قرار دیا چنانچہ ٹانگسو پلو نے باعث اسکے کہ اوسنے پیشوایان دین سے اپنے بیٹے کو دہرم راج قرار کرانے کے لیے وزعا نا تھا خوب زور پکڑ لیا تھا انمین وجوہات سے ایلچی ۹ مئی کو واپس آیا اور سرکار انگریزی نے بجز کرنے تدبیر دربارہ محافظت سرحد کے اور کوئی امر مناسب نہین سمجھا۔

اس اثنا مین غارتگری سرحد کی موقوف نہین ہوئی چنانچہ ۱۸۳۹ عیسوی مین بھوٹیون نے ۲ نفر رعایاے انگریزی کو لیجا کر بعض کو اون مین سے قتل کر ڈالا واضح رہے کہ دوار مغربی مین جو بحکومت پارو پلو کے تھی بہ نسبت دوار شرقی کے جو بحکومت ٹانگسو پلو کے تھی اور دوار کوریا پارہ جو بحکومت ٹوانگ راجہ کے تھا اور بہ تحت حکومت سرکار لاسا کے تھا کمتر ظلم و بدعت ہوتی تھی اسلیے ایک انتظام دوستی کا کیا جانا سانہ گورنمان سرحد بھوٹان کے مناسب سمجھا گیا اکتوبر ۱۸۳۹ عیسوی مین دوار کلنگ و بوری گوماد کوریا پارہ کو لے لیا اور سرکار بھوٹان کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دی کہ تا وقتیکہ رعایاے سرکار انگریزی کہ جنکو زبردستی سے وہ بھگا لے گئے ہین رہا نکر دینگے اور نیز تا وقتیکہ کل خراج بقیہ بیباق نہوا دوار سرکار انگریزی کو بہ نسبت اس امر کے اطمینان نہو یوے کہ سرکار بھوٹان اپنے افسران متعینہ سرحد پر تنبیہ نگران رہین گے واگذاری ان دوارون کی ہرگز عمل مین نہین آویگی۔

۱۸۴۱ء مین ایک دوسری پیغام کا بھیجا جانا قرار پایا اور یقین تھا کہ راجہ دیپ اپنا کل دوار کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو دیدیتا مگر جو کہ بھوٹان اوسوقت ایک حالت تزلزل مین گرفتار تھا کسی عہدنامہ سے کوئی نتیجہ بہتر کی امید نہ تھی اسلیے ۱۴ جون کو ایک خط بنام راجہ دیپ بامضمون بھیجا گیا کہ اگر ملک مین حالت تزلزل قائم رہے گی اور ہماری سرحد مین فتور واقع ہوگا تو سرکار انگریزی چارنا چار مابقی دوارون پر بھی اپنا قبضہ کرلے گی مگر یہ خط کسیطرح پر موثر نہوا اور جو کہ کورٹ آف ڈایرکٹر نے تدبیر تجویز شدہ کو پسند کیا تھا ایجنٹ گورنر جنرل کو بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۸۴۲ عیسوی کے اجازت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ مابقی دوار اسام کو بھی حسب مناسب سمجھین لے لیوین۔

واضح رہے کہ قبضہ تین دوارون کا ۱۸۳۹ عیسوی مین صرف بطور چند روزہ کے قرار دیا گیا تھا مگر جو کہ ستمبر ۱۸۴۱ عیسوی تک مطالبہ سرکار انگریزی کو پورا نہین کیا اور بحالی دوارون کی قبضۂ بھوٹان مین بہ نسبت آبادی اور ترقی ضلعون کے مانع متصور ہوئی اسلیے اجنٹ گورنر جنرل نے چاہا کہ شمول اول ضلعون کا ہمیشہ کے لیے مشتہر ہو جاوے اور مالگذاری خالص مین ایک ثلث سے نصف تک شریک سرکار بھوٹان متصور ہو واضح رہے کہ یہ شمول مستحکم نہ صرف بہ بنیاد انتظام اخلاق کے قرار دیا گیا بلکہ باین بنیاد ہے کہ ازروے اوس شرط کے کہ جس سے ہر سال بھوٹیا واسطے چند ایام کے دوار پہ قابض رہتے تھے کوئی حق اونکا بہ نسبت دعوے کرنے اونکو بطور اپنی ملک کے پایا نہین جاتا اور مشہور ہے کہ حق اعلے حاکمان اسام کو کہ جنہون نے ہر سال چند روز کے لیے بطور زر عوض اون کے باز رہنے غارتگری کے اونکو قابض رہنے کی اجازت دی تھی حاصل تھا اور بھوٹیا کا مطالبہ صرف بہ نسبت قیمت اون دوارون کے جو اونکے قبضہ مین تھے بسبب زر بازگیری کے سنے ہو سکتا ہے اور یہ زر عوض اس شرط پر دیا جاتا تھا کہ وہ فساد وغیرہ عملدرمی سرکار سے باز آوین اور ازروے حساب اوسکا منافع جو بھوٹیون کو دوارے پانچ یا دس برس قبل اون کے قرق ہو جانے کے ہوا ہو دیا جانا قرار پایا تھا مگر کوئی تاریخ ایسی قرار نہین پائی تھی کہ جسکو بنا حساب قائم کیا جاوے ۔ ۲۸ مارچ ۱۸۶۴ عیسوی کو سرکار نے مالگذاری کا ایک ثلث حصہ اونکو دینے کا وعدہ کیا ہے پہلے دربار بھوٹان نے جسکو انکار کیا ۔ ۱۸۶۳ مین دیب اور دھرم راجا اور ٹانگسو پونے کلکتہ مین ایک وکیل کو بہ نسبت مطالبہ واپسی دوارون کے بھیجا اور یہ وکیل بلا لے پانے کسی امر کے بھیجا گیا تھا اور رفتہ رفتہ سرکار بھوٹان نے انتظام قرار داد پر اتفاق کیا اور تقصود مرتبہ اول بھوٹان کو آٹھ ہزار تین سو چونتیس روپیہ صرف واسطے دوار اسام کے دیا گیا تھا اور علاوہ اوسکے ازروے ایک عہدنامہ مندرجہ جلد اول مین ابتدا سنہ ۵۲ تا ۵۶ کے صد ہزار روپیہ بہ نسبت دوار کوچ بہار کے دیا گیا تھا ۔

واضح رہے کہ یہ آٹھ ہزار تین سو چونتیس روپیہ مالگذاری سنہ ۱۲۴۶ عیسوی کا کہ جو ذیل مین مندرج ہے ایک ثلث قرار دیا گیا ۔

تفصیل

بوہی گوہا	کلنگ	بانسکا	گہرکولا
مدت سالانہ ۲ ر ۸ پائی	الماری ۱ ر	ساڑھے ۵ پائی	لمایہ ۸ ر
جنی	چاپاگوری	چاباخمر	میزان کل
الماریہ ۱۰ ر ۳ پائی	الاسے ۲ ر	۷ پائی	۹ ر ۱۱ پائی

واضح رہے کہ اوس سال مین مالگذاری کوریاپارہ کی ۱۴ ر ۱ پائی تھی مگر جو کہ بھوٹیا لوگ اس رقم کے ایک ثلث پر راضی نہین ہوئے تھے اسلیے صد ہزار روپیہ دیا گیا۔ اور زرنگان اسام دوار کا اضافہ ہوکر ہزار روپیہ قرار پایا یعنی ہگی دین سالانہ ہزار روپیہ واسطے دوار کوریاپارہ اور ہزار روپیہ واسطے دیگر دوارہاے اسام کے قرار پایا۔

۱۸۵۵ عیسوی مین دو راجہ یعنی ایک چپا دہرم راجہ اور دوسرا جادو یا راجہ دیوان گیری کہ یکے از قرابت مندان دہرم راج کا تھا واسطے پیشی کرانے حصہ مالگذاری دوارون کے بھوٹان سے گوہٹی کو روانہ کیے گئے مگر وہ کامیاب نہوئے اور ہنگام واپسی اپنے بسمت بھوٹان اونھون نے بانسکا دوار پر کئی حرکات ظلم علی الخصوص اوپر جان و مال عہدہ داران سرکار کے کیا اونھون کا مال قیمتی دو ہزار آٹھ سو ارسٹھ روپیہ کا لوٹ کر لوگون پر دربارہ حوالہ کردینے خزانہ کے بڑی بدعت کی اور اونھین دنون مین بھوٹون نے پہاڑ سے کئے چڑاہیان باغواے راجہ دیوان گیری کے کہ شریک لیے مال مسروقہ کا تھا کین اون دنون مین دہرم راج بھوٹان مین بے اختیار تھا صوبہ ہاے باغی نے اوسکی مہرون کو اوس سے چھین لیا اور وہ خود اپنے کو بہ پناہ سرکار انگریزی ڈالنے کی فکر مین تھا لیکن سرکار انگریز نے قضیۂ اندرونی موقوفہ بھوٹان مین مداخلت کرنے سے انکار کیا اور راجہ دیپ و دہرم ونانگسو پلو سردار حکومت بھوٹیا سرحد شرقی سے بہ نسبت حوالہ کردینے اون اشخاص کے کہ جنھون نے عملداری انگریزی مین فتور برپا کیا تھا مطالبہ کیا اور حکم دربارہ بند کردینے راستہ پہاڑ سے دوار کو بہ شرط نہ پورا ہونے مطالب کے خواہ واقع ہونے اور ظلم و بدعت کے جاری کیا

دیپ راجہ نے راجہ دیوان گیری کو عہدہ سے معزول کیا اور اوسکے بھائی ٹانگسو پلو پر مال مسروقہ کا دوچند جرمانہ کیا ان وجوہات سے راستہ پھر جاری ہوا اور سرکار نے بہ نسبت واپسی قیمت مال مسروقہ کے بھی مطالبہ کیا اور بعوض اوسکے منجملہ حصۂ بھوٹیا کے مالگذاری دوار سے دو ہزار آٹھ سو ارسٹھ روپیہ منہا ہو گیا۔

بعد اسکے ٹانگسو پلو نے افسران انگریز متعینۂ سرحد کو ایک خط دہکی کا مشعر دینے نصف روپیہ جرمانہ کا جو دیپ راجہ نے اوسپر کیا تھا و نیز حوالہ کر دینے اون مجرمان بھوٹیا کو کہ جنکو عہدہ داران انگریز نے پکڑ کر زیر تجویز رکھا تھا لکھا اور خبر بہ نسبت اس امر کے بھی پہونچی کہ راجہ دیوان گیری طیاری قلعہ کی کر رہے ہین اور راستون کو کھولدیا ہے اور سامان برپا کرنے فتور ہماری سرحد کر رہے ہین چنانچہ تدبیر مناسب واسطے حفاظت سرحد کے کی گئی اور درحالیکہ کسیطرح کی حرکت ناشائستہ از جانب بھوٹان ظاہر ہو تو بہ نسبت دوار بنگال کے تصرف واسطے دخل مستحکم کے دہکی دی گئی تھی بلکہ حکم قطعی جاری نہوا اور راجہ دیپ کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ باوجودیکہ ظاہرا وہ خیرخواہ سرکار انگریز کا متصور ہے تاہم اگر وہ اپنے توابعینون کو عمداً یا قصداً یا غفلتاً اونکی حرکات ناشائستہ سے باز نرکھیگا تو اوسکی کوتاہ اندیشی یا صاحب اختیاری یا صاحب مرضی کے باعث سے رعایاے سرکار انگریزی پر ظلم و بدعت ہونا گوارا نہین ہوسکتا اسلیے وہ بھی شریک اوس سزا کا متصور ہوگا جو باعث ظلم کے اوسکے توابعینون پر کہ جسکے ظلم اور بدعت سرزد عملداری سرکار کے لیے وہ جواب دہ متصور ہوگا۔

واضح رہے کہ راجہ دیپ و دہرم و ٹانگسو پلو و دیوان گیری نے اپنی حرکات ناشائستہ سابق کے لیے عذرخواہی کی کہ اس عرصہ مین ضلع کول پارہ مین ایک دوسری غارتگری ہوئی آرنگ سنگھ زمیندار مورونی گوما دوار کو کہ جسنے قید خانہ سے بھاگ کر عملداری انگریزی مین پناہ لی تھی ایک گروہ بھوٹیان مسلح اوسکی جاے سکونت موضع پٹیا سے لے گئے اور سرکار بھوٹان پر مطالبہ واسطے سزادہی اون مجرمان اور عذرخواہی حرکات اونکے توابعان کے کیا گیا اور اس مطالبہ کے ساتھ اونکو یہ بھی جتایا گیا کہ اگر اس ظلم کے لیے کفارہ نہوگا تو سرکار ہندوستان کو اختیار ہوگا کہ دوار بنگال پر مستحکم قائض ہوجائین اور اگر اوس

بدعت کا کہ جسمین وہ ارنگ سنگھ کو لے کیے مطالبہ پورا ہو جاوے تو تانگسو پیلو کے ساتھ
یہ نوشت وخواند جاری ہوگی اور حصہ بھوٹیون کا مالگزاری دوارمین ۴۰ روپیہ تک
بیشی کی جاوے گی۔

واضح رہے کہ دہرم راج نے مطلق اسکا جواب ندیا اور جواب دیپ راجہ کا نہ صرف بعد مدت
ارنگ سنگھ کیلئے بجواب مطالبہ حوالہ کیے جانے اون مجرمان کے بھیجے کہ جنھون نے ایک
رعایاے انگریزی پر مقام سقتہ بارہی ضلع رنگ پورمین ڈاکہ مار کر قتل کیا تھا نہایت کریہ اور
ناپسند تھا چنانچہ اور ظلم وبدعت کے لیے خبر پہونچی ایک سوداگر انگریزی سالک رام
اساول نامی کو جو مینا کوری کو واسطے تجارت کے گیا تھا گرفتار کر لیا اور اوسکے چھوڑنے
سے انکار کیا اور دو آدمیون کو بھی مع اونکے جو رڈون کے کوچ بہار سے زبردستی لیگئے
کچھ فوج واسطے نگہبانی کے سرحد پر بھیجی گئی مگر قبل از کرنے کارروائی بہ نسبت شمول
دوار کے کہ جسکے لیے دھمکایا تھا سرکار ہندوستان نے بھوٹان کی حالت ملکی کہ جنکے
نسبت اونکی خبر نامکمل تھی مفصل حال دریافت کرنا چاہا۔

تحقیقات موصولہ گورنمنٹ بنگال سے یہ ظاہر ہوا کہ سرکار بھوٹان موقوعہ مستی سدن حالات
معمولی مین گورنران وصوبہاے ماتحت پر گردآوری کرتے ہین لیکن وہ اختیار گردآوری
بہ نسبت اہالیان دربار کے متفرق ہے اور بعہد دیپ راجہ کے کم زور ہو گیا۔
اطلاع بہ نسبت اس امر کے پہونچی کہ دیپ راجہ ایک دست دراز تھا حال مین مر گیا
اور بجاے اوسکے ایک نیا حاکم برضامندی مطلق لوگ دہرم راج کے مقرر ہوا یہ تبدیلی
بہ نسبت امن سرحد کے نہایت مفید متصور ہوئی اور حکومت سرحد کی اس طرح پر منقسم
کی گئی یعنے دوار شرقی بہ تحت حکومت تانگسو پیلو کے اور دوار غربی بہ تحت حکومت پارو پیلو
اور دوار درمیانی بہ تحت دیپ راجہ کے قرار پائی اور ہر دوارون پر ایک صوبہ یعنے
گورنر مقرر ہوا نظر بران بلحاظ تبدیلی جو حکام سرکار بھوٹان مین واقع ہوئی ایکبارگی جنگ کرنا
مناسب نہین سمجھا بلکہ یہ مناسب سمجھا کہ دہرم اور دیپ راجہ سے ایک مرتبہ اور مطالبہ
کیا جاوے اور اونسے جتا دیا جاوے کہ اگر بہ نسبت پورا کرنے اس مطالبے کے

کوتاہی اونکی طرف سے ظاہر ہوگی تو اوس صورت مین سرکار ہندوستان تدبیر مناسب واسطے
اسکی تعمیل کے کرے گی اور اس تدبیر سے غرض قبضہ مستحکم اوس جزو ملک سے ہے
جو ٹشا کے اسطرف بقبضہ سرکار بھوٹان کے کہ جو زائد از ۷۰ برس کے عرصے سے اونکو
چھوڑ دیا گیا تھا کہ جسکا انگریزون نے ٹھیکہ لیا تھا ہے اور درصورتیکہ یہ کافی نہ ہو تو قبضہ
ضلع جلپیش کا باہر حد ٹشا کے لیکن اسطرف دوار کے بھی کرلیا جاویگا۔

واضح رہے کہ ان تدبیرون کی کارروائی بباعث عذر کے سہوئی ۱۵ اپریل ۱۸۶۵ء کو
گورنمنٹ بنگال نے اون غارتگری وغیرہ کی جو بھوٹیون نے ابتدای ۱۸۶۴ء کے کی تھی
ایک فہرست بھیجی کہ جس سے معلوم ہوا کہ کل تینتیس واردات ہوئین اور اوسمین سو سے آدمیونکو
بھوٹیے پکڑ لیگئے منجملہ اونکے سو کی رہائی ہوئی ایک فرار ہوگیا اور سو قید رہے اور
ایک مقدمے مین بھوٹیے مال بھی قیمتی ۴۰۰ روپیہ کا لیگئے اور بہ نسبت ان واقعات کی گورنر جنرل
نے باجلاس کونسل کے یہ تصفیہ کیا ہے کہ وقت ضبطی کا آن پہونچا چنانچہ ملک موسومہ انباری
فلاکوٹہ جو ٹشا کے اسطرف واقع ہے کہ جسکو بھوٹان سے ٹھیکہ لیا تھا دخل کرلیا اور دو پرگنہ کو
ایک خط مشعر حالات ہر مقدمہ غارتگری کے لکھا اور بہ نسبت واپسی قیدیان و سزا دہی مجرمان کے
مطالبہ کیا اور راجہ سے بہ نسبت اس امر کے مطالبہ کیا کہ تا وقتیکہ مطالبہ پورا نہو لیوے واگذاشتی
ملک کی عمل مین نہ آوے گی اس اثنا مین غارتگری وغیرہ عملداری انگریز اور عملداری راجہ
کوچ بہار اور سکھم مین جاری رہی ان واقعیتی جدید مین بلکا وسدلی و چرنگ کے آدمی بیشتر تھے
واضح رہے کہ ہنگام قول و قرار کے جو سکھم کے ساتھ بروقت اختتام لڑائی سکھم کے قرار پایا
سرکار بھوٹان نے بارہا کوشش بہ نسبت اس امر کے کی کہ معرفت سپرنٹنڈنٹ ڈارجیلنگ
اور ایلچی سکھم کے مالگزاری انباری فلاکوٹہ کو حاصل کرین اور بعد قرار پانے عہد و پیمان سکھم کے
حکام بھوٹان سکھم کو اس حیلہ پر دھمکاتے تھے کہ بباعث عداوت باہم سرکار انگریز
اور سکھم کے مالگزاری انباری فلاکوٹہ کی ضبط کرلی گئی مگر وپ راجہ کو اطلاع بہ نسبت
اس امر کے دی گئی کہ صرف بباعث انکار از جانب سرکار بھوٹان بہ نسبت پورا کرنے مطالبہ
سرکار انگریزی کے ضبطی مالگزاری کی عمل مین آئی مگر یہ شبہ تھا کہ آیا یہ بباعث زبردستی گورنر ان

سرحد کے وقوع مین آئی اسلیے خطوط بنام گورنمنٹ درمیانی بھوٹان کے نسبت کسی نے
مزاحمت نہین کی سرکار بنگال نے بھوٹان کو ایک پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ دربار آ
دیپ مین ایک ایجنٹ انگریزی متعین رہے گورنمنٹ ہند نے بمنظوری سکرٹر اعظم کے باجلاس
کونسل تجویز فرمایا کہ ایک ایلچی بھیجا جاوے کہ وہ جاکر مطالبہ سرکار انگریزی کو بیان کرے اور یہ بھی
ظاہر کرے کہ درصورتیکہ مطالبہ مذکور پورا نہو کونسی کارروائی اختیار کیجاوے اور نیز ہمارے
اقرارنامہ قرارداد باہم سکھم کے مضمون سے بھوٹیون کو بخوبی ذہن نشین کرادیوے بعد تعیناتی ایک
ایجنٹ کے بھوٹان مین بعد آنے جواب اس پیغام کے غور کیا جاویگا۔

چنانچہ ایک قاصد مع ایک نامہ بنام دیپ اور دھرم راجہ کے مشعر اطلاع وہی امر کے عزم کا
دربارہ بھیجنے ایک ایلچی اور دریافت کرنے راستہ کہ جدہر سے سرکار بھوٹان کا جانا چاہیے بھیجا
۱۱ اکتوبر ۱۸۶۲ء کو گورنمنٹ بنگال نے چاہا کہ ایلچی ۲۵ دسمبر ۱۸۶۲ء سے زیادہ دیر کو نہ روانہ
ہووے اور ڈارجیلنگ سے ٹسا کے اوسطرف ہوکر بھوٹان مین جاوے اور وہان سے
سیدھا اور قریب تر راستے سے تاسی سدن یا پونا کہا کو جاوے بشرطیکہ اوس مقام کو ایلچی
کے پہونچنے تک باعث موسم سرما کے دربار راجہ وہان سے چلا نہ گیا ہو اونھون نے ایک
قاصد خاص مشعر اطلاع وہی دربارہ تقرری وغیرہ ایلچی اور راستہ کہ جدہر سے وہ جائیگا بھیجا مگر
چونکہ تجویز راستہ ایلچی کی منحصر اوپر دیپ اور دھرم راجہ کے تھی اسلیے گورنر جنرل نے باجلاس
کونسل ارادہ کرنے انتظاری جواب پیغام خاص کا کیا اور اخیر ۱۸۶۲ء مین درمیان ایک خط مشتمل
مرسلہ راجہ دیپ کے آیا اور بذریعہ اوس خط کے راجہ دیپ نے اپنی مستعدی بسنبت قبول
کرنے ایجنٹ گورنر جنرل و گفتگو کرنے اوس سے دربارہ دوار آسام کے ظاہر کرکے انباری
فلاکوٹہ کی مالگزاری چاہی اور بیان کیا کہ دھرم راجہ ملاقات کرنے مین راضی نہین ہے اور جب
موقع زین کاف واسطے تصفیہ تنازعہ کے بھیجے جاوینگے۔

اسپر بجواب اسکے گورنمنٹ بنگال نے چاہا کہ بعوض کرنے انتظاری زین کاف کے بہتر طریقہ
تصفیہ اوس تنازعہ کا یہی ہے کہ ایلچی فوراً بھیجا جاوے مگر گورنر جنرل کی یہ رای ہوئی کہ چونکہ
سرکار بھوٹان سے بہ نسبت روانگی ایلچی کے بھوٹان مین راستہ دریافت کیا گیا ہے اسلیے

یہ مصلحت نہین ہے کہ جدا سقدر توقف کے موسم سرما مین بلا انتظاری جواب حاکمان بھوٹان کے حضور راستہ تجویز کرکے ایک فساد جدید قائم کیا جاوے۔

واضح رہے کہ ۱۹ مارچ ۱۸۶۳ء تک بہ نسبت روانگی زین کا فون کے کہ جنکے لیے وعدہ ہوا تھا کچھ خبر نہین ملی * اور جو کہ قاصدان نے بھی حسب معمول واسطے تحصیلنے اپنے حصہ مالگزاری بہ نسبت دوار آسام کے آئے تھے کچھ خبر بہ نسبت بھیجے جانے وکیل از جانب سرکار بھوٹان کے نہین پایا آخرکو یہ تجویز ہوئی کہ بعد برسات ۱۸۶۳ء کے ایلچی مع ہدایات مجوزہ سرکار ملکہ معظمہ و مسودہ عہدوپیمان کے کہ جو وہ قرار دے گا ڈارجلینگ سے روانہ ہو۔

واضح رہے کہ قبل از شروع کرنے سفر ایلچی کے خبر بہ نسبت غدر بھوٹان کے کہ جسکا سرغنہ صوبہ بونا کھا کا تھا اور مدد اوسکی ٹانگسو پیلو و صوبجات بھوٹان شرقی اور صوبہ ڈالم کوٹ اور بعض سرداران غربی نے بنظر اوکھاڑ دینے راجہ دیب کے کہ جسکا باعث پاروپیلو صوبہ بستی سدن و چند صوبجات مغربی کے کیا تھا پہونچی غدر مذکور مطلب برار تھا اور جو کہ ایلچی نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا کہ بدولت اوسکے اثنائے راہ مین کسیطرح کی قباحت واقع نہو گی اور نیز یہ کہ صوبہ ڈالم کوٹ نے راستہ بستی سدن پر حتی الامکان اپنے ہر طرح کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اسلیے بتاریخ اکیسوین دسمبر ۱۸۶۳ء ایلچی کو حکم روانگی کا ہوا ۱۳ مارچ کو ایلچی بمقام بونا کھا مین پہونچا اور وہان پر اوسنے راجہ دیب اور دھرم کو دیکھا کہ وے بدست ٹانگسو پیلو کے کہ سرغنہ کامیاب سابقہ کا تھا بطور پوتلہ کے ہین۔

واضح رہے کہ اس شخص کے ہاتھ سے کہ جو سوائے بشرط بہتر پانے دوارہای آسام کے اور کسیطرح پر معاملہ کرنے پر راضی نہ تھا ایلچیون نے نہایت ذلت اور جفاکشی اوٹھائی بدشواری تمام ایلچیون کو بعد زبردستی دستخط کروا لینے اوسنے ایک اقرارنامہ باینمضمون کہ سرکار انگریزی مدموعہ مابین ہر دو ملک کے از سر نو تعین کرے گی اور دوارہای آسام کو واپس دیدی گی اور جملہ مجرمان و غلامان مفرور کو جو عملداری انگریز مین پناہ لیے ہون سپرد کردے گی اور درصورتیکہ بھوٹان پر کوئی دست درازی از جانب اونکے سرزد ہو تو اوس صورت مین سرکارہای

بھوٹان اور کوچ بہار ملکر اونکی تنبیہ کرینگے واپس آنے کی اجازت ہوئی مگر ایلچی نے چاہا کہ بعد غور ومشورہ دیگر عہدہ داران متعینہ پیغام سے اقرار نامہ ہذا پر دستخط کرے اور اون مراتب کو کہ جو اوسکی دانست مین مضر سرکار تھے انکار کیا تھا۔

واضح رہے کہ اوس اقرار نامے کو کہ جو جبراً ایلچی سے قرار دلوایا گیا تھا سرکار انگریزی نے فوراً نامنظور کیا اور بطور سزا دہی واسطے اونکی بدسلوکی کے کہ جو ایلچی پر کیا تھا بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۰۸ کے انہاری فلاکوٹا کو بحکومت سرکار انگریزی واسطے دوام کے شامل ہوجانا اور نیز بند کردینا ادائی مالگزاری کا جو دوارہ ہی آسام سے بھوٹان کو دیا جاتا ہے ہمیشہ کے لیے گردانا اور سرکار بھوٹان کو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دی کہ اگر یکم ستمبر ۱۸۶۴ء تک مطالبہ سرکار انگریزی پورا نکردیا جائیگا تو بتدبیر مناسب واسطے جبراً پورا کروانے اون مطالبون کے کی جائیگی چنانچہ اندر میعاد معینہ کے کوئی تدبیر دربارہ پورا کرنے مطالبہ سرکار انگریزی کے ہنوز نہ ہوئی اسلیے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۰۹ کے دوارہی بنگال دوام کے لیے شامل عملداری انگریز کرلیے گئے اور افواج انگریزی نے اون اضلاع پر زبردستی قبضہ کرلیا۔

نمبر ۱۰۸

خریطہ بنام راجہ دیپ محررہ ۹ جون ۱۸۶۳ء مقام ثملہ۔

آپکو واضح ہے کہ بہت روز سے آپ کی رعایا عملداری سرکار انگریز مین ونیز عملداری راجہائے سکھم اور کوچ بہار مین کہ بہ پناہ سرکار انگریزی کے ہین ظلم وبدعت کررہے ہین اور مرد عورت اور لڑکے بھگا لیجاکر فروخت غلامی کیے گئے ہین بعض قتل کیے گئے ہین اور بہت سے بظلم تمام مجروح کیے گئے ہین اور مال بھی بقیمت بیش لے لیا ہے اور ظاہر ہی کہ یہ بدعت کہ جس سے صاف بیقدری قانون بھوٹان کی متصور ہے کسی خاص مجرم کی نہین ہے بلکہ بوقعنیت اور باشارہ بعض سرداران بھوٹان کے سرزد ہوئی ہے اور یہ بدعت ۱۲۶ برس سے جاری ہے کہ جس عرصے مین سرکار بھوٹان سے بارہا شکایت اور گلہ گزاری کی گئی مگر اوس سے کچھ فائدہ نہوا آخر کو مجبور ہوکر سرکار انگریز نے بنظر حفاظت اپنے اور اپنے ماتحت وزیر پناہ

رفیقان کی تدبیر واسطے لینے عوض اونکے کے کرنا مناسب سمجھا ۱۸۳۶ء و ۱۸۳۷ء مین بافسوس اور مجبوری تمام دوار پوری گوما اور بانسکا پر قبضہ کرلیا مگر بعدازان پھیر اون ضلعون کو سرکار بھوٹان کو باین غشا واپس کردیا کہ سرکار بھوٹان مراتب دوستی کو جو اپنے ہمسایہ کے بباعث بازر کھنے اپنی رعایا کو کرنے سے ایسے حرکات ظلم آیندہ کو پورا کرے گی۔

مگر افسوس کہ یہ امید باطل ثابت ہوئی اور بعدازان کہ سرکار انگریز نے بفائدہ کوشش بہ نسبت حفظ رکھنے دوستی ساتھ سرکار بھوٹان کے بذریعہ پیغام دوستانہ کے کیا ۱۸۴۱ء مین ضرور ہوا کہ سرکار انگریزی ساتو دوار آسام مندرجہ حاشیہ کو دوام کے لیے اپنی عملداری مین شامل کرلے اور یقین ہوا کہ اسی تدبیر سے سرکار بھوٹان قائل بہ نسبت اس امر کے ہوگی کہ عملداری انگریز بناحق ضداً و قصداً اپنے پر ظلم و بدعت کو گوارا نہین کرتی اور سرکار انگریز نے بباعث دوستی تمھارے سرکار و احتیاط فساد حدر رکھنے صلح ساتھ رعایای بھوٹان کے دس ہزار روپیہ سالانہ منجملہ مالگزاری اون دوارون کے تمھاری سرکار کو دینا قبول کیا مگر باوجود اس بردباری سرکار انگریز کے کہ یہ تردد کہ جسکی امید نہ تھی کہ جو بحق امن کے سب سے بڑھکر ہے ظہور مین آئی اور ظلم اور بدعت غیر قائم رہی تدبیرات بہ نسبت حفاظت سرحد انگریزی کے کی گئین اور نہ صرف راجہ دیپ اور دھرم بلکہ اور گورزان متعینہ سرحد کو علی الخصوص مانگسو پلو کو فہمایش بہ نسبت اس امر کے کی گئی کہ اگر ان ذلتون کو سرکار انگریزی کے ساتھ موقوف نکرین گے تو سوائے اسکے کہ سرکار انگریزی تدبیر اونکے معاوضے کی کرے اور کوئی چارہ نہین ہے۔

یہ فہمایش کسیطرح پر اثر پذیر نہین ہوئی پس حرکات ظلم کو کہ جسکو سرکار انگریز نے ببردباری تمام برداشت کیا اور اون شکایتون کا کہ جو تمھارے سرکار مین قبل ازبند کرنے دین دو ہزار روپیہ سالانہ کا جو آبیاری فلاکوٹا کے لیے کہ سرکار انگریز کے قبضے مین بطور ٹھیکہ کے تھا ازجانب سرکار انگریز کے ندین دوبارہ ذکر کرنا فضول ہے اور اوس باعث سے کہ جس سے سرکار انگریز کو یہ کارروائی اختیار کرنی پڑی آپ بخوبی مطلع ہوے اور آپ کو بہ نسبت اس امر کے بھی جتا دیا گیا تھا کہ تاوقتیکہ تاوان اوس نقصان کا آپ بخوبی ندین اور قیدیون کو چھوڑ ندین اور مجرمان سزایاب سنون مالگزاری آبیاری فلاکوٹا کی آپ کو نملے گی مگر یہ کارروائیان بھی

اثر پذیر نہوئین اور جو کہ سرکار انگریز کا یہ منشا نہ تھا کہ بعوض اسکے کسیطرح کی زبردستی آپ کے ساتھ کرین اسلیے یہ قرار پایا کہ بصلح تمام ایک ایلچی کو آپ کے پاس دوستانہ بھیجین کہ وہ سرکار انگریز کے مطالبہ کو آپ سے بخوبی سمجھا دیوے اور واسطہ ہر دو سرکار کا ایک طریقہ پسندیدہ پر قائم کرے چنانچہ بذریعہ ایک قاصد خاص کے کہ دیپ اور دھرم راجہ کے پاس خط لیگیا تھا اور نیز بذریعہ اور خطوط کے جو مرسلہ آنریبل لفٹنٹ گورنر بنگال بنام آپ کے ۱۸۶۲ء کو سرکار بھوٹان اس ارادہ سے مطلع کی گئی اور پیغام باہتمام آنریبل الشیلی اڈن صاحب ایک نہایت معتمد سرکار انگریز ہے اور ہمارے ایلچی اور وکیل مطلق کی آپ کے دربار مین بمقام پوناتکھا کے ۱۳ مارچ ۱۸۶۴ء کے پہونچا اور مسٹر اڈن صاحب اس مسودہ عہدنامہ کے کہ جسکو آپ کے ساتھ قرار دیے جانے کے لیے صاحب موصوف کو ہدایت کی گئی تھی حامل تھے شرایط اوس عہدنامہ کے ایسے ٹھیک اور واجبی و مفید بحق ہر دو سرکار کے تھین کہ ہمکو کسیطرح سے اسکے انکار کیے جانے کا خیال نہ تھا علی الخصوص اس وجہ سے کہ کاش کوئی امر مندرجہ اوس اقرارنامہ کا سرکار بھوٹان کے ناموافق ہوتا تو اوسکو اڈن صاحب موصوف بہوشیاری تمام تبدیل کرتے البتہ منظوری و عدم منظوری عہدنامہ مذکور کی کلیتاً یا جزواً مین آپ کا اختیار تھا اور کاش آپ ہمارے ایلچی کے ساتھ مطابق مرتبہ اوسکے کہ وکیل ہمارا ہے اور مطابق رسم قوم کے پیش آکر آپ نے بیان کیا ہوتا کہ ہم مطالبہ سرکار انگریزی کو پورا نہین کر سکتے تو یہ امر باوجودیکہ سرکار انگریزی کو ملال ہوتا اور واسطے حفاظت جان و مال اپنی رعایا کے تدبیرات زبردستی کرنی پڑتین اسقدر ناگوار خاطر نہوتا۔

مگر آپ کو خوب معلوم ہے کہ آپنے مطالبہ سرکار انگریزی سے نہ صرف انکار کیا بلکہ وہ انکار اس طریقے پر ہوا کہ جس سے آج تک آپ کی اور آپ کے دربار کی ذلت اور سرکار انگریز کی ہوئی اور نہ صرف یہ کہ آپ اوس ایلچی کے ساتھ جو آپ کے دربار مین بھیجا گیا تھا مطابق اوسکے مرتبے کے نہین پیش آئے بلکہ اوسکو ذلت و ظلم جس معنی سے کہ مطابق قانون جملہ قومون سوائے وحشیون کے بحق ایلچی کے ممنوع ہے محفوظ نرکھا اور اوس خط کو جو سرکار انگریز نے تمھارے پاس بھیجا تھا ٹانگسو پیلو اور اوسکے اہالیان دربار نے نہایت حقیر کیا اور علانیہ ہمارا

وکیل ذلیل کیا گیا اور تمھارے سامنے اوسکی خندیدگی ہوئی اور جبراً بہ حکمی ذلت جسمانی کے اوس سے
ایک اقرارنامہ مشعر واپس کردینے دوارہاے آسام پر دستخط کروایا۔

ہم اوس اقرارنامے کو بالکل نامنظور نہ صرف باین وجہ کرتے ہین کہ اوڈن صاحب کو ایسے
اقرارنامے کے قرار دینے کی ہدایت نہین ہوئی تھی بلکہ اس باعث سے کہ یہ اقرارنامہ بظلم تمام
بہ حکمی ذلت جسمانی وقید کے زبردستی دستخط کروایا گیا اور مخفی نہ ہے کہ وہ سلوک جو ساتھ ایلچی کے
کہ تمھارے دربار مین واسطے تمھارے تصفیہ تنازعہ کے بھیجا گیا تھا ظہور مین آیا اسقدر
ذلیل ہے کہ سرکار انگریز بلاسزا دہی سرکار بھوٹان کے ہرگز ہرگز درگذر نکرے گی۔
حالانکہ تمکو معلوم ہے کہ ٹانگسو پنلو اور دیگر سرداران نے تمکو بے اختیار کردیا ہے لیکن یہ وا
نہین ہوسکتا کہ باعث سرکشی تمھارے سرداران و آشفتگی اندرونی کے کہ جسکے باعث سے سرکار
بھوٹان کمزور ہوگئی ہے رعایا و ایلچی سرکار انگریزی رسوا اور ذلیل ہون نظر براین ہم آپ کو اطلاع
دیتے ہین کہ ضلع انبارہی فلاکوٹا کہ جواب تک سرکار بھوٹان سے بشرط ادائے زرگان کے
لیا گیا تھا دوام کے لیے شامل عملداری سرکار انگریز کے ہوگیا اور جسقدر مالگزاری اوس ضلع
سے وزیر مالگزاری دوارہاے آسام کی سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا مدام کے لیے بند ہوگیا اور
بحوالہ تمکو بذریعہ تحریر وزیر ایلچی ہمارے کے بہ نسبت اس امر کے بھی اطلاع دی گئی تھی کہ جملہ رعایاے
انگریز سکنناے کوچ بہار اور سکھم کو کہ جنکو تمھارے سرداران نے قید کرلیا ہے کہ جو تخمیناً تین سو
سے زیادہ ہین اور اب زبردستی بھوٹان مین قید ہین چھوڑدیے جاوین اور نیز بہ نسبت اس
امر کے اطلاع دی گئی کہ واپسی اوس مال کی جو پانچ برس مین عملداری انگریزی کوچ بہار یا سکھم سے
لوٹ لے گئے ہین کردیوا سکے ہم تمکو جتا دیتے ہین کہ اگر آج سے تین مہینے کے اندر یعنی
یکم ستمبر تک یہ مطالبے پورے نہ کیے جاوینگے تو ہم تدبیر مناسب دربارہ پورا کروانے ان
مطالبون کے کرینگے فقط

دستخط
جان لارنس

واضح رہے کہ اسی مضمون کا ایک خط نام دہرم راجہ کے بھی بھیجا گیا۔

نمبر ۱۰۹

اشتہار

فارن ڈپارٹمنٹ

پولیٹکل مقام کلکتہ محررہ

۱۲ نومبر ۱۸۶۴ع

واضح رہے کہ سنین ماضیہ سے عملداری سرکار انگریزی و عملداری راجہ ہائے سکھم و کوچ بہار کے رعایائے سرکار بھوٹان نے حرکات ظلم و بدعت کی ہے کہ جن حرکات مین بہت سا مال لٹ گیا اور ضائع ہوا اور بہت سی جانین ضائع ہوئین اور بہت سے لوگون بے گناہ کو لیجا کر اب تک قید مین رکھا۔

جو کہ سرکار انگریزی ہمیشہ سے آرزومند قائم کرنے واسطے دوستی ساتھ سرکار ہائے قرب جوار کے علی الخصوص بلحاظ شرایط عہدنامہ قرارداد ۱۷۷۳ع کے ہے اسلیے وقتاً فوقتاً بذریعہ شکایت کے پیروکار بہ نسبت اس امر کے رہے کہ سرکار بھوٹان سے سزادہی اون مجرمان کی کرا کر واپسی مال مغروتہ و رہائی قیدیان کی کراوین مگر ان شکایتون سے کچھ فائدہ نہین ہوا بلکہ انجام دہلی کا بھی اچھا نہوا اور سرکار انگریز کو اکثر بہ نسبت امید و قول آیندہ کے دھوکا دیا کیے مگر واپسی مال و رہائی قیدیان بسزادہی مجرمان کے ہوئی اور نہ موقوفی حرکات ظلم و بدعت کی بھی ہوئی۔

۱۸۶۳ع مین سرکار ہند نے واسطے حفاظت اپنی رعایا و تواابعینان کی تدبیرات آخر اختیار کرنا ناگزیر سمجھ کر کے ایک ایلچی خاص دربار بھوٹان مین مع تجویزات تصفیہ کنندہ کے بھیجا اور ہدایت بہ نسبت اس امر کے کہ واسطے حفظ صلح آیندہ سرحدات و رہائی جملہ قیدیان و واپسی مال مغروتہ کے مطالبہ کرے مگر اس صلح ساز سوال کو سرکار بھوٹان نے بگستاخی تمام نامنظور کیا اور نہ صرف یہ کہ واپسی گذشتہ و بچاو آیندہ کو انکار کیا بلکہ ایلچی انگریزی کو دربار علانیہ مین ذلیل کیا اور ایلچی سے جبراً دستخط ایک اقرارنامے پر کروایا اور اسی دستخط کرنے کو ایلچی مذکور کے صحیح و سلامت پہنچ جانے و بنے کا باعث قرار دیا کہ جس اقرارنامے کو گورنمنٹ ہند نے فوراً نامنظور کر دیا۔

واضح رہے کہ بعوض اس ذلت کے صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل یہ تجویز فرمایا

کہ جو روپیہ بابت مالگزاری دوارہاے آسام وانباری خلاکوٹا کے کہ بہت روز سے بقبضہ سرکار انگریزی تھا سابق مین سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا ہمیشہ کے لیے بند ہوجاوے اور اضلاع مذکور ہا دوام شامل بعملداری سرکار انگریز کے رہین اور بنظر احتیاط عداوت علانیہ کے صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل ایک خط بنام دیب اور دھرم راجہ مشعر رہائی جملہ قیدیان کے جو زبردستی بھوٹان مین قید ہین و واپسی جملہ مال واسباب کی جو امذ پانچ برس کے لوٹ لیے گئے ہین بھیجا۔

بجواب اس مطالبہ کے سرکار بھوٹان نے ایک جواب مجمل کہ جس سے کسیطرح پر بہ نسبت پورے ہونے مطالبہ کے امید نہین ہوسکتی اور نہ سوا اسکے کہ سرکار بھوٹان اور اوسکی رعایا وذریعہ اور موقع ظلم وبدعت سے محروم کیے جاوین اور کوئی صورت بچاؤ کی نظر آوے بھیجا۔

نظر ہران صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل کے بلال تمام یہ تجویز فرمایا کہ دوارہاے بنگال بھوٹان کو وہ نیز اوسقدر ملک سپاڑی مع قلعہ دالنگ کوٹ وپسا کھا دیوان گیری کے جو واسطے حکمرانی رستہ ورد کنے یورش مخالفانہ بھوٹانیون کا ضلع دار جلنگ ومیدان ترائی کے مناسب معلوم ہو دخل کرکے ہمیشہ کے لیے شامل بعملداری سرکار انگریزی کرلی جاوے چنانچہ ایک فوج جنگی کافی واسطے کرنے دخل ملک مذکورہ بالا وروانہ کرنے حملہ کے سرحد پر جمع کی گئی اور اب اسکی تکمیل کرنے کے لیے جاوے گی۔

پس جملہ سرداران زمینداران منتمل رعیت وباشندگان قطعہ زمین مذکورہ بالا کو چاہیے کہ اپنے کو حکومت سرکار انگریزی کے تابع کرکے اپنے اپنے مکان پر چپ چاپ رہین اور فوج انگریزی کمشنر کو کہ جسکے تعلق انتظام اوس دیار کا کیا گیا ہے خوب مدد دین حفظ جان ومال وحقوق خانگی اون لوگون کی کی جاوے گی جو سرکش نہین ہین اور تمام لوگون پر خوب انصاف کیا جاویگا تشخیص جمع آراضی واجبی تمام ہوگی وظلم وبدعت موقوف ہوجاویگا سرحد آیندہ مابین عملداری شاہنشاہی انگلستان وعملداری بھوٹان کے بعد پیمائش کے قرار دیجاویگی اور اندراوس حد کے حکومت سرکار بھوٹان کی کبھی نہوگی۔

حسب الحکم صاحب گورنر جنرل باجلاس کونسل
دستخط ایچ ایم ڈیوریڈ کرنیل
سکرٹر گورنمنٹ ہند

بیان کوچ بہار

بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۷۶۲ء راجہ نرائندرنراین کو ایک سند نمبری ۱۱۰ دربارہ مجاز ہونے بہ نسبت کرنے متبنیٰ کے ملی اگست ۱۷۶۳ء مین اوسنے جان بحق تسلیم کیا اور اوسکا بیٹا اصل نرپانرائین نابالغ جاہی نشین ہوا اور ایک افسر انگریزی واسطے انتظام اوسکے ملک کے تاسن تمیز پہونچنے کے مقرر ہوا مخفی نرہے کہ کوچ بہار مین استناع سوداگری غلامان کی ہوگی۔

نمبر ۱۱۰

نقل سند بنام راجہ کوچ بہار محررہ

۱۱ مارچ ۱۷۶۲ء

جو کہ ملکہ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہاے اکثر شاہزادی اور سرداراہاے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین اور رشتہ وقدر اونکے خاندان کی قائم رہے اسلیے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے آپ کو تقویت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ درصورتیکہ آپ کا کوئی وارث اصل نہو تو اوس صورت مین آپ وجاہی نشین آپ کے مجاز بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود اور رواج خاندان کے کسیکو واسطے جاہی نشینی اپنی حکومت کے تبنیٰ کرلین اور وہ شخص قبول ومنظور کیا جاویگا واضح رہے کہ تاوقتیکہ آپکا خاندان بخیر خواہی وایمانداری شرائط عہدنامجات واقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھ قرار پائے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بہ نسبت اقرارنامہ ہذا کے واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان محالات خراجی موقوعہ کٹک

۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو سندہای نمبری ۱۱۱ سرداران ۱۶ محالات کو درباره مجاز ہونیکے بتبنی کے معاہدین

نمبر ۱۱

نقل سند بنام ۱۶ سرداران محالات خراجی
موقوعہ کٹک محرره ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء بمضمون ذیل ہے

جو کہ ملکہ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہای اکثر شاہزادی و سرداراہے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین رشتہ وقدر اونکی خاندانکی قائم رہے اسلیے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے اونکو تقویت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین وصورتیکہ انکا کوئی وارث اصلی نہو تو آپ اور جای نشین آپ کے مجاز بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود ورواج خاندان کے کسیکو واسطے جای نشینی اپنی حکومت کے بتبنی کرلین واضح رہے کہ تاوقتیکہ آپ کا خاندان بخیر خواہی وایمانداری شرایط عہدنامجات واقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھ قرار پاتے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بہ نسبت اقرارنامہ ہذا کی واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان بمھا

مئی ۱۸۶۲ء مین چیف کمشنر متعینہ برمس برمھا کو بہ نسبت اس امر کے ہدایت ہوئی کہ وہ اور مین جاکر دربار برمھا مین اون چند مراتب کا علی الخصوص معاملات بہ نسبت کارتجارت کے کہ جسکی نسبت مباحثہ درپیش مہاراجہ کرین چنانچہ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو اونھون نے عہدوپیمان نمبری ۱۱۲ مشعر حفاظت تجارت وقائم کرنے آمدورفت ساتھہ برمھا کے قرار دیا اور بغرض تعمیل واسطہ اوغلط فہمی شاہد پیمان مذکورکے ایک ایجنٹ چیف کمشنر بھاد کا مقام مندالے مین تعینات ہوا۔

نمبر ۱۱۲

عہدو پیمان جو ساتھہ بادشاہ برمھا کے

بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو قرار پایا

بمضمون ذیل ہے۔

بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء مطابق ۵ تات شانگ من ۱۲۲۴ کے لفٹنٹ کرنیل ای بی فیر صاحب چیف کمشنر برٹش برمھا حسب الاختیار عطیہ عالی القاب رائٹ آنریبل ایل آف الیجن اور کن کرڈائین کی تی وجی سی بی وائسرای وگورنر جنرل ہند اور اونکے ٹھاڈو مینگی مہامینگھلا ٹھی ہاٹھونے از جانب بادشاہ برمھا کے عہدو پیمان مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے۔

دفعہ ۱ جو کہ بہت زمانہ سے باہم حاکمان برمھا اور انگریز کے صلح اور دوستی چلی آتی ہے اسلیے مثل آیندہ مین بھی قائم رہے گی اور فریقین شرائط دوستی مستحکم اور پایدار پر مستقل رہین گے۔

دفعہ ۲ بلحاظ بڑی رفاقت لاحقہ باہم ہر دو ملک کے سوداگران و رعایاے سرکار برمھا کے ساتھہ کہ جو عملداری انگریز مین سفر یا کار ستجارت کرین بموجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جائیگا کہ گویا وے خاص رعایاے سرکار انگریز کے ہین۔

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس رعایاے سرکار انگریزی کہ جو عملداری برمھا مین سفر کرین یا کار ستجارت کرین بموجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جائیگا کہ گویا وہ خاص رعایا سرکار برمھا کے ہین۔

دفعہ ۴ جب کسی ملک انگریزی یا غیر ملک سے اجناس رنگون مین آتی ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک برمھا کے از راہ دریا اداری کے ہے تو ایسی صورت مین حاکم انگریزی بشرطیکہ مال اوترا ہوا اور اظہار بدرستی اوسکے صحیح ہو ایک روپیہ سیکڑا محصول اوپر قیمت اونکی کے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بنگرانی ایک افسر کے مقامات ملون اندرملاتک پہونچوا دے اور قیمت اشیا کی سالانہ پاس حاکم برمھا کے بھیجی جاوے گی اور اگر بیایان

کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری مہا مین فروخت کرنے کے لیے نہین تو درصورتیکہ یہ بیان صحیح ہو اون اشیا کو نہین اوترا ویگا اور نہ کچھ محصول اونسے لیا جاویگا

دفعہ جب کسی ملک برمھا یا غیر ملک سے اجناس برمھا مین آتے ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک انگلیز کے ازراہ دریا سے اراودی کے ہے تو ایسی صورت مین حاکم برمہا بشرطیکہ مال اوترا نہو اور اظہار بدہانت اوسکے صحیح ہو ایک روپیہ سیکڑا محصول اوپر قیمت اونکی کے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بنگرانی ایک افسر کے مقام تہایٹ می اوتگ پہونچا دین اور قیمت اشیا کی پاس حاکم انگریز کے بھیجی جاوے گی اور اگر یہ بیان کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری انگریز مین فروخت کرنے کے لیے نہین تو ایسی صورت مین مطابق دفعات محصول کے ایسے اشیا بری المحصول ہونگے مگر بہ نسبت اون اشیا کے جو بستور جب محصول سمندر کے ہونگے بشرح معمول لیا جاویگا

دفعہ اون سوداگران کو کہ جو عملداری برمھا سے خواہ خشکی یا تری ہو کر ازراہ دریا اراودی کے عملداری انگریز مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری انگریز پر پابند رہینگے اور جہان چاہین وہان بالاسطیح مزاحمت از جانب حاکم انگریز کے سفر کرنے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران برمھا کو اختیار رہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار انگریز چاہین اراضی لین

دفعہ اون سوداگران کو جو عملداری انگریزی سے خواہ خشکی یا تری ہو کر ازراہ دریا اراودی کے عملداری سرکار برمھا مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری برمھا پر پابند رہینگے اور جہان چاہین وہان بالاسطیح مزاحمت از جانب حاکم برمھا کے سفر کرنے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران ملک انگریز کو اختیار رہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار برمھا مین چاہین اراضی لین

دفعہ اگر بعد قرار پانے عہدنامہ پیمان ہذا کے اندر ملک سبل کام انگریزی محصول مجوزہ مقامات نہایت معمولی مانگسو کے موقوف کردین تو حاکم برمھا بھی بنظر بہتری اپنی رعایا کے بعد ایک دو تین یا چار برس کے اگر چاہین محصول مجوزہ مقامات مالون مانگسو موقوفہ عملداری برمھا کو موقوف کردین

دفعہ ۹ جو لوگ کسی ملک سے عملداری انگریز مین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلا روک ٹوک حاکم برمھا اونکو جانے دیگا۔ علی ہذا القیاس جو لوگ کسی ملک یا قوم سے عملداری سرکار برمھا مین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلا روک ٹوک حاکم انگریز اونکو جانے دیگا۔

ارتھر ریس دستخط
لفٹنٹ کرنیل وجاب فیر
وسیرای گورنر جنرل

او بنگ ٹھاد و مینگی دستخط مہامینگلا ٹھی ہاٹھو
وکیل مطلق شاہ برھا

منظوری وسیرائے و گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل ۱۳ دسمبر ۱۸۶۲ عیسوی کو ہوئی۔

دستخط ایچ ایم دیوزند
سکرٹر گورنمنٹ ہند

مقام کلکتہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۲ء

بیان جزیرہ عاملایان سے معلوم ہوگا

۱۸۶۲ء مین تمن گانگ جھورنے با اجازت سرکار انگریز کے ساتھ بندہ ہا راپی ہانگ کے ایک عہدنامہ پیمان نمبری ۱۱۳ کہ جسکی ۶ دفعہ کے زور سے تصفیہ جملہ تنازعات باہمی کا منحصر اوپر پنچایت سرکار انگریزی کے ہوا قرار پایا اور یہ بھی قرار پایا کہ بلا وقفیت و مرضی سرکار انگریز کے کوئی فریق کسی صوبہ اجنٹ سے نوشت خواند نکرے۔

واضح رہے کہ حالت تمن گانگ کے بہ نسبت واگذاشتگی ارضیات سنگاپور بموجب دفعہ ۶ و ۷ عہدنامہ قرارداوہ ۱۸۲۴ء کے نہایت ناپسندیدہ ہی مگر بذریعہ عہدنامہ نمبری ۱۱۳ قرارداوہ ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ء یہ دفعات بہ نسبت اون مراتب کے کہ جو دربارہ کسی حقوق یا مطالبہ باہم سرکار انگریزی و تمن گانگ اونکے ورثا و جای نشینان کے پیش تھے منسوخ ہوگئین۔

اور بہ نسبت روبکاری رعایای انگریزی یا دیگر اشخاص بہ پناہ انگریزی ساکن عملداری تمن گانگ کے دستور العمل حسب ذیل معین ہوا۔

اول بہ نسبت گرفتاری قیدی وجرم کہ جسکا وہ مرتکب ہو بشرح تاریخ کہ جو واسطے روبکاری کے معین ہو رزیڈنٹ کونسل متعینہ سنگاپور بنظر دینے مدد ضروری بحق شخص قوم کے اطلاع دینگے اور اگر مناسب معلوم ہو تو کسی افسر سرکاری کو واسطے نگرانی روبکاری کے بھیجدین۔

دوم ایک پرت نقل تصدیق شدہ اوس روبکاری کی مع ترجمہ کے سرکار ہذا مین روانہ کیجاوے

سوم درحالیکہ مدعا علیہ پر جرم ثابت ہو تو اوسکی سزا خلاف منشار قانون انگریزی کے نہو اور نہ اوس سے زیادہ ہو۔

نمبر ۱۱۳

تصدیق بہ نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ باہم ڈاٹومن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹومن گانگ ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ شاہ جھور کے ایکطرف ڈاٹو بندہارا ٹون کو رایس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون ناہر سری مہاراجہ پہانگ طرف دیگر کے ایک عہد وپیمان بہ نسبت دوستی ملاپ ومدد باہمی کے ہمیشہ کے لیے قرار پایا ہے اور دونون فریق برضامندی تمام بنظر انتظام ممالک پہانگ اور جھور کے اور اوسکے سرحدات اور اختیارات وحکومت کے وبنظر رفع کرنے قضیئہ آیندہ وزور دینے ایک دوسرے کے اور مستحکم کرنے دوستی موعودہ باہمی کے شرایط مندرجہ ذیل پر اتفاق کیا ہے۔

دفعہ ۱ باہم فریقین اقرار نامہ ہذا واونکے نسل کے وممالک جھور اور پہانگ ہمیشہ صلح ودوستی قائم رہے گی۔

دفعہ ۲ درحالیکہ ملک جھور یا کسی قصبہ ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعدازین حملہ آور ہو تو اوس صورتمین بہت جلد جو کچھ سپاہیان وسامان لڑائی مہیا ہو سکے لیکر ڈاٹو بندہارا ٹون کو رایس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون ناہر سری مہاراجہ پہانگ واوسکے جانشینان ڈاٹومن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹومن گانگ ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ جھور اور اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تا وقتیکہ غنیم مغلوب ہو کر نکالا نجاوے ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہو کرتی رہینگے

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس درحالیکہ ملک پہانگ یا کسی قصبہ جات ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعدازین حملہ آور ہو تو اوس صورت مین ڈاٹومن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹومن گانگ

۰ اینگ ابراہیم سری مہاراجہ جھورا اور اوسکے جانشینان بہت جلد جسقدر سپاہیان و سامان لڑائی مہیا ہو سکے لیکر ڈاٹو بندہارا ٹون کو اسیں سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون تا ہر سری مہاراجہ سنگاپ اور اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تا وقتیکہ غنیم مغلوب ہو کر نکال نہ دیا جاوے ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہے کرتے رہینگے۔

دفعہ ۴ جو کہ بہ نسبت سرحد ہر دو ملک یعنی جھور و پہانگ کے اکثرون کو شبہہ ہوا اسلیے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اب سے اور آیندہ کو دریاے آنڈواراضی مزروعہ کی سرحد متصور ہو اور جزیرہ پلوٹیامن وجملہ جزایر موقوعہ دکھن لیٹی ٹوڈ یعنی درجہ چوڑائی اسکی سرحد شمالی کی عملداری جھور کی متصور ہوگی اور جملہ جزایر موقوعہ بسمت شمال لیٹی ٹوڈ مذکور کے عملداری پہانگ کی متصور ہے۔

دفعہ ۵ فریقین کی رعایا مجاز بہ نسبت اس امر کے ہین کہ ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت کر کے اشیاے سوداگری اونھین شرائط و رسوم سے لایا جایا کرین کہ جو خاص رعایا اوس ملک کے لیے مرعی ہو اور کوئی فریق یا اونکے جانشینان کسیطرح محصول اور اشیاے آمدنی و سوداگری وغیرہ آیندہ کو ایک دوسرے کی رعایا پر اوس سے زیادہ نہ مقرر کرینگے کہ جو وہ خاص اپنی رعایا سے لیتے ہون۔

دفعہ ۶ ہر دو فریق اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ رعایاے سرکار انگریز مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگی کہ اونکے ملک مین پابندی شرائط و رسوم کہ اونکی رعایا کے لیے مرعی ہو کار سوداگری کا کیا کرین۔

دفعہ ۷ فریقین بہ نسبت اس امر کے بھی متفق الراے ہین کہ آیندہ کو کاشکسیطرح کا تصفیہ آپسمین خواہ بذات خود یا اونکی جانشینان کی بہ نسبت عہد و پیمان ہذا یا کسی شرط مندرجہ اسکے کے یا بہ نسبت کسی اور معاملہ ملکی یا قومی یا خانگی کے واقع ہو تو اوس صورت مین وہ مقدمہ واسطے تصفیہ کے سرکار انگریز دوست درمیانی کے پاس رجوع کیا جاوے گا اور سرکار موصوف کے تصفیہ پر ہر دو فریق راضی اور پابند رہین گے۔

دفعہ ۸ فریقین متفق الراے ہو کر وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے خود یا اونکے جانشینان بلا مرضی و واقفیت سرکار انگریز کے کسی صورت یا سلطان اجنبی کے سیطرح کا اقرار نامہ

یا نوشت وخواندنکر سکے فقط

محررہ ۱۹ ردول ہیجا مطابق ۱۲۷۸ ہجری مطابق ۱۷ جون ۱۸۶۲ع

بموجودگی زیرمیل کرنیل ارفیر کونیا صاحب گورنر شاہزادہ ویلس متعینۂ جزیرۂ سنگاپور وملاکا مقام سنگاپور

نمبر ۱۱۴

عہدوپیمان قرارداوہ باہم ازبیل کرنیل ارفیر کونیا صاحب گورنر شاہزادہ ویلس متعینۂ جزیرۂ سنگاپور وملاکا ازجانب گورنر جنرل کمشنر ہند باجلاس کونسل ایک طرف وڈاٹومن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ شاہ جھور طرف ثانی مضمون ذیل ہے۔

چونکہ ازروی دفعہ ششم عہدنامہ پیمان دوستی وملاپ قرارداوہ باہم ازبیل ایسٹ انڈیا کمپنی ایکطرف اور سلطان وٹمن گانگ والی جھور طرف دیگر بتاریخ ۲ اگست ۱۸۲۴ع کو ایسٹ انڈیا کمپنی موصوف سنے اقرار بالسبت اس امر کے کیا کہ جبکہ ٹمن گانگ مذکور ہمیشہ کے لیے کسی ملک موقوعہ اپنی علاقہ ہی میں سے دوسرا شخص انتخاب کریں اور سنگاپور سے چلے جاوین تو اوس صورت میں ٹمن گانگ موصوف اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو وعدہ ہزار سکہ دالر اسپین کا دیا جاویگا اور ازروے دفعہ مذکورہ کے بلحاظ وہ متذکرہ بالا کے ٹمن گانگ موصوف سنے بالتماس خود اپنے ورثا وجانشینان کے جملہ حقوق واختیار بالسبت جملہ جایداد غیرمنقولہ اسکے اراضیات ومکانات وباغ وباغیچہ ودرخت وغیرہ مقبوضہ اونکے کے تھے جزیرۂ سنگاپور یا متعلقہ جات ماتحت اوسکے ہین کہ جسکو وہ واسطے سکونت اپنے کے جزیرۂ مذکور سے نکال کر اپنی سرکار خاص مین شامل کرنا مناسب سمجھے ایسٹ انڈیا کمپنی اونکے ورثا اور جانشینان کو ہمیشہ کے لیے دے دیا اور جبکہ بلحاظ چھوڑ دیے جانے جملہ حقوق مطالبہ وعدہ ہزار روپیہ مذکورہ بالا کے ازجانب ٹمن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود اونکے ورثا وجانشینان کے یہ بھی قرار پایا ہے کہ وہ چند اراضیات جو ملایا لگا متوقوعہ جزیرۂ سنگاپور مین بقبضہ اونکے ہین کہ جسکے تصریح منضبط نقشہ مشمولہ ہذا مع اوس ٹکڑے اراضی کے جو شاہراہ سے سمندر تک ہے کہ جسکی سرحد غربی اراضی مقبوضہ پی ٹینٹ سلپ اور ڈاک کمپنی اور بجانب مشرق اراضی متعلق پی نین شولر اور اڈرین ٹل اسٹیم لوی گیس کمپنی یعنی کمپنی دہوان کش کی

واقع ہے سرکار انگریزی کو دے دین اور سرکار موصوف کو مجاز بہ بنسبت اس امر کے کہ رین کنارہ پہاڑ سے سڑک ملا بلاسنگا کی جانب شمال تک مٹی واسطے فراز کرنے زمین عطیۂ سرکار موصوف کے بشرطیکہ لین اور سرکار موصوف سرحد شرقی ارضیات پنی نین شولر اور اوبرین ٹل شیم نوسی گیش مین شاہراہ سمند تک گاڑی کی سڑک قائم کرلیوین اور ایک فرودگاہ عمدہ استعمال مین لاوین اور ارضیات متوجہ پہاڑی پر بھی کہ جسمین بارک انگریزی ہے لے لیوین اور اوسمین بھی سڑک بنالیوین اور سرکار انگریزی موصوف سلطان اوسکے ورثا و کارپردازان و کارندگان کو بہ بنسبت باقی ارضیات ملا بالا نگاندکور کے کہ جو اوسکے قبضے مین ہین ایک حق آزادانہ دیا گیا اور عہدنامہ مذکورہ بالا کی دفعات ششم و ہفتم منسوخ اور باطل متصور ہونگے اسلیے شرائط مندرجۂ ذیل باہم و بتعین عہد و پیمان ہذا کے قرار پائے ہین —

دفعہ ۱ ڈائوتن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود و اپنے ورثا و جانشینان کے ہمیشہ کے لیے جملہ دعوی اور مطالبہ مبلغ ہزار سکہ ڈالر مذکورۂ بالا سے باز آوین گے اور اوسکو سرکار انگریزی نے چھوڑ دیا —

دفعہ ۲ فریقین متفق الرای بہ بنسبت اس امر کے ہین کہ عہد و پیمان متذکرۂ بالا کی دفعات ششم و ہفتم کی اوسقدر عبارت جو بہ بنسبت حقوق اور مطالبہ مابین سرکار انگریزی اور ڈائوتن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ اوسکے ورثا و جانشینان کے از روے اقرار نامہ ہذا کے باطل اور منسوخ متصور ہونگے اسلیے موجب اوسکے باطل اور منسوخ ہین —

محررہ ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ء مطابق ۲۸ جمادی الآخر ۱۲۷۹ ہجری

بیان سرکارہای شش ستلج

جلد دوم از صفحہ ۲۷۳
تا صفحہ ۳۱۴

واضح رہے کہ ۱۸۰۹ء مین شش ستلج کی دوسری سرکارون کے ساتھ سردار ممدوٹ سرکار انگریزی کی اطاعت مین نہین آیا تھا بلکہ وہ دربار لاہور کا کہ جسکی روسے کمک ۱۰۰ سوار کی

دی تھی پا سدار تھا اور کمک محمدوٹ نے فوج سکھ کیطرف سے ہنگام معرکہ ستلج کے لڑائی کیا مگر قریب الاختتام لڑائی کی سردار جمال الدین انگریز کیطرف بھاگ کر خوب خیر خواہی کیا کہ جسکے عوض مین اوسکو خطاب نواب کا ملا اور اوسکے ہمراہیان تحسین کر دیے گئے یعنے ہنگام تسلط پچاس سوار دہنگام لڑائی مذکور ہین مخفی نرہے کہ بہ نسبت حالات سردار کے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تحقیقات نہین ہوئی اور نہ اوسکے واسطے سرکار انگریزی سے محدود کی گئی۔

افسوس کہ نواب نے اپنے علاقے پر ایسی بد انتظامی وغفلت کیا کہ ۱۸۴۶ء مین بعد تحقیقات کامل کے سرکار انگریز نے اوسکے اختیارات شاہی کو ہمیشہ کے لیے ضبط کر لیا اور علاقے کو صرف بطور جاگیر کے کر دیا اور نواب کو لاہور مین بھیجدیا اور وہان اوسکو مالگزاری محمدوٹ سے جسقدر بعد منہائی خرچہ جواز جانب افسر انگریزی کے انتظام مین خرچ ہوتا تھا بچت اوسکو ملتا تھا۔

۱۸۶۳ء مین نواب مرگیا اور سرکار انگریز نے جاگیر کو اوسکے بھائی جلال الدین کے خاندان مین بحال رکھنا فرض سمجھا اور جلال الدین بہ اختیارات محدود اور بہ سند نبری حوالے نواب محمدوٹ کا ہوا

نمبر ۱۱۵

سند بہ نسبت عطا کرنے جاگیر محمدوٹ کے

نواب جلال الدین کو بمضمون ذیل ہے

بباعث وفات تمھارے بھائی نواب جمال الدین کے تمھارا اور تمھارے رشتہ دارون کا حق خیال کر کے تمکو اور تمھارے وارث مرد کو کہ موجب قاعدہ پیدایش کے ہو جاگیر محمدوٹ اور خطاب نواب کا عطا کیا مگر وہ عطا بشرائط ذیل ہے۔

دفعہ ۱ تم اور تمھارے جانشینان جاگیر کو لازم ہے کہ اپنے رشتہ داران و نسل اپنی و جمال الدین کی بخوبی پرورش کرو۔

دفعہ ۲ اندر جاگیر کے تم اختیارات حاکمی کو راہ ندو اور نہ انتظام تعلقہ مین دست اندازی کرو بلکہ حتے الاتفاق کاشتکاران و مالکان اراضی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

دفعہ ۳ بہ نسبت وپیہ اشخاص مندرجہ حاشیہ کے کہ جو معرفت افسر سرکار انگریزی کے اونکو

ملاکر بیگی دست اندازی نکرو لیکن بہ نسبت تخفیف واقتضائے روزینہ کسان حال کے کہ جسکی منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوتم فائدہ اوٹھاؤ گے۔

۱ بی بی رانی زوجۂ قطب الدین ووالدۂ جمال الدین وجلال الدین۔ ۱۸۰۰ روپیہ سالانہ

۲ بوبو طالب زوجۂ قطب الدین مانی حرام کسان مذکورۂ بالا۔ ۱۵۰۰ " "

۳ پارسا بیگم زوجۂ نواب متوفے اور اوسکے لڑکے۔ ۱۸۰۰ " "

۴ مسماۃ تابن زوجۂ نواب متوفے حرام۔ ۱۵۰۰ " "

۵ بوبوشاہ بیٹی قطب الدین ودو بہن نواب متوفے۔ ۱۸۰۰ " "

۶ سلطان بہادر ۷ سلطان ۔۔۔ پسران نواب متوفے ۔۔۔ " "

۔۔۔ " "

دفعہ ۴ واضح رہے کہ جاگیر منڈوٹ پر بعوض جملہ مطالبہ اخراجات انتظام حصہ پولیس وغیرہ کی آمدنی علاقہ سے ایک ٹمٹ سرکار لیا کرے گی اور یہ کارروائی دوسرے سال فصلی سے شروع ہوگی۔

دفعہ ۵ تم ہمیشہ خیرخواہ اور ایماندار رعیت محب انگریزی کے رہوگے اور عند الضرورت سرکار انگریزی کی خیرخواہی حسب رضامندی اوسکے کروگے اور تم بہ نسبت اس امر کے خوب یقین رکھو کہ جبتک کہ تعمیل ان شرائطون کی بایمانداری تمام ہوتی رہے تبتک جاگیر منڈوٹ کی بلا زوال تمہارے اور تمہارے جانشینان مرد کے قبضے میں ہمیشہ کو رہیگی۔

دستخط جے لارنس محررہ ۵ دسمبر ۱۸۱۸ء

بیان صوبہ بہاری جلد دوم

۱۸۱۸ء میں راجہ بشائر نے بذریعہ توشہ خانہ برٹش ۱۱۶ [illegible] موتوسط اپنے علاقہ کی پیداوار برس کے لیے سرکار انگریز کو بھیجا کہ دیگر ایک اقرارنامہ متضمن قاعدہ انتظام [illegible]

نمبر ۱۱۶

راجہ بشائر باعث دوسری انتظام جنگل کے پچاس برس کے لیے جنگل موقوعہ اپنے علاقے کا سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیا چاہتے ہین اور سپرنٹنڈنٹ علاقہ پہاڑی سے درخواست بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ تجویزات مندرجہ ذیل کو بنا بر منظوری گورنمنٹ کے بھیجدین —

دفعہ ۱ ہم بالکل جنگل موقوعہ بسابہر کو سرکار انگریز کے اختیار مین کر دیتے ہین اور سرکار موصوف ایک افسر انگریزی کو واسطے لینے چارج جنگل ہاے مذکورہ کے مقرر کرے گی —

دفعہ ۲ سوائے مقامات اور شرائط کے قرار دادہ از جانب مہتمم جنگل کے کوئی ٹھیکہ دار یا شخص دیگر مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگا کہ کسی جنگل موقوعہ عملداری ہماری مین لکڑی کاٹے —

دفعہ ۳ واضح رہے کہ ہر درخت پر جو جنگل بسابہر مین حسب الاجازت مہتمم کے کاٹا جاوے سرکار انگریز بشرح ذیل دیوے گی —

دیودار یعنے کیلو	۸ ہے
اخروٹ	۸ ر
بھوج پتر	۸ ہے
دیگر درختان	۸ ر

دفعہ ۴ حساب سہ ماہی یا شش ماہی ملیار ہو کر داخل ہوا کریگا اور شرح مذکورہ بالا سہ ماہی یا شش ماہی روپیہ دیا جایا کریگا —

دفعہ ۵ ہم سے اور ملازمان سے کہ افسر متعینہ جنگل مقرر کرے کچھ واسطہ نہین ہوگا بہ نسبت صفائی جنگل کاٹنے اور بچانے لکڑی کا تسلیج تک اور بہا لیجانے انکے کا فلہ تک جو صرف ہوا وسکی دیندار سرکار انگریزی ہوگی —

دفعہ ۶ ہم اتفاق ان سب کے کرتے ہین کہ افسر متعینہ جنگل کو اختیارات فوجداری مجسٹریٹ تحت درجہ اول کے ازروے دفعہ ۲۳ — ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء کے بہ نسبت فیصلہ کرنے مقدمات فوجداری کے حاصل ہونگے —

دفعہ ۷ ہم بہ نسبت کارروائی اختیارات مذکورہ بالا در بارہ گرفتاری مجرمان یا مجرمان مشتبہ

وسنرایاب کروانے اونکے کے عند الطلب منتظم جنگل کو بخوبی مدد دینگے۔

دفعہ ۸ اور تاتاریخ منظوری ٹھیکہ ہذا سے پچاس برس تک کے لیے جنگل بسباہر کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو دیتے ہین۔

دفعہ ۹ اور جسوقت کہ ہمکو کسی لکڑی کی ضرورت ہوگی اوسوقت مین ہم ایک رزیڈنٹ تبصریح قسم قیمت لکڑی کے وکام کہ جسکے لیے وہ درکار ہے سرکار انگریز کے پاس بھیجدینگے۔

دفعہ ۱۰ زمینداروں کو اجازت بہ نسبت اس امر کے رہے گی کہ واسطے ایندھن وکویلہ وتعمیر مکانات وغیرہ کے لکڑی کاٹ لیا کرین اور بہ نسبت کاٹنے چھوٹے چھوٹے درختون واسطے کاشتکاری کے اونکو ممانعت نکیجاوے گی۔

دستخط جوالا داس وزیر
سرجیت وزیر
فتح رام وزیر
ہرانند وزیر
جوالا داس
گوبردھن داس
تیجبر داس

دستخط شمشیر سنگھ راجہ بسباہر ورامپور بمقام شملہ ۲۸۔
جون ۱۸۶۲ عیسوی بموجودگی لفٹنٹ کیننگ آرسی لارنس
سی بی سپرنٹنڈنٹ پہاڑی وڈاکٹر کلی گھان ایم
ڈی کنسٹرڈیٹر جنرل آف مارسٹ۔

بیان علاقہ ستلج

۱۸۶۴ء مین راجہ چنپا نے ازروے نوشتہ نمبری ۱۱۷ کے جملہ جنگل موقوعہ عملداری اپنے کا سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیدیا۔

ازروے اوس سند کے جو سردار پکہت کو ۳۱۔ جنوری ۱۸۶۲ عیسوی کو جسکا ذکر جلد اول کے صفحہ ۳۴۷ مین ہے دیا گیا تھا خراج تعدادی ۱۰۰۰ روپیہ بعوض دینے اراضی جمعی ۱۰۰۰ کے بشمول علاقہ جنرل ایس صاحب سے محفوظ رہا مگر باعث نقصان جہاز وغیرہ کہ اس انتظام سے ہوتا تھا وہ خاندان مستعجب ہوئے اور جرمانہ بسبب اپنے علاقے کے

جنرل ایس صاحب نے ۱۵ بلا حصہ سرکاری دینے کو منظور کیا سرکار انگریزی بہ نسبت کھنہ صرف ان علاقوں کے اور واپس کر دینے باقی اراضیات کے گہمٹ کو بشرح دین ۱۵ بقیہ خراج بذریعہ زر نقد کے قبول کیا اور یہ فی اقرارنامجات ایک شرط جدید نمبری ۱۸ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۱۵ء مین مندرج ہوئی اور سند مذکورین ایک غنیمہ مشعر ملحوظ رہنے سردار کے بہ نسبت بندوبست مالگذاری وحقوق ماتحتی کے جو اوس علاقے مین تا وقتیکہ باہتمام انگریزی رہے قائم کیا۔

نمبر ۱۱۷

اقرارنامہ کا جو واسطے بھگلہ

جس پہلے سردار پہاڑ بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ باعث دوسری انتظام ومحافظت جنگل موقوعہ علداری اپنی کے راجہ چمپا نے اعانت سرکار انگریزی کی چاہی اور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ افسر انگریزی تعینہ از جانب سرکار موصوف کو کل اختیار بہ نسبت جنگل موقوعہ ملک چمپا کے کامل اختیار دے دینگے واسطے بنظر بہ لانے خواہش راجہ موصوف کے اقرارنامجات مندرجہ ذیل باہم راجہ چمپا یکطرف وسرکار انگریز طرف ثانی کے قرار پائے ہین۔

دفعہ ۱ جملہ جنگلہائے موقوعہ علداری چمپا پہ سرکار انگریز کہ کہ جسکے جانب سے ایک افسر بطور کنسرویٹر یعنی مہتمم جنگل کا مقرر ہوگا کل اختیار حاصل ہے۔

دفعہ ۲ سرکار انگریز کو اختیار رہے گا کہ بہ نسبت اون جزو جنگلون کے کہ جس سے وقتاً فوقتاً چاہے خوب انتظام صفائی کا کرے اور جملہ جنگلون کے لیے قواعد عام جاری کرے۔

دفعہ ۳ واضح رہے کہ اون قواعد جاریہ باانتظام سے انجمن امور ذیل کی پابند ہوگی بہ نسبت انسداد مداخلت حقوق معینہ باسندگان چمپا کے بارہ کاٹنے لکڑی واسطے استعمال خود کے ضرور ہون۔

دفعہ ۴ سوائے باجازت کنسرویٹر کے بہ شرائط وشرائط معینہ اوسکے سے اور کسی

حالت مین کوئی ٹھیکہ دار یا شخص دیگر مجاز کاٹنے لکڑی کا کسی جنگل موقوعہ عملداری راجا مین ہوگا۔

دفعہ ہر درخت دیودار کے لیے جو چناب اور اوسکی شاخون پر عملداری چمبا مین باجارت کنسرویٹر کے کمپنی سرکار انگریز راجہ چمبا کو صدر دیا کرے گی اور ہر درخت دیودار کے لیے جو دریاے راوی اور اوسکی شاخ پر کمپنی صدر دیا کرے گی اور درختان دیگر کے لیے بشرح مندرجہ ذیل دیا جاویگا یعنی اخروٹ بشرح ۴ے فی درخت

بھوج پتر ۲ " "

سیسون غیرہ ۴ " "

واضح رہے کہ شرح مذکورہ بالا بہ نسبت اون درختان کے متصور ہوگی کہ جسکی موٹائی چھ فٹ سے زیادہ ہو اور زمین سے قد آدم ہو اوس قسم کے درخت کے لیے نصف شرح لیا جاویگا منجملہ اس روپیہ کے فی درخت عہ واسطے اخراجات انتظام وغیرہ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے منہا کیا جاوے گا۔

اول لگانا درختون و قلم کرنا و ٹھالہ بندی۔

دوم خرچ ڈانگ

واضح رہے کہ ایسے انتظام کا خرچ مطلق باختیار کنسرویٹر کے ہوگا اور خرچ ڈانگ باہتمام راجہ کے رہے گا۔

سوم جسقدر روپیہ اس مدمین بعد اخراجات کے بچ جاوے وہ باہم فورس ڈپارٹمنٹ یعنے محکمہ جنگل راجہ کے بحصہ مساوی منقسم ہو جایا کریگا اور اوسکا صرف طیاری مرمت سڑک وغیرہ کے ہوا کریگا۔

چہارم ہر دو سال مالی یعنی ۶۵-۱۲۶۴ و ۶۶-۱۲۶۵ کے لیے مہتمم جنگل سے راجہ کو ایک ہزار روپیہ بعوض جملہ مطالبہ کٹائی لکڑی دریاے راوی پر اوسکی عملداری مین ملا کرے گا اور بعد اوس مدت کے اور اندر جاری رہنے اس ٹھیکہ کے پانسو ماہواری اوسکو ملا کرے گا اور تاریخ ٹھیکہ مذکور سے وہ سب لکڑی جائداد سرکار انگریز کی متصور ہوگی۔

دفعہ ۶ ۳۰۔ اپریل اور ۳۱۔ اکتوبر کو حساب شش ماہی مرتب ہوکر راجہ کے پاس بھیجے جاوینگے

اور بشرط مذکورہ بالا ہر شش ماہی مین بہتائی دفعہ مبر مین روپیہ دیا جاویگا۔

دفعہ ۷ سرکار انگریزی جنگل چمپا کا انتظام موجب اوسی قاعدہ انتظام جنگل محاربہ عام کی کریگا کہ جو اس قسم کے جنگل کے لیے عملداری سرکار انگریزی مین جاری ہے اور اوسکی محافظت کے لیے بقدر مناسب ملازمان رکھین گے بجز امورات مندرجہ دفعہ ۵ ضمن ۲ اور ۳ کے جملہ اخراجات بہ نسبت ملازمان متعلق انتظام جنگل کا معرفت سرکار انگریز کے ہوا کریگا۔

دفعہ ۸ سرکار انگریز یا ٹھیکہ دار کہ جسکو سرکار موصوف نے مقرر کیا ہو جملہ اخراجات بہ نسبت کٹائی اور ڈھلوائی لکڑی کے دینگے اور اونکو اختیار ہے کہ حسب رضامندی اپنے اوسکو فروختہ کرین اور سوائے زر مندرجہ دفعہ ۵ اقرارنامہ ہذا کے اور کسیطرح کے مطالبہ کے کسی جانب راجہ ہو یا بندہ نہونگے اور مخفی نرہے کہ دلالی یا دستوری وغیرہ ملازمان سرکار انگریز کی نسبت رد سنوخ متصور ہو۔

دفعہ ۹ واضح رہے کہ جملہ لکڑی جو دریاے تاپتی اور راوی سے ملک چمپا کی سرحد کے باہر جاے اور کمشنر دیر جنگل کا اوپر دفعہ ۵ اور ۷ شقا مرسلہ حسب مندرجہ پاس کے اون لکڑیون پر کرے تو اسصورت مین وہ جایداد سرکار انگریزی کی متصور ہوگی اور کمشنر دیر یا اوسکا ایجنٹ اوسپر قبضہ کرلے گا اور مالک اوس لکڑی کو اختیار رہے کہ ثبوت بہ نسبت ملکیت لکڑی کے بھیج دیوے۔

دفعہ ۱۰ بحالت ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۱ء کے کمشنر دیر کو اختیارات مجسٹریٹی ماتحت درجہ اول کی بہ نسبت مقدمات متعلقہ رسائی و مایمیت و مزاحمت قواعد جنگل سے جو وقتاً فوقتاً عملداری سرکار پنجاب مین جاری رہے فیصل کرنے کے حاصل ہین۔

دفعہ ۱۱ راجہ اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ واسطے کارروائی اختیارات مذکورہ یا دوبارہ گرفتاری مجرمان یا مجرمان شقیہ و مفرایاب کروانے اونکے کے عند الطلب منتظم جنگل کو بخوبی مدد دینگے۔

دفعہ ۱۲ پہلی مئی سنہ ۱۸۶۴ء سے یہ اقرارنامہ ۱۰ برس کے لیے مروج متصور ہوگا اور بعد انقضاے اوس میعاد کے حسب مرضی سرکار انگریزی ۱۰ برس کے لیے پھر قرار پاویگا اور اسیطرح پر بعد انقضاے

اوس میعاد کے تا وقتیکہ تاریخ اصلی یعنی یکم مئی ۱۸۶۳ء سے لوپ برس نہولیون یہ وقت مدار نامہ
از سر نو قائم ہوتا رہے گا اور بعد انقضاے اوس میعاد یعنی لوپ برس کے راجہ کو خیار ہوگا
کہ خواہ ایک اقرارنامہ جدید قائم کریں یا نہ۔
مگر شرط یہ ہے کہ فریقین بلا ضرر رسانی کسی امر پر بہ نسبت منشا اقرارنامہ کے اون شرع و طریقہ دادنی
کو مندرجہ ضمن دفعہ ۶ و ۱۳ پر کہ وقتاً فوقتاً تبدیل یا تغییر ہوا اتفاق کریں۔
دفعہ ۱۳ بنظر اسکے کہ راجہ کو ایک آمدنی مناسب اوسکے جنگل سے ہوا کرے سرکار انگریزی
اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ سہ ہزار روپیہ سالانہ راجہ کو دیا کرے گی اور اسوقت
میں بھی کہ سرکار موصوف اوسقدر مقیت کی لکڑی نکالے راجہ کو سرکار موصوف سے اسیقدر روپیہ
گویا زر لگنہ ملیگا اور درحالیکہ سرکار موصوف سال میں ۳۵۰۰ سے زیادہ مقیت کی لکڑی کاٹ لیوے
تو اوس صورت میں سرکار انگریز اتفاق بہ نسبت دینے بشرح معینہ دفعہ ۶ ٹھیکہ ہذا کے وعدہ
کرتی ہے۔ فقط

محررہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۴ء

مطابق ۲۰ بھادون سمت ۱۹۲۱ مقام دلہوسی

موجودگی دستخط کنندہ

دستخط سی وی جن کنشن
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام سپرنٹنڈنٹ

دستخط رجب موجودگی ہمارے
دستخط ایڈورڈ پرنسپ کمشنر بندوبست

علاوہ سرکار چمبا

دستخط جارج میگڈونیجر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس

چونکہ ایک لفظ شرائط ٹھیکہ ہذا دفعہ ۱۳ میں سہو سے زائد لکھی گئی اسلیے رہنے اوسکے چیفکمشنر تبدیل
کردیا اور یہ بجواب ڈاکٹ میمو نمبری ۳۷۶۱ مرقومہ ۱۹ نومبر ۱۸۶۴ء صیغہ بارک ماسٹری مقام لاہور کے آیا

سی وی جن کنشن
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام
سپرنٹنڈنٹ چمبا

مقام چمبا ۲۲ نومبر ۱۸۶۴ء

نمبر ۱۱۸

سند جو دلیپ سنگھ والی بگہٹ کو

عطا ہوئی بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ بعد وفات بیچا سنگھ سردار اخیر نگہت لاولد کے تعلقہ سرکار انگریز نے لے لیا مگر سرکار ملکہ معظمہ کا ارادہ دربارہ بحال کر دینے عاقلہ گودام کے بابت بقبضہ سردار امید سنگھ چچازاد بھائی بیچا سنگھ کے اور اوسکی اولاد کے ہوا اور چونکہ قبل پورا ہونے اس ارادے کے امید سنگھ گزر گیا اسلیے ہم تمکو کہ بیٹے اصلی اوسکے ہو اور وارثا تمھارے خاندان کو تعلقہ بگہٹ کا دوام کے لیے بشرائط مندرجہ ذیل دیتے ہین۔

دفعہ ۱ تعلقہ بگہٹ پر ا ۔۔۔ روپیہ سالانہ خراج کیا جاویگا۔

دفعہ ۲ اور جسقدر علاقہ تعلقہ بگہٹ کا بقبضہ میجر جنرل اس کے ہے کہ جسکی نسبت ۔۔۔ سالانہ جمع تشخیص ہوا ہے ہمیشہ کے لیے بقبضہ سرکار انگریز کے رہے گی اور اوسکا لگان اس ا ۔۔۔ روپیہ خراج مذکورہ بالا سے منہا ہو جایا کریگا اور مابقی خراج یعنی سما ۔۔۔ سردار بگہٹ از تعلقہ سرکار انگریز کو سالانہ دیا کرینگے۔

دفعہ ۳ سردار بگہٹ انتظام مالگزاری قرار دادہ حقوق رعایا کہ سرکار انگریز نے اوسوقت مین قائم کیا تھا کہ جب تعلقہ بگہٹ کا باہتمام سرکار موصوف کے تھا ملحوظ رہینگے آپ بنسبت اس امر کے مطمئن رہینگے کہ تاوقتیکہ آپ اور آپ کے جانشینان تخت انگریزی کے خیرخواہ اور ایمانداری محسن رہینگے علاقہ بگہٹ کا ہمیشہ کے لیے بقبضہ تمھارے خاندان کے رہیگا۔

دستخط جان لارنس تاریخ ۱۸۔ جولائی ۱۸۶۴ء

بیان سندھیا

واضح رہے کہ بعد اسکے کہ ۱۸۵۸ء مین فوج سر ہیو روس صاحب نے گوالیار کو فتح کر لیا تھا قلعہ گوالیر بقبضہ فوج انگریزی کے رہا اور ہنگام قول و قرار کے کہ جسکا اختتام عہد و پیمان قرار دادہ ۳۰ دسمبر ۱۸۶۱ء مین ہوا لارڈ کیننگ نے بنسبت اس امر کے وعدہ کیا کہ بروقت موقع قلعہ راجہ

سیندیا کو پھر واپس دیا جاوے اور وعدہ ہوا کو لارڈ ایجن سے سیندیا سے تکمیل کیا جاوے اور ایفای وعدہ اس امر پر ہوا کہ فوج انگریزی مقام مرار اور کسی مقام معقول پر فروکش ہووے منصر ہو ۱۸۶۴ء میں اخیر کو یہ تصفیہ پایا کہ لشکر ۵ ہزار کی قائم رہے پس ضرور ہوا کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی رہے اور راجہ سیندیا نے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۹ کے بہ نسبت چھوڑ دینے حق واپسی قلعہ کے بایں شرط اقرار کیا کہ اوسکے توپخانون میں ۱۲ توپین اور ایزاد کیجاوین اور قلعہ پر اوسکا جھنڈا رہے اور اسکی سلامی قلعہ کی توپون سے ہوا کرے اور نیز یہ کہ جسوقت سرکار انگریز اسکو اپنے قبضے سے واگذاشت کردیوے راجہ کی فوج اوسپر قبضہ کرلیوے اور چھٹی مہاراجہ سیندیا مرقومہ ۲۹ مارچ اور چٹھی گورنر جنرل مرقومہ ۱۲ اپریل و ۲۱ دسمبر ۱۸۶۴ء کہ جسکی رو سے عہدنامہ قرار داد ۱۸۶۰ء کی دفعہ ششم تبدیل کی گئی تھی گویا اوس عہد و پیمان کی دفعات خلاصہ قرار دیے گئے ہین۔

نمبر ۱۱۹

ترجمہ خریطہ مرسلہ مہاراجہ سیندیا (کی ایس آئی) بنام عالی القاب رائٹ آنریبل سرجان لارنس جی سی بی کی ایس آئی وایسرائے اور گورنر جنرل کشور ہند محررہ ۲۶ مارچ ۱۸۶۴ء بمضمون ذیل ہے

بعد سلام و نیاز آنکہ دوست آپ کا مطلع اس امر سے ہوا کہ درحالیکہ چھاونی مرار مین ہیڈ کوارٹر یعنی صدر مقام فوج کا قائم رہے تو اوس صورت مین آپ چاہتے ہین کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی رہے باوجودیکہ لارڈ ہارڈنگ اور ایلجن گورنر جنرل ہای سابق نے نیازمند کو لکھا تھا کہ قلعہ واپس ملجاویگا باوجود ان سب باتون کے مین بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتا ہون کہ مین قلعہ گوالیار کا تا وقتیکہ سرکار ہند مناسب سمجھے بقبضہ فوج سرکار انگریز کے رہنے مین بایں شرط راضی ہون کہ قلعہ مین جھنڈا ہمارا رہے اور موجب رسم معینہ کے قلعہ کی توپون سے ہماری سلامی ہو اور کاش کسیوقت کسی باعث سے فوج انگریزی قلعہ مذکور کو چھوڑ دیوے تو اوس صورت مین اسقدر فوج ہماری اوسمین رہے گی کہ جو اوسکی محافظت کے لیے کافی معلوم ہو اور اس بارہ مین ہمنے میجر میڈ اجنٹ گورنر جنرل اور میجر جن سن صاحب رزیڈنٹ سے واسطے بھیجنے چند درخواستین پاس حضور کے گزارش کیا ہے اور امید ہے کہ آپ کے ملاحظے سے گذرے نیازمند کو ہمیشہ آپ اپنا خیرخواہ سمجھے اور گاہے گاہے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرتے رہیے۔

بنام مہاراجہ گوالیار

مشفق مہربان واضح رہے کہ آپکا اشفاق نامہ مرقومہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۴ء مشعر چند شرائط و آپ کی رضامندی تحریری بہ نسبت رہنے قلعہ گوالیار کے بقبضہ فوج انگریزی تا وقتیکہ سرکار ہند چاہے رہے ۔۔

چنانچہ مین شرائط ہذا پر اتفاق کرتا ہون یعنے اول یہ کہ آپکا جھنڈا قلعہ مین رہے گا اور بموجب رسم معینہ کے آپ کی سلامی قلعہ کی توپون سے ہوا کرے گی دوم یہ کہ بسوقت سرکار مذکر کسیوجہ سے قلعہ کو فوج انگریزی کو خالی کردے گی اوسوقت مین قلعہ پر آپ کا قبضہ ہوگا اور آپکو اختیار رہے کہ جسقدر فوج واسطے محافظت اوسکی کے کافی ہو اوسمین تعینات کیجیے بلحاظ اسکے کہ آپ انتظام متذکرۂ بالا پر راضی ہین اور نیز بخیال دوستی سرکار انگریز کے جو آپ کی ساتھ ہم بستہ طریکہ فوج انگریزی کا چھاؤنی وار مین قائم رہنا تصفیہ پاوے اتفاق دربارۂ تبدیل کرنے اوسقدر عبارت دفعہ نہم عہد و پیمان قرار دادہ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۰ء کی کہ بہ نسبت تعداد توپون کے جو آپ کے پاس رہی ہو راضی ہین یعنی دفعہ مذکور عہدنامہ متذکرۂ بالا مین آپکو ۳۶ توپ رکھنے کی اجازت ہے اب ۱۲ اور زیادہ کیجاوینگی یعنی مدت توپین رکھنے کی اجازت ہوگی ۔۔

دستخط خیر خواہ

جی لارنس

مقام فورٹ ولیم یعنی کلکتہ

محرر ۱۲ اپریل ۱۸۶۰ء

بنام مہاراجہ گوالیار

مشفق مہربان ہمکو کمال افسوس ہو کہ بہ نسبت قلعہ گوالیار کی ہم جلد کوئی امر تصفیہ نکر سکے مگر جو کہ اب ہمارا ارادہ بہ نسبت قائم رکھنے چھاؤنی وار کے ہے اور آپ کی عنایت بہ نسبت رہنے قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی کی فی الواقع قبول کرنا منظور ہے اسلیے آب ہم جلد بایفای اوس وعدہ کے کہ جو خط مرسلہ ہمارے مورخہ ۱۲ اپریل مین مندرج تھا آپکو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ ہم اوس عہدنامہ کی دفعہ نہم کے تبدیل کرنے مین راضی ہین جو ۱۲ دسمبر ۱۸۶۰ء کو

بنارس مین قرار پایا تھا اور آیندہ کو اوس دفعہ کی عبارت حسب مندرجہ ذیل ہوگی

دفعہ ۹ فوج جنکی جملہ جربہ کی جو بادشاہ کی ملازمت مین رہیگی تعداد مندرجہ ذیل سے کسی حالت مین تجاوز نکرے گی یعنی توپخانہ مین مدبر توپین اور اسمالک گولہ انداز رہین کے

فوج پیادہ صہ ہزار آدمی قواعد یافتہ رسالہ سمہ ہزار سوار

واضح رہے کہ ہمز ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیا ہی کہ میگزین اگرہ سی آپ کو دو یا تری توپین

توپون کے ملی فقط

دستخط خیر خواہ

جی لارنس مقام کلکتہ

مورخہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ ع

خاتمہ من جانب مترجم صاحب

بعد تعریف وثنای خالق و مالک مطلق کی خلاصہ مطلب یہ ہے کہ فضل اوسکے سی ترجمہ کتاب

عہدنامجات واقرارنامجات جلد ہفتم

کا حسب محاورہ روزمرہ کی بندہ پنڈت چندر سیکھر منیجر سابق مطبع اودہ گزٹ کی موجب فرمایش

مخدومی ومکرمی نامی نامور منشی نولکشور صاحب دام عنایتہ کے

بدرجہ تکمیل پہونچایا فقط

تمام جلد ہفتم

عہدنامجات